در مطبع منشی نولکشور

نظر آیا مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالے کا گل اسلام تازہ رنگ لایا یعنے اکثر اشخاص کو تعلیم
علم کا شوق دلاتے ہین اپنا وقت دینیات کے پڑہانے مین بہت صرف فرماتے ہین دم کلام
علوم کا دریا بہہ جاتا ہے العالم اذا تکلم فہو بحر متموج کا مضمون اونہین کی ذات مجمع حسنات
پر صادق آتا ہے کسی نحو کسی علم مین عاری نہین ہر علم مین دخل معقول ہونا بجز عنایت باری
نہین مسائل مشکلہ معقول نے اونکے سامنے مرتبہ حضوری پایا منقول مین بدون حوالہ آیت
وحدیث کے کلام نہ کرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا اونکے حضور اکثر منطقی اپنے اپنے حواس
وشعور کے موافق صغرائی ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بناکر دعوے توصیف کو
ثابت کر دکہاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہین ہوش سے کنا عجب
مدرسہ علم مین اوس عالم کے شمس اگر سبق شمسیہ پڑہتا ہو اگرچہ فی الحال اونکے نخل کمال سے
ایک گل تازہ کہلا چمن علم فصاحت وبلاغت بہی پہولا پہلا یعنے اونہون نے نسخہ بآب وتاب
موسوم بہ لب لباب معروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف کیا ہے
رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو خجلت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے
گلہاے وعظ وپند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے کہ یہ کتاب جواب گلستان بلکہ رنگینی
عبارت کی روش سے کہلتا ہے کہ واقعی عین گلستان ہے لفظون مین ہزارہا معنے مناسب
رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ بہی جنکے دیکہنے سے ہردم تروتازگی تازہ
پاتے ہین ہزارہا دقائق ونکات علمیہ سے یہ کتاب بہری ہے گویا شجرۂ علم کی کلی ہے اہل اسلام
کی نظرون مین ہر باب اسکا غیرت افزاے باغ جنان ہے اسکی ہر فصل پر بلا مبالغہ فصل بہاری
کا گمان ہے تو ایسے مطالعۂ اسکی بد اعتقادون کے چمن طبع کے لیے سرسبر صرصر ہے خوش اعتقادون
کو اسکی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدون کا غنچہ عیب بینی اسے دیکہہ کر مرجہا تا ہے
گل طبع مین صحیم یکم کا رنگ نظر آتا ہے سے کیون نہ پژمردہ ہون گلہاے مضامین مدد باغ
حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ مدد کسی مقام پر ایک قرینے سے بیان غفاری ہے کسی جاے طریقے
سے ذکر قہاری ہے کہین رزم کہین بزم کہین سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس علو شان اور طرز بیان کے ساتہ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کو تمنا بہ تفسیر ہے غرضکہ ہزارہا

رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہے اگر اسکے کل مضمون کو گل ہزارہ کہون تو بجا ہے ہر ایک
حرف مفرد یعنے اکیلا سیاہی سے لکہا ہوا گل شبو کا ہمسر ہے پیچیدگی سلسلہ تحریر سے کہلتا ہے
کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہے خوش و ضعی سطور رسال ہو رہی ہے کہ ہر سطر لکہی ہوئی بخط
گلزار ہے بین السطور کی آبداری ہی آبرو ریز انہار ہے اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے
ذکر سے مالا مال ہے درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہے یعنے شاخ طوبائے
توحید آور میوہ شجر تمجید محبوب خدا اشرف انبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ نے اوسمین لکہا ہے نہایت کمال اسی کو کہتے ہیں
کہ دریا کوزے مین بہرا ہے سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرے پر در و دیر بنہا
سزاوار ہے عندلیب خامہ ہوش از خود فراموش کو اب اس آیہ کریمہ کے تکرار
بار بار ہے یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما +

تقریظ دوم

طبعزاد عالی طبیعت سید ہدایت علی ہدایت بریلوی بعد حمد و صلوٰۃ کے سید ہدایت علی
خدمت اہل دانش و بینش مین ملتمس ہے کہ یہ کتاب لاجواب موسوم بہ لب لباب معروف
بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب اس زمانے کی سب کتابون سے بہتر ہے کہ اسمین
ذکر خیر البشر بروایات معتبرہ تحریر سراسر ہے مولف اسکے مجمع مکارم و اخلاق منبع جود و استغناء
مقبول بارگاہ رب العالمین مداح جناب سید المرسلین ہدایت سے ہادی امت ہو تخلص
بحر مواج علم صدق و صفا ہوا افضل علماے زمان مولوی محمد نقی علیخان ابن مولوی
محمد رضا علیخان مرحوم بریلوی ہین اونکی تعریف مین زبان قلم لال ہے الشان سے
اونکی خوبیون کا بیان ہونا محال ہے

غزل

وہ عطا کی خدا اسنے یکتائی
کسکی طاقت کرے جو ہمتائی × فاضل بے بدل کریم و خلیق × ذکر محبوب حق کا شیدائی ×
عالم باعمل فصیح و بلیغ × واہ رے علم فضل و دانائی × شان اللہ کی نظر آجائے ×
گر کرین غور اہل بینائی × وقت تحریر پہول جہڑتے ہین × بلبلین کہتی ہین بہار آئی ×
اے ہدایت بیان فیض ہو کیا × گم ہوا نام حاتم طائی

قطعات تاریخ طبع طغرا مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش بریلوی

جو ہند مین ایک چھاپہ خانہ مطبوع نصیر و باد شاہ ہے × اور خاص مقام طبع اسی ہوش لاریب کہ لکھنؤ ہوا ہے ×
بہتر تر ہین اس سمجھہ پر اونکے اس چھاپہ کو جو کہین بر آئے مطبوع ہی ہوا نکلا جو کہ نسخہ وہ نسخۂ کیمیا بنا ہے ×
اس مطبع جانفزا مین ہاتف نے یہ ذکر رسول کیا چھپا ہے

قطعۂ تاریخ طبعزاد اہل طبع وقاد مولوی احمد رضا خانصاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

شد چو مطبوع این کتاب عجیب بود در فکر سال طبع رضا × گفت ہاتف او آتہ ذکر چادوی چہ مرہم جانہا ×

قطعۂ تاریخ طبع از شاعر خوش بیان سید قاسم علی خواہان بریلوی

مولوی نقی علیخان کو دے خدا فضل لا انتہا جنہون نے جان فشانی کمال فرمائی کہا کہ خون جگر رسالہ لکھا ×
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہی × ہر مرصع کلام سر تا پا × شہرہ آفاق مین ہوا ایسا × ہر طرف ہی صدای صل علیٰ ×
ہے تاریخ طبع خواہان نے کہدیا ذکر مرسل والا

ولہ

چو مطبوع گردید لب لباب × شدہ شہرتش از زمین تا فلک × رقم کرد تاریخ خواہان چنین ثنای حبیب خدای ملک

قطعۂ تاریخ تالیف سرور القلوب فی ذکر المحبوب تصنیف مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش موصوف

ہو دونون میں ایسی سرور القلوب کہ ممکن نہین اوسکا ہونا جواب × مضامین رنگین کی اسمین بہار × ہی اس رنگ جسکا نہین کچھ حساب ×
ادسی دیکھہ ہاتف نے آواز دی × گل نخل دین ہی یہ گویا کتاب

قطعۂ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از نتیجہ کلک گوہر سلک مولوی احمد رضا خانصاحب خلف مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

میری والد نے جب کیا تصنیف × یہ رسالہ بوصف شاہ ہدیٰ × جسکا ہر صفحہ تختۂ فردوس × ہر ورق برگ سدرہ و طوبیٰ
گیسوی حور ہی سواد حروف × ہر رقم چشم حور ہر نقطہ × قلم اوسکا ابر نیسان ہے × ہر ورق اوسکا علم کا دریا
ہر سطر رشک صبح صافی ہے × دائرونکو صدف لکھون تو بجا × نقطے جسکی ہین گوہر شہوار × قیمت اونکی ہے جنت المأوی
سال تالیف مین رضا نے کہا × وصف خلق رسول اُمّی کیا

قطعۂ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سید ہدایت علی صاحب موصوف

ہا یاب کتاب کی جو تالیف × ہدایت مصطفیٰ ثنا خوان × تاریخ ہو یا کہ حکمت و پند × ہر ایک کو ہر دو دل کا درمان
کی صرف فصاحت و بلاغت × ہے گوہر ہی مین ہند بحر عمان × فقرہ فقرہ بدیع کو لائق × جملہ جملہ صفت کو شایان
تاریخ عجب لکھی ہدایت × ہو آفرین ہی نقی علیخان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتقدس بجلال ذاته عن ادراك العقول والافهام المنزه بكمال صفاته عن شوائب النقص
ولواحق الاجسام المتصف بالصفات الازلية المنعوت بالنعوت السرمدية غافر الذنب وقابل التوب
شديد القوة والحول واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل ذي الطول انوار حكمته الباهرة زاهرة من المفطورات
وآثار سلطنته القاهرة ظاهرة من المقدورات تخضع دون سرادقات عزته جباه الاصفياء ولا يحوم حول
عجائب صنعته اذهان العقلاء تنزهت صفاته العظمى عن الحدوث والزوال وتقدست ذاته العليا عن الاشباه
والامثال قصرت الفهوم عن وصف كماله وارتعدت العقول بملاحظة جلاله لا يحيط به الزمان ولا يطرء عليه النقصان
ومن عظائم النعم وبوالغ الحكم وانواع الرحمة واصناف الكرم شرح صدور العالمين بانوار حقائق المثاني
ونور قلوب العارفين بفهم دقائق المعاني ربنا انك فائض الجود وغاية كل مقصود ولك الحمد والبقاء ومنك الجود
والعطاء فاسئلك اللهم ان ترزقني شرائف الافضال والآلاء وتحشرني في زمرة خاتم الانبياء وامام الاصفياء
وصفوة الانام واكرم الكرام وسيد النبيين ورحمة للعالمين بشير المطيعين نذير المفسدين شارع الشريعة البيضاء
بارع الرسل والانبياء نور حدقة الكرامة نور حديقة الشفاعة ماحي الكفر والطغيان ناشر الخير والايمان
غرة العرب والعجم خطيب الانبياء والامم شمس الفلاح والهدى صاحب المقام الاعلى ودنى فتدلى فكان قاب قوسين
او ادنى مشيد قصر العدل والانصاف هادم اساس الجور والاعتساف كثير الفضل والجود شفيع الناس

یوم الموعود عروۃ اللہ الوثقی نور اللہ الذی لا یطفیٰ وکیل الخیرات معدن الکمالات خیر الوریٰ
مصباح الدجیٰ قدوہ اصحاب الوحی والتنزیل دامغ جبنات الشرک والاباطیل اشرف بنی عدنان
حبیب اللہ المنان المبعوث من اکرم القبائل والمنعوت باعلی الشمائل الطاہر المطہر الطیب المطیب
النجم الثاقب الرسول المقرب اشرقت الافق بنورہ واستنارت الارض عند ظہورہ مولانا النور المبین
والقوی المتین الذی کان نبیا وآدم بین الماء والطین بہ خبت نار الکفر والطغیان ومنہ فاحت
روائح العدل والاحسان قلع اصل الکفر والعناد وقطع راس الشرک والفساد اول مدارج عروجہ
آخر مقامات النبیین وآخر معارج ترقیہ خارج عن طوق المرسلین ۔ کمالہ فی الاوج بدر کامل وسجیۃ
محیط زاخر نوالہ الشمس تتنور من بریق جمالہ والقمر یقتبس من نیر کمالہ روحہ المعلی مرجع الآفاق
ونفسہ العلیا منبع الاخلاق وجہہ کالنہار اذا تجلیٰ وشعرہ کاللیل اذا یغشیٰ مدح صدرہ الم نشرح لک
صدرک شرح وصف ذکرہ ورفعنا لک ذکرک تونہ ملیح لسانہ فصیح قلبہ سلیم شانہ عظیم وحدتہ سرمدیہ
ذاتہ علویہ حجتہ ساطعہ حکمتہ بالغہ افعالہ جلیلہ اوصافہ جمیلہ تعطرت النسیم من عرق جسدہ الشریف وتاج
الارواح بشمیم جسمہ اللطیف ۔ ملا والخلا رنجیرہ کشف السماء لسیرہ ماساغ ذاک لغیرہ صلوا علیہ
وسلموا ارسلہ اللہ تعالی مبشر اللمومنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا وانزل علیہ الفرقان فیہ تبیان لکل
شیء لیکون للعالمین نذیرا اکمل بیان الرسالۃ وانقذنا بہ من الضلالۃ ۔ لہ النسب العالی فلیس کمثلہ
حسیب النسب منعم متکرم اقدمہ فی کل خیر لانہ اذا کان مدح فالنسب مقدم فسبحان من صورہ
فاحسن تصویرا وما خلق لہ فی العالمین نظیرا ۔ یا عاشقین توہوا فی حبہ ہذا ہو الحسن
الجمیل المفرد بالآیات فی اولاد آدم مثلہ فیما مضی ما احد بث مسند صلوا علیہ بکورۃ وعشیۃ
الف الصلوٰۃ مع السلام وزیدوا افضل صلوات واکمل تحیات نثار حضرت سید کائنات
خلاصۂ موجودات اشرف المخلوقات سرور بنی آدم روح روان عالم انسان عین
وجود ولبل کعبۂ مقصود قاضی مسند عزت مفتی دین وملت وارث علوم اولین
مورث کمالات آخرین مدلول حروف مقطعات منشاء فضائل وکمالات حجت حق آئینہ
تفسیر قرآن مبین عزیز مصر احسان فخر یوسف کنعان حافظ حدود شریعت
ماحی کفر وبدعت قائد فوج اسلام دامغ جیوش اصنام نگین خاتم سروری

خاتم نگین پیغمبری ٭ تاج مفلقات حقیقت ٭ سر اسرار طریقت ٭ نورس گلشن خوبی ٭
طراز باغ محبوبی ٭ تراوش ابر رحمت ٭ توتیائے چشم بصیرت ٭ نسرین حدیقۂ فردوس برین ٭
روح رائحہ روح ریاحین ٭ خیابان چمن زیبائی ٭ بہار گلستان رعنائی ٭ نکہت چمنستان
ملکوت ٭ اصل سرابستان ناسوت ٭ ثمرہ سدرۂ محبوبیت ٭ شگوفۂ شجرۂ مقبولیت ٭ شاہباز
آشیان قربت ٭ طاؤس مرغزار جنت ٭ ہمائے نشیمن قدس ٭ عنقائے قاف انس ٭
بلبل بوستان وما ینطق عن الہویٰ ٭ طوطی شکرخائے سبحان الذی اسریٰ ٭ شاہین بلند
پرواز انا سید ولد آدم ٭ عندلیب خوش آواز باغ علمک مالم تکن تعلم ٭ ندیم خلوتکدۂ
قاب قوسین او ادنیٰ ٭ مقیم عشرتکدۂ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ ٭ سلطان ایوان اخلاص و
یقین ٭ مہمان خوان یطعمنی و یسقین ٭ فارس مضمار لاہوت ٭ شہسوار میدان جبروت ٭
سہ چابک قدم بسیط افلاک ٭ والا گہر محیط لولاک ٭ خاکی و بر اوج عرش منزل ٭ امی
و کتابخانہ در دل ٭ طبیب بیماران ضلالت ٭ چارہ ساز مریضان محبت ٭ قوت دلہائے ناتوان ٭
آرام جانہائے مشتاقان ٭ تفریح قلوب پژمردہ ٭ دوائے دلہائے افسردہ ٭ درگوش
مہ جبینی ٭ لعل بدخشان رنگینی ٭ جگرگوشۂ کان کرم ٭ دستگیر درماندگان امم ٭ یاقوت نسخۂ
امکان ٭ روح روان عقیق و مرجان ٭ لولوئے بحر سخاوت و عطا ٭ گہر دریائے مروت و حیا ٭
گوہر محیط احسان ٭ ابر گہربار نیسان ٭ ہمتنا ورجوئے ملاحت ٭ غواص قلزم لطافت ٭ سحاب
دُرافشان سخاوت ٭ نیسان گہربار عنایت ٭ روح چشمۂ حیوان ٭ آشنائے بحر عرفان ٭
آبحیات رحمت ٭ ساحل نجات امت ٭ غالیہ مشام جان ٭ عطر دماغ قدسیان ٭ اعجوبۂ
صنعتکدۂ بوقلمون ٭ زینت کارگاہ گوناگون ٭ اختر برج دلبری ٭ خورشید سمائے سروری
ہلال عید کامرانی ٭ جلوۂ ہلال شادمانی ٭ صفائی سینۂ نیر اعظم ٭ نور دیدۂ ابراہیم و آدم ٭
رونق ریاحین گلستان ٭ گل مہتاب باغ آسمان ٭ مشرف دائرۂ تنویر ٭ مشرق کتاب
منیر ٭ شمس چرخ استوا ٭ سیار فضائے او ادنیٰ ٭ زہرہ جبین انوار ٭ غرۂ جبہۂ اسرار ٭
بیاض روئے سحر ٭ طراز فلک قمر ٭ ضیائے انوار ہدایت ٭ لمعان شموس سعادت ٭ مطلع
انوار ناہید ٭ تجلی مشتری و خورشید ٭ مشعل خورتاب لامکان ٭ ترجیع ماہتاب درخشان

سہیل فلک عزت ٭ بدر جبین آسمان شرافت ٭ مرکز دائرۂ علم و ایمان ٭ محیط کرۂ فضیلت و امکان ٭
مسند آرائے ربع مسکون ٭ رونق مثلثات گردون ٭ اسد میدان شجاعت ٭ اعتدال میزان
عدالت ٭ سطح خطوط استقامت ٭ استوای سطوح کرامت ٭ مخزن اجناس عالیہ ٭ معدن خصائص
کاملہ ٭ مقوم نوع انسان ٭ ربیع فصول دوران ٭ مکمل انواع سافلہ ٭ مربی نفوس فاضلہ ٭
مقدمۂ قیاس معرفت ٭ ممہد قواعد محبت ٭ مبدء فروع و اصول ٭ عقل اول سلسلہ عقول ٭ رابطہ
علت و معلول ٭ واسطۂ جاعل و مجعول ٭ برہان وحدت مطلقہ ٭ حقیقت حقایق کلیہ ٭ جامع لطائف
وہبیہ ٭ مجمع انوار خارجیہ ٭ اوسط طرفین امکان و وجوب ٭ موجب ربط طالب و مطلوب ٭
معلم دبستان تفرید ٭ مدرس مدرسہ تجرید ٭ سالک مسالک طریقت ٭ دانای رموز حقیقت ٭
خزینۂ اسرار الٰہیہ ٭ گنجینۂ انوار قدسیہ ٭ تزکیۂ نفوس فاضلہ ٭ تصفیۂ قلوب کاملہ ٭ سر دفتر دیوان
ازل ٭ خاتمۂ صحف ملل ٭ خازن کنز دقائق ٭ در مختار بحر رائق ٭ ذخیرۂ جواہر تفسیر ٭ مشکوٰۃ
مفاتیح تبصیر ٭ تخم مزرع حسنات ٭ ترغیب اہل سعادات ٭ جمع محاسن فتوت ٭ کفایت خوائج خلقت ٭
ہادی سبیل رشاد ٭ استیعاب قواعد سداد ٭ شیرازۂ مجموعۂ فصاحت ٭ بہجت حدایق بلاغت ٭
سراج وہاج ہدایت ٭ نسخۂ کیمیائے سعادت ٭ صحیفہ دلائل نبوت ٭ تکمیل ایمان امت ٭ منہج
منتہی الارب ٭ لب وصول ادب ٭ بیاض زواہر جواہر ٭ درج جواہر زواہر ٭ قلزم درر مقاصد ٭
معدن جواہر عقائد ٭ دلیل صغیر و کبیر ٭ مفتاح فتح قدیر ٭ تیسیر اصول تاسیس ٭ روضۂ گلستان
تقدیس ٭ مطلع اشعۂ لمعات ٭ احیائے علوم و کمالات ٭ تشریح حجت بالغہ ٭ تصریح واقعات ماضیہ ٭
تقریر قصص انبیا ٭ تحریر معارف اصفیا ٭ مقدمہ مناسک ملت ٭ وسیلۂ ارباب بصیرت ٭ ملتقط کتاب
تکوین ٭ نہایت مطالب مومنین ٭ انسان عیون ایمان ٭ قرۃ عینین انسان ٭ منبع شریعت و حکم ٭
مجمع بحرین حدوث و قدم ٭ خلاصۂ مآرب سالکین ٭ انتہائے منہاج عارفین ٭ زیور غرایب
تدقیق ٭ تلخیص عجائب تحقیق ٭ نافذ نقد تنزیل ٭ ناسخ توریت و انجیل ٭ امین مفتاح سعادت ٭
کشف غطائے جہالت ٭ واقف خزاین اسرار ٭ کاشف بدائع افکار ٭ زبدۂ علوم حقایق ٭
جذب قلوب خلایق ٭ زیب مجلس ابرار ٭ نور عیون اخیار ٭ تجرید لطائف علیہ ٭ تہذیب مقاصد
حسنہ ٭ ضیای انوار مصابیح ٭ توضیح ضیائے تلویح ٭ نزہت ارواح سابقین ٭ قانون

شفاے لاحقین ٭ مخزن عجایب وغرایب ٭ مدار مکارم ومناقب ٭ نقش فصوص حکمیه ٭ منتخب
جواہر صفیه ٭ عین علم وایقان ٭ حصن حصین استان ٭ تبیین اشارات قران ٭ غایت بیان فی معانی ٭
تنقیح دلایل کافیه ٭ تصحیح براہین شافیه ٭ اقصی معارج حقیقت ٭ سلم مدارج طریقت ٭ موضح
احکام الہیه ٭ افق مبین انوار شمسیه ٭ وقایه کنوز و ذخایر ٭ عدیم اشباه ونظایر ٭ دستور قضاة
وحکام ٭ ایضاح تبصیر احکام ٭ نور انوار مطالع ٭ تنویر منار طوالع ٭ بحر جواہر درایت ٭ طغرای منشور
رسالت ٭ ملخص مضمرات عوارف ٭ شرح مبسوط معارف ٭ سراج شعب ایمان ٭ برزخ وجوب
وامکان ٭ درتاج افاضل ٭ ملتقی بحر فضایل ٭ ناطق فصل خطاب ٭ میزان نصاب احتساب ٭
تبییض در مکنون ٭ سبب سرور محزون ٭ صراح برہان قاطع ٭ نقایه دلیل ساطع ٭ عمده مرام دین ٭
ضوء مصباح یقین ٭ شمس بازغه مشارق انوار ٭ بہارستان ربیع ابرار ٭ مورد فتوحات
رحمانیه ٭ مہبط مواہب لدنیه ٭ نتیجه دلایل خیرات ٭ لمعان مطالع مسرت ٭ قاموس محیط ایقان ٭
بلاغ مبین احسان ٭ نور عین تجرید ٭ نہر خیابان توحید ٭ ؎ محمد شاہد دین جان ایمان ٭ محمد رحمت
حق لطف یزدان ٭ بہار ہشت جنت رنگ وبوئیش ٭ بہشت نه فلک خاکی ز کویش ٭ ابد از ہستی
او آفریده ٭ عدم را سایه او نور دیده ٭ ای عزیز قلم و زبان کی کیا مجال که مدح وثنا حضرت
رسالت کی لکھه سکے اور انسان ضعیف وجہول کا یارا نہین که اس بحر ذخار مین قدم رکھے ؎
وصف خلق کسے که قران ست ٭ خلق را وصف او چه امکان ست ٭ اری کل مدح فی النبی مقصرا ٭
وان بالغ المثنی علیه واکثر ٭ اذا الله اثنی بالذی ہو اہله ٭ علیه فما مقدار ما یمدح الوری ٭
اگر تمام دریا سیاہی اور سب درخت قلمین ہو جاوین اور جن وانس جمع ہو کر لکھین ہزار مین سے
ایک نه لکھه سکین پس دعوی مدحت سراسر لاف وگذاف ہے ؎ یا صاحب الجمال ویا سید البشر ٭
من وجہک المنیر لقد نور القمر ٭ لا یمکن الثناء کما کان حقه ٭ بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر ٭
مگر بقدر امکان اس کام مین مشغول رہنا دلیل سعادت ٭ اور موجب فلاح دنیا واخرت ہے ٭ لہذا
فقیر حقیر معترف به تقصیر قلیل البضاعت کثیر المعصیت جفاکار ذلیل وخوار احوج الخلق الی الله الغنی
محمد نقی علی محمدی حنفی بریلوی عامله الله تعالے بلطفه الوفی وحفظ من شر کل غنی وغوی نے
ایک رساله مسمی بوسیله نجات ذکر حضرت سید کائنات علیه افضل الصلواة واکمل التحیات مین

التقریر الاوضح فی تفسیر الم نشرح سے کہ تالیف فقیر ہے انتخاب کیا اب بہ ایماے بعض احباب مختصر
مشتمل نو باب پر تفسیر و رسالہ مذکورہ سے انتخاب کرکے باضافہ بعض مضامین موسوم بہ لب لباب
کیا اور تقریرات مشکلہ اور مضامین متعلقہ اور سجع و ترصیع وغیرہ محسنات بدیع ترک کین تا ہر شخص
بے تکلف سمجھ لے اسلیے اکثر جگہہ ترجمہ عبارت عربی و فارسی برعایت لفظ کے نہین صرف مضمون
عبارت سلیس مین مذکور ہے بلکہ کہین بنظر اختصار قدر ضروری پر اقتصار ہے ناظرین با انصاف سے
یہ امید ہے کہ بحکم لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال مؤلف عاجز کی بے مایگی پر لحاظ نفرمائین
کلام کو دیکھین کہ ماخذ اوسکا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ دین و علماے راسخین ہے اور جو لطایف
و نکات اپنے ذہن سے لکھے یا قصص و حکایات کتب صوفیہ اور اون حضرات کی مکتوبات و ملفوظات
سے نقل کیئے اصول شرع اور طریقۂ سلف کے خلاف نہین معہذا جس جگہہ غلطی پاوین اصلاح فرماوین
زبان ساتہ طعن و تشنیع کے نہ کہولین کہ معترف بقصور پر طعن و تشنیع بزرگون سے بعید ہے بلکہ ایسا
خطاکار عفو و دعاے مغفرت کا سزاوار ہے وللارض من کاس الکرام نصیب **باب اول ولادت
باسعادت وغیرہ احوال حضرت رسالت مین** منقول ہے جس رات امنہ پاک ذات
اوس نور مقدس سے مشرف ہوئین انوار تمام عالم مین تابان اور خوشی کے آثار
اطراف زمین مین نمایان ہوے جبریل امین کو حکم پہونچا کہ علم سبز محمدی کعبہ کی چہت پر کہڑا
کرین اور عالم کو بشارت دین کہ نور محمدی نے آمنہ کے پیٹ مین قرار پایا بہترین خلایق بہترین
امم پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کا جسے محمد سا پیغمبر ملے اوس رات زمین آسمان
مین ندا ہوی کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہزارون برکت و سعادت کے ساتہ نزدیک آیا
اور جنگل کے جانورا اور قریش کے چارپاے باہم مبارکباد دیتے اور کہتے قسم خدا کی امنہ کے حمل مین
خدا کا رسول ہے یہ شخص امان دنیا و سراج اہل زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا امنہ کہتی تہین
جب مین حاملہ ہوئی کسی نے مجہے خواب مین کہا تمہارے پیٹ مین اس امت کا سردار ہے جب
چہ مہینے گذرے کسی نے خواب مین کہا تیرے حمل مین بہتر عالم کا ہے پیدا ہو تو اوسکا نام محمد رکہنا
جب مہینہ ربیع الاول کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور کیا اور امنہ کی دل مین عجب طرح کی
خوشی پیدا ہوئی کبہی عالم رویا مین اونکو بشارت دیے جاتے اور کبہی بیداری مین فرشتون کی

تسبیح و تہلیل کی آواز آتی ساتون شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے آمنہ
تجہے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ سے پیغمبر صاحب اسمای حسنی اور آیات کبرے پیدا ہوگا پہر
تو فرشتے رات دن آمنہ کے آس پاس رہتے اور پرند خوشی سے چہچہے کرتے گیارہوین رات فرشتے
تسبیح و تقدیس مین مشغول رہے بارہوین شب منادی نے ندا کی اے آمنہ تجہے اوس مولود کے
ساتہ بشارت ہو جو آج تیری پیٹ سے نکلیگا وہ آفتاب فلاح وہدایت ہے اوسکا نام محمد رکہنا
اوس رات انوار زمین آسمان مین تابان اور ستارے زمین کی جانب مایل تہے ملائکہ سبع سموات
زمین پر اوترے اور جبریل و اسرافیل مولد شریف مین حاضر ہوے عرش ذوق شوق
مین ہلتا تہا زمین طرح طرح سے ناز کرتی تہی بت اوندہے آور شیاطین زنجیرون مین جکڑے
تہے دریاے ساوہ خشک آور وادی سماوہ مین دریا جاری ہوا محل بادشاہ ایران کا شق ہوا
اور چودہ برج گر پڑے ایک علم مشرق اور ایک مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہوا اکناف
عالم مین ایک شور تہا وحش وطیر وہوم مچا رہے تہے اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب
عالمتاب ہزارون جاہ وجلال کے ساتہ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت
کفر و شرک مین مبتلا تہا جمال منور سے روشن کیا ؎ ولد الحبیب ومثلہ لا یولد ٭ ولد الحبیب
وخدہ یتورد ٭ ولد الحبیب مکحلاً ومطیباً ٭ والنور من وجناتہ یتوقد ؎ آنکہون مین سرور
آگیا دیدار سے اونکے ٭ روشن ہوے دل جلوۂ رخسار سے اونکے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ ٭
صلوا علیہ وآلہ ٭ جب آپ پیدا ہوے ایک گوینده نے کہا یرحمک اللہ اللہ تم پر رحم کرے
پہر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اوسپر ایکبار درود بہیجے گا خدا اوسپر دس بار
رحمت نازل کریگا اور اوسکا اجر بڑہاے گا اور آپکی ساتہ ایک روشنی پیدا ہوئی
جسمین اہل مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی ؎ شب میلاد محمد چہ شب روشن بود ٭ کہ حرم
تا بحد شام منور گردید ٭ حرم و شام چہ کز مشرق و مغرب نورش ٭ ہمہ انگشت محیط ہمہ جا در گردید ٭
ابن عباس کہتے ہین اول کلمہ جو زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا
فسبحان اللہ بکرۃ واصیلا قسطلانی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو
سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اوٹہا کے فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ

کوئی معبود نہین بیشک مین خدا کا رسول ہون بعض روایت مین ہے جناب الٰہی مین سجدہ
کر کے عرض کیا یا رب ہب نے امتی خدایا میری امت مجھے بخشدے خطاب ہوا وہتک
امتک یا علی ہنک مین نے تیری امت بسبب تیری ہمت بلند کے تجھے بخشی پہر فرشتون سے
ارشاد ہوا اشہدوا یا ملٰئکتی ان حبیبی لا ینسی امتہ عند الولادۃ فکیف ینسیاہا یوم القیمۃ اے
میرے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہین بہولتا تو قیامت کے
دن کب بہولے گا ابو نعیم نے دلایل النبوت مین روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے نے اوس
پانی سے کہ اپنے ساتہ لایا تہا آپ کو تین بار نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ شکل مین مثل بیضہ کے
اور چمک مین مانند زہرہ کے تہی نکالکر دوش نبوت پر ثبت کی ابن جوزی لکہتے ہین پہر فرشتے اوس
جناب کو آسمان کی طرف لے گئے پروردگار نے تاج کرامت اور خلعت عظمت عنایت فرمایا
اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکناف عالم اور اطراف زمین مین پہراؤ تا خلق اوسکے حال سے
واقف ہو اور اوسی صفوت آدم معرفت شیث رقت نوح خلت ابراہیم انقیاد اسمعیل
صبر ایوب شکر یعقوب جمال یوسف آواز داؤد حکومت سلیمان حکمت لقمان قوت موسیٰ بشارت
عیسیٰ زہد یحییٰ عنایت کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق مین غوطہ دو اور ایک روایت
مین ہے اونکو مشرق و مغرب مین پہراؤ اور موالد انبیا مین لے جاؤ تا پیغمبر اونکے حق مین
دعا کے برکت کرین اور ملت حنفیہ کا لباس پہناکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور
دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ اونکا نام و صفت پہچانین اور نام اونکا دریا مین ماحی ہے یعنی کفر و شرک کی
مٹانے والی آور ایک روایت مین ارشاد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور ارواح
ملائک و جن و انس و وحش و طیر کو دکھاؤ اور کنجی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اونکے
ہاتہ مین دو اور سب پیغمبرون کے اخلاق اون مین جمع کرو آمنہ کہتی ہین اوس وقت
مجہے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب اونکے چہرون مین چمکتا تہا ایک کے ہاتہ
مین چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جسکے
چار گوشے تہے ہر گوشہ مین آبدار موتی لگے پہر ایک گوئندہ نے کہا اے خدا کی پیاری یہ طشت دنیا ہے
اسکے جس گوشہ کو چاہے پسند کرلے آپ نے بیچ مین ہاتہ رکہدیا غیب سے ندا ہوئی بخدا کے کعبہ

اوسنے کعبہ کو کہ وہی اوسکا مولد ہے اور وہی اوسکا قبلہ اختیار کیا تیسرے کے ہاتھ مین حریر
سبز کا ٹکرا تھا حضرت کو اوس طشت مین بٹھا کر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامئہ حریر مین
لپیٹا پھر ایک نے آپ کو پرون تلے چھپایا اور آنکھون کے بیچ مین بوسہ دے کر کہا اے
محمد بشارت ہو کہ خدا نے تمہین سب پیغمبرون کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح ہر
خلق سب سے زیادہ عنایت کیا اور رضوان داروغہ بہشت نے حاضر ہو کر آپ کے کان مین کہا
اے محمد بشارت ہو کہ تمہین سب پیغمبرون کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو
آمنہ کہتی ہین غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپ کے
قبضے مین اور فرمان بردار ہو جاوے گی کہتے ہین جب فرشتے زیارت اور آپ کے خدمت سے
فارغ ہوے دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپ نے بزبان فصیح فرمایا مین آب رحمت سے غسل
دیا گیا ازل مین بھی پاک تھا اور اب بھی پاک پیدا ہوا بعدہ عبد المطلب آپ کو خانہ کعبہ مین لے گئے
اور شکر الہی بجا لائے اور چند اشعار آپکی مدح و ثنا مین کہے پھر وہان سے لا کر آمنہ کی گود مین
دیا تین یا سات روز آمنہ نے دودہ پلایا پھر ثویبہ کنیزک ابو لہب جسے اوسنے ولادت باسعادت کی
خبر سنکے آزاد کیا تھا اس دولت سے مشرف ہوئے پھر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی قبیلہ بنی سعد
اون دنون قحط عظیم مین مبتلا تھا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتون
نے راہ مکہ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدای تعالے نے اوس لڑکے کی برکت سے جو قریش مین
پیدا ہوا اور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس تمپر آسان و فراخ کر دیا خوشا وقت
اون چھاتیون کا جو اوسے دودہ پلائین اے بنی سعد کی عورتو دوڑو اور اوس دولت و
سعادت کو لو حلیمہ کہتے ہین یہ آواز سنکے سب عورتین چلنے مین شتابی کرتین مین ہر چند جلدی
کرتی مگر میرے گدہی ضعف و لاغری کے سبب سے پیچھے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہنیئا لک
یا حلیمہ خوشا حال تیرا اے حلیمہ اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑون کی دری سے نکل کے
مجھسے کہا اے حلیمہ خدای تعالے نے تجھے بشارت دی ہے اور مجھے حکم کیا ہی کہ شیطانون و سرکشونکو
تجھسے دور کرون جب مین آپ کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکھتے ہی عاشق
ہو گیا اور میری اونٹنی کی تہنون مین کہ مدت سے خشک تہے دودہ بہر آیا جب اپنے گہر کو چلی

جس جنگل مین پہونچتے سبزہ و شاداب ہو جاتا اور جس درخت کے تلے ٹھہرتے آپکو سلام کرتا اور
سایہ اوسکا آپکی طرف جھک آتا تیری سواری کا جانور نہایت سست تہا آپکے سوار ہوتے ہی سب قافلہ
سے آگے چلنے لگا تہا قافلون کی عورتون نے اوسکی چالاکی پر تعجب کیا اوسنے بزبان فصیح کہا
اے بنی سعد کی عورتو تم نہین جانتی ہو مجھپر وہ شخص سوار ہے جو خدا کا پیارا اور پیغمبرون کا سردار
ہے راہ مین بکریان چرتی تہین مجھسے بولین اے حلیمہ تو اس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین
و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سردار اور سب جن و انس سے بہتر ہے اور ایک پیر مرد نظر آیا
حضرت کو دیکھکر کہنے لگا یہ لڑکا خاتم المرسلین ہے وادی سدرہ مین حبشہ کے کئی عالم تہے آپکو دیکھتے ہی
بولے یہ پیغمبر آخرالزمان ہین اور وادی ہوازن مین ایک اور پیر مرد نظر آیا کہا یہ خاتم الانبیا ہین
انہین کے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے خبر دی تہی جب مین گھر پہونچی آپ کا ہاتہ بکریون کو لگا دیا
اسقدر دودہ دینے لگین کہ ایک دن کا دودہ چالیس دن کفایت کرتا جب زنان بنی سعد نے
دیکھا کہ حلیمہ کی شات بکریون سے سات سو ہو گئین اور سیکڑون محتاج اونکے دروازے پر
پڑے رہتے ہین حلیمہ سے کہا ہمین بہی محمد کی برکت سے بہرہ مند کر حلیمہ نے پاے مبارک دہوکر
پانی قوم کی بکریون کو پلایا سب حامل ہو گئین اور قوم اونکی دودہ سے آسودہ و متمول ایکروز
غیب سے آواز آئی اے حلیمہ تجھے اوس فرزند کے ساتہ بشارت ہو جو تمام عرب کا سردار ہے
حلیمہ کہتی ہین جو دعا مین نے حضرت کے وسیلہ سے مانگی فوراً قبول ہوئی اور کبہی بول و براز
حضرت کا نہ دہویا کہ آپ بستر پر پاخانہ پیشاب نہ کرتے اور بائین پستان سے دودہ نہ پیتے نکتہ
خالق نے اوس جناب کو مکارم اخلاق سے آراستہ پیدا کیا تہا لہذا بچپن مین بہی
ضرورت سے زیادہ دنیا کی طرف التفات نہ فرماتے یا بہ سبب کمال عدالت کے پستان چپ بہائی
رضاعی کے واسطے چہوڑ دیتے جب نو مہینے کے ہوے بفصاحت کلام کرنے لگے لڑکے کہیلنے کو
بلاتے فرماتے مجھے کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ایک روز حلیمہ کی گود مین بیٹہے تہے کئی بکریان
اودہر سے گذرین ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا جب اچھی طرح چلنے لگے
حلیمہ سے کہا میرے بہائی دن کو کہان جاتے ہین عرض کیا بکریان چراتے مین فرمایا مین بہی اونکے ساتہ
جاؤنگا ہرچند عذر کیا قبول نہوا نکتہ پروردگار نے بکریان چرانیکی رغبت اوس جناب کے دل مین

پیدا کی کہ یہ کام سیاست اور شفقت بر ضعفاء امت اور صبر بر مصیبت وغیرہا امور ہی کہ لوازم نبوت
سے ہین نہایت مناسبت رکھتا ہی اور تواضع اور فروتنی سکھاتا ہے علاوہ برین جب مرد انسان مین
ایسے حقیر کام سے کسی منصب عمدہ اور عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتا ہے اوس نعمت غیر مترقبہ کو محض
فضل مولی اپنی کا سمجھتا ہی اور شکر اوسکا بجا لاتا ہے حلیمہ سی منقول ہی ایکدن میری بیٹی نے کہا ای میری مان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہی جس جنگل مین جاتی ہین ہرا ہو جاتا ہی اور دھوپ مین ابر سر مبارک پر
سایہ کرتا ہی جنگل کے جانور اپکے قدم چومتے ہین مین نے کہا اے فرزند اپنے بھائی کا حال کسی سے نکہنا
جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس چیر کر ایک
سیاہ نقطہ خون آلود نکالکر پھینکدیا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ ای پیارے تم خوف نکرو
اگر تم اون خوبیون سے جو حق تعالی نے تمہارے لیے رکھین واقف ہو جاؤ تو ہر آئینہ انکھین تمہاری
کھل جائین حلیمہ یہ حال سنکر نہایت ڈرین اور مکہ کا قصد کیا رات کو غیب سے آواز آئی
کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور اے بطحا تو خوش ہو کہ روشنی و زینت
تجھ مین پھر آتی ہے جب آپ کو ساتھ لے کر حرم کے متصل پہونچین ایک آواز سنی اے حطیم
مبارک ہو آج آفتاب جود و سخاوت شاہ جوان دولت تشریف لاتا ہے حضرت کو حطیم مین
بٹھا کر گوبندہ کی تلاش مین نکلین لوٹ کر آئین تو آپ کو نپایا ہر چند چپ و راست ڈھونڈا
سراغ نملا وا محمداہ وا ولداہ کہتی اور گریہ و زاری کرنے لگین اونکی بیقراری اور آہ و زاری
سے عالم بالا مین لرزہ پڑگیا جسنے حال زار اونکا دیکھا بے اختیار اشکبار ہوا ایک پیر مرد نے
اون سے کہا تجھے عزی کے پاس لے چلتا ہون وہ بت غیب کی باتین بتاتا ہے جو اوسکے
پاس جاتا ہے اپنی مراد پاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو بتخانہ مین لے گیا اور
عزی کو سجدہ کرکے کہا اے خداوند عرب و دریاے کرم یہ حلیمہ مسافرہ تیری پناہ مین آئی ہے
اور تجھ سے اپنی مراد مانگتی ہے اسکا بیٹا محمد تیرے ملک مین گم ہو گیا یہ کہتے ہی عزی اور سب بت منہ
پر گر پڑے اور اون سے آواز آئی اے شخص کس کا ذکر کرتا ہے اوسنے ہمارے زخم دل پر کیون
نمک چھڑکتا ہے یہ شخص ہمکو سنگسار اور بے اعتبار کرے گا ہماری کیا مجال کہ اوسکے معاملے مین
دخل دین جسکا نام سنتے ہی سب چیلے اور فتنے ہمارے مٹ گئے پیر مرد نے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکھکر

حلیمہ سے کہا مبارک ہو وہ لڑکا ہرگز گم نہوگا بلکہ گمراہون کو راہ بتادے گا جب خبر آپکی گم ہونکی
عبد المطلب کو پہونچی روتے ہوے خانۂ کعبہ مین آئے اور جناب الہی مین عرض کیا الہا بادشاہا
اگرچہ مین اس لائق نہین کہ میری بات تیرے دروازے پر سنی جاوے مگر اوس طفل جوان دولت
مین تیری عنایت کے آثار پاتا ہون اسلیے اوسی کو تیری جناب مین شفیع لاتا ہون کہ مجھو اوسکی حال سے
آگاہ کر ندا ہوئی ای عبد المطلب قریب ہے کہ وہ تجھسے ملے اور ہم اوسکے حافظ و نگہبان ہین
بعض روایات مین وارد ہوا کہ ابو جہل اوس درخت کی طرف جسکے نیچے آپ تشریف رکھتے تھے
گذرا آپ کو اکیلا دیکھکر اونٹ پر پیچھے سوار کیا ہرچند چاہا اونٹ نے قدم نہ اوٹھایا جب آگے بٹھایا
چلنے لگا حیران و ترسان عبد المطلب کے پاس آپکو لایا اور کہا مجھے اندیشہ ہے دیکھیے یہ لڑکا تمہارا
میرے ساتھ کیا کرے اور یہ اوس مرتبہ کی تکمیل تھی کہ موسی علیہ السلام کو فرعون ہی پرورش کرایا
چھٹے برس والدہ شریفہ نے کہ اپنے بھائیون سے ملنے مدینہ کو گئی تہین لوٹتے وقت منزل ابوا مین
انتقال فرمایا اور والد ماجد حضرت کے ایام حمل شریف مین یا جب آپ دو برس چار مہینے کے
ہوے رحلت کر چکے تھے نکتہ غیرت الہی نے نہ چاہا کہ میری حبیب کو غیر سے التجا کی عادت اور اوسکی
تہذیب و تادیب دوسرے کے ہاتھ سے ہو اسلیے ابتدا ہی سے اسباب ظاہری قطع کیے اور اوس
دُرِّ یتیم بحر رسالت کو بے مادر و پدر کر دیا کہ علل و اسباب سے دل نہ لگائین اور اپنے پروردگار
کی عنایت کا شکر بجا لائین کہ اونکو باوجود یتیمی اور بیکسی کے کیسی اخلاق فاضلہ اور عادات
شایستہ سے کہ اتصاف ساتھ اونکے بے تائید آسمانی دشوار ہے مہذب فرمایا اگر تمام جہان
کسی کی تعلیم مین کوشش اور سعی کرے ایک شمہ آپکے اخلاق و اوصاف کا تعلیم کر سکے اسے عزیز
وہ ذات گرامی صفات واسطہ امکان و وجوب ہے مرتبہ وجوب مین اگر استکمال بالغیر ممنوع ہے
اس جگہہ بھی استکمال بغیر اللہ محال ہے اگر والدین جناب کے زندہ رہتے ظاہر میں اونکو واسطہ
تہذیب ٹھیراتے کہ کیا اچھی طرح اپنے فرزند کی تعلیم و تہذیب کی حضرت احد نے اسقدر
شرکت بھی پسند نہ فرمائی اور دفتر کمالات محمدیہ پر تعلیم خلق کا حرف نہ آنے دیا اسی وجہ سے
ولادت آپکی جمعہ کے دن و رماہ رمضان مین نہوئی تا لوگ آپکو مشرف بزمان نسمجھین کہ ہمارے حضرت
ایسے بزرگ دن و مبارک مہینے مین پیدا ہوے بلکہ آپکی ولادت سے زمانہ کو شرف حاصل ہو

کہ روز جمعہ اگرچہ سید الایام اور ماہ رمضان سید الشہور ہے مگر پیر کا دن اور ماہ ربیع الاول
بھی متبرک ہے کہ روز و ماہ ولادت حضور ہے بعد انتقال آمنہ کے عبد المطلب آپکی پرورش
مین مصروف ہوے اوسی سال قریش مین قحط پڑا ہاتف نے پکارا اس پیغمبر آخر الزمان کی وسیلہ
سے دعا مانگوگے تو مینہ برسے گا عبد المطلب نے بتوسل جناب کی دعا کی خوب بارش ہوئی
ساتوین یا آٹھوین برس ولادت کی عبد المطلب نے رحلت فرمائی اور پرورش و کفالت حضرت کی
ابوطالب سے متعلق ہوئی حق تعالے نے اسرافیل علیہ السلام کو آپکی نگہبانی او رصحبت پر مامور
کیا تین برس اور بقول مجد الدین فیروز آبادی صاحب صراط المستقیم کے ساتوین برس سے
گیارہوین تک حاضر رہے اس عرصہ مین کبھی آپ پر ظاہر بھی ہوتی بارہوین برس سی جبریل
امین اس خدمت پر مقرر ہوئے اُسی سال ابوطالب آپکو ملک شام کیطرف لیگئے بحیرا راہب
کہ اگلی کتابون سے اس ملک مین پہونچا حضرت کا دریافت کرکے بامید زیارت بصری مین
رہتا تہا آپکو پہچان کر تعظیم کے لیے اوٹہا اور کہا ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
یبعثہ رحمۃ للعالمین یہ سب عالم کے سردار اور رسول پروردگار ہین اللہ اونکو تمام جہان کے
لیے رحمت بہیجے گا اے ابوطالب انہین ملک شام مین مت پہراو اور یہود کے شر سی بچاؤ
کہتے ہین جب قافلہ قریش صومعہ بحیرا کی پاس پہونچا بحیرا نے دیکہا کہ پتہر اور درخت ان مین
کسی کو سجدہ کرتے ہین اور وہ جانتا تہا کہ نبی کے سوا کسی کو پتہر اور درخت سجدہ نہین کرتے
صومعہ سے اُترا اہل قافلہ نے درخت کا سایہ پہلے سے گہیر لیا تہا جب آپ تشریف لائے
جگہ نپائی دہوپ مین بیٹھ گئے سایہ اوسیطرف جہک گیا بحیرا نے کہا دیکہو درخت کا سایہ اونکی
طرف جہکتا ہے پچیسوین سال مال خدیجہ کا بطور مضاربت لیکر شام کو روانہ ہوے جب بصری
مین پہونچے نسطورا راہب نے دیکہتے ہی کہا بیشک یہ جوان نبی آخر الزمان ہے میسرہ غلام خدیجہ
نے کہ اس سفر مین ہمراہ تہا یہ حال اور جو خوارق و ارہاصات راہ مین دیکہے تہے خدیجہ سے
بیان کیے اور انہون نے بہی لوٹتے وقت فرشتون کو سر مبارک پر سایہ کرتے دیکہا اسلیے
محبت حضرت کی اونکے دل مین پیدا ہوئی او رنکاح کی درخواست کی آپ نے بمشورہ ابوطالب
اونسے نکاح کیا پینتیسوین سال قریش نے کعبہ از سر نو بنایا آپ بہی شریک تہے او رحجر اسود

دست حق پرست سے اوٹھا کر اوسکی جگہہ رکہا اسیطرح فیک کاموں مین شرکت کرتے اور بری باتون سے نفرت رکہتے اگر قریش کفر کی مجلس مین بلاتے کبھی تشریف نہ لیجاتی الغرض ہر آ دمی جسکی دستگیری فرماتی ہے عالم غیب سے اوسکے لیے ایک واعظ و زاجر مقرر ہوتا ہے کہ بری باتون سے نفرت اور نیکیون کیطرف رغبت دلاتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو دیکہہ بچپن مین آفتاب و ماہتاب و ستارون کی تغیر سے اونکے حدوث و عدم استحقاق ربوبیت پر استدلال کہا اور نمرود کو مجمع عام مین الزام دیا جب یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے جزع و فزع پر نظر کی یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی کہ دانتون مین اونگلیان دابے کہتی ہین ای یوسف تیرا نام پیغمبرون مین لکہا ہے اور تو نادانون کے کام کرتا ہے ابن اثیر جامع الاصول اور ابن جوزی کتاب الوفا مین روایت کرتے ہین کہ جب نبوت کو تین برس رہے اسرافیل خدمت مین حاضر رہتے پہر جبریل مامور بخدمت ہوے نکتہ حکیم مطلق نے نزول وحی سے پہلے اوس خباب پر انوار و اسرار ظاہر فرمائے اور فرشتون کو خدمت مین رکہا تا عالم ملکوت سے مناسبت اور رفتہ رفتہ بار نبوت اور مشاہدہ انوار و تجلیات جبروت و لاہوت کی قوت پیدا ہو اگر وحی ناگہان نازل ہوتی بنائے بشریت منہدم ہوجاتی اسی غرض کے لیے حضرات صوفیہ نے سیر آفاقی اور انفسی کو مقدمہ معرفت قرار دیا سالک اول محسوسات و تخیلات مین فکر کرتا ہے یہان تک کہ استعداد سیر عالم ملکوت کی پیدا ہوتی ہے پہر سیر انفسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ آدمی اوس تفصیل کا جو ملک و ملکوت مین مطالعہ کر چکا اجمال ہے اسی لیے اوسی مجمع العجائب والغرائب کہتی ہین ای عزیز ملک و ملکوت مین کوئی چیز انسان سے بہتر نہین نظام عالم اوس سے وابستہ ہے گویا بقا وحفظ انواع معدنیہ و نباتیہ و حیوانیہ اوسی سے متعلق ہے اور عالم ملکوت مین تصرف اوسکا جاری ہے

زمین زادہ بر آسمان تاختہ ؛ زمین و زمان را ابیل نداختہ ؛ اور علم اوسکا فلکیات کو حاوی ہے کہ باستعانت آلات رصدیہ آسمان کے ستارے شمار کرتا ہے اور مقدار حرکات اجرام علویہ دریافت کر لیتا ہے باوجود اسکے کہ عالم خاک پر ہے مساحت افلاک کی کرتا ہے جسطرح محسوسات کی طرف پانچ دروازے ہین معقولات کی طرف بہی ایک دروازہ رکہتا ہے اور جسطرح صور منقشہ ایک آئینہ کی اوسمین منعکس ہوتی ہین اسیطرح بعد تصفیہ و تجلیہ قلب کی لوح محفوظ سے علم حاصل کرتا ہے و کذلک

تری ابراہیم ملکوت السموات والارض سے تالب زدلم القدر انزوہ معانی ست ہا گر دل نہ توانم طلب
اور بیان را ؛ دین رمز ہا کز مدد طبع طرازم ؛ گوہندکہ روح القدس آموخت فلان را ؛
یہان تک کہ ایک تجلی نور اصل کی اوسکے دل پر ہوئی ہے کہ خمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ پر
کر لیتی ہے اوسوقت یہ جسم خاکی عرش سے بہتر ہو جاتا ہے بیان او سکا یہ ہے کہ جب نفس انسان کا
امارگی اور جزو ناری سرکشی اور جزو ارضی پستہمتی اور اسی طرح بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے
سب اجزا اپنی اپنی اقتضا اور تنازع سے باز رہتے ہین تو اوسوقت وحدت باطنی حاصل ورنہ وحدت حقیقی
سی نسبت کامل ہوتی ہے اور گرفتاری بغیر سے نجات پاتا ہے اور بحکم المرء مع من احب ایک طرح کی
معیت مجہول الکیفیت حضرت احدیت سے حاصل کرتا ہے بخلاف عالم کبیر کے کہ ہیئت وحدانی ہونیکا
ایتلاف ضداً و اعتباراً اور وہ نسبت بڑہتی جاتی ہے یہانتک کہ صرف ذات سے باوصف اسکے
کہ صفات و شیونات کسی حال مین اوس سے منفک نہین علاقہ پیدا کرتا ہے اور جمال ذات اسوجہ سے
کہ نظر طالب کی اوسپر مقتصر ہے بلا امتزاج صفات و شیونات آئینہ دل مین جلوہ فرماتا ہے
اس جگہ سے معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کی بخوبی حل ہوئی کہ وہ ذات پاک صورت
و شکل سے منزہ ہے مگر جو مرتبہ تنزیہ سے کے لیے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت مین
ایک مناسبت مجہول الکیفیت اوس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی اسلیے وہ آفتاب جلال
و ہیبت جسنے پہاڑ کو کہ اجسام مین سخت تر ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جعلہ دکا مسلمان کامل کے دل پر
چمکتا ہے اور وہ نعرہ ہل من مزید مارتا ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ مثل مشہور ہے رستم را
رخش رستم باید اور وہ بار گران امانت کہ آسمان بآن رفعت و زمین بآن وسعت و پہاڑ بآن صلابت
و جن بآن زور و قوت بلکہ ملایکہ ہفت آسمان کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس لک کا مارتے تھے
نہ اوٹھا سکے فابین ان یحملنہا اس مشت خاک بے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر اوٹھا لیا
انہ کان ظلوما یعنے وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنے والا ہے اور جو نفس پر جبر نہ کرے یہ بار گران
کب اوٹھا سکتا ہے ع آسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ؛
جہولا کہ جو کچھ دیکھتا اور سنتا اور کہتا اور سمجھتا ہے دائرہ نفی مین داخل کرتا ہے ع در راہ تو فکر
من بجائے نرسید ؛ کانجا زمن و فکر نشان نیست پدید ؛ معرفت نہ ہم ز لہ تو کو فکر کجا ؛ حقا کہ خیال نیست

همه دید و شنید ؎ بلکه حقیقت نرسیم ٭ ای یقین وگمان ما همه هیچ ٭ هرچه بیند خیال ما همه نقص ٭
هرچه گوید زبان ما همه پیچ ٭ اور مقام اثبات مین سوا اعتراف جہل کے دم ہنین مارتا ؎ آن عقل کجاکہ
درکمال تو رسد ٭ ان روح کجا کہ در جلال تو رسد ٭ گیرم کہ تو برده برگرفتی زجمال ٭ آن دیده کجا
کہ در جمال تو رسد ٭ صدیق اکبر رضؓ فرماتے ہین العجز عین الادراک ادراک نہایت دانائی کی
یہ ہے کہ اپنی نادانی کا اقرار کرے یہان اعتراف جہل عین علم اور دعوی علم سراسر جہل کوئی
شخص یہ شعر پڑہتا تہا ؎ اسائل سلمی هل من مخبر ٭ یکون له علم بها این تنزل ٭ شبلی رح نے
بی اختیار چیخ ماری اور کہا واللہ ما فی الدارین عنہ مخبر یہ مقام جہل وحیرت ہے نہ وہ جہل وحیرت
جسے ہم جہل وحیرت جانتے ہین بلکہ عین معرفت ہے نہ وہ معرفت جسے ہم معرفت کہتے ہین
دیدہ کشف وشہود اس جگہہ خیرہ وتباہ اور ہاتہ عقل کا دامن ادراک سے کوتاہ نہ
اس وجہ سے کہ ظہور مطلوب مین قصور ہے بلکہ اس نظر سے کہ عقل خفاش اور وہ نور ہے
؎ ہمین کرد موری دعاے سحر ٭ کہ مہمانش آید سلیمان مگر ٭ چہ خوش گفت یک مرغ زیرک بدو ٭
سلیمان بباید دے لے جائے کو ٭ ای عزیز جب کہ خاصان بارگاہ ما عرفناک حق معرفتک کہین اور کلیم باری جواب
ارنی مین لن ترانی سنین تو ہمارا تمہارا وہان ذکر کیا اور زید وعمرو کی رسائی کجا ؎ تو از کجا و امید
وصال او زکجا ٭ بدامنش نرسد دست ہر گدا حافظ ٭ خواجہ ابو الحسن خرقانی رضؓ فرماتے ہین
کمال قرب اس جگہہ کمال بعد ہے ای عزیز یہان وصل مین ہجر اور ہجر مین وصل بعد مین قرب قرب مین
بعد ؎ فقلت لاصحابی ہی الشمس ضوءها ٭ قریب ولکن فی تناولها بعید ٭ خواجہ بایزید بسطامی رح
سے منقول ہے مین نے سنا تہا الرحمن علی العرش استوی جب عرش تک پہونچا اوسے بہی اپنی طرح
تشنہ پایا پس استقرار عرشی بہی مجازی ہے متوسط ظل کو اصل اور تجلی کو عین متجلی سمجہتے ہین
او مبتدی ایمان استدلالی کو معرفت حقیقی جانتے ہین کل حزب بما لدیہم فرحون منتہی کہتے ہین ؎
بلا ای مرغ زیرک پر بینداز ٭ کہ اینجا مشکل ست آہنگ پرواز ٭ درین وادی نہ رہ پیدا نہ منزل ٭
ازین پردہ نہ بانگ آید نہ آواز ٭ کسے واقف نگردد ازین حرف ٭ کسے محرم نمی باشد
ازین راز ٭ ای عزیز جب مطلوب اوج عزت سے تنزل نہ کرے گا اور طالب حضیض عبودیت سے
ترقی نہ کر سکے گا پہر رسائی کہان یہ وہ درد ہے جس کا درمان نایاب ہے کہ صوفیہ فرماتے ہین

جو اس درد مین مبتلا ہے زندہ بجان و جسم مطلوب ہاتہ اوسی زندہ بجان ہو مردہ و گم گشتہ نہ زندہ بجان ہے
اور نہ زندہ بجانان انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرفراز اور احباب حقیقی سے مشرف
وممتاز ہے کہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ گیا سے فرشتہ گرنہ بیند جوہر تو ٭ وگر
رہ سجدہ آردبر در تو ٭ فرشتون کو باوصف کمال قدس کے مقام معین سے تجاوز نہین
وما منا الا لہ مقام معلوم اور منتہی آب و خاک کا حضرت پاک ہے ان الی ربک المنتہی جو قرب و معیت
اونکو حاصل ہے کسی مخلوق کو نہین ہو معکم اینما کنتم ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ اذا سالک عبادی
عنی فانی قریب نحن اقرب الیہ من حبل الورید اسلیے کہ محیط کو جو نسبت مرکز کی ساتہ ہے کسی کی نہین
بس نقطہ خاک باوجود اسکے کہ اسفل موجودات ہے محیط مطلق سے قرب معنوی رکھتا ہے اسیلیے
وارد ہوا کہ بندہ سجدہ کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے سے منم این کز تو مے بینم وصالے
زہے خوش اتفاقی طرفہ حالے ٭ گدا اے را ازین بہتر چہ باشد ٭ کہ با دو پیش سلطانے مجالے
ہنوزم نیست باور کاین وصال ست ٭ مگر در خواب می بینم خیالے ٭ مصنوعات بیشمار ہین مگر جو کام
آب وگل سے ہے دوسرے سے نہین سے ہست ازین زعالم پاک ٭ رازہائی نہفتہ در دل خاک ٭
نظر عنایت اس مشت خاک بے بضاعت پر ازلی ہے سے شرفنا علے ذکر الحبیب مدامتہ ٭
سکرنا بہا قبل ان یخلق الکرام ٭ جب فرشتون نے بکمال حیرت عرض کیا خدایا ہم مدت سے تیری
عبادت کرتے ہین اور انسان کو بے سابقۂ خدمت یہ رتبہ دیا جاتا ہے ارشاد ہوا انی اعلم ما لا تعلمون
وہ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسیکی کیا مجال جو اوسکے کام مین دخل دے اور چون وچرا
کرے لا یسال عما یفعل وہم یسالون کسی نے شبلی رح کو خواب مین دیکہا حال دریافت کیا فرمایا
جب نکیرین نے مجہسے سوال کیا تیرا رب کون ہے مینے کہا وہ جسنے تم سب فرشتون سے میرے باپ کو سجدہ کرایا
ایک نے دوسرے سے کہا اسکے پاس سے چلو کہ ہم اس سے سوال کرتے ہین اور یہ سب بنی آدم کیطرف
سے جواب دیتا ہے بالجملہ انسان مجمع کمالات واشرف مخلوقات ہے اگر نسبت اوسکی اوس
عالم سے کامل ہوجاتی ہے مدبرات امر سے شمار کیا جاتا ہے بلکہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ جاتا ہے کہ وہ اصل
خلقت مین شہوت وغضب سے پاک ہین اور یہ محنت وریاضت سے اونکو عقل و
شرع کا تابع کرتا ہے باوصف اسکے کہ ظلمات ہیولانیہ اور کدورات مادیہ مین مبتلا ہے اونکی

اقتضا سے بچاہے ۔ گدای میکدہ ام لیک وقت مستی بین ٭ کہ ناز برفلک وحکم بر ستارہ کنم ٭

ہان جو لوگ اونکی اقتضا پر عمل کرتے ہین اور حکم شرع پر نہین چلتے اولئک کالانعام وہ مانند

چارپایون کے ہین کہ اپنی تکمیل اور فضائل کی تحصیل سے کام نہین رکھتے بل ہم اضل سبیلا بلکہ اونسے

بہی زیادہ گمراہ اور بدتر ہین کہ وہ استعداد ضائع کرتے ہین ای عزیز مدار کار تری طلب پہ ہی سگ اصحاب کہف

کا مطلوب عمدہ تہا قیمت اوسکی شیرون سے بڑہ گئی بلعم باعور نفس کی پیروی کی کتے سے بدتر ہو گیا

شیخ رکن الدین محمد سمر وسی نقل کرتے ہین ہکم صفت پر ہے نہ صورت پر دار آخرت مین یہ حکم ظاہر ہوگا طمع کو

کتے کی شکل پر اور ظالم کو بہیڑی اور متکبر کو چیتے کی صورت پر مسخ کرینگے مولی علی اپنے لشکریون سے

فرماتے ہین یا اشباہ الرجال ولا رجال ہرچند تمہاری شکل و صورت مردونکی سی ہے مگر درحقیقت مردی سے

بہرہ نہین رکھتے اصل یہ ہے کہ انسان مین فرشتون اور چارپاؤن اور درندونکی صفات جمع ہین اگر

فرشتون کی صفت غالب آتی ہے اونکے گروہ مین داخل ہوتا ہے اور جو صفت بہائم

یا سباع کی بڑہ جاتی ہے اونکی عادت اختیار کرتا ہے یاکلون کما تاکل الانعام ذرقا سقدر رہے

کہ اونسے مواخذہ نہین اور اسپر حرام مین عذاب ہے اور مکروہ مین عتاب اور فضول حلال

مین طول حساب علامہ بیضاوی شافعی انما المشرکون نجس کی تفسیر مین لکہتے ہین

کہ مشرکین کو نجس اسلئے کہا کہ انکا باطن مانند نجس العین ہے کسی بزرگ نے اسجگہہ ایک نکتہ بدیعہ اور لطیفہ پسندیدہ کہا

کہ مبدء بدن کا زمین اور روح انسانی آسمانی ہے اور آسمان و زمین تعمیل حکم الہی مین

مستعد و سرگرم ہین پس جو آدمی اپنے مولی کی نافرمانی کرے انسانیت سے خارج ہے

کہ جب حکم اجزا کا باطل ہوا مرکب بہی نرہا مگر یہ اونکے طور پر ہے جنکے نزدیک انسان جسم و جان

سے مرکب ہے اور جنکے طور پر انسان عبارت روح سے اور بدن بمنزلہ مرکب

ہے جب اقتضای روح پر عمل نکیا مرتبہ انسانیت سے قطعاً خارج ہوگیا یہ حال اوسکا ہی

جو مقتضای انسانیت مین قصور کرے پس اوسکا حال کیا ہوگا جو اوسکے خلاف پر چلے

وہ چارپاؤن اور درندون سے قطعاً بدتر ہے کہ ہر جانور اپنا نفع تک لاتا ہے اور کہانا اوسکو

جس سے بقای اوسکی مربوط ہے تلاش کرتا ہے اور یہ اسباب اپنی موت اور فنا کی

ڈہونڈتا پہرتا ہے کوا جب اینٹ اوٹہاتے دیکہتا ہے فوراً بہاگ جاتا ہے شیطان

اور نفس امارہ شب و روز اسباب اسکی ہلاک کے جمع کرتے ہین اور یہ اصلا خبر نہین کرتا اون مین
ایک عیب ہے جب اوسے دیکھتا ہے روتا ہے اسمین ہزار عیب ہین اور اپنے حال پر ہرگز تاسف
نہین کرتا الغرض یہ جانور ایک طرف عناصر بیجا اپنی خبر کی طرف دوڑتے ہین اور تو باوصف شعور
و ادراک کے وطن اصلی کیطرف کسی وقت متوجہ نہین ہوتا آسمان اوسکے حلم سے
شق ہوگا اور پتھر خوف سی پھٹ جاتا ہے تو نافرمانی سے باز نہین آتا اور قہار مطلق سے خوف نہین کرتا
فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ تیرے دل پر صادق ہے اور فجعلہم اذ اذکرت فیہم * حمیر او کلاب او ذباب *
تیرے حال کے مطابق ہے یا مقتضاے انسانیت یعنے مطلوب حقیقی کے طلب مین محنت و مشقت
اختیار کر یا دعوی انسانیت سی دست بردار ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بان مرتبہ کسقدر محنت و ریاضت
کرتے اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاتے اور اپنے مالک کی یاد مین مشغول رہتے
جب مرتبہ استعداد و قابلیت کا نہایت کو پہونچا بقول ابن اسحق ماہ رمضان اور اکثر مورخین
و محدثین کے نزدیک ماہ ربیع الاول مین اکتالیسوین برس ولادت سے جبریل امین وحی لائے اور
اقرا ء سے مالم یعلم تک پڑہایا پہر سورہ مدثر کی پانچ آیتین نازل اور رسالت کاملہ حاصل ہوئی
آپ قریش سے پوشیدہ دعوت اسلام کی کرتے کہ حکم آیا فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین
ظاہر کر جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکون سی منہ پھیر لے پھر تو حضرت رسالت نے بتون کی علی الاعلان
مذمت شروع کی کفار نے یہ حال دیکھکر آپکی عداوت و ایذا پر کمر حسبت باندہی اور مسلمانونکو طرح طرح کی
تکلیف دی عثمان غنی رض نے با مر حضرت حبشہ کو ہجرت کی اور جو مسلمان مکہ مین رہے انواع ظلم و ستم
مین مبتلا ہوئے الغرض نعمت و راحت ہر کسیکو دیتے ہین مگر بلا و مصیبت دوستون کیلئے مخصوص ہے
سے اے کشتہ اسیر در بلایت * آن کس کہ زند دم ولایت * جز جان و دل و جگر نہ بینم
در گردش چرخ اسیلایت * عشاق جہان شدند والہ * در عالم عز و کبریایت *
امام غزالی روایت کرتے ہین موسیٰ نے ایک مرد صالح کو دیکھا کہ زمین پر اینٹ سرہانے رکھے
سوتا ہے جناب باری مین عرض کیا الٰہی یہ بندہ تیرا ضائع ہے اسکے پاس کچہ نہین جواب ہوا کہ
جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہین دنیا کو ہر طرح اوس سے دور کرتے ہین لیکن راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین
رہتے ہین اور انواع مصائب و بلا نازل ہوتے ہین سے فی طریق العشق انواع البلاء *

ایها القلب الحزین المبتلا ۞ تا فنا سازی بر خود آسایش حرام ۞ کے توانی زد براہ عشق گام ۞
غیر ناکامی درین رہ کام نیست ۞ راہ عشق ست این رہ حمام نیست ۞ ایعزیز جسقدر عنایت زیادہ ہو اوسیقدر
بلا و مصیبت زیادہ اشد البلاء علی الانبیاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رئیس مراوان و سردار
محبوبان ہین اسلیے جو سختی اور بلا کہ ابتدا سے انتہا تک اوس جناب پر گذری زبان قلم اوسکے
بیان سے قاصر ہے ابھی آپ مان کے پیٹ مین تھے کہ والد ماجد نے انتقال کیا ساتوین برس ولادت سے
والدہ شریفہ نے بھی جام موت نوش فرمایا عبد المطلب اوس جناب کی پرورش مین بجان
و دل مشغول رہے مگر جب عمر شریف دس برس کی ہوئی اونھون نے بھی رحلت فرمائی اللہ تعالی نے
محبت اوس جناب کی ابو طالب کے دل مین ڈالی کہ اونھون نے پرورش اور خبر گیری مین
بہت کوشش کی جب خدیجۃ الکبری رض سے آپ نے نکاح کیا دنیا کی تکلیف اور مشقت
اور فاقہ کشی اور مصیبت فی الجملہ کم ہوئی ایک غم تازہ پیدا ہوا کہ غم ناداری اور فاقہ کشی کا اوس سے
اصلا نسبت نہین رکھتا یعنے دل مبارک باقتضاے ہدایت ازلی وسعادت جبلی
اوس عالم کیطرف میل کرنے لگا اور مذہب حق اور طریق معرفت کی تلاش مین مصروف ہوا
اور اوس زمانے مین علم اگلے پیغمبرون کا فترت کے سبب سے باقی نہ رہا تھا کہ جس سے مطلب
حاصل کرتے اور نہ کوئی دلیل و رو افکار میسر تھا کہ راہ کا پتا اور نشان دریافت فرماتے اور یہ
کیسی سخت مصیبت ہے کہ آدمی جس امر کا شائق ہو اوسکا پتا نجانے اور کوئی شخص ہمدم
اور حریف درد و غم اوسکے ہاتھ نہ آئے ایک مدت وہ جناب اسی رنج و مصیبت مین مبتلا رہے
اوسوقت ملت ابراہیمیہ سے جو کچھ معلوم ہو سکتا اوسپر عمل کرتے اور کافرون کی صحبت اور
کفر کی مجلسون سے نفرت رکھتے ناگاہ عنایت الہی نے دستگیری فرمائی اور صورت آفتاب
ہدایت کی آئینہ دل مین نظر آئی یعنی انوار اوس عالم کی آپکے دل پر متواتر نازل ہونے لگے پھر تو آپ
خلق سے اعراض فرماکر بفراغ خاطر تنہائی مین ریاضت و عبادت کرتے یہان تک کہ وحی آسمانی سے
مشرف ہوے اور سورہ اقرء نے نزول فرمایا اب ایک اور امر تازہ پیش آیا کہ جو بار گران پہاڑ
اور درخت اور زمین و آسمان اور عرش اور کرسی سے نہ اوٹھہ سکتا آپکے دوش ہمت پر
رکھا گیا قریب تھا کہ اس بوجھ سے پیٹھہ آپکی جھک جاے بلکہ روح مبارک خوف و دہشت سے پرواز

گرے صحیحین کی روایت مین وارد ہے نزول اقرا کی بعد جب آپ گہر مین تشریف لاے دل
مبارک کانپتا تہا فرمایا زملونی زملونی مجہپر بالاپوش ڈالو مجہپر بالاپوش ڈالو فرملوہ پہر آپکو بالاپوش اوڑہایا جب خوف
کم ہوا فرمایا لقد خشیت علی نفسی مجہے اپنی جان کا ڈر ہے کہ مبادا خوف و دہشت سے
نکل جاے اور صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی ایک آواز
مثل آواز جوش دیگ کے آپ کے سینے سے نکلتی اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوجاتا جاڑیکے
دنون مین پیشانی سے پسینہ ٹپکتا اگر کسی جانور پر سوار ہوتے وحی کے بوجہ سے بیٹہہ جاتا اور کوئی
زانو پر سر مبارک رکہنے کی تاب نہ لاتا سوا ناقہ قصوی کے کسی جانور کی طاقت نتہی کہ اوسوقت
آپکو اوٹہا لیتا بیہقی اور احمد روایت کرتے ہین سورہ مائدہ کی نزول کے وقت قریب تہا کہ
ناقہ شریف کا بازو ٹوٹ جاے اسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب مولی علی نے درخواست کی کہ
آپ میرے کندہون پر پاؤن رکہکر بتون کو کعبہ کی چہت سے اوتار پہینکیے اور تصویرین مٹادیجیے
منظور نہ فرمائی کہ غیر تسکین اور بات ہے اور بار نبوت اوٹہانا اور بات حضرت علی مین یہ قوت کہان
تہی کہ بارگران نبوت اپنے کندہے پر اوٹہاتے لہذا اون سے فرمایا کہ تمہین میرے کندہے پر
چڑہکر بت گرادو اور تصویرین مٹادو اللہ تعالے فرماتا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا بیشک
نزدیک ڈالین گے ہم تجہپر بہاری بات کہ وعدہ و وعید اور فرائض وحدود اوسکے سخت ہین
اور عمل اون پر نفس کو شاق اور خلق سے تحمل کرانا نہایت دشوار اور حضرت فرماتے ہین انی تارک فیکم الثقلین وہما کتاب اللہ
بیشک مین تم مین چہوڑنے والا ہون دو چیزین بہاری اول اونکی کتاب خدا الخ پر جسطرح اس
بارگران کا اوٹہانا دشوار تہا یاد رکہنا اوسکا اور ادا کرنا اوسکے حق کا اوس سے بہی زیادہ سخت
اور مشکل تہا جو مصیبت و بلا کہ تبلیغ رسالت مین اوس جناب پر گذری تفصیل اوسکی زبان قلم
سے نہین ہو سکتی جب آپ نے دعوے پیغمبری کیا سوا چند ضعیفون کے کہ عنایت ازلی اون کے
ہادی اور دستگیر تہی تمام عالم دشمن جان ہوگیا یہان تک کہ ہم وطن اور رشتہ دار بہی خون
کے پیاسے ہوے جو شخص آپکی بات مانتا اوسے طرح طرح کی ایذا دیتے اکثر ذر صدیق اکبر کو اسقدر
مارا کہ مرنے کے قریب ہوگئے اور امیہ بن خلف بلال حبشی کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹاکر
اسقدر کوڑے مارتا کہ بیہوش ہوجاتے عمار کے والد یاسر کو کافرون نے شہید کیا اور اون کی

والدہ سمیہ کو دو اونٹون کے بیچ مین رسیون سے باندھکر نہایت بے ادبی سے قتل کیا اسیطرح
بعض ضعفا کو انواع عذاب سے شہید کیا اور بعض کو طرح طرح کی ایذا پہونچی . ہے صوفیہ کرام
فرماتے ہین بلا و مصیبت اصل کار ہے سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین رہتے ہین اور ہر لمحہ
انواع مصائب اونپر تازہ ہوتے ہین کسی نے حضرت سے عرض کیا مین آپکو چاہتا ہون فرمایا
فقیری کے لیے مستعد ہو اور ایک روایت مین ہے میرے دوست پر تنگدستی اسطرح دوڑتی
ہے جیسے ابلہ اپنے منتہے کو عرض کیا خدا سے محبت رکھتا ہون ارشاد ہوا ابلا کے لیے آمادہ ہو خواجہ
جنید خواجہ سری سقطی رح کو اونکے انتقال کے وقت پنکھا جھلتے تھے فرمایا ای فرزند پنکھا
ایسی آتش جان سوز کو کب فرو کر سکتا ہے جسکی ایک چنگاری پہاڑ کو جلا کر راکھہ کر دیتی ہے ؎
طبیبا خویش را زحمت مدہ چون بہ نخواہم شد ٭ کہ من اندر سر شوریدہ سودائے دگر دارم ٭ مرا این
تشنگی از بہر آب دیگر ست این را ٭ نمی بینی کہ در ہر دیدہ دریائے دگر دارم ٭ اے عزیز آگ محبت کی اس
قوم کے سینے مین ٹھہر گئی ہے کہ کسیطرح فرو نہین ہوتی ؎ درد ولیست درد عشق کہ اندر علاج او
ہر چند سعی پیش نمائی بتر شود ٭ کم اداوی القلب قلت حیلتی ٭ کلما داویت جرحا سال جرح ٭
اے عزیز دوا کیسی اور علاج کسکا یہ وہ مرض ہے کہ ہزار تندرستی اسپر نثار اور یہ وہ بیماری ہے
کہ لاکھہ صحت اسپر قربان ؎ مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات ٭ ضاعف اللہ بہ کل زمان
عطشی ٭ طالبان مولا کو جو لطف اور مزا کہ درد و مصیبت مین حاصل ہوتا ہے عشر عشیر
اوسکا نعمت و راحت مین نہین ملتا اگر زکریا علیہ السلام سے کہا جاتا تمہاری تمنا کیا ہے یہی کہتے
کہ قیامت تک میرے سر پر یہی آرہ چلتا رہے اور جو امام حسین سے ارشاد ہوتا کیا چاہتے ہو یہی
عرض کرتے کہ ہمیشہ وہ چھری تیری راہ مین میری گردن پر پھرتی رہے عبد اللہ انصاری رض والد جابر رض
کے جب شہید ہوے حکم ہوا اے عبد اللہ کیا چاہتا ہے عرض کیا یہی آرزو ہے کہ پھر زندہ ہو کر
تیری راہ مین شہید کیا جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قسم اوسکی جسکے ہاتھہ
مین میری جان ہے البتہ مین دوست رکھتا ہون اسبات کو کہ راہ خدا مین قتل کیا جاؤن پھر
زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن ایک عارف سے کسی نے کہا آدمی وقت عارف ہوتا ہے
کہ منع و عطا کو برابر سمجھے جوابدیا غلط ہے جبتک منع کو عطا سے بہتر نسمجھے عارف نہین کہ عطا مرا

کی بہی ہے اور منع خاص مراد محبوب اور عارف حقیقی وہ ہے کہ مراد اپنی مراد محبوب پر فدا کرے یہان تک کہ اگر محبوب فصل چاہے تو وصل سے بہی دست بردار ہوجاے سے میل من سوئے وصال و قصد او سوئے فراق + ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست + اگلی امتون مین ایک عابد تہا کہ ہر وقت عبادت و ریاضت مین مشغول رہتا پیغمبر وقت کو حکم آیا اس سے کہدو ہمنے تجہے روز ازل دوزخیون مین لکہ لیا ہے اسقدر زحمت و تکلیف کیون اوٹہاتا ہے اور زیادہ محنت و ریاضت کرنے لگا اور کہا آجتک سمجہتا تہا کہ مین کارخانہ قدرت مین محض بیکار ہون اب معلوم ہوا ایک شان میرے مولیٰ کی مجہپر وارد ہوگی زہے قسمت اگر شایستہ لطف ہوتا میری مراد اوس سے حاصل ہوتی اب مورد قہر ہون اوسکی مراد مجہسے حاصل ہوگی و زمذہب عشاق مین عاشق کی مراد اگر معشوق سے حاصل ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ معشوق اپنی مراد عاشق سے پائے العزیز لوکیا جانتا ہے کہ درد و مصیبت مین جناب احدیت نے کیا فایدہ رکہا ہے آدمی غذاے لطیف سے اپنی اولاد کو روکتا ہے کہ بیماری اوسکی زیادہ نہ ہو اور معلم درشت خو کے سپرد کرتا ہے کہ اوسکی تنبیہ سے علم و ادب حاصل کرے اسیطرح پروردگار کہ حکیم اور مان باپ سے زیادہ رحیم ہے جو بلا بہیجتا ہے تیرا فایدہ اوسمین منظور ہوتا ہے گو تو اوسے اچہا نہ سمجہے عسی ان تکرہو شیئا و ہو خیر لکم و عسی ان تحبوا شیئا و ہو شر لکم و اللہ یعلم و انتم لا تعلمون حدیث مین آیا ہے قیامت کے دن اہل مصیبت کو اسقدر ثواب بیحساب دینگے کہ جو لوگ دنیا مین آرام سے رہے آرزو کرینگے کاش ہماری گوشت قینچیون سے کتری جاتی اور اس ثواب سے محروم نرہتے وانما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب مفسرین کریمہ فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا کی تفسیر مین لکہتے ہین جناب رسالتمآب بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے تشریف لائے اور یارون سے ارشاد کیا خوش ہو کہ حق تعالےٰ نے دنیا کی ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا ایک آسانی دنیا مین اور ایک آخرت مین بمقتضائے مضمون اس آیت کے جناب احدیت نے حضرت رسالتمآب کے سب مصائب دفع کرکے اونکی عوض دنیا مین آسائش و راحت عنایت فرمائی اور آخرت مین وہ مرتبہ بخشا کہ مافوق اوسکا بندہ کے لیے متصور نہین جب آپکی والدہ ماجدہ نے انتقال کیا عبد المطلب مان باپ سے زیادہ اونکی کفالت اور پرورش مین مصروف ہوئے

اور جب وہ سرے جناب الٰہی نے ابو طالب کے دل مین محبت آپکی ڈالی کہ اپنی اولاد سے
زیادہ تر عزیز سمجھتے تنگدستی اور فاقہ کشی اسطرح دور کی کہ خدیجہ کبریٰ جو عرب کی بڑی سوداگر اور
مالدار تھین آپ پر عاشق ہوگئین بعد اسکے کہ آپکے نکاح مین آئین تمام مال اپنا حضرت کے سامنے رکھا
اور اکابر قریش کو جمع کرکے کہا آج سے یہ مال میرے شوہر کا ہے اوسے اختیار ہے چاہے رکھے
اور چاہے لٹا دے ۔ فکر راہ کی نہ پانی اور فقدان مطلوب کے راہ بتانے سے دور فرمائی بلکہ
یہان تک سینۂ مقدس کو فراخی اور حوصلہ عالی کو بلندی بخشی کہ اوٹھانا بار گران نبوت کا آسان
ہوگیا اور بے دقت علم اگلون اور پچھلون کا آپنے حاصل فرمایا اور دشمنونکی بدگوئی و بدزبانی کو
اوس جناب سے اسطرح روکا کہ نام نامی آپکا مذمم سے بدلکر مذمم کو گالیان دیتے اور لعنت
کرتے آپ فرماتے ہین الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون
مذمما وانا محمد کیا تم تعجب نہین کرتے کیونکر پھیرتا ہے خدا مجھسے گالی قریش کی اور لعنت اونکی
گالی دیتے ہین اور لعنت کرتے ہین مذمم پر اور مین محمد ہون اگر کسی وقت قران کے بھول جانے کا
غم دل مبارک پر آتا یا سیکھتے وقت کسی لفظ کے رہ جانے کا خیال گذرتا ارشاد ہوتا
سنقرئک فلا تنسی الا ما شاء اللہ ورتلناہ ترتیلا یعنے تمہین اسطرح پڑھا دینگے کہ تم کبھی بھولوگے
مگر جسقدر خدا چاہے اور ہم اوسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے ہین تا تمہاری سمجھ مین اچھی طرح آجائے اور جو
کبھی خیال آتا کہ اگلی کتابین تحریف و تصحیف سے محفوظ نہ رہین مبادا لوگ اسے بھی بدلدین تسلی
دیجاتی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک آپ ہمنے ذکر اوتارا ہے اور بیشک ہم اسکی نگہبان ہین
کہ کسیکو اوسمین دست اندازی نہ کرنے دینگے اگر اپنی قوم کی گمراہی اور انکار پر افسوس کرتے
حکم ہوتا فان اللہ یضل من یشاء ویہدی من یشاء فلا تذہب نفسک علیہم حسرات ان اللہ
علیم بما یصنعون فہل علی الرسول الا البلاغ فما ارسلنک علیہم حفیظا ان علیک الا البلاغ فذکر
انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر لست علیہم بوکیل یعنے تم رسول ہو نہ نگہبان و مسلط اور وکیل اور رسول
کا کام صرف یہی ہے کہ پیام پہونچا دے ماننا نہ ماننا اونکا کام اور راہ دکھانا نہ دکھانا ہمارے
اختیار مین ہے تم اپنے کام سے فارغ ہوئے ادائے حق پیغمبری اور سمجھانے کا ادا کیا اونکے انکار
اور گمراہی اونکی تمہین کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہم اونکے حال سے خوب واقف ہین اگر اونکو گمراہی

مین مبتلا رکھین اور ہدایت نہ کرین تمکو اس حسرت مین اپنی جان کھونا ہرگز نہ چاہیے کہ دانا کا
کام دانائی اور حکمت سے خالی نہین ہوتا لو شاء اللہ لجمعهم علی الهدی فلا تکونن من الجاہلین
اگر خدا چاہتا تو اونکو ہدایت پر اکٹھا کرتا پس مت ہو تو جاہلون سے اور جو اونکی ایذا رسانی اور
شرارت اور طعن تشنیع اور جدل و کج بحثی سے ناخوش اور غمگین ہوتے طرح طرح سے تشفی اور
تسلی دی جاتی کبھی اگلے پیغمبرون اور اون کی امتون کے قصے بیان کیے جاتے کہ یہ مصیبت
تمہین پر نہین گذری بلکہ ہمیشہ ہر قوم اپنے پیغمبر کو جھٹلاتی رہی اور جیسی تمکو ایذا دی گئی
اونکو بھی دی گئی اور شیاطین جن وانس اونکی عداوت پر متفق رہے اور دشمن اسیطرح کے
محالات اون سے طلب کرتے نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس قوم کو سمجھایا مگر سوا انکار اور
تکذیب کے کچھ جواب نپایا اسیطرح ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور ابراہیم اور یونس اور
موسی اور عیسی علیہم السلام اور سب پیغمبرون کے سرکش و مفسد قوم کی تکذیب کرتے رہے وکلا نقص
علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اور کبھی وعدہ فتح و
نصرت سے خوشدل کیا جاتا کہ جب پیغمبر اپنی قوم کی راہ پانی سے ناامید ہوتے ہین مدد آسمانی ظہور
فرماتی ہے اور کافرون کو اونکے ظلم و کفر کا مزا ملتا ہے اور مسلمانون کو جو ضعیف و مقہور ہو رہے ہین
اونکے ملک و مال کا وارث کیا جاتا ہے قریب ہے کہ تمہارے مخالف بھی ذلیل و خوار ہون اور
مسلمان فتح پائین اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا چنانچہ
وعدہ الہی کے مطابق واقع ہوا تھوڑے عرصے مین بڑے بڑے دشمن حضرت کے طرح طرح
کے عذابون اور مصیبتون کے ساتھ واصل جہنم ہوئے ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف
وغیرہم بدر کی لڑائی مین مارے گئے اور ابی بن خلف کہ بڑا دشمن حضرت کا تھا آپکے ہاتھ سے
احد کے دن زخمی ہوا جو شخص زخم اوسکا دیکھکر کہتا کہ بہت کاری نہین جواب دیتا اے نادان
یہ زخم اوسکے ہاتھ کا ہے اگر تمام کافرون کی بدن پر ہلکا سا ایک چرکا لگا دے ایک بھی زندہ نہ بچیگا
اور ایک روایت مین ہے کہ اگر وہ مجھپر تھوک دیتے زندہ نہ رہتا آخر دوزخ کو راہی ہوا ام جمیل
لکڑیون کا گٹھا سر پر اوٹھائے آتی تھی کہ رسی اوسکے گلے مین پڑ گئی اور گٹھا لٹک گیا ہر چند تدبیر
کی نہ نکل سکا آخر گلا گھٹ کر اور تڑپ تڑپ کر مر گئی اور شوہر اوسکا ابو لہب عدسہ کی بیماری مین

مبتلا ہوکر واصل جہنم ہوا تین رات دن پڑا رہا یہان تک کہ نعش اوسکی سڑگئی تھی چوتھے دن مزدورون
نے دفن کردی ولید بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن وائل سہمی اور اسود بن عبد المطلب بن
حارث اسدی اور اسود بن عبد یغوث زہری اور حارث بن قیس کافر کہ آپ پر ہنسا کرتے سخت
مصیبتون مین مبتلا ہوکر مرگئے ولید بن مغیرہ کے پانون مین کانٹا لگا ہرچند علاج کیا جان بر نہوا
اور حارث بن قیس ایسی پیاس مین مبتلا ہوا کہ جسقدر پانی پیتا تھا پیاس زیادہ ہوتی پیٹ اوسکا
پھول گیا اور العطش العطش کہتا مر گیا اسود بن عبد یغوث کا تمام بدن لو سے اسقدر کالا ہوگیا کہ
اپنے دروازے پر سر ٹکراکر فی النار ہوا کسی نے نہ پہچانا اور دروازہ نہ کھولا کہتا تھا قتلنی رب
محمد مجھے محمد کے رب نے قتل کیا اسود بن عبد المطلب کسی درخت کے تلے بیٹھا تھا حضرت جبرئیل
نے اوسکا سر پکڑکر پیڑ سے ٹکرایا ہرچند غلام سے کہتا کوئی شخص میرا سر پیڑ سے ٹکراتا ہے جواب دیتا
مجھے کچھ نظر نہین آتا آخر اوسی حالت مین واصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے پاؤن مین بھی
کانٹا لگا ہرچند اوسے تلاش کیا پتا نہ ملا اور پاؤن اوسکا سوجکر اونٹ کی گردن کے برابر ہوگیا
اور اوسی صدمہ سے مرگیا اور جو باقی رہے تھے مکہ کی فتح ہوتے ہی دین اسلام مین داخل ہوگئے
سوا ثقیف اور ہوازن کے کہ بعض اون مین سے بھی غزوۂ حنین وطائف کے بعد مسلمان ہوگئے
اور جو مسلمان نہوئے اونکو طاقت مقابلہ کی نرہی چار ناچار اطاعت اختیار کی اور تمام عرب مسلمانون
کے قبضے مین آیا اور اس جگہ ایک لطیفہ ہے کہ خدا تعالے اپنا حق معاف کردیتا ہے مگر اپنے دوستون
کا حق نہین چھوڑتا اور طریق انتقام کے مختلف ہین کبھی عذاب آسمانی سے ہلاک کرتا ہے جیسا کہ دشمنان
نوح وہود ولوط وشعیبؑ کے ساتھ واقع ہوا اور کبھی آفات ارضی اونپر مسلط کرتا ہے مانند غرق
وخسف کے اور گاہے اونہین کے عزیز وقریب کو اونکی مخالفت اور اونکی حمایت پر مستعد کرتا ہے کہ
موجب زیادتی ملال اور خفت کا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف کی براءت زلیخا کے رشتہ دار بچے سے
کرائی اور کبھی اوسی کا محتاج کردیتا ہے جیسا کہ اونکے بھائیون کو اونکا محتاج کیا کہ فاقون کے مارے
آپ کے پاس آپہنچے اور کبھی دشمنون کو دشمنون پر مسلط کرتا ہے کفی اللہ المؤمنین القتال اور اپنے مومنین
سے اکثر امور حضرت کے دشمنون پر گذرے اور کبھی اپنی قدرت اور مجبوری کافرون کے معبودون
اور مددگارون کی بیان کی جاتی کہ بت بیدست وپا ہین اور شیطان کا مکر ضعیف اونکے فرمان بردار

خدا کی فوج جرار پر کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے کب غالب آسکتے ہین اور کبھی کافرون کے طعن
و اعتراض کا جواب آپ کو سکھایا جاتا اور کبھی خود جناب باری اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیتا
اور کبھی ارشاد ہوتا تم اونکی باتون سے غمگین ہنو ہم اسکا بدلا لے لین گے وطن چھوٹنے کا غم
اسطرح دور کیا کہ مدینہ کے لوگ جن سے اصلا نہ شناسائی اور نہ علاقہ تھا عزیزون سے زیادہ کام آئے
رشتہ دارون نے تو گھر سے نکال دیا اور اونھون نے اپنے گھر اور مال مہاجرین کو تقسیم کیے جیسے شریکونکو
حصہ دیتے ہین اور کوئی دقیقہ مراعات و سلوک کا باقی نچھوڑا یہان تک کہ اپنی جان پر تکلیف اوٹھاتے اور
اونکی تکلیف نہ دیکھہ سکتے یوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اونکی ایثار اور بلند ہمتی کا بیان ہے آب و ہوا
اوس شہر کی آپکو اور آپکے ساتہ والون کو ایسی موافق آئی کہ وطن کی آب و ہوا جسکے ساتہ ہمیشہ سے
مانوس تھے بھول گئے بلکہ خدا تعالے نے اوس شہر کی مٹی اور غبار مین یہ تاثیر پیدا کی کہ اکثر بیماریون کو
دور کرتا باانیہمہ آپکی طبیعت وطن کی طرف میل کرتی اور کبھی خواہش اوسکے دیکھنے کی دل مین
پیدا ہوتی اسلیے ارشاد ہوتا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد یعنی جسنے تمکو ایسی
نعمت شریفہ اور دولت عظیمہ سے کہ استعداد بشر اوسکے حاصل کرنے مین قاصر ہے محض اپنے
فضل و کرم سے مشرف و ممتاز فرمایا وہ وطن مین بھی پھر پہونچا دے گا اور کیفیت اس پہونچانیکی
سورۂ اذا جاء نصر اللہ مین مذکور ہے یعنے وہ پہونچانا اسطرح سے ہوگا کہ تم زور سے فوج و لشکر
کے ساتہ وہان جاؤگے اور بڑے بڑے سرکش شہر کے بطوع و رغبت یا بخواری ذلت تمہاری
اطاعت کرین گے اور شہر کی حکومت تمکو حاصل ہوگی کہ جسے چاہوگے اپنی طرف سے حاکم و صوبہ
کردوگے اور تمہارا حکم اوسمین قیامت تک جاری ہوگا اور تمہارا کلمہ پڑہا جائیگا اور فکر جہاد کی
مصائب اور شدائد کی اسطرح دفع کی کہ آپ کا رعب اور خوف دشمنون کے دلون مین ڈالا کہ
باوجود کثرت جماعت قلیل اہل اسلام سے مقابلہ نکر سکتی حضرت فرماتے ہین نصرت بالرعب مسیرۃ
شہر اللہ تعالی فرماتا ہے لایقاتلونکم جمیعًا الا فی قری محصنۃ او من وراء جدر باسہم بینہم شدید ایام محاصرۂ
قریظہ مین کچہ لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ہمنے دحیہ کلبی سفید خچر پر سوار قریظہ کیطرف
جاتے دیکھا فرمایا وہ جبرئیل تھا کہ اونکے قلعون مین زلزلہ اور دلون مین رعب ڈالنے گیا ہے
بارہا مسلمانون نے کفار کا بڑا لشکر بھگا دیا اکیلے سلمہ بن اکوع نے بنی فزارہ سے اونٹ حضرت کے

کہ لوٹ لیکئے تھے چھین لیے اور ابو قتادہ نے جنکو فارس الرسول کہتے ہین غول مین گھسکر اونکا
سردار عبد الرحمن قتل کیا اور کافرون بے بھاگنے کے کسوا کچہ نہ بن پڑا بنی نضیر کی یہو باوجود اسکے
کہ تمام عرب مین سخت جرار مشہور تھی مسلمانون کے مقابلہ سے ایسا گھبرائی کہ اپنی مساکن
اور مال و متاع اور شہر وطن بے لڑے اونکے حوالہ کرکے شام کیطرف چلی گئی اور خندق کی
لڑائین کافرون نے اس ارادہ سے مدینہ کو گھیرا تھا کہ اس معرکہ مین مسلمانون کا نام دنیا سے مٹا دینگے
عمرو بن عبد کے قتل ہوتی ہی رات مین بھاگ گئے اور بنی قریظہ بھی بسبب خنگ جدال اپنے قلعہ سے
اوتر آئی اور مسلمانون کے ہاتہ سے ماری گئی حالانکہ ابو لبابہؓ نے اونکو حضرت کے ارادہ سے
واقف کردیا تھا کہ حضرت بیشک تمہین قتل کرا دینگے اسیطرح اللہ نے تمام کافرون پر باوجود
اونکی کثرت و شوکت کے حضرت کا خوف اور رعب مسلط فرمایا تھا کہ آپ کا نام لینے سے گھبراتے
اور مسلمانون کے دلون کو باوجود ضعف و قلت ایسا مضبوط کردیا کہ تمام عالم سے لڑنے کو تیار اور
مستعد تھے آپکو بدر کی لڑائی مین اندیشہ تھا کہ شاید انصار ہمارا ساتہ نہ دین اسلیے کہ اونکی عہد مین
یہ امر بھی داخل تھا کہ جو شخص مدینہ پر چڑھ آئیگا اوس سے لڑینگے اور جو آپ کسی پر چڑھ کر جائین تو ہمکو
اختیار ہی خواہ آپکے ہمراہ لڑین یا نہ لڑین اسواسطے آپنے انصار کا ارادہ دریافت کیا مقداد بن عمرو نے
گذارش کیا یا رسول اللہ ہم وہ نہین کہتے جو بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا تہا فاذہب انت وربک فقاتلا
انا ہہنا قاعدون تو جا اور تیرا خدا پہر تم دونو لڑو ہم یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم کہتے ہین فاذہب انت وربک
فقاتلا انا معکما مقاتلون یعنی خدا کی مدد اور اوسکا پیغمبر ہماری ساتہ ہو تو بیشک ہم لڑنیوالے ہین
یا رسول اللہ صلعم وسکی جسنے آپکو پیغمبری اور رسالت سے مشرف کیا اگر آپ حبش کی برک کنارے تک چلین
تو ہم مین سے کوئی شخص ساتہ آپکا نہ چھوڑے گا اور سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان
لائے اور آپکی پیروی کا اقرار کیا جو مزاج مین آئے کیجیے اگر آپ حکم دین کہ سمندر مین گھوڑے ڈالدو
ہم مین سے کوئی انکار نکریگا الغرض خدا تعالے نے آپ کے یارون کو وہ ہمت
اور جوانمردی بخشی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرتے اور کافرون کے
پہلوانون اور بہادرون کو پشہ سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجھتے ۔
اور خدا اور رسول کی محبت مین اپنا گھر اور مال چھوڑنا بلکہ جان عزیز کو اس راہ مین قربان

آدمی بہت کہولتے بند کرتے بے تکلف اوکہیڑ کر سپر بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا خالد بن ولید سیف اللہ
کے ہاتہ مین ایک معرکہ مین نو تلوارین ٹوٹین رستم بن زال زابلی جسکی شجاعت اور جوانمردی کا عالم مین
شور ہے اگر ان حضرات کے مقابل ہوتا زال ناتوان کی طرح لڑائی کا عمر بہر لڑائی کا نام نلیتا خدا تعالے نے
اوسی قد و قامت دیو کا دیا تہا لڑائی کا سامان اوسکے پاس مہیا رہتا اور ایک لشکر عظیم جسمین طوس
وگودرز او رگیو و بیژن وغیرہم دلیران ایران موجود تہے امداد کو حاضر تہا باانیہمہ سہراب کے مقابلہ مین نہایت
پریشان ہوا اور اسفندیار کی لڑائی مین تو ایسا لہیرا کہ گہر سے نکلا جاتا تہا اور یہان تو قد نہ قامت نہ زور نہ قوت
نہ ساز نہ سامان نہ فوج نہ لشکر ایک جہان دشمن اور ایک عالم بر سر پرخاش باوجود اسکے کبہی ہراس انکے پاس نہ آیا
اور ایسے کارنمایان کیے کہ رستم بہی دیکہتا تو حیران رہ جاتا اے عزیز رستم و سہراب
و سام و نریمان کس شمار مین ہین ملایکہ زمین و آسمان اونکی جرات و جوانمردی دیکہکر
حیران ہین جب حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود خبیب بن عدی بلیغ الارض کی نعش
مشرکون کی سولی پر سے اتار لائے ستر سوار قریش کے اونکے پیچہے ہوے زبیر نے نعش زمین پر
رکہدی زمین اوسے نگل گئی اور آپ سوارون سے مخاطب ہوے کہ میرا نام زبیر اور میرے
باپ کا نام عوام اور میری مان صفیہ رسول اللہ کی پہوپی ہے جو چاہو مجہسے مقابلہ کرو چاہو لوٹ جاؤ
اسقدر آپکی دہشت اون پر غالب ہوئی کہ لوٹنے کے سوا کچہ نہ بن پڑا جبریل علیہ السلام
خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا آپکے ان دو یارون کی ساتہ فرشتے مباہات کرتے ہین
یعنی ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کہ بہادر ایسے ہوتے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام مال اپنا
خدا کی راہ مین کئی بار خرچ کیا یہان تک کہ ایک دن کملی کو کرتے کی طرح گلے مین ڈال کر اوس
اوس مین کانٹے لگا کر حضرت کے خدمت مین آے جبریل علیہ السلام پیام لائے کہ حق تعالے
ابوبکر کو سلام کہتا ہے اور پوچہتا ہے اس حال مین بہی ہمسے راضی ہے یا نہین صدیق اکبر یہ پیام
سنکر اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے مگر اوس بیہوشی مین یہی فرماتے تہے انا عن ربی راض انا عن
ربی راض مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون اور امام حسن نے بہی
خدا کی راہ مین کئی بار سب مال اپنا آدہا کئی بار آدہا صرف کیا یہان تک کہ ایک جوتا رکہا تو ایک فقیر کو
دیدیا اور عبداللہ بن جعفر وغیرہ کی حکایات مشہور ہین کتب سیر و اخلاق مین گو یہ ہین حق یہ ہے

کہ بزرگان دین حاتم طائی کا نام صفحہ دنیا سے مٹا گئے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب اور عمر
بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نوشیروان کی عدالت اہل انصاف کی نظروں سے گرا گئے اسی طرح
یہ امت تمام کمالات ظاہری و باطنی اور معاملات دینی و دنیوی مین پیشوای خلائق اور ضرب المثل
ہوئی دنیا مین بھی اسنے سب قومون پر حکمرانی کی اور آخرت مین بھی سب سے زیادہ رتبہ پاویگی
عبادت و ریاضت و تنویر قلب و تصفیہ باطن و ثمرات مجاہدہ مین وہ باتین حاصل کین
کہ اور امتون نے خواب مین بھی نہ دیکھین اور فراخی ذہن اور تعمق نظر اور قوت علم اونکی
اس مرتبہ کو پہونچی کہ علوم جمیع طوائف کو محک امتحان پر رکھا اور اہل علوم کو اونکی غلطیون پر
متنبہ کرکے اپنا مشکور و ممنون کیا یہان تک کہ تمام اہل ملل و نحل اعتراضات کو لاحل پاکر وہ توجیہین
اصل مذہب سے دست بردار ہوئے نصاری مسئلہ تثلیث اور یہود و مشبہہ اور ہنود حلول و فلاسفہ نفی
علم جزئیات و قدم عالم و فنائی نفس بعد المفارقۃ و توسیط عقول و مجوس تحلیل محرمات و تعدد
خالق مین تعجب جہاں دیکھکر کرنے لگے اور معاملات دنیا مین بھی اس امت نے وہ باتین حاصل کین
جنکو سیکھکر اور قومین دانشمند و حکیم اور صناع مشہور ہوگئین جودت طبع سے انواع اطعمہ
و اشربہ و البسہ اور استعمال ظروف و ترتیب مکانات و ترفہ بوجہ حلال مین وہ انداز نکالی کہ خلق کو
حیرت ہوئی قطع نظر اور دلائل کے اجتماع ایسے عقلا کا اثبات دین اسلام کے لیے کافی ہے
ایسے عقلمند کسی مذہب مین نہین اور جو شاذ و نادر کوئی ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے تو وہ اپنے
دین مین غور و خوض نہین کرتا ہمہ تن طلب دنیا مین مبتلا اور گرفتار رہتا ہے اگر غور کرے اس دین کی
حقیقت اور اپنے مذہب کے بطلان پر متنبہ ہو گو تعصب سے اقرار نہ کرے علاوہ برین جھوٹ کو اسقدر
فروغ نہین ہوسکتا جب ہمارے حضرت نبوت و رسالت سے مشرف ہوئے چند مسکینان عرب
کہ علم و ہنر سے محض ناواقف اور قواعد جنگ و پیکار سے مطلق بیخبر تھے ایمان لائے
نہ کوئی بادشاہ زبردست مانند گشتاسب کے اونکا شریک حال اور نہ کوئی صاحب زر
و قوت مثل اسفندیار روئین تن کے اونکا مددگار ہوا بلکہ تمام عالم اسی فکر مین تھا
کہ کسی طرح اس دین کو مٹا دے خود ہموطن اور رشتہ دار دشمن جان تھے مگر عنایت الہی ہمیشہ اونکی شامل اور
تائید غیبی مددگار اور نصرت نازل تھی جسطرف حملہ کرتے غالب ہوتے اور جس قوم سے لڑتے

فتح پاتے یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین شام اور روم اور مصر اور ایران پر مسلط اور خزانہ قیصر و کسریٰ
اونکے ہاتھ لگا پھر توسامان ظاہری سبھی مہیا ہوا اور تمام عالم نے اونکی اطاعت اختیار کی اور جگہ
اونکا دین پھیلا اور اونکی شریعت کا حکم جاری ہوا اس زمانہ پرآشوب مین بہ سبب اسکی کہ بعض
ملکونکے مسلمان غیرونسے دنیا طلبی سیکھہ کر دین سے غافل ہوگئے اور عبادت و ریاضت سے
اعراض کرکے عیش و عشرت مین مبتلا ہوئی اقبال اونکا جاتا رہا اور معصیت و نافرمانی نے اونکو دام
ادبار مین پھانسا اور غیرونکے قبضہ مین کر دیا اور جو اپنے دین پر مضبوط رہے ابھی تک
دشمنون پر غالب ہین تھوڑے دن ہوئے کہ روسیون نے باوجود اس کثرت اور زور قوت کے سلطان روم سے
ایسی شکست کھائی کہ آجتک سنبھالے کا نام نہین لیتے اگر اور ملکون کے مسلمان عیش و عشرت مین پڑتے
اور فسق و فجور و گناہ و معصیت اختیار نکرتے کبھی مغلوب نہوتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ٭ دیکھو حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم پر
قایم رہینگے اور شریعت پر چلینگے اونکے مخالف قیامت تک اونکو ضرر پہونچا سکینگے باقی رہا
مرتبہ آخرت سو مختصر بیان اوسکا یہ ہے کہ اوس روز ستر ہزار فرشتے جناب رسالت کے
جلو مین ہوونگے اور آپ براق پر سوار ہوکر میدان حشر مین تشریف لاوینگے تاج شفاعت
سر مبارک پر رکھا اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس مین پہنایا جائیگا اور ایک نشان آپکے
ہاتہ مین ہوگا کہ آدم اور اونکی اولاد اوسکے نیچے ہونگی آپ آگے اور سب انبیا آپکی پیچھے
ہونگے جب اس جاہ و جلال کے ساتہ پروردگار کے حضور مین پہونچینگے ایک کرسی
نور کی عرش کے قریب بچھائی جاویگی آپ اوسپر جلوس فرمائینگے اور ہر شخص کو مرتبہ اور
مقام اوسکے لائق تقسیم کرینگے اوس روز آپکو بادشاہ حقیقی کے دربار مین نسبت وزارت کے
حاصل ہوگی تمام حساب و کتاب خلق کا آپکے رای پر ہوگا جسکی شفاعت کرینگے بخشا جائیگا اور جو
عرض کرینگے پروردگار منظور فرمائیگا آپ فرماتی ہین مجھے ایک کپڑا بہشت کے
کپڑون سے پہنایا جائیگا پھر مین عرش کے داہنی طرف کھڑا ہونگا کہ میری سوا کوئی
اوس جگہ کھڑا ہوگا اور دارمی کی حدیث مین آیا ہے کہ خدا کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہونگا کہ سب اگلے پچھلے مجھپر

عمل کرینگے یعنے یہ چاہینگے کہ کاش ہم بہی وہان تک پہونچتے جسوقت آپکی صاحبزادی فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا صراط پر تشریف لیجائینگے منادی پکاریگا اے اہل محشر اپنے سر جہکا لو اور آنکہین بند کر لو کہ فاطمہ بیٹی محمدؐ کی صراط سے گذرتی ہین پس آپ بجلی کیطرح صراط سے گذرینگی اور ستر ہزار حورین آپکے ہمراہ ہوئین گی اور اوسدن حضرؐ کو ایک حوض دیا جائیگا اوسکا پانی دودہ سے سپید اور شہد سے شیرین اور برف سے سرد اور مشک سے زیادہ خوشبو دار ہوگا چاندی سونیکے آبخورے گرد رکہے ہونگے بہوک پیاس کے مارے عول کے عول آئینگے اور حضرت اونکو آبکوثر پلائینگے ایکقطرہ جسکی خلق مین جائیگا تمام دن قیامت کی کہ پچاس ہزار برس کا ہی بہوک پیاس سے محفوظ رہیگا گویا تمام اہل محشر اوسدن آپکے مہمان ہونگے اور اس مصیبت مین آپہی کا مونہہ تکینگے یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپسے کہینگے ایمحمدؐ تم میری اولاد اور میری دعا ہو آج مجہے اپنی امت مین داخل کر لو **بشارت** ای امت محمدؐ اوس روز تمہین ایسا رتبہ عنایت فرمائینگے کہ دامن دولت تمہارے پیغمبر کا تمہارے ہاتہہ مین ہوگا اور وہ تمہاری شفاعت مین مشغول ہوئینگے ایک گروہ تمہارا نور کے تو دون پر بیٹہا ہوگا اور بموجب بعض روایات چار ارب نوی کرور ستر ہزار آدمی تمہارے بیحساب بہشت مین جاوینگے امام ابو حامد کہتے ہین نہ اونکے لیے میزان کہڑی کرینگے نہ اونکے ہاتہون مین صحیفے دئے جاوینگے مگر ایک کاغذ دیا جائیگا اوسمین لکہا ہوگا **هذه براءة فلان بن فلان فقد غفر له وسعد سعادة لا شقاوة بعدها ابدا** یہ فلان بن فلان کا برات نامہ ہے کہ وہ بخشا گیا اور اوسے ایسی سعادت حاصل ہوئی جسکے بعد کبہی شقاوت نہین بعض صوفیہ نقل کرتے ہین کہ امت محمدیہ کا ایک گروہ پر دار اونٹونپر سوار ہو کر بہشت کی دیوارون سے اوتریگا فرشتے کہینگے کیا تمہارا حساب ہوگیا کیا تمہارے عمل تل گئے کیا تمنے اپنے نامے پڑہ لیئے جواب دینگے کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہین نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہماری عمل تلے نہ ہمنے اپنے نامے پڑہے فرشتے کہینگے لو تو لو تو ابہی یہ سب کام باقی ہین وہ کہینگے تمنے ہمین کیا دیا تہا جسکا حساب چاہتے ہو اوسوقت منادی پکاریگا یہ سچ کہتے ہین **مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ** نیکی کرنیوالون پر کوئی راہ مواخذہ کی نہین الغرض یہ سب طفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نہ وہ دن ایسی سختی کا ہے کہ آدم سے عیسے علیہ السلام تک پیغمبر نفسی نفسی کہینگے اور مقرب فرشتے

خدا کی خوف سے بید کیطرح کانپتے ہونگے سوا ہمارے مولی کے کسیکو مجال شفاعت کی نہوگی تمام اگلے پچہلے آپکی پناہ پکڑینگے آپ عمامہ مقدس سر سے اوتار کر سجدہ کرینگے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسک وقل یسمع لک وسل تعطہ واشفع تشفع یعنی اے محمد اپنا سر اوٹہاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور جو مانگنا ہو مانگو تمہین دیا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹہا کر عرض کرینگے رب امتی امتی میرے رب میری امت میری امت اوسوقت دریای رحمت جوش ماریگا اور بحر فیض الٰہی کمال زور وشور سے جاری ہوگا یہ مرتبہ دیکھکر سب اہل محشر آپکی عظمت اور بڑائی کی معترف ہونگے اور تمام موافق ومخالف آپکی مدح وثنا کرینگے مناسب اسی مقام کی آپکا نام محمد رکہا محمد کے معنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا

شعر
مقام تو محمود و نامت محمد ✤ بدینسان مقامے و نامے کہ دارد ✤

دوسرا باب کریمہ ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر مین جل جلالہ وعم نوالہ رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم سے فرماتا ہی اور اونچا ہمنے تیرے لیے تیرا ذکر کہ تیرا نام اپنے نام کے ساتہ اذان واقامت ونماز وخطبہ وکلمہ طیب وکلمہ شہادت بلکہ عطسہ اور ذبح کے سوا ہر معاملہ وطاعت مین نزدیک کیا اور بہشت کے ہر قصر وغرفہ اور دیوار ودر واور پردہ او کنگرہ وبیناق عرش معلی اور اوراق سدرۃ المنتہی پر لکہا ساتون آسمان مین کوئی مکان نام نامی سے خالی نہین جسجگہ لا الہ الا اللہ سطور ہے محمد رسول اللہ بہی ضرور ہے قرآن مجید مین جسجگہ کوئی امر اہم اپنی طرف نسبت کیا وہان رسول مقبول کو بہی یاد فرمایا تمام عالم کیطرف آپکو مبعوث کیا اور اپنی محبت وطاعت کو آپکی طاعت ومحبت پر موقوف کیا ایمان بے آپکی تصدیق کے تمام نہین ہوتا لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہے جبتک محمد رسول اللہ کو نمانے کچہ کام نہین آتا بلکہ آپکی یاد مین خدا کی یاد ہے ابو العباس احمد بن سہل بن عطا البغدادی کی نزدیک آیہ کریمہ سے یہی مضمون مراد ہے انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین سدرۃ المنتہی سے تجاوز نہین کرسکتے اور آپ مقام قاب قوسین تک پہونچے جمال پروردگار کا بچشم سر دیکہا اور کلام الٰہی بیواسطہ سنا خود پروردگار تقدس وتعالی آپ پر درود بہیجتا ہے اور مسلمانون کو ارشاد فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اوسے ایمان والو درود بہیجو اوسپر اور سلام بہیجو سلام بہیجنا ابہی وہ محبوب خدا اور مقبول کبریا بلکہ عالم وآدم پیدا نہوا تہا کہ اوسکے پیغمبری اور رسالت کا چرچا عالم بالا مین ہیلا

شعر
آدم ہنوز سر وتن بہ آب وگل داشت ✤ کو حکم بملک جان ودل داشت ✤ پیدا رکیس

زمین و آسمان اور خلقت زمان و مکان صرف واسطے شہرت جناب کے ہے اگر خالق کو آپکی شان
ظاہر کرنا منظور نہوتا عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان ارواح و فرشتے جن و انس بہشت و دوزخ
کچھ نہ بناتا لولاک لما خلقت الدنیا ازل میں اوس جناب کو خطاب ہوا انت المختار المنتخب وعندک مستودع
نوری وکنوز ہدایتی من اجلک ابسط البطحا وارفع السما واجعل الثواب والعقاب والجنۃ والنار
تو برگزیدہ اور منتخب ہے اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں تیرے
واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور
دوزخ اور ارشاد ہوتا ہے اے محمدؐ میں نے کوئی شخص تمسے زیادہ بزرگ پیدا نہ کیا دنیا کو صرف اسلیے
بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا تنبیہ یہ مضمون کریمہ وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون سے منافی نہیں وہاں مستثنیٰ منہ عمل ہے اور یہاں منظر علم یعنی فائدہ تخلیق منجملہ اعمال
عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے لکھا ہے
جب وہ سر مکنون یعنی نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسند ظہور پر جلوہ گر ہوا فوراً مانند ستون بلند
ہوکر حجاب عظمت تک پہونچا اور جناب الٰہی میں سجدہ کرکے الحمد للہ کہا خطاب ہوا لذلک خلقتک و
سمیتک محمد انک ابدء الخلق وبک اختم الرسل اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمدؐ رکھا
تجھسے خلق کی ابتدا اور تجھپر رسولوں کو ختم کرونگا پھر اوس نور کے چار حصے کیا پہلے سے لوح دوسرے
سے قلم پیدا کیا قلم نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکھا ان محمدا
خاتم النبیین بیشک محمدؐ خاتم پیغمبروں کے ہیں اور معالم التنزیل میں ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح
محفوظ کے شروع میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام ومحمد عبدہ ورسولہ فمن آمن باللہ
عزوجل وصدق بوعدہ واتبع رسلہ ادخلہ الجنۃ اور یہ اول مرتبہ ظہور مناقب شریفہ کا ہے قبل اسکے کوئی
جانتا ہے کہ بیان کرے کسی نے اوس جناب سے پوچھا آپکو منصب نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا
جب خدا نے عرش بنایا اور آسمان و زمین کو پھیلایا اور عرش اوٹھانے والوں کے کندھوں پہ
رکھا اوسوقت ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ؎
صدر عالم آفتاب وادی حق * قدر او را عرش اعظم چون زمین * در ازل منشور او فخر البشر *
در ابد مشہور ختم المرسلین * ایکبار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوئے فرمایا جبکہ آدم درمیان

روح و جسد کے تھے دوسری حدیث مین آیا انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل
فی طینتہ سے گسترده در سرا ئے نبوت بساط خود چو آدم ہنوز رخت نیاورده از عدم بہ قال اللہ
تعالے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم یعنے
جب عہد لیا خدا نے پیغمبرون سے کہ جو مین تمہین کتاب و حکمت دون پہر تمہارے پاس وہ پیغمبر
آسئے جو تمہاری پیغمبری اور کتابون کی تصدیق کرے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ تو تم اوسپر ضرور ایمان لانا
اور اوسکی مدد کرنا پہر ارشاد ہوا اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری کیا تمنے اقرار کیا اوس شرط پر میرا ذمہ لیا
قالوا اقررنا عرض کیا ہمنے اقرار کیا ارشاد ہوا فاشہدوا ایک دوسرے پر گواہ رہو وانا معکم
من الشاہدین اور مین بہی تمہارے ساتہ گواہون سے ہون ہرچند گواہی اونکی کافی تھی مگر چونکہ
یہ معاملہ محبوب کا تہا اسلیے فرمایا کہ اس معاملہ کا مین بہی گواہ ہون جسطرح حضرت یوسف کو دودہ پیتے
بچے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ عم کی گواہی سے لوگون کی بدگمانی سے نجات بخشی جب حضرت
عائشہ پر بہتان اوٹہا خود اونکی پاک دامنی کی گواہی دی اور ہشترہ آئیتین نازل فرمائین اگر چاہتا
ایک ایک درخت و پتہر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت اور پاکی پر خود گواہی
دین اور عزت و امتیاز اون کا بڑہائین جب قلم پیدا ہوا خطاب الٰہی نے حکم دیا کہ لکہہ قلم اس خطاب
کی ہیبت سے ہزار برس کانپتا رہا پہر عرض کیا اے میرے رب کیا لکہون حکم ہوا اکتب توحیدی
لکہہ میری توحید قلم نے لوح پر لکہا لا الہ الا اللہ پہر ارشاد ہوا اکتب وستور العمل سب امتون کا کہ اولاد آدم سے
جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین جائیگا اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ مین پڑیگا القصہ قلم نے حسب الحکم
یہی مضمون سب امتون کی نسبت لکہا جب اس امت کی نوبت آئی قلم نے لکہا امت محمد صلعم جو خدا کی طاعت کریگا
بہشت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تہا لکہے دوزخ مین پڑیگا ناگاہ خطاب آیا تادب یا قلم
ای قلم ادب کر قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے شق ہوا پہر دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا اکتب امۃ
مذنبۃ ورب غفور امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا یعنی اگرچہ وہ گناہ کرتے ہین مگر ہم اون پر
نظر رحمت رکہتے ہین ادہر سے خطا ہے اور ادہر سے عفو و عطا ای گنہگاران امت غور کرو تمہارا مالک
تمپر کسقدر مہربان ہے موسیٰ علیہ السلام کو باآن عصمت و طہارت حکم ہوتا ہے لن ترانی اور تم کو باوجود
لوث معصیت خطاب ہوتا ہے ادعونی استجب لکم آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سے باہر لائے

اور ہمکو با وجود ہزارون گناہون کے بہشت مین لیجائینگے مگر اس جگہہ سے فضل و بزرگی ہماری
انبیا پر لازم نہین آتی کہ کمال اصلی و طفیلی مین فرق ظاہر ہے ہم ہرگز اس عنایت کے لائق نہین یہ سب
طفیل ایک صاحب دولت کا ہے کہ تمام پیغمبرون کا سردار اور خدا کا پیارا ہے آدم علیہ السلام کو
خطاب ہوتا ہے لولا محمد ما خلقتک ولا رضا ولا سما اگر محمد صلعم نہوتا تجھے پیدا نہ کرتا اور زمین و آسمان نہ بناتا
وہب بن منبہ کہتے ہین جب آدم علم پیدا ہوئے بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا لا اله الا الله محمد رسول
عرض کیا الٰہی کیا تونے کسیکو مجھسے زیادہ بزرگ پیدا کیا فرمایا ہان اور وہ تیری اولاد مین
ہے اگر وہ نہوتا مین تجھے نہ پیدا کرتا روایت ہے جب نور مقدس آپ کا آدم علیہ السلام
کی پیشانی مین رکھا گیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی یہ نور کیسا ہے خطاب ہوا یہ نور اوس پیغمبر کا
ہے کہ سب پیغمبرون کا سردار اور تیری اولاد مین بہتر ہے رفتہ رفتہ اوس نور نے آدم علیہ السلام کے
تمام اعضا مین سرایت کی اور اون کا جسم نور کا پتلا بن گیا پھر تو واسطے تعظیم اوس نور کے حق جل و علی
نے آدم علیہ السلام کو فرشتون سے سجدہ کرایا اور اسمار مخلوق سکھا کر ملا اعلی کا اوستاد بنایا او
اون سے اوس نور کی حفاظت کا عہدنامہ لکھایا آدم علیہ السلام اکثر اوقات ایک آواز خوش اپنی
پیٹھہ سے سنتے تھے عرض کیا الٰہی یہ آواز کیسی ہے جواب ہوا یہ تسبیح خاتم الانبیا کی ہے تیری پشت سے
پیدا کرونگا اور اصلاب طیبہ طاہرہ مین رکھونگا بعض روایات مین اسقدر زیادہ ہے کہ پھر آدم علم
نے عرش کیطرف دیکھا نام حضرت کا خدا کے نام کے ساتھ لکھا پایا عرض کیا الٰہی یہ کون ہے جسکا نام
تونے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے ارشاد ہوا یہ پیغمبرون کا سردار اور تیرا فرزند ہے جب آدم علم
بہشت سے باہر آئے عجب طرح کی وحشت مین مبتلا ہوئے ناگاہ جبریل نے پکار کر کہا الله اکبر

الله اکبر اشہد ان لا اله الا الله اشہد ان لا اله الا الله اشہد ان محمد رسول الله اشہد ان
محمد رسول الله ان کلمات کی برکت سے وحشت اونکی جاتی رہی مگر اپنے قصور پر رات دن
روتے اور توبہ و استغفار کرتے تھے تمہید العزیز غور کر ابو البشر جنکو پروردگار عالم نے
اپنے دست قدرت سے بنایا اور فرشتون سے سجدہ کرایا تشریف ان الله اصطفی آدم سے
مشرف اور خلعت و علم آدم الاسمار کلہا سے ممتاز فرمایا بہشت اونکو جاگیر بخشی اور فہرست
رسولون کی اونکے نام سے شروع کی ایک نافرمانی کے سبب روز و شب روتے اور شرم سے

آسمان کی طرف اٹھنہ اوٹھاتے تو رات دن گناہ کرتا ہے اور ایک ساعت بھی اپنے حال پر
نہین روتا تو عیش وعشرت مین مشغول ہے اور زمین و آسمان تیرے ماتم مین گریان و ملول اگر
تمام جہان کے آنسو جمع کیے جاہین اونکے آنسوؤن کے برابر نہو سکین کہتے ہین آدم علیہ السلام
اپنی حالت پر تین سو برس روئے مگر رحمت الٰہی اونکی طرف متوجہ نہوئی ہرچند توبہ کرتے قبول
نہوئی حیران تھے کیا کرین ناگاہ خیال آیا مین نے عرش کے دروازے پر لکھا دیکھا تھا لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ معلوم ہوتا ہے محمد سے زیادہ کوئی شخص خدا کو پیارا نہین کہ اون کا نام اپنے
نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہے اوسکو اپنی بخشش کا وسیلہ کیا چاہیے یہ تصور فرماکر جناب الٰہی مین
عرض کیا الٰہی بطفیل محمد کے اور سکے باپ پر رحم فرما حکم ہوا اے آدم تونے محمد کو کسطرح پہچانا عرض کیا
الٰہی مین نے بہشت مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا اس سے ثابت ہوتا ہے وہ تجھے سب
خلق سے زیادہ پیارا ہے کہ تونے اوسکا نام اپنے نام کے پاس لکھا ہے خطاب آیا اے آدم مجھے اپنی
عزت وجلال کی قسم اگر تو محمد کے وسیلے سے سب زمین و آسمان والون کے گناہ بخشوانا سب کو
بخش دیتا اور شفاعت تیری اونکے حق مین قبول فرماتا آتی آدم وہ تیری اولاد مین سب سے
پچھلا پیغمبر ہوگا اور تجھے اوسیکے طفیل پیدا کیا ہے تو کنیت اپنی ابو محمد کر جب آدم نے حوا سے ارادہ
قربت کیا خطاب ہوا اے اوا سے مہر ہاتھ نہ لگانا عرض کیا الٰہی اسکا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ تو محمد پر دس بار
درود بھیجے نقل ہے کہ حوا کے ایک حمل سے دو بچے ہوتے مگر شیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اجداد مین ہین تنہا پیدا ہوئے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا شیث سے اسبات کا اقرار لے کہ وہ
اوس نور پاک کی حفظ مین قصور نہ کرے اور کسی بدکار عورت کو نہ دے آدم علیہ السلام نے بموجب
حکم الٰہی شیث سے اقرار لیا اور آسمان کی طرف سر اوٹھا کر عرض کیا اے معبود پیدا کرنے والے عرش
کے اور روشن کرنے والے آفتاب کے تو نے مجھے موافق اپنے علم ازلی کے پیدا کیا اور اوس نور سے
کہ میری بزرگی اور بڑائی جسکے سبب سے ہی مشرف فرمایا اب وہ نور میرے فرزند شیث کے پاس
گیا الٰہی تو اوسکی حفاظت کرنا اور اس عہد کا گواہ رہنا جبرئیل علیہ السلام فرشتون کے ساتھ آئے
اور کہا پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ شیث سے ایک عہدنامہ لکھواؤ اور واسطے
ان فرشتون کی گواہی لکھو آدم علیہ السلام نے عہدنامہ لکھا یا اور اوسکو خدا بتعالےٰ اور فرشتون کی

گواہی سے مزین فرمایا اوسوقت شیث مرکے بیے ایک خلعت بہشتی اوترا اور اون کا نکاح بحکم الہی
بہیفلے سے کہ حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر تہین ہوگیا جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا۔
شیث علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند تو بعد میرے خلیفہ ہوگا عماد تقوی اور عروہ وثقی کو نچھوڑنا یعنے
جب خدا کا ذکر کرے محمد کو بھی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام بہشت کے ہر قصر اور غرفی او پردے اور اوراق
سدرۃ المنتہی اور ساق عرش معلے پر لکہا دیکہا اور ساتون آسمان مین کوئی مکان متبرک اون کے
نام مبارک سے خالی نپایا شیث علیہ السلام جتبک دنیا مین رہے اوس نور کی حفظ و تعظیم اور آپ کی
تعریف و توصیف مین مشغول رہے اسیطرح ہر زمانی مین انبیا اور رسل آپکی مدح و ثنا کرتے رہے
جب حضرت ابرہیم علیہ السلام پیغمبر ہوئے دست دعا بامید اجابت اوٹھا کر جناب الہی مین عرض
کیا یاالہی میرے فرزندون مین اونہین مین سے ایک رسول مبعوث کر کہ اونکو تیری آیتین
سنائی اور کتاب وحکمت سکہائی اور اونکو پاک کرے بیشک توہی ہے غالب حکمت والا معاحب
اسباب کریمہ ان من شیعتہ لابراہیم مین ضمیر کو حضرت کی طرف راجع کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ہرچند
باعتبار زمانے کے مقدم ہین مگر معنی آپ کے تابع ہین کہ پیرؤن کے مانند اوس جناب کی مدح و ثنا
اور کمال تمنا کے ساتھہ دعا کرتے ہین حضرت فرماتے ہین کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ ابراہیم اور
عیسی تم مین ہون لکہا ہے بارہ پیغمبرون نے دعا کی خدائے تعالے ہمکو امت محمد مین داخل فرمائے
کہتے ہین ایکبار لشکر اسلام کسی غار کے متصل ٹھیرا تہا ناگاہ اوس غار سے ایک آواز دردناک پیدا
ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے اللہم اجعلنی من الامۃ المرحومۃ المغفورۃ المستجاب لہا المبارکۃ دریافت
کیا تو الیاس پیغمبر تہے اور موسی علیہ السلام دعا کرتے ہین اللہم اجعلنی من امۃ احمد خدا یا مجہے احمد کی
امت مین داخل کر انکیبار اون کو خطاب ہوا اے موسی جو احمد کو نہ مانے گا اوسکا ٹہکانا دوزخ
ہے عرض کیا الہی احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے
پہلے مین نے اوسکا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھہ لکہا اور جتبک اوسکی امت نہ داخل ہوئے بہشت
کو سب مخلوق پر حرام کیا عرض کیا الہی اوسکی امت کون ہین فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری
حمد کرین گے اور ہر حال مین میری طاعت پر کمر باندہ ہین گے اپنے ہاتھہ پاون اور منہ پاکیزہ
رکہین گے دن کو روزہ رکہین گے اور رات کو عبادت کرین گے مین اونکی تہوڑی عبادت

قبول اور فقط کلمہ توحید پر بہشت برین مین داخل کرونگا موسی علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مجھکو اوس
امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا کہ اونکا پیغمبر اونہین مین سے ہوگا عرض کیا مجھے اوس پیغمبر کی امت مین کر
حکم ہوا تو زمانے مین اوس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئیگا مگر بہشت مین تجھکو اور اوسے
اکٹھا کرونگا نقل ہے مفہوم مین روایت ہے ایک دن موسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا الٰہی تیرے
نزدیک میری امت سے بھی کوئی امت زیادہ بزرگ ہے کہ تو نے اونپر ابر سائبان کیا اور من سلوی
نازل فرمایا خطاب ہوا اے موسے محمد کی امت سب امتون سے افضل ہے عرض کیا الٰہی مجھکو اونکی
صورت دکھاوے فرمایا تو اونکو نہین دیکھہ سکتا مگر اونکی آواز سناتا ہون پہر جناب باری نے
اس امت کو ندا کی سب نے ایک دفعہ آواز دی لبیک اللہم لبیک العزیز اہل کرم کا دستور ہی کہ جسے
بلاتے ہین خالی ہاتہ نہین لوٹاتے کریم حقیقی نے امت محمدی کو اوسوقت اس انعام سے مشرف کیا
انا رحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عقابی فقد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی واجبتکم قبل ان تدعونی
وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی من جاءنی یوم القیمۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدی
ورسولی دخل الجنۃ وان کانت ذنوبہ اکثر من زبد البحر خبرین نیست کہ میری رحمت میری غضب سے
اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمکو مین نے مانگنے سے پہلے دیا اور تمہاری دعا سے پہلے اجابت کی
اور نافرمانی کرنے سے پہلے تمہین بخش دیا جو میرے پاس قیامت کے دن اس بات کی گواہی کے ساتہ
کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے آئیگا اگرچہ اوسکے گناہ دریا کی جہاگ
سے زیادہ ہون بہشت مین داخل ہوگا **تھدید** اے گنہگاران امت اپنے پروردگار کی اس
عنایت ورحمت پر نثار ہو جاؤ تو بجا ہے اور اپنا جان و مال اوسکی محبت و طاعت مین قربان کرو
تو روا انصاف کرو ایسے مہربان مولی کی فرمان برداری لازم ہے یا نافرمانی شہر کا حاکم جسکو دس و بیس
مہینے کا نوکر رکہتا ہے وہ رات دن اوسکی فرمان برداری مین مستعد رہتا ہے اور اوسکا حکم اپنی
خواہشون پر مقدم رکہتا ہے اگر صبح کو بلاتا ہے رات بہر نیند نہین آتی اور جو کوئی کام سپرد کرتا ہے
تعمیل سے پہلے اچہی طرح روٹی نہین کہائی جاتی اور تمام جہان کا مالک تم پر طرح طرح کے احسان
کرتا ہے کہ سلطنت ہفت کشور اونکے مقابل اصلا قدر و قیمت نہین رکہتی مگر تم اوسکی فرمان برداری
نہین کرسکتے وہ فرماتا ہے نماز پڑہو تم نہین پڑہتے وہ کہتا ہے روزہ رکہو تم نہین رکہ سکتے وہ ارشاد

کرتا ہے زکوۃ دو تم نہین دیتے وہ فرماتا ہے حج کرو تم نہین کرتے وہ گناہون سے منع کرتا ہے
تم باز نہین آتے اس سے زیادہ آفت اور سخت شرارت یہ ہے کہ اپنے قصور پر شرمندہ بھی
نہین ہوتے اور گریبان مین منہ نہین ڈالتے بلکہ اپنی بے قصوری ظاہر کرتے ہو یا کہتے ہو اگر نوکر
آقا کے کام مین مستعد نرہے یا اوسکی نافرمانی کرے آقا اوسے موقوف کر دے اور خدا تو
ارحم الراحمین ہے ہم کسیقدر نافرمانی اور گناہ کرین وہ ہمکو اپنی رحمت سے بخشدیگا اور نہین
جانتے کہ وہ قہار مطلق بھی ہے اوسکے غضب سے کسیکا غضب زیادہ سخت نہین اور اوسکی مار سے
کسی کی مار زیادہ کڑی نہین کیا تمھارے نزدیک نوکری سے موقوف ہونا دوزخ کے عذابون اور
وہان کی مصیبتون سے زیادہ سخت ہے جو وہان کے احوال و شدائد سے واقف ہے تمام دنیا کی
عیش و عشرت اور مال و دولت کو اون سے نجات پانے کے لیے چھوڑ دینا سہل سمجھتا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باوجود آن علو منزلت خدا کے قہر سے کانپتے تھے تیری کیا حقیقت ہے جو قہر الٰہی سے نہین
ڈرتا الغرض آدمی کو اوسکی نادانی نے دہوکا دیا خدا کے کرم پر بھروسا کر بیٹھا اور اوسکے قہر و انتقام کا
اندیشہ نکیا آپ فرماتے ہین الاحمق من اتبع نفسہ ہواہا و تمنی علی اللہ احمق وہ ہے جسکا نفس اپنی
خواہش کی پیروی کرے اور خدا سے آرزو بخشش کی رکھے مولی علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الٰہی بہت لوگ تیری ستاری پر مغرور ہین اور بہت تیرے احسان سے استدراج مین گرفتار
تو کریم بھی ہے اور قہار بھی اور حلیم بھی ہے اور منتقم بھی حق جل و علی فرماتا ہے فخلف من بعدہم
خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ہذا الادنی و یقولون سیغفر لنا پھر پیدا ہوی اونکے بعد
اولاد کہ کتاب کی وارث ہوئی مال اس دنیا کا لیتے رشوت لیتے ہین اور کہتے مین قریب ہے
کہ ہم بخشے جائینگے ولنعم ما قال العلی سے کام دوزخ کے کیے جنت کا ہے امیدوار ✤ قصر
جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے ✤ سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم سے کہ بڑے دیندار
عالم تھے پوچھا قیامت کے دن بندہ اپنے مالک سے کسطرح ملیگا فرمایا نیک اسطرح جیسے
کوئی بہت مال اسباب کما کر سفر سے آتا ہے تمام گھر والے اوسکے آنے سے خوش ہوتی ہین اوسکی خاطر داری
اور عزت کرتے ہین اور گنہگار اوس غلام کی طرح کہ اپنے آقا کا مال چورا کر بھاگا اور آقا کے پیادون
نے گرفتار کر کے حضور مین حاضر کیا بیڑیان پاؤن مین اور ہتکڑیان ہاتھون مین پڑی ہین

اور طوق کے بوجھ سے سر نہین اوٹھا سکتا ہر طرف سے اوسپر نفرین اور ملامت ہوتی ہے
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سلیمان نے کہا اگر ہمارے اعمال بد ہین تو رحمت پروردگار
کی کہان ہے فرمایا اوسکا پتا قرآن مین موجود ہے ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین رحمت خدا کی
نیکون سے نزدیک ہے سلیمان اسقدر رویا کہ رنگ بدل گیا اور ابوحازم سے کہا خاموش
کہ میرا سینہ خوف سے پھٹا جاتا ہے الغرض جب تو غفلت اور نافرمانی کرتا ہے شیطان بزبان حال
کہتا ہے کیا مجھے نہین جانتا مین وہ ہون کہ مسند تدریس میرے گنبد ہفت آسمان پر رکھی گئی
اور خطبہ اوستادی ملائکہ کا میرے نام پر پڑھا گیا اونی نافرمانی اور غفلت سے اس حال کو
پہونچا یا تاج اخلاص اپنے سر پر رکھا یا طوق اوبار گلے مین ڈال اور میرا شریک حال ہو کیا لطف کی
بات ہے تو خدا کی قدرت پر بھروسا کر کے زہر نہین کہاتا اوسکی رحمت پر بھروسا کر کے زنا کرتا
ہے اور شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اوسکی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے
بلکہ درحقیقت تیرا یہ دعوی کہ مین خدا کی رحمت پر بھروسا کرتا ہون اور اوس سے مغفرت کی امید
رکھتا ہون عذر بدتر از گناہ ہے جو لوگ خدا سے امید رحمت رکھتے ہین خدا تعالی نے اون کا
پتا قرآن مین دیتا ہے ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون
رحمۃ اللہ جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ مین اونہون نے اپنے گھر چھوڑے اور کافرون سے
لڑے یہ لوگ رحمت الہی کی امید رکھتے ہین ظاہر ہے آدمی جس سے امید رکھتا ہے اوسکی فرمانبرداری
کرتا ہے گناہ کرنا اور حکم الہی نہ بجالانا علامت ناامیدی کی ہے نہ امید کی مزدور دو آنے کی امید
پر دن بھر محنت کرتا ہے اور جو کیدار تھوڑے پیسون کے لیے رات بھر جاگتا ہے تو بھی اگر خدا
سے امید رکھتا ہے اوسکی بندگی اور عبادت سے نہ گھبرا تا وہ خود فرماتا ہے انہا لکبیرۃ الا
علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون بیشک نماز گران ہے مگر خاشعین
پر جو گمان رکھتے ہین کہ اپنے رب سے ملین گے اور اوسکی طرف پھر جانے والے ہین حقیقت رجا
کی دو امر مین منحصر ہے ایک یہ کہ گناہون سے توبہ کرے اور خدا سے بخشش کی امید رکھے اللہ تعالی
فرماتا ہے ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما جو برا کام یا اپنے نفس پر ظلم
کرے پھر خدا سے بخشش چاہے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے دوسرے بکمال اخلاص روز و شب

اوسکی یاد اور عبادت مین مشغول رہے اور سمجھے کہ یہ عبادت ہرگز اوسکی درگاہ کے لائق نہین
مگر وہ کریم و مہربان ہے اوسکے کرم سے امید ہے کہ رد نکرے وہ کہتا ہے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا
جبکہ مجھے اپنی معرفت عنایت کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین پیدا کیا تو اوسکے فضل
سے امید ہے کہ قیامت کے دن سخت نہ پکڑے گا ۔ تو بعلم ازل مرا دیدی ✽ دیدی آنگہ بعیب بخریدی
من بہ آن عیب تو بعلم ہمان ✽ رد مکن آنچہ خود پسندیدی ✽ وہ اس امت پر بہت مہربان ہے اور
مہربان سے یہ اندیشہ نہین کہ سخت پکڑے وہ ارشاد فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ اے محمد اون سے کہہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمھین دوست رکھیگا
سبحان اللہ ہمارے حضرت کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کا پیرو بھی خدا کا پیارا ہے مگر اس بات پر مغرور ہونا
محض بیجا کہ اپنے مُنہہ سے آپکو پیرو کہنا اور بات ہے اور حقیقت مین پیرو ہونا اور بات خدا تعالے
اپنے حبیب کی پیرودن کی صفت بیان کرتا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم
بآیاتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی قریب ہے کہ مین اوسے اونکے لیے لکھون جو پرہیزگاری
کرینگے اور زکوٰۃ دینگے اور ہماری آیتون پر ایمان لائینگے وہ لوگ کہ رسول نبی امی کی پیروی
کرینگے شعیا علیہ السلام کو خطاب ہوا مین نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز ٹھیرایا کہ پیغمبری
دوسری قوم مین کرونگا اور رعایا کو بادشاہت اور ذلیلون کو عزت اور ضعیفون کو قوت
اور فقیرون کو تونگری اور جاہلون کو علم اور بے پڑھون کو حکمت عنایت فرماؤنگا اور توریت
مین آیا ہے احمد بہت ہنسنے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہوئینگے اور شملہ
پہنینگے فایدہ بہت ہنسنے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانون کے ساتہہ خوش خلقی اور کافرون
کے خونریزی اور اہل محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقان جان نثار کو قتل کرنا اور شملہ پہننے
سے عمامہ کا سرا چھوڑنا مراد ہے اور توریت مین یہ بھی آیا ہے اے نبی مینے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانے والا اور بے پڑھون کے لیے پناہ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے مین نے
تیرا نام متوکل رکھا نہ سخت گو ہے نہ درشت خو نہ بازارون مین چلانے والا نہ بدی کے بدلے بدی
کریگا بلکہ معاف کریگا اور بخشدیگا اور درگذر فرمائیگا دنیا سے انتقال نہ کریگا جب تک
اللہ تعالے ٹیڑہے دین کو اوسکے سبب سیدھا نہ کرے باینطور کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین اور نہ کہوین

اس کلمے کی سبب سے اندہی آنکھین اور بہرے کان اور غافل دل اور راو ہمین ہے امت اوسکی حامدین ہین کہ ہر جگہہ خدا کی حمد کرتے ہین اور ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہین اپنے انصاف پر ازار باندہتے ہین اور وضو کرتے ہین جہاد اور نماز مین اسطرح صف باندہتے ہین منادی یعنے موذن اون کا جوف آسمان مین او نچین ندا کرتا ہے رات مین آواز اونکی مانند آواز مگس شہد کے ہے مولد اوسکا مکہ اور ہجرت گاہ اوسکا طابہ اور ملک اوسکا شام کذا فی المعالم امت موسی علیہ السلام پر انعام الٰہی ہوا کہ مین تمہارے واسطے زمین کو مسجد اور طہور کرتا ہون اور تمپر سکینہ نازل فرماتا ہون اور حفظ توریت کی قدرت عنایت کرتا ہون بنی اسرائیل نے کہا ہم سکینہ کی طاقت نہین رکہتے اور کلیسا کے سوا اور جگہہ نماز نہ پڑہین گے اور توریت کی تلاوت دیکہکر کرینگے ارشاد ہوا ترتیب ہے مین ایسے اونکے لئے لکہون جو پرہیزگاری کرین گے اور زکوٰۃ دین گے اور ہماری آیتون پر ایمان لاوین گے وہ لوگ کہ اوس رسول نبی امی کی پیروی کرینگے جسے اپنے پاس توریت اور انجیل مین لکہا پاوینگے وہ اونہین اچہے کام کا حکم دیگا اور بری بات سے منع کرے گا اور پاک چیزین اونکے لیے حلال اور ناپاک چیزین اونپر حرام کرے گا اور اون سے اونکے بوجہ اوتارے گا اور سختیان کہ اونپر تہین دور فرماوے گا پس جو لوگ اوسپر ایمان لائے اور اوسکی عظمت اور اوسے نصرت کی اور اوس نور کی جو اوسکے ساتہہ اوتار اگیا پیروی کے وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین وذلک قولہ تعالیٰ فسا کتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ الآیہ اور اسمٰعیل علیہ السلام پر وحی ہوئی سے تلد غلیما لامۃ عظیمۃ یعنے تیری اولاد مین ایک بڑا شخص ایک بڑی امت کے لیے پیدا ہوگا اور صحیفۂ شعیا علیہ السلام مین ہے کہ وہ خواہش کی طرف نہ جہکے گا اور سخت ذلیل نیک کردار کو بہی خوار نہ سمجہے گا اور ضعیفون کو قوت دیگا وہ رکن متواضعین کا ہے اور نور خدا کا کہ کبہی نہ بجہے گا غافل دلون کو زندہ کرے گا اور اندہی آنکہین اور بہرے کان کہولے گا اور بخشش کوئے گا کسی کو نہ ملے گا فایدہ منتج زبان سریانی مین یعنے محمد ہے اور زمر امیر داود علیہ السلام کے جو الستوین مزامیر مین ہے اے جبار اپنی تلوار لٹکا کہ ناموس و شرایع تیرے ہاتہ کی ہیبت سے مقرون ہین فایدہ کریمہ وما انت علیہم بجبار مین نفی جبار بمعنی متکبر ہے اور زبور داود مین وارد ہوا خدایا ہمارے واسطے اوس پیغمبر کو کہ فترت کے بعد سنت یعنے طریقہ انبیا قایم کرے مبعوث فرما کعب احبار کہتے ہین ایکدن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا

پہر جاتا تہا ناگاہ مدینہ پر گذرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر پیغمبر آخر الزمان کا ہجرت گاہ ہے خوشی
ہے اوسکے جو اوسپر ایمان لاوے اور اوسکی پیروی کرے پہر بیت اللہ کی طرف سے گذرے
بیت اللہ رویا حکم آیا کیوں روتا ہے عرض کیا ایک پیغمبر تیرے پیغمبروں سے اور ایک گروہ تیرے
دوستوں سے اسطرف گذرا لیکن نہ مجہمیں اوترا نہ نماز پڑہی اور بت میرے گرد پوجے جاتے ہیں ارشاد
ہوا مت رو میں تجہے سجدہ کرنے والوں سے بہر دوں گا اور تجہہ میں نئی کتاب اوتاروں گا اور نبی
آخر الزمان کو پیدا کروں گا کہ مجہے سب پیغمبروں سے زیادہ پیارا ہے اور تجہہ میں ایسے لوگوں کو مقرر
کروں گا جو مجہے پوجیں گے اور اپنے بندوں پر تیرا حج فرض کروں گا کہ تیری طرف ٹوٹیں گے جیسے
گدہ اپنے گہونسلے کی طرف اور تیرے شوق میں روتے جائیں گے جیسے اونٹنی اپنے بچے کی اور کبوتر
اپنے بیضہ کی طرف اور تجہے بتوں اور بت پرستوں سے پاک کروں گا وہب بن منبہ کہتے ہیں میں نے
اکہتر کتابوں میں لکہا دیکہا کہ تمام آدمیوں کی عقل حضرت کی عقل سے وہ نسبت رکہتی ہے جیسے ایک دانہ
ریت کا تمام ریگستان کے مقابلے میں اور بیشک آپکی عقل سب آدمیوں پر غالب اور آپکی رائے سب سے
افضل ہے اور انجیل مقدس میں آپکی صفت اس مضمون کے ساتہہ وارد ہے اسکے ہاتہہ میں لوہے کا
قضیب ہے کہ اوس سے جہاد کرے گا اور اوسکی امت بہی اسطرح قتال کریگی اور عیسیٰ علیہ السلام
کو خطاب ہوا سن اور خبردار ہو اے بیٹے پاک عورت کواری بتول کی میں نے تجہے بے باپ کے پیدا کیا
نشانی واسطے سارے جہان کے پس میری ہی پرستش اور مجہی پر بہروسا کر اور اہل سوران سے کہولکر
کہدے کہ میں ہی ہوں اللہ زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہوں گا تصدیق کرو اوس نبی امی کے کہ صاحب
اونٹ اور قمیص و دستار اور نعلین اور ہراوہ کا ہے بال اوسکے کچہہ خمدار اور پیشانی اوسکی
کشادہ آنکہیں سیاہ پلکیں جہکیں بہویں ملیں ناک بیچ میں اونچی رخسارے ہموار ڈاڑہی گہنی پسینہ اوسکا
مثل موتی کے اور خوشبو اوسکی مانند مشک کے گردن اوسکی گویا چاندی کی صراحی ہے اور حکم ہوا اے
عیسیٰ ایمان لاو اور تیری امت محمد پر اگر میں اوسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب میں نے عرش
پانی پر قائم کیا ہلتا تہا اوسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہدیا اس کلمہ کے لکہنے سے ساکن ہو گیا عیسیٰ
علیہ السلام فرماتے ہیں تمہارے پاس فارقلیط یعنی حق و ناحق کو جدا کرنے والا آوے گا کہ کوئی بات
اپنی طرف سے نہ کہے گا وہ کہے گا جو خدا اوسے فرماوے گا اور تمسے تیرے حق کے ساتہہ سرگوشی کریگا

اور بھی باتون اور حادثون سے مطلع کرے گا اور یہ خبر کتاب یوحنا مین جسے مسیحائی چوتھی
انجیل کہتے ہین اس مضمون سے وارد ہے کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نجاون
فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا پس اگر مین جاؤن گا تو اوسے تمہارے پاس بھیجون گا اور جب وہ
آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے الی آخرہ
فایدہ فارقلیط یونانی لفظ ہے کئی معنے مین مشترک کہ سب ہمارے حضرت پر صادق ہین اول تسلی
دینے والا دوم شفاعت کرنے والا سوم وکیل چہارم بہت سراہا گیا اور یہی معنی محمد کے ہین پنجم
بہت سراہنے والا کہ معنے احمد ہین اصل انجیل عبری مین لفظ احمد وارد تھا یونانی مترجم نے اوس کا
ترجمہ بلفظ فارقلیط کیا اور نامون کا ترجمہ کرنا مترجمین اہل کتاب کی عادت مین داخل ہے چنانچہ یہی
لفظ نسخہ عربیہ ۱۸۱۶ء مین بعینہ لکھا ہے باقی مترجمون نے اوسکا یہی ترجمہ کر ڈالا کسی نے تسلی دہندہ
کسی نے شافع کسی نے وکیل لکھدیا مگر وہ ترجمہ جو اسکا وہ بھی ہمارے حضرت پر صادق اور لفظ قرآن سے مطابق
ہے یعنے بہت سراہنے والا نہین لکھتے طرفہ تماشا ہے کہ مسیحائی کتب مقدسہ کی تحریف سے صاف انکار
کرتے ہین اور اون کے مترجمین ابتک باز نہین آئے اسی خبر مین صاحب نسخہ ۱۸۳۹ء نے عجیب کام
کیا ہے کہ جس جگہہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہان ضمیر مونث لایا ہے تا اس خبر کو روح القدس
پر جمائے اور نسخہ ۱۸۴۱ء والون نے بجائے فقرہ اگر مین نروم ان تسلی دہندہ نزد شما نخواہد آمد کے جملہ انہ مقیم فیکم
قائم کردیا کیون نہو واہ شاباش ایماندار ایسے ہی ہوتے ہین اب مسیحائی اہل انصاف کی عینک اپنی
آنکھون پر لگا کر دیکھین کہ ہمارے اس دعوے کی یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ
وما ہو من عند اللہ اونہین کی دستاویز سے کیسی ڈگری ہوئی قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان
زہوقا مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے تعصب آدمی کی عقل کھو دیتا ہے یہ دونون دانشمند مطلق نہ سمجھے
کہ حضرت عیسی کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے
کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسی کے منکرون پر ظاہر ہوگا اور اونکی
تصدیق اور منکرون کی تکذیب کرے گا اور روح بقول عیسائیون کے ایک کوٹھڑی مین صرف حواریون
پر ظاہر ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو
اونکے نہ ماننے پر ملزم کیا اسیطرح سیاق وسباق خبر مین بہت شواہد اس امر کی کہ یہ خبر ہمارے حضرت کی ہی ہو

ہین یہ بہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ اونکے مخالف سیکڑون برس سے آپکی
صفت وثنا اپنی کتابون سے نکالنے مین کوشش کرتے ہین ہزارون آیتین کتب مقدسکی اسی غرض سے
بدل ڈالین جسجگہہ آپکا نام پایا نکال ڈالا اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجہا دور کر دیا کسی جگہہ کوئی لفظ بڑہا دیا
کہ مضمون بدل جاوے حضرت کے حالات پر صادق نہ رہے اور بعض جگہہ الفاظ مقدم و موخر کر دیے
تا مطلب خبط ہو جاوے مگر بقول شخصے سہ کرے حسن کو کوئی کسطرح ماند ۔ چہپی ہے کہین خاک ڈالے
سے چاند ۔ اب بہی اسقدر ثنا و صفت ہمارے مولی کی عہد جدید اور قدیم کی کتابون مین موجود
ہے کہ اوسکے بیان کے واسطے ایک دفتر چاہیئے کسیقدر مطول ضخیم اور استفسارات مین مذکور ہے
جسکا جی چاہے اون مین دیکہہ لے ابو موسی اشعری فرماتے ہین جسوقت آپکا نامہ نجاشی بادشاہ
حبشہ کے پاس پہنچا پڑہتے ہی ایمان لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ
بیشک یہ وہ نبی ہین جنکے پیدا ہونیکی عیسی نے بشارت دی تہی اگر بادشاہت کا جہگڑا میرے متعلق
نہوتا تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہو کر کفش برداری اختیار کرتا جب نامہ نامی ہرقل بادشاہ روم
کے پاس گیا اوسنے ابو سفیان سے کہ ملک روم کو تجارت کے واسطے گیا تہا آپکی عادت اور احوال
دریافت کرکے ترجمان سے کہا اس سے کہہ کہ تو اوسکو عالی نسب بتاتا ہے اور پیغمبر قوم کے اشراف ہی
ہوتے ہین اور تو کہتا ہے اوسکے بزرگون مین کوئی بادشاہ نہ گذرا اگر اون مین کوئی بادشاہ ہوتا
مین سمجہتا کہ اپنے بزرگون کا ملک چاہتا ہے اور تو نے اوسکے اتباع ضعفا بتائے اور یہی لوگ
پیغمبرون کے اتباع ہوتے ہین اور تو اوسکو قبل از نبوت متہم بکذب نہین کہتا جس حالت مین وہ خلق
پر جہوٹ بولنا گوارا نہ کرتا خدا پر کب افترا کریگا اور تو کہتا ہے اوسکے دین سے ناخوش ہو کر کوئی
شخص مرتد نہین ہوتا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جبکہ اوسکی لذت دل مین آجاتی ہے اور تو کہتا ہے
اوسکے پیرو بڑہتے جاتے ہین اور ایمان بڑہتا جاتا ہے جبتک کامل نہین ہوتا اور تو کہتا ہے ہمنے
اوس سے مقابلہ کیا کبہی ہم فتح پاتے ہین اور کبہی وہ فتح پاتا ہے اور پیغمبرون سے اسیطرح امتحان
کیا جاتا ہے انجام کو وہی فتحیاب ہوگا اور تو کہتا ہے وہ عہد نہین توڑتا اور پیغمبر عہد نہین توڑتے
اور تو کہتا ہے ہم مین اوس سے پہلے کسی نے یہ دعوی نہ کیا اگر ایسا ہوتا مین سمجہتا اوسکی پیروی کرتا ہے
پہر ابو سفیان سے پوچہا وہ تمہین کس بات کا حکم دیتا ہے جواب دیا نماز اور زکوۃ اور صلہ رحم

اور پارسائی کا کہا اگر تیرا بیان سچ ہے تو بیشک وہ سچا پیغمبر ہے اور مین جانتا تھا کہ وہ پیدا ہوگا
مگر تم مین سے گمان نہ کرتا تھا اور جو مجھے اپنے پہونچنے پر یقین ہوتا تو بیشک مین اوس سے ملتا اور جو
مین اوس تک پہونچتا تو اوسکے پاؤن دہوتا اور بیشک اوسکا ملک یہان تک
پہونچیگا بعض روایات سے ثابت ہے ہرقل نے نامہ مبارک
پہونچنے سے پہلے اپنی قوم سے کہا تھا آج کی رات مین نے نجوم سے دریافت کیا کہ بادشاہ مختون ظاہر ہوا
لوگ سمجھے یہود مین کوئی شخص پیدا ہوگا جب نامہ مقدس پہونچا اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ
مختون آپ ہین اپنے دوست کو کہ رومیہ مین رہتا تھا اور علم مین اوسکا ہمسر یہ حال لکہا اوسنے بہی
لکہہ بہیجا کہ بیشک آخر زمانی کا پیغمبر پیدا ہوا پہر ہرقل نے روم کے سردارون کو ایک محل مین جمع کیا
اور محل کے دروازے بند کرا کے اون سے کہا اے لوگو اگر اپنی فلاح اور بہلائی اور سلطنت کا
قائم رہنا چاہتے ہو اس پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لاؤ اہل روم یہ کلام سنکر وحشی گدہون کی طرح کودنے
لگے جب بادشاہ نے اون کو اسلام سے متنفر دیکہا کہا مین تمہین آزماتا تہا کہ تم اپنے دین پر کیسے مضبوط
ہو یہ سنکر سب راضی ہوگئے اور بادشاہ کو سجدہ کیا منقول ہے جب نجران کے ایلچیون نے سرور
انس وجان سے ارادہ مباہلہ کیا عاقب اون کے سردار نے کہا تم جانتے ہو کہ محمد سچے پیغمبر ہین اور جب
پیغمبر قوم پر دعا کرتا ہے فوراً عذاب آتا ہے صبح کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا اور حسنین
اور علی مرتضیٰ کو ساتہہ لے کر مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے اوسوقت ابوالحارث نے قوم سے کہا
اے لوگو مین ان صورتون کو دیکہتا ہون اگر دعا کرین گی پہاڑ ہلا دین گی ان سے مباہلہ کروگے
تو بیشک ہلاک ہوجاؤگے آخرکار اونہون نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا اختیار آپ فرماتے ہین
اگر وہ مباہلہ کرتے سب بندر اور سوئر ہوجاتے اور جنگل سے اون پر آگ برستی اور برس دن مین
نصاریٰ کا نشان زمین پر نرہتا **فائدہ** تفسیر بیضاوی مین ہے کہ بہلہ بالضم والفتح بمعنی لعنت اور
اصل مین بمعنی ترک ہے اور معالم مین ہے الابتہال الالتعان یقال علیہ بہلۃ اللہ ای لعنۃ پس مباہلہ
بمعنی باہم لعنت کرنے کے ہین اور طریق اوسکا یہ ہے کہ دونون مع اہل وعیال کے ساتہہ ایک جگہہ
جمع ہوکر کہین: جو ہم دونون سے جہوٹا ہو اوس پر خدا کی لعنت جب نجران کے ایلچیون نے مسئلہ توحید
مین آپ سے جہگڑا کیا حکم آیا فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم

ونساونا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین پہر جو جہگڑا کرے تجہسے اسبات مین
بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجہے علم تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون اور اپنی عورتون اور تمہاری
عورتون اور اپنی جانون اور تمہاری جانون کو بلائین پہر ہم مباہلہ کرین پہر خدا کی لعنت جہوٹون پر
ڈالین اسجگہ سے اہل عبا کی بزرگی بخوبی ثابت ہوئی کہ جناب سرور کائنات نے اون حضرات کو تمام
اہلبیت سے خاص کیا اور حسنین کو اپنا فرزند اور مولی علی کو انفسنا مین شریک ٹھہرایا گویا ہمارے
حضرت اور مولی علی اس مباہلہ مین اصل اور معاملہ اثبات توحید مین شریک تہے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت نہین کتا شاہ عبد العزیز
صاحب تحفہ اثنا عشریہ مین لکہتے ہین جارود بن منذر نصرانی نے خدمت عالی مین عرض کیا قسم
اوسکی جسنے آپ کو حق کے ساتہہ بہیجا ہے جسنے آپکی تعریف انجیل مین لکہی پائی اور مریم کی بیٹی نے آپکے
ظہور کی بشارت دی طائف سے لوٹتے وقت آپ عتبہ اور شیبہ کے باغ مین ٹہیرے اونہون نے
تہوڑے خوشے عداس نصرانی کے ہاتہہ کہ اون کا غلام تہا بہیجے آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر تناول فرمائے عداس متعجب ہوا کہ اس شہر کے لوگون کا یہ دستور نہین آپنے اوسکا وطن پوچہا
عرض کیا نینوی فرمایا وہ گاؤن ایک نیک آدمی یعنے یونس پیغمبر کا ہے عرض کیا آپ اونکو کیا جانین فرمایا
وہ میرا بہائی تہا مین بہی پیغمبر ہون اور وہ بہی پیغمبر تہا عداس یہ بات سنکر آپکے پاؤن پر گرا اور
ہاتہہ پاؤن چومنے لگا عتبہ و شیبہ نے اوس سے اس تعظیم و توقیر کا سبب پوچہا کہا اے میرے مالکو زمین
مین کوئی آدمی اس شخص سے بہتر نہین اونہون نے وہ بات کہی کہ پیغمبر کے سوا کسی کو معلوم نہین ہوسکتی
اور بعض روایات مین آیا عداس نے کہا مین نے تمہارا وصف توریت انجیل مین پایا اور مدت سے
تمہارے مبعوث ہونے کا منتظر تہا کہتے ہین بعد عروج عیسی علیہ السلام کے جبکہ لوگون نے دین حق
چہوڑکر کفر و شرک اختیار کیا اہل حق نے آپس مین مشورہ کیا اگر ہم ان ظالمون سے لڑکر مر جائین گے
تو دین کی نگہبانی کون کریگا بہتر یہ ہے کہ اوس نبی کے آنے تک جسکا عیسی نے وعدہ کیا ہے زمین
مین متفرق ہو جاؤ یہ مشورہ کرکے بعض جنگلون اور بعض تنہا مکانون مین جا بیٹہے اون مین سے جو
آپ کے وقت تک زندہ رہے آپ پر ایمان لائے اسیطرح یہود آپکے ظہور سے پہلے اوس جناب کی
نبوت اور بڑائی کے معترف تہے بالاتفاق آپکی صفت و ثنا کرتے اور لوگون کو بشارت دیتے اور کہتے
جبتک وہ نبی جسکا ذکر توریت مین ہے اور اوسکا نام محمد ہے مبعوث نہوگا ہم اپنا دین نہ چہوڑین گے

جب مشرک اونکو ستاتے یہ دعا کرتے اللہم انصرنا بنبی آخر الزمان المنعوت فی التورٰتہ الٰہی ہماری
مدد کر ساتھ پیغمبر آخر الزمان کے جسکی نعت توریت مین ہے قال تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین
کفروا اور پہلے سے منکرون پر فتح چاہتے تھے حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین خیبر اور مدینہ
کے یہود جب عرب کے مشرکون یعنے جہینہ او غطفان اور بنی اسد وغیرہ سے مقابلہ کرتے کہتے اے اللہ
ہمارے پروردگار ہمکو بحق احمد پیغمبر امی کے جسکے بھیجنے کا اس زمانہ مین تو نے وعدہ کیا ہے اور بحق اوس
پچھلی کتاب کے کہ تو اوسپر اوتارے گا دشمنون پر ہمکو مدد دے اور اوس دعا کی برکت سے ہمیشہ فتح پاتے
جب حضرت پیغمبر ہوئے بعض یہود آپکے حالات توریت اور انبیا کی ارشادات سے مطابق دیکھکر مسلمان
ہو گئے جیسے حضرت ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین
اللہ تعالے اونکو آپکی پیغمبری کا گواہ قرار دیتا ہے اولم یکن لہم آیۃ ان یعلمہ علمٰؤا بنی اسرائیل کیا نہو لی
اونکے لیے نشانی کہ جانتے ہین اوسے بنی اسرائیل کے عالم اور اون کی تعریف اور ثنا کرتا ہے لیسوا سوآء
من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وہم یسجدون سب اہل کتاب ایک سے نہین ایک
گروہ قائم ہے پڑھتے ہین خدا کی آیتین رات کی ساعتون مین اور وہ سجدہ کرتے ہین کلبی اور ضحاک
اور ربیع کریمہ ومن قوم موسیٰ امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون کی تفسیر مین کہتے ہین یہ لوگ ملک چین
کے پیچھے دریائی ریگ کے کنارے رہتے ہین اونکے ملک مین رات کو مینہ برستا ہے اور دن کو کھلجاتا ہے
کھیتی کرتے ہین اور سب آسودہ اور مال مین برابر ہین جبرئیل امین شب معراج اوس جناب کو
وہان لے گئے اور اون سے کہا انہین پہچانو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ سب ایمان
لائے عرض کیا ہمکو موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ تمسے جو شخص محمد کو پائے اونکو میرا سلام پہونچاوے آپنے موسیٰ
علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا اور اونکو حکم کیا کہ ہفتہ کی تعظیم چھوڑو اور جمعہ اختیار کرو اور نماز پڑھو
اور زکوٰۃ دو اور اپنے ملک کے سوا دوسری جگہہ نرہو اور اونکو قرآن کی دس سورتین سکھائین
اور شریعت کی باتین بتائین سعادت ازلی نے جنکی مدد فرمائی اون کا یہ حال ہوا اور جنکو مالک حقیقی
نے روز ازل اشقیا مین لکھدیا اونہون نے کہا اگر یہ پیغمبر ہماری قوم مین پیدا ہوتا بیشک ہم ایمان
لاتے یعقوب کی اولاد دوسری قوم کی اطاعت اور فرمان برداری کسیطرح گوارا کرے بعض کہتے
یہ وہ نبی نہین جسکا ذکر توریت مین ہے حالانکہ آپکی پیغمبری اور رسالت پر خوب یقین رکھتے تھے فلما

فلما

جاءهم ما عرفوا كفروا به پہر جب اونکے پاس وه چيز آئی جسے پہچان ليا تو اوس سے منکر ہوئے فلعنة الله
على الكافرين پس كافرون پر خدا كی لعنت ہے نقل ہے جب كه يه آيه يعرفونه كما يعرفون ابناءهم نازل
ہوئی عبد الله بن سلام نے امير المومنين عمر رضی الله عنه سے كہا بيشك ہم اہل كتاب حضرت كو اپنی
اولاد سے زياده پہچانتے ہين كه اولاد مين شک ہے شايد عورت نے خيانت كی ہو اور آپكی پيغمبری
مين اصلا شک نہين جلالين مين عبد الله بن سلام سے منقول ہے مين نے حضرت كو ديكهتے ہی
پہچان ليا اور بعض تفاسير مين ہے ايكدن اونہون نے سلمه اور مهاجر سے كہا كيا تم نہين جانتے
خدا نے ابراہيم سے فرمايا تہا اسمعيل كی اولاد سے ايک پيغمبر پيدا كرونگا اوسكا نام احمد ہوگا جو اوسپر
ايمان لائے گا راه راست پائے گا اور جو اوسے نه مانے گا ملعون ہوجائيگا سلمه يه سنكر مسلمان ہوئے
اور مهاجر دولت ايمان سے محروم رہا آيه اترى ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه ط
ولقد اصطفيناه فی الدنيا وانه فی الآخرة لمن الصالحين ۝ سلمه بن قيس كہتے ہين ايک يہودی كه محله بنی عبد الاشهل
مين رہتا ہماری مجلس كی طرف گذرا اور رستے مين بآواز بلند كہا اے مشركو بت پرستو تم نہين جانتے
موت كے بعد كيا ہوگا مرنے كے بعد سب زنده ہوئينگے اور بہشت و دوزخ اور ميزان حاضر
لائينگے اور اعمال كا حساب كيا جائيگا اور ہر شخص كو اوسكے اعمال كا بدلا ديا جائيگا خدا كی قسم
اگر اوسدن كی آگ كے بدلے مجهے جلتے تنور مين ڈالين اور اوسكا منهه بند كردين خوشی سے
گر پڑون ميرے اس كلام كی دليل ايک پيغمبر ہے كه عنقريب مكه كی طرف سے يہان آئيگا اور
جو كچه مين كہتا ہون تمپر ثابت كريگا جب حضرت مدينه مين تشريف لائے وه يہودی ايمان نه لايا
ہمنے اوسے ملامت كی كه تو اوسدن ہمسے كيا كہتا تہا كہا مجهے ياد ہے ليكن يه وه پيغمبر نہين جسكا مين
ذكر كرتا تہا فتح الباری مين بروايت حضرت عائشه صديقه رض مذكور ہے ايک يہودی مكه مين ٹهہرا تہا
قريش سے كہا كيا تم مين آج كوئی لڑكا پيدا ہوا كہا ہم كو معلوم نہين كہا ديكهو تحقيق آج كی رات اس
امت كا نبی پيدا ہوا ہے اوسكے دونون مونڈہون مين نشانی ہے يه سنكر لوگون نے دريافت كيا
تو معلوم ہوا عبد الله بن عبد المطلب كے گهر لڑكا پيدا ہوا ہے يہودی اونكے ساتهه آمنه كے پاس
آيا آمنه نے اونكو دكهايا جب يہودی نے علامت نبوت كو ديكها بيہوش ہو كر گر پڑا اور كہنے لگا نبی
اسرائيل سے نبوت گئی اے معشر قريش قسم خدا كی تم كو وه سطوت حاصل ہوگی كه مشرق و مغرب سے تجاوز

کرینگی بیہقی دلائل النبوۃ مین روایت کرتے ہین ایک لڑکا یہودی کا آپکی خدمت کیا کرتا جب وہ
بیمار ہوا آپ عیادت کو گئے اور اوسکے باپ کو دیکھا اوسکے سرکے قریب توریت پڑھتا ہے فرمایا تجھے
قسم دیتا ہون خدا کی جسنے توریت موسی پر اوتاری تو میری نعت او صفت اور میرا مخرج یعنے وقت
یا مکان ظہور توریت مین پاتا ہے کہا نہین جوان نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم آپکی
نعت و صفت و مخرج توریت مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہین
اور آپ خدا کے رسول ہین تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے بعد فتح جنگ بدر کے یہود بنی نضیر نے اقرار
کردیا یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر توریت مین ہے مگر بسبب حسد و عناد کے ایمان نہ لائے معالم التنزیل مین
نقل کیا ہے تبع حمیری شاہ یمن جسنے خانہ کعبہ کو اول لباس پہنایا اور سمرقند بسایا مدینہ شریف پر چڑھ آیا
مدینہ کے لوگ دن بھر لڑتے اور شام کو اوسکے لشکر مین کھانا بھیجتے بادشاہ اون کی اس مروت سے
متعجب ہوا ایکدن کعب اور اسد دو عالم مدینے کے اوسکے پاس گئے اور کہا اے بادشاہ یہ شہر ایک
بڑے پیغمبر کا ہے کہ مکہ مین پیدا ہوگا اور اسطرف ہجرت کریگا نام اوسکا محمد ہے تبع نے بسبب تعظیم
حضرت کے المدینہ سے لڑائی موقوف کی بلکہ بت پرستی چھوڑکر احبار کا دین اختیار کیا اے عزیز اوسکی
قدرت بچشم عبرت دیکھ کہ تبع اور حبیب نجار اور زید بن عمرو موحد الجاہلیۃ قبل از وجود باجود صرف آپکے
اوصاف سنکر ایمان لائے ہین اور ابوجہل اور ابولہب اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف اور امیہ
اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور کعب بن اشرف وغیرہم ہزارون معجزات اپنی آنکھون سے
دیکھتے اور قرآن آپکی زبان سے سنتے مگر مسلمان نہوئے سلمان فارسی بغیر دیکھے اوس جناب پر عاشق
ہوئے مدت ہا آپ کے شوق مین شہر بشہر پھرے کبھی یہود کا دین اور کبھی نصاری کا مذہب اختیار
کرتے آخر مراد کو پہونچے اور مشرکان مکہ باوجود قرابت و ہم وطنی پنبہ غفلت گوش دل سے نہ نکالتے
ہر دن وہ حسن و جمال دیکھتے اور آپکی باتین سنتے مگر ایمان نہ لائے ع حسن ز بصرہ بلال از حبش
صہیب از روم ٭ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ٭ یہ سب ایک طرف ابوطالب جنہون نے
آپکی خدمت اور فرمان برداری مین عمر بھر قصور نہ کیا اور آپکی تعریف مین قصیدہ لکھا دولت ایمان
سے مشرف نہوئے جب آپنے اونکے انتقال کے وقت کلمۂ شہادت تلقین کیا جواب دیا مین تمہین سچا
جانتا ہون مگر لوگ کہین گے موت کی تکلیف سے گھبراکر مسلمان ہوگیا اور ایک روایت مین ہے

کہا اخترت النار علی العار یعنی نے دوزخ کو عار پر اختیار کیا الغرض وہ قادر مختار ہے جسے چاہے
کعبہ میں محروم رکھے کہ ایمان کی خوشبو اوسکے مشام جان میں نہ پہونچے اور جسے چاہے بتخانے میں محبت
اور شوق اپنا عنایت کرے کہ بے اختیار زنار توڑکر مسجد کیطرف دوڑے ؎ از صومعہ براند و بیگانہ
خواندش ز بتکدہ بیارد و گوید کہ آشناست نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتیں جہنم کو جاتی ہیں
اور فرعون کی بی بی بہشت میں آرام فرماتی ہیں ابوجہل جسکی سرکشی اور عناد ضرب المثل اور شہرہ
آفاق ہے عکرمہ اوسکا بیٹا لشکر اسلام کا سردار ہے اور ولید جسکے آٹھ عیب خدا نے قرآن میں
بیان فرمائے خالد اوسکا فرزند خدا کی تلوار ہے الغرض اس تقریر سے یہ غرض کہ نسبت بزرگوں سے
بے اون کی پیروی اور اتباع کے کام نہیں آتی نہ یہ کہ فرمان برداروں کو نسبت سے بزرگی حاصل
نہیں ہوتی حضرت کے جن رشتہ داروں اور یاروں نے اپنا جان و مال اوس جناب پر نثار کیا اور راہ
مولی میں اپنا گہر اور شہر چھوڑ دیا اگر ہم سونے کا پہاڑ خدا کی راہ میں خیرات کریں اونکے ایک صاع
جو کے برابر رتبہ نہیں رکھتا کہتے ہیں جب یہود بنی قریظہ محصور ہوئے اونکے سردار کعب بن اسد نے
کہا اے قریظہ ہمکو ایسا سخت معاملہ پیش آیا جسکا سوا تین باتوں کے کچھ علاج نہیں یا محمدؐ کی تصدیق
اور اطاعت کرو خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں اور اونکی نعت توریت میں مذکور
ہے اور اونکی خبر ابن جواس نے بہی کہ اعیان احبار اور اجلۂ علماے توریت سے تہا ہمکو دی تہی
کہ وہ نبی اس گاؤں میں ظاہر ہوگا اور وصیت کی تہی کہ اوسکی اطاعت اور فرمان برداری کرنا
اور اوسکو میرا سلام پہونچانا اب مکابرہ اور عناد کو چھوڑ دو اور اون پر ایمان لاؤ قوم نے
کہا ہم توریت پر دوسری کتاب کو ترجیح نہ دینگے نقل ضغاطر سے کہ عالم معتبر نصاری کا تہا جب دحیہ کلبی
سے کہ اونکو قیصر نے واسطے بیان حال جناب رسالت کے اوسکے پاس بہیجا تہا آپکے پیغمبر ہونے کا
حال سنا کلیسا میں کہ وہاں سب سردار روم کے جمع تہے جاکر کہا اے لوگو میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا یہ
وہی پیغمبر ہیں جنکی عیسی نے بشارت دی تہی اور اون کی صفت و ثنا اگلی کتابوں میں لکہی ہے تم بہی
ایمان لاؤ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے اور اوسکو مار ڈالا اسیطرح اگلے پیغمبر اور اونکی امتوں کے
علما ہر زمانے میں آپکی نبوت کی گواہی دیتے اور مدح و ثنا کرتے تہا یہانتک کہ آپ مرتبۂ رسالت سے
مشرف ہوئے جو لوگ کہ آئینہ دل اونکا زنگ حسد و عناد سے پاک تہا فورًا ایمان لائے اور بعض

کہنے لگے نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ چنانچہ جسپر وہ
آپ پیغمبر ہوئے صدیق اکبر رضہ سے فرمایا مین پیغمبر ہوا عرض کیا مین ایمان لایا اور جنکے دل سیاہ
اور کان بہرے اور زبان گنگ اور آنکھین اندہی تہین بحکم صم بکم عمی فہم لا یرجعون نور عرفان
اور دولت ایمان سے محروم رہے ہزارون معجزے دیکھے مگر مسلمان نہوئے ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ * اور جو کہ محبت دنیا اور تقلید آبا سے کفر و شرک مین مبتلا تہے اور جہل و عناد
اور حسد و فساد اونکے دلون مین متمکن نہوا تہا بعض سمجہانے اور بعض معجزات یا آپ کی اخلاق و عادات
دیکہنے سے مشرف با یمان ہوئے یہان تک کہ تہوڑے دنون مین یہ دین متین دور دور پہیل گیا
اور ایک عالم آپ کا کلمہ پڑہنے لگا پانچون وقت نام نامی آپ کا اذان و اقامت مین پکارا جاتا ہے
ساتون آسمان کے فرشتے عالم بالا مین اور ہفت کشور کے باشندے اطراف زمین مین اوس جناب
پر درود بہیجتے ہین اور شرق و غرب و جنوب و شمال کے لوگ منارون اور منبرون پر ذکر خیر اون کا کرتے
ہین ایک عالم اونکے دریائے محبت مین ڈوبا ہوا ہے اور ایک جہان اونکے نام نامی کو حرز جان اور
وظیفہ کرتا ہے شب معراج تمام پیغمبر اور فرشتے آپکی تعریف کرتے تہے اور سب حور و غلمان اون کی
محبت کا دم بہرتے تہے خود مالک حقیقی آپکی مدح و ثنا کرتا ہے اور اوس جناب کو کمال تعظیم اور تکریم
کے ساتہہ یاد فرماتا ہے ع یا آدم ست با پدر انبیا خطاب * یا ایہا النبی خطاب محمد ست * جسقدر
شہرت اور ناموری اوس جناب کی اس عالم اور اوس عالم مین ہے کسی مقرب فرشتے اور اولو العزم
رسول کو حاصل اور جو رفعت اور بزرگی آپکو عنایت ہوئی کسی نبی ولی کو میسر نہین قطعہ سیمرغ روح
ہیچکس از انبیا نرفت * جائیکہ تو ببال کرامت پریدۂ * ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند * آنجا کہ جای
نیست تو آنجا رسیدۂ * اور یہ شہرت آپکی ہر روز ترقی پر ہے کمالات انبیا و ملائکہ محدود ہین مگر تعین
و تحدید کو سراپردۂ کمال محمدی کے گرد گذر نہین قال اللہ تعالے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اسیواسطے
کہتے ہین جو شہرت آپکو قیامت کے دن حاصل ہوگی اس عالم کی شہرت اوسسے اصلا نسبت نہین رکہتی
اوس روز ستر ہزار فرشتے آپکے جلو مین ہونگے سب اگلے اور پچہلے آپ ہی کا منہہ تکین گے اور دامن
پکڑین گے انبیا و مرسلین و ملائکہ مضطرب ہین خدا کے خوف سے کانپتے اور آپ بفراغ خاطر عرش برین
یا کرسی پر قریب عرش کے پروردگار کے حضور مین بیٹہین گے کسی کی کیا مجال جو اس مقام کی کیفیت بیان

کرے اور محب محبوب کے معاملے مین دخل دے سے قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش ۔ حسن این قصۂ عشق ست در دفتر نمی گنجد * بالجملہ آیت مین رفعت ذکر سے شہرت مراد ہے چنانچہ دوسری جگہہ صاف ارشاد ہے انا اعطینٰک الکوثر یعنی ذکر اکثیرا اور لفظ ماضی مفید معنی استمرار ہے یعنے آپکی شہرت دامی اور استمراری ہے اور ایراد صیغۂ متکلم مع الغیر واسطے افادہ اس مضمون کے ہے کہ میرے پیغمبر ہمیشہ تمہارا ذکر خیر اور اپنی امت کو تمہاری محبت وطاعت کی وصیت اور میرے فرشتے ہمیشہ تمہاری تعریف اور توصیف اور ثنا و مدحت کرتے رہے یا وجہ ایراد اس صیغے کے یہہ کہ وہ مفید متکلم کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور عظمت منعم عظمت نعمت کو مقتضی ہے اور لفظ لک سے بھی اس مضمون کی تاکید ہوتی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے تم اس نعمت عظمی اور دولت کبریٰ یعنے شرح صدر اور رفع ذکر کو حقیر نہ سمجھو کہ ہم بان عظمت تم جیسے مقرب کو حقیر چیز دین گے اور مقام امتنان مین اوسے ذکر نہ کرین گے اور توسط اوسکے فعل و مفعول مین ابہام قبل الایضاح ہے کہ مفید مبالغہ ہے یا اسجگہہ تشویق سامع کے لیے ہے کہ شے اشتیاق اور طلب کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے بالفعل جب ایک معنے کو دو صورت مختلف مین پاتا ہے بہت لطف اوٹھاتا ہے اور جو مضمون بعد ابہام کے بیان کیا جاتا ہے اوسے دل اچھی طرح قبول کرتا ہے اور لام لک لام قولہ تعالے اقم الصلوٰۃ لذکری وامثال ذلک کے مقابل ہے گویا فرمایا تو ہر طاعت وعبادت میری ہے واسطے کرتا ہے مین جو کچھ کرتا ہون تیرے لیے کرتا ہون بعض مخاطبات مین وارد ہے انا وانت وما سوی ذلک خلقت لاجلک انا وانت وما سوی ذلک ترکت لاجلک یعنے پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مین ہون اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے پیدا کیا اور آن جناب نے جواب مین عرض کیا مین ہون اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے چھوڑ دیا اور لام لفظ لک مین واسطے افادہ معنی نفع کے ہے یعنے شہرت کبھی آدمی کو ضرر کرتی ہے کہ رجوع خلق اوسے کام سے باز رکھتی ہے اسلیے کہتے ہین الشہرۃ آفۃ والخمول راحۃ شہرت آفت ہے اور گمنامی راحت اور کبھی نہ مفید ہوتی ہے نہ مضر جیسا کہ شہرت اہل دنیا کے ظاہر ہے سو یہ شہرت دونون قسم سے علیحدہ بلکہ کمال نافع ہے کہ آپکے حال سے جو واقف ہو جاتا ہے آپ پر درود بھیجتا ہے اور آپکی پیروی کرکے سعادت دارین حاصل کرتا ہے اور بحکم من احیا

کلّھا احیا الناس جمیعاً اور من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا اوسکے اعمال کا
ثواب اون جناب کو بھی ملتا ہے ؛ للّٰہ در البوصیری حیث قال ؎ والمرء فی میزانہ اتباعہ ؛ فاعدر
اذن قدر النبی محمد ؛ یا نفع اتباع کا تابع کو حاصل ہوتا ہے مگر معاملہ تابع کا متبوع کی طرف نسبت
کیا جاتا ہے کہتے ہین ؛ بدکو بادشاہ نے قتل کیا اور فلان ملک لڑکر لیا حالانکہ جلاد اوسکے حکم سے
قتل کرتا ہے اور فوج لڑتی ہے پروردگار تقدس وتعالے فرماتا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من
ذنبک وما تاخر باوجود اسکے کہ حضرت گناہون سے پاک ہین یا حرف لام واسطے تخصیص کے ہے
اور دو قسم ہے بلا استحقاق مختص بہ نحو الجل للفرس اور مع الاستحقاق کقولھم المال لزید اور یہان
اس مقام کے قسم ثانی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے یہ اختصاص امر اتفاقی نہین بلکہ موجبات و مستلزمات
شہرت تمہاری ذات مقدسہ مین موجود اور اوسکے لیے مخصوص ہین واللہ تحقیق بحسنہ من بشارۃ اللہ
زدہ الفضل العظیم ہذا التحقیق مما تفردت بہ واللہ علیم حکیم **تفسیر آیات کریمہ وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین کے تفسیر مین** قال اللہ تعالے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ؛ ارک
بیعا سے ہے رحمۃ مفعول لہ ہے یا حال ای ذا رحمۃ قال علیہ السلام انما انا رحمۃ مہداۃ پہلی صورت مین
معنی آیت کے ہین خلق پر ہماری بڑی مہربانی ہے جو تمہین پیغمبر کیا اور اون کی ہدایت اور
رہنمائی کے لیے بھیجا اور دوسری تقدیر پر یہ معنے ہین ای محمدؐ نہ بھیجا ہمنے تمہین مگر مہربان ساری جہان پر
اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہین کہ ہر فرد اوسکا وجود صانع پر علامت اور اوسکی کسی خاص اسم
وصفت کا مظہر ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شے ہمارے کسی اسم وصفت کی مظہر ہے
وہ تمہاری رحمت سے بھی بہرہ ور ہے آلغرض عالم امکان مین کوئی چیز ایسی نہین کہ آپکی رحمت سے
مستفیض نہو کمالات موجودات کے وجود پر متفرع ہین اور وجود عالم کا آپ کے طفیل سے ہے
اگر آپ نہوتے عالم نہوتا لولاک لما خلقت الدنیا اور انبیا کے حق مین ارشاد ہوتا ہے وما ارسلنا من
رسول الا بلسان قومہ نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اوسکی قوم کے تا وہ لوگ بہ آسانی اوسکی
بات سمجھین اور اوس سے فایدہ حاصل کرین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین نہ بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت سارے جہان کے لیے کہ تمام عالم تمہاری ذات پاک سے
فایدہ اوٹھائے ایکروز آپنے جبریل امین سے پوچھا خدا تعالے نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا تمہین بھی

رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے انجام سے ڈرتا تھا جب آپ پر قران
اوترا اور پروردگار نے اوسمین میری تعریف کی ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین خوف
میرا زائل ہوا اور اپنی حسن عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا پیغمبرون کو آپکی ذات پاک سے یہ فائدہ
ہوا کہ آپ اور آپکے پیرو اون کی تصدیق کرتے ہین اور قیامت کے روز اونکی گواہی دینگے
اور اونکی تصدیق اور دشمنون کی تکذیب کرینگے اور فرشتون کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ پر درود بھیجتے
ہین اور بسبب اوسکی رحمت الٰہی کے مورد ہوتے ہین آپ فرماتے ہین جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے
خدا تعالے اوسپر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور ارواح کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے
اوس عالم مین اون کو ہدایت فرمائی اور راہ معرفت دکھائی پس دین فطری ہر شخص کا اسلام ہے
بعض اوسپر قائم رہتے ہین اور بعض تقلید آبا یا بسبب انہماک فی الدنیا کے کفر و شرک مین مبتلا ہو جاتے
ہین اوسوقت پھر شریعت ہدایت کرتی ہے جو قبول کرتا ہے نجات پاتا ہے اور جو نہین مانتا
اپنے پاؤن سے دوزخ مین جاتا ہے اور زمین کو آپکے وجود باجود سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر و شرک
سے پاک ہوئی اور نور ایمان کا چار طرف اوسکے پھیل گیا جہان بتخانے تھے مسجدین بن گئین جگہہ
ناقوس بجتے تھے اوذانین ہونے لگین خدا کا نام اوسپر ہر جگہہ پکارا جاتا ہے نماز روزے اور ریاضت
و عبادت کا ہر طرف چرچا ہے ؎ آنجا کہ بود نعرۂ فریاد مشرکان ۔ اکنون خروش نعرۂ اللہ اکبر است
منافقون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ آپکا کلمہ پڑھکر جان و مال اپنا بچا لیتے ہین اور قتل و غارت
سے محفوظ رہتے ہین اور کافرون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ بسبب آپکے استیصال سے محفوظ
رہے اگلے پیغمبرون کے وقت مین جو لوگ کفر و شرک کرتے فوراً ہلاک ہو جاتے نوح علیہ السلام
کی قوم طوفان مین غرق ہوئی اور عاد کو ہوا اوڑا لے گئی ثمود و اصحاب مدین پر جبریل علیہ السلام
نے ایک چیخ ماری کہ سب مر گئے اور اصحاب رس زمین مین دھس گئے قوم لوط علیہ السلام کو جبریل
علیہ السلام نے اپنے پرون پر اوٹھا کر آسمان کے نزدیک کیا اور وہان سے اولٹ دیا فرعون
کو دریائے نیل مین ڈبو دیا اور قارون زمین مین دھس گیا بنی اسرائیل مین ایک قوم بندر اور
بعض انبیا علیہ السلام کی امت سے ایک جماعت سور ہو گئے شداد کڑک سے ہلاک ہوا اور ابرہہ
کا لشکر ایک قسم کے پرندون نے ہلاک کیا آپکی وقت کے کافر طرح طرح کی سرکشی کرتے ہین مگر حکم

ہوتا ہے ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ اونپر عذاب نہ کرے گا جب تک ای رحمت عالم تو
اون مین ہے اور اسجگہہ ایک شبہہ اکثر اوقات مخالفین مین گذرتا ہے کہ آپکی شریعت مین جہاد فرض ہے
اور قتل وغارت قہر وغضب سے ناشی ہوتا ہے نہ رحمت وشفقت سے جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ جناب
روز بعثت سے وقت وفات تک خلق کی ہدایت ورہنمائی اور نصیحت وخیرخواہی مین مشغول رہے
یہی چاہتے جسطرح ہوسکے لطف ونرمی یا جبر وتہدید سے خلق کو راہ پر لائین اور دوزخ سے بچا
دیکر بہشت مین پہونچائین جہاد سے یہ غرض نتھی کہ ملک ومال ہاتھہ آئے یا کافرون سے اونکی ایذارسانی
واضرار کا بدلا لیا جائے بلکہ یہ مطلب تہا کسطرح خلق خدا عذاب دوزخ اور اوس عالم کی
مضرتون سے نجات پائے عجب اللہ من قوم یقادون الی الجنۃ بالسلاسل آپ فرماتے ہین تم پروانہ
کے مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور مین تمہارا کمربند پکڑے روک رہا ہون وقاتلوہم حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ اسیواسطے کہتے ہین دوزخکو پیدا کرنا عین رحمت ہے کہ خلق اگر بہشت
کی لالچ مین نہ آئیگی اوس سے ڈرکر گناہ چھوڑدیگی باپ جب اپنے بیٹے کو بیجا کام مین
مصروف دیکھتا ہے طرح طرح سے تنبیہ کرتا ہے اور اوستاد شفیق مار مار کر شاگردون کو پڑہاتا
لکھاتا ہے تنبیہ باپ اور اوستاد کے بیٹے یا شاگرد کے حق مین عین رحمت ہے نہ دشمنی وعداوت
مگر باپ اور اوستاد جب اپنے بیٹے یا شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اوس نصیحت کو عداوت
جانتا ہے اور احسان کے عوض اوسکی دشمنی اور ایذا پر کمر باندہتا ہے تو اوسوقت وہ ناصح مشفق
اوس محسن کش احمق کی شکل سے بیزار ہوجاتا ہے اور اوسکی نصیحت اور خیرخواہی سے دست بردار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اونکو نصیحت کرتے اور جسقدر آپ مہربانی فرماتے وہ مردود
زیادہ بیزار ہوتے ہروقت مذمت اور عداوت اور ایذا اور جنگ وجدال کے ساتھہ پیش آتے
لیکن آپ اونکی نالائق باتون اور ایذارسانی اور تمرد وسرکشی پر اصلا التفات نفرماتے اور اونکی بہلائی اور نجات
ہی چاہتے ایکبار صحابہ نے گذارش کیا یارسول اللہ دعا کیجیے خدا مشرکون کو غارت کرے فرمایا مین لعنت کرنیوالا نہین بہیجا گیا
جز این نیست کہ رحمت بہیجا گیا ایکدن عرض کیا یارسول اللہ ثقیف کے تیرون نے ہمکو جلادیا اونپر دعا کیجیے کہا خدایا ثقیف کو ہدایت فرما
طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کی شکایت کی اور اونکے حق مین بددعا چاہی فرمایا اللہم اہد
دوسا وائت بہم خدایا دوس کو ہدایت فرما اور اونکو یہان لے آ جنگ احد مین کافرون نے آپکے چچا

امیر حمزہ کو شہید کیا اور دندان مبارک سنگ ستم سے توڑا آپ خون چہرۂ مقدس سے پاک
کرتے اور کہتے اللھم اہد قومی فانھم لایعلمون خدایا میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہین جب آپ
طائف کو تشریف لے گئے وہان کے لوگون کو نصیحت کی مگر اونھون نے ہرگز نہ مانا اور اپنے غلامون
اور نوجوانون سے اسقدر پتھر پھکواے کہ پاؤن آپ کے خون سے رنگین ہوگئے جبرئیل آپ کی
خدمت مین آئے اور عرض کیا اے محمد خداتعالے نے تمہاری قوم کا کلام سنا اور اون کا ظلم
وستم دیکھا فرشتہ پہاڑون کا تمہاری خدمت مین بھیجا ہے جو چاہیے اسے حکم دیجیے پھر اوس فرشتے
نے آپکو سلام کیا اور کہا اے محمد خداتعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دین تو
دونون پہاڑ مکہ کے اوٹھاکر انکے سرپر مارون کہ یہ سب ہلاک ہوجائین فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ لوگ
ہلاک ہون بلکہ امیدوار ہون خداتعالے انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو اوسکی وحدانیت
کا اقرار کرین اور بندگی بجالائین بشارت اے امت محمد تمکو بشارت ہو کہ تمہارے مولی اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دشمنون کا ہلاک ہونا گوارا نہین کرتے تمہارا دوزخ مین جانا اور ہلاک
حقیقی مین مبتلا ہونا کب گوارا فرمائین گے ع دوستان را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری
اور احسانات آپکے خاص اس امت پر کہ حصر اور شمار سے زیادہ ہین دو قسم ہین اول مخصوص
بعض افراد جیسے قتادہ کی پھوٹی آنکھ اور ابورافع کا ٹوٹا پاؤن آپکے ہاتھ کی برکت سے اچھا ہوگیا
اور عبدالرحمن بن عوف کے مال اور انس بن مالک کے مال وعیال مین برکت ہوئی اور ابوبکر کو
کو سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن لگادیا زہر نے اثر نہ کیا اور جابر کا بہت قرض تھوڑے
خرمون سے ادا کرادیا دوسری قسم تمام افراد امت کو شامل ہے کہ پروردگار عالم نے طفیل آپکی اس
امت کو روز ازل بہترین امم لکھدیا اور اوسکا مرتبہ سب امتون سے زیادہ کیا ہزارون گنہگار
اور نعمتین آپکی سبب سے ہاتھ آئین اور دوزخ سے بوسیلہ اونکے رہائی پائی اجماع ہمارا حجت
ہوا اذان و اقامت و نماز پنج گانہ پائین ہیئت اور سورۂ فاتحہ اور آمین اور ماہ رمضان
اور روز جمعہ اور دوام علمہ او تیمم اور بہت خوبیان اور آسانیان اور کمالات بطفیل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے واسطے خاص ہوئی اور بہت پاک چیزین جو اگلی امتون پر حرام تہین
ہمارے لیے حلال ہوئین بلکہ عزت ابدی اور نعمت الہی ہمپر تمام ہوئی اور ہمارے دین مین کسیطرح کی

تنگی نہ ہو گی قیامت کے دن انشاء اللہ تعالے اعضاء وضو ہماری نورانی ہونگے اور ہم سب امتوں سے
اونچے مکان پر بیٹھیں گے اور ہماری گواہی سے پیغمبر اپنے منکروں اور دشمنوں پر غالب آئیں گے
اور صدقہ اور خیرات کا ثواب بعد مرنے کے اس امت کو پہونچتا ہے اور خطا و نسیان و اکراہ پر انسے
مواخذہ نہیں اور قحط عام و خسف و مسخ سے محفوظ و مامون ہیں اور سوا انکے ہزاروں خوبیاں
اور بزرگیاں اس امت کو آپکے طفیل عنایت ہوئیں کہ اگلی امتوں سے کسیکو نہ ملیں اور سب سے
بڑی دولت جو عنایت ہوئی آپکی شفاعت ہے اس سے زیادہ مہربانی و عنایت کیا ہوگی کہ آپ وقت
ولادت سے روز وفات تک ہم گنہگاروں کی شفاعت اور غمخواری میں مشغول رہتے ہم آرام سے
سوتے ہیں اور آپ ہماری بخشش کے لیے رات کو جاگتے ہم عیش و عشرت میں مشغول ہیں اور وہ
جناب ہماری فکر میں گریان و ملول رہتے اور اب بھی ہماری خیر خواہی میں مصروف ہیں ہمارے
اعمال جناب کی حضور میں پیش کیے جاتے ہیں نیکیوں پر شکر کرتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں
آپ فرماتے ہیں حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم میرا جینا اور مرنا تمہارے لیے بہتر ہے قیامت کے دن عمامہ
سر مبارک سے اوتارینگے اور بکمال عجز و نیاز جناب باری میں عرض کرینگے رب امتی امتی اللہ عز و جل
فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم یعنی البتہ آیا تمہارے
پاس رسول تم ہی میں سے جسپر تمہارا مشقت میں پڑنا گران ہے تمہاری بھلائی پر حریص مسلمانوں پر مہربان
ہے مہربان جب وہ رحمت عالم پیدا ہوئے پروردگار کو سجدہ کیا اور امتی فرمایا کہتے ہیں جسوقت
آپکو قبر مبارک میں اوتارا ہونٹوں کو جنبش تھی فضل یا قثم بن عباس نے لبہائے مبارک سے کان
لگا کر سنا آہستہ آہستہ فرماتے تھے رب امتی امتی شب معراج جب مرتبہ قاب قوسین او ادنی
سے مشرف ہوئے اوسوقت بھی ہمکو دعا و سلام کے ساتھ یاد فرمایا السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
روایت ہے کہ جب مولا علی رضہ نے صدیق اکبر کو قبر میں اوتارا بے اختیار نعرہ مارا لوگوں نے سبب
پوچھا فرمایا میں نے وہ دیکھا جو تمکو نظر نہ آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابوبکر
کی قبر پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں الٰہی میری امت کے بوڑھوں کو طفیل ابوبکر کے بخشدے کہتے ہیں
ایکبار حکم آیا کہ امت کی بخشش تمہارے رات کے جاگنے پر موقوف ہے یعنی اگر آدھی امت کی بخشش
چاہتے ہو آدھی رات اور دو تہائی کی تو دو تہائی اور تہائی کی تو تہائی اور ساری امت کی بخشش

منظور ہے تو ساری رات جاگو آپ نے تمام رات جاگی اور نماز مین کھڑا رہنا اختیار کیا یہانتک
کہ پانوے مبارک پر ورم آگیا انس بن مالکؓ کہتے ہین مین نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے
دن آپ میری شفاعت کرین فرمایا مین کرنے والا ہون عرض کیا اوسدن آپکو کہان ڈہونڈون
فرمایا صراط پر عرض کیا وہان نہ پاؤن تو کہان تلاش کرون فرمایا میزان کے پاس عرض کیا
وہان بہی نپاؤن تو کہان ڈہونڈہون فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہہ سے کہین نہ جاؤن گا۔
توجیہ تخصیص ان مواقع کی شاید اس نظر سے ہے کہ امت کو ان جگہون پر دستگیری کی زیادہ
حاجت ہوگی صراط پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کی اوس جگہہ دستگیری کرکے دوزخ سے
بچائین حوض کوثر پر اسلیے کھڑے ہوینگے کہ امت کے پیاسون کو پانی پلائین اور میزان پر اسواسطے
کہ امت کے اعمال اپنے روبرو تلوائینگے اگر کسی کی برائیان غالب ہون شفاعت کرکے بخشوائین ابن عمر
مرفوعًا روایت ہے قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے منبرون پر بیٹھے ہونگے مین خدا کے حضور
کھڑا ہون گا حکم ہوگا کیا چاہتا ہے عرض کرونگا حساب امت کا جلد کرے پہر حساب امت کا ہوگا
بعض خدا کی رحمت اور بعض میری شفاعت سے جنت مین جائینگے اور مین شفاعت کرتا ہونگا
یہانتک کہ مجھکو چٹھی اونکی رہائی کی عنایت ہوگی جنکے حق مین دوزخ کا حکم ہو چکا یہانتک کہ داروغہ
دوزخ کا کہیگا اے محمد تمنے غضب پروردگار کا اپنی امت مین اصلا نہ چہوڑا ع ہر کرا ہمچو تو
پیشوا باشد ۔ نا امید از خدا چرا باشد ۔ چون نشان شفاعت کبری ۔ یافت با نام نامیت طغری
امتان با گناہ گار رہیا ۔ تو از بند امید وار رہیا ۔ بزاز طبرانی ابو نعیم مرفوعًا روایت کرتے ہین مین
اپنی امت کی شفاعت کرونگا یہانتک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا مین کہونگا
اے رب مین راضی ہوا اور آپ فرماتے ہین میرے بعد میری امت پر آپس کی خونریزی اور اگلی
امتون کے آفات سے جو کچھ آنے والا تہا مجہے دکہایا گیا مین نے خدا سے سوال کیا قیامت کو لوگونکی
شفاعت کی اجازت دے اللہ تعالی نے قبول فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکرات حضرت
رات بہر کھڑے اور یہ آیت پڑہتے رہے ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
اگر تو انپر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو انکو بخشدے تو بیشک تو غالب ہے
حکمت والا صحیح مسلم مین ہے ایکروز آپ نے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن

تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم خدایا اونھون نے بہت لوگون کو بہکا دیا پس جسنے میری
پیروی کی وہ میرے ساتھ ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا ہے رحم کرنے والا اور
یہ قول عیسی علیہ السلام کا پڑھا ان تعذبھم فانھم عبادک الآیہ پھر کہا اللھم امتی امتی اور رونے لگے
خطاب آیا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک یعنی بیشک ہم تجھے تیری امت کے معاملے مین راضی کردینگے
اور غمگین نہ کرینگے دیلمی نے روایت کیا آپنے بعد نزول اس آیت کے ولسوف یعطیک ربک
فترضی یعنی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو اوس سے راضی ہو جائیگا فرمایا مین ہرگز راضی نہونگا
جبتک ایک ایک امتی بہشت مین داخل نہ کرون کا نقل ہے امام محمد باقر مسجد کوفہ مین وعظ کہتے
تہے اثنائے بیان مین فرمایا اے کوفیو تم کہتے ہو یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے قل یا عبادی الذین
اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کہدے اے میرے
گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بیشک خدا سب گناہ بخشدیتا ہے بیشک وہ بخشنے والا
رحم والا ہے اور ہم اہلبیت کے نزدیک یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی
بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا اس آیت مین حضرت سے راضی کرنے کا
وعدہ فرماتے ہین اور آپ راضی نہوئینگی جب تک سب امت نہ بخشوائین ہدایۃ العزیز مقام
محبت اس قسم کی باتون کی گنجائش رکھتا ہے علاوہ برین وہ جناب مامور بشفاعت ہین اور اصرار
بندۂ مامور کا مولی کے امر پر غایت انقیاد اور کمال فرمان برداری پر دلالت کرتا ہے اگر بادشاہ
کسی خاص مقرب کو حکم دے کہ ہماری حضور مین گنہگارون کی شفاعت کیا کرے اور وہ مقرب
اس کام مین اصرار کرے اور اونکے بخشوانے کے لیے الحاح وزاری کرتا رہے عقل سلیم
کے نزدیک یہ فعل اوسکا طریقہ رضا و تسلیم کے خلاف نہین بلکہ عین تعمیل حکم ہے بعض علما اس مطلب
کو نہ پہونچے ظاہر پر نظر کرکے اس لفظ سے منکر ہوگئے حالانکہ خدائے کریم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت
فرماتا ہے یجادلنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے حق مین دیکھو مجادلہ نہ راضی ہونے سے
کہین زیادہ ہے اللہ تعالے نے ہم گنہگارون کا ہاتھ آپکے ہاتھ مین دیا اور ہماری مغفرت آپکی شفاعت
پر موقوف کی آپ ہماری شفاعت مین کسطرح اصرار نہ کرین اللہ تعالے فرماتا ہے ولو انھم
اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنے اگر وہ جب اپنے

جانون پر ظلم کرکے تیرے پاس آئین پہر خدا سے بخشش چاہین اور بخشش چاہی اونکے لئے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاوین تنبیہ اس آیت سے تین مطلب نہایت نفیس ثابت ہوئے اول وعدۂ قبول شفاعت کہ تو اونکی بخشش چاہیگا تو ہم اونہین بخشدینگے دوم توسل مقبولان خدا سے موجب حصول مدعا ہے جو بات اونکے وسیلے اور واسطے سے حاصل ہوتی ہے بلا وسیلے نہین ہوسکتی چنانچہ لفظ جاؤک اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہونا مغفرت مین اثر تمام رکھتا ہے **حکایت** تفسیر مدارک مین نقل کیا بعد دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا اور قبر مبارک پر گرکر خاک پاک اوسکی اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو ہمنے سنا اور جو آپ پر اوتارا گیا اوسمین یہ آیت ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ مین نے اپنے جان پر ظلم کیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہون آپ میرے رب سے میری بخشش چاہین قبر مبارک سے ندا آئی قد غفر لک تو بخشا گیا **حکایت** محمد بن حرب ہلالی سے منقول ہے مین قبر مبارک کے قریب بیٹھا تھا ایک بادیہ نشین آیا جب زیارت سے فارغ ہوا کہا اے خیر الرسل خدا تعالی نے تمپر سچی کتاب نازل کی اور اوسمین فرمایا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکی شفاعت چاہتا ہون راوی کہتا ہے بعد اس واقعہ کے مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اوس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دے کہ حق تعالے نے میری شفاعت سے گناہ اوسکے بخشدیے **حکایت** منقول ہے ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے قریب کھڑے ہوکر کہا خدایا تو نے ہمین بندون کی آزاد کرنے کا حکم دیا یہ تیرا حبیب ہے اور مین تیرا بندہ اپنی حبیب کی قبر پر مجھے دوزخ سے آزاد فرما ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے سب خلق کی کیون نہ چاہی جا ہمنے تجھے آزاد کیا ؎ ان الملوک اذا شابت عبیدہم ✤ فی رقہم اعتقوہم عتق ابرار ✤ وانت یا سیدی اولی بذا کرما ✤ قد شبت فی الرق فاعتقنی من النار ✤ **حکایت** کہتے ہین حاتم اصم جب روضۂ مقدسہ پر پہونچے کہا الٰہی ہم زیارت قبر پیغمبر سے مشرف ہوے اس مقام شریف سے ہمین محروم مت پہیر ندا آئی ہمنے تجھے زیارت قبر حبیب کی اجازت بدون قبول کیے نہدی یعنے ہمنے پہلے تجھے قبول کرلیا جب اس دولت سے مشرف کیا پہر جا اور جو زائر تیرے ساتہ مین

کرتم سب بخشے گئے حکایت منصور روانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا امام مالک رح
سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہہ کرون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف فرمایا اپنا
منہہ حضرت سے کیون پہیرتا ہے وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب مین وسیلہ
ہین انکی طرف منہہ کرکے درخواست شفاعت کی کر وہ تیری شفاعت جناب الٰہی مین کرینگے
اور یہ آیت پڑہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیہ سوم یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر
دلالت کرتی ہے کہ ہمین ایسے مہربان پیغمبر کی امتین کیا پہر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش
اونکے دل مین پیدا کی پہر اون سے وعدہ کیا اگر تم گنہگاران امت کے لیے استغفار کروگے تو
مین اونکی توبہ قبول کرون گا اور اونپر رحم فرماؤن گا چنانچہ وہ جناب بمقتضای اوس محبت کے
ہمارے لیئے ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور خدا کی رحمت سے امیدوار ہے کہ استغفار آپکی
ہمارے حق مین قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخشدے کہ کریم جس سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے
دلشم باقیل ست اللہ کریم ست و رسول او کریم ٭ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ٭ اکبر و ز سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری مین عرض کیا الٰہی میری امت کا حساب میرے تعلق کر کہ سوا میرے
اونکے گناہون سے کوئی خبردار نہو حکم آیا اے محمد وہ تیری امت اور میرے بندے ہین مین تجہسے
زیادہ مہربان ہون مین اونکا حساب اور کے تعلق نہ کرون گا تاکہ توبہی اونکے گناہون سے خبردار نہو
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قیامت کو منادی ندا کرے گا اے امت محمد مین نے اپنا
حق تمہین معاف کیا تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ العزیزا اگرچہ گناہ حد
سے بڑہ گئے مگر فتوای لاتقنطوا من رحمۃ اللہ سب گنہگارون کے واسطے کافی ووافی ہے اور لا تیاسوا
من روح اللہ سب مفلسون کے لیئے دستاویز کامل بخشنے والا موجود ہے پہر ہراس کس بات
کا ہے اگر تو خرابات ہوا مین قید ہے ملائکہ معصومین مصلائے قدس پر بیٹہے تیرے حق مین استغفار
کرتے ہین ویستغفرون لمن فی الارض اور جو تو لوث معصیت سے آلودہ ہے دریای کرم تیرے
پاک کرنے کے لیے بہہ رہے ہین اس لطف وکرم کو دیکہہ کہ تو ظلم کرتا ہے اودہر سے فضل ہوتا ہے ان
ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم ایکبار عتاب کرتے ہین تو بیسیون مرتبہ مہربانی فرماتے ہین اور جو
ایکبار رحمت کی ستاتے ہین تو دس طرح تیرے دل مجروح پر مرہم تسلی کا رکہتے ہین کبہی کہتے ہین

نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم میرے بندون کو خبر دے کہ مین ہی بیشک بخشنے والا مہربان ہون اور
کبھی فرماتے ہین ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً بیشک اللہ سب گناہ بخشدیتا ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے
کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تمہارے پروردگار نے رحمت اپنی پر مقرر کی اور کبھی کہتے ہین رحمتی وسعت
کل شیٔ میری رحمت ہر چیز کو عام ہوی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانو جو مین
جانتا ہون تو بہت رؤو اور تھوڑا ہنسو اور روتے اور ماتم کرتے جنگل کو نکلو وحکم آیا میرے بندو کو
میری رحمت سے کیون نا امید کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا کی رحمت سو حصے ہے
ایک حصہ دنیا مین اور ننانوے ۹۹ آخرت مین الغرض اوسدن کوئی ہلاک نہوگا مگر جو ازل مین ہلاک ہوا
اوس روز خدا اپنے بندون پر اسقدر رحمت کریگا کہ شیطان بھی بار بار گردن اوٹھا کر دیکھیگا
شاید آج مجھے بھی بخشدینگے اور میرے گناہون سے بھی درگذر فرمائینگے ایک اعرابی نے
حضرت سے عرض کیا قیامت کے دن حساب بندون کا کون لیگا فرمایا خدا تعالی اعرابی یہ سنکر
ہنسا اور کہنے لگا خدا تعالے کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے اور جب حساب
کرتا ہے سختی نہین کرتا آپنے فرمایا اعرابی فقیہ ہے سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہین کسی
لڑائی مین ایک لڑکا قید آیا وہ دہوپ مین کھڑا تہا ماں اوسکی خیمہ سے دوڑی اور گود مین اوٹھا کر
چھاتی سے لگا لیا صحابہ یہ حال دیکھکر بیچین ہوئے آپنے فرمایا خدا تعالی تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان
ہے یہ بات سنکر ایسے خوش ہوئے کہ کبھی نہوئے تھے الغرض انصاف کر ایسے مالک مہربان کی نافرمانی
کرنا اور اوسکا حکم نہ بجالانا کیسی سخت بے حیائی ہے اگر اس احسان فراموشی پر اوسنے نظر فرمائی یقین
جان تیرا ٹھکانا کہین نہ تہا کہ جسطرح رحم وکرم اوسکا بے انتہا ہے قہر وغضب بھی اوسکا نہایت
نہین رکھتا فرشتے مقرب اور پیغمبر اولو العزم اوسکے خوف سے تہراتے ہین اور بڑے بڑے عارف
و عالم اوسکے قہر سے بید کی طرح کانپتے ہین آدم علیہ السلام ایک خطا پر تین سو برس روئے عمر بھر
شرم سے آسمان کی طرف منہہ نکیا اگر تمام عالم کے آنسو جمع کیے جائین آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ
نکلین حضرت داؤد پیغمبر ہمیشہ آدہی رات عبادت کرتے اور آدہی رات سوتے جب سے خطا مین مبتلا
ہوئے سونا بالکل موقوف کیا جب کہانا کہاتے اسقدر روتے کہ آنسو کہانے مین مل جاتے روتے روتے
آنکھون مین ناسور ہوگئے اور آنسوؤن کے بہنے سے رخسارون مین غار پڑگئے جب روز نوحہ کا

انا منادی ندا کرتا آج داؤد اپنے حال پر رونے جاتے ہین جسے نوحہ اونکا سنتا ہو جنگل کو جائے
آدمی بستیون سے اور پرند گہونسلون سے اور وحشی جنگلون سے اور دام و دد پہاڑون سے
آتے آپ اول اپنے مالک کی ثنا کرتے پہر بہشت و دوزخ کا ذکر فرماتے اور اپنی خطا پر اسقدر
روتے کہ لوگ اونکے سننے پر خوف خدا اور خوف دوزخ سے روتے روتے مرجاتے اکیدن
تیس ہزار آدمی مرگئے اور دو لونڈیان آپکو پکڑی رہتین کہ اعضا بدن کے خوف خدا سے پہٹ نہ جائین
یحیی بن زکریا علیہما السلام جنگل مین جاکر رویا کرتے اکبر وز حضرت زکریا آپکے پیچہے گئے دیکہا کہ پیاس
سے بیتاب ہین اور ہزار دن مین پاؤن ڈالے کہڑے ہین الہی قسم تیری عزت کی جبتک تو
مجھے میرا ٹہکانا نہ بتلاوے گا پانی نہ پیون گا اور اسقدر روئے کہ منہہ کا گوشت گلگر گرا حضرت
ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپا اور رویا کرتے جب نماز کو کہڑے ہوتے جوش
دل کی آواز ایک میل تک جاتی اکبر وز جبریل علیہ السلام پیام لائے خدا تعالے فرماتا ہے اے ابرہیم
اسقدر کیون روتا ہے کہین تونے کہ دوست کو دوست سے ڈرتے دیکہا ہے کہا ای جبریل
جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بہول جاتا ہون صدیق اکبر رضنے باوجود اوس قرب
ومنزلت کے ایک پرندے سے کہا کاش مین تجسا ہوتا اور آدمی نہ پیدا کیا جاتا ابوذر کہتے ہین کاش مین
پیڑ ہوتا کہ کاٹا جاتا عمران بن حصین کہتے ہین کاش مین راکہہ ہوتا کہ آندہی مجہے اوڑا لیجاتی ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کہا کرتین کاش مین دنیا مین نام ونشان نہوتا اور صدیق اکبر رض
فرماتے اے لوگو روؤ اور جو رونا نہ آوے بزور رونے پر متوجہ ہو لکہا ہے ایکرات آپ نماز مین قرآن
پڑہتے تہے جب اس آیت پر پہونچے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ اسقدر
روئے کہ صبح ہوگئی اور آنسو آنکہہ سے جاری تہے کسی نے پوچہا آپ اسقدر کیون روتے ہین فرمایا
بہشت ہمارے جان ومال کی قیمت ہے شاید قیامت کے روز پروردگار تعالے اس جنس ناکارہ
کو کہ جسمین ہزارون عیب اور نقصان ہین بحکم خیار عیب رد فرمائے اور وہ قیمت کامل کہ اس
بیع کی حیثیت سے کرورون درجہ زائد ہے عنایت نہ کرے کیسا خسارہ ہو ❁ قدسی نہ دائم
چون شود سودائے بازار جزا ❁ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل ❁ عمر بن الخطاب رض
کہ مشرف بہ تشریف لو کان بعدی نبی لکان عمر ہین قرآن سنکر اکثر بیہوش ہوجاتے کہ لوگ اونکی

عیادت کو آتے اور روتے رہتے اونکے منہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تہے اکثر فرمایا کرتے کاش
عمر پیدا نہوتا ایکروز راہ مین جاتے تہے کوئی شخص قرآن پڑہ رہا تہا جب اس آیت پر پہونچا ان عذاب
ربک لواقع بیشک تیرے رب کا عذاب البتہ واقع ہوگا نیچے سے اوترے اور دیوار سے تکیہ لگا کر دیر تک
بیٹہے رہے لوگ اوٹہا کر لے گئے مہینہ بہر بیمار رہے کسی نے منصور بن مخرمہ کے سامنے یہ آیت پڑہی
یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا کہ فرمایا مین متقی نہین مجرم ہون
ایکبار پہر سنا دی اونسے پہر تری ایک چیخ ماری اور انتقال فرمایا عطا سلمی نے خوف الہی سے چالیس
برس آسمان کی طرف نگاہ نہ کی ایکدن نگاہ اوٹہ گئی دہشت سے گر پڑے عطا کہتے ہین اگر آگ
بہرکائی جلے اور منادی ندا کرے جو اس آگ مین گر جائے ہمیشہ کو فنا ہو اور حساب روز قیامت
سے نجات پائے واللہ مجہے ایسی خوشی ہو کہ آگ مین گرنے سے پہلے شادی مرگ ہو جائے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنکی عصمت سے زمین و آسمان آراستہ ہوا اور خطبہ سلطنت دارین اونکے
نام نامی پر پڑہا گیا خدا کے عدل سے اسقدر ڈرتے کہ اگر ایک ذرہ اونکے درد و غم کا خلق پر چمکتا
کسی کے دل مین خوشی کی بو نہ آتی ہر روز ستر یا سو بار کلاہ خواجگی سر سے اوتارتے اور بہزار عجز و
نیاز سے استغفار کرتے ؎ جگر خون می شود زین یاد ما را ٭ ز استغنائے حق فریاد ما را ٭ اے عزیز
تو نے سنا پیغمبرون اور صدیقون کا خدا کی خوف سے کیا حال تہا تجہے باوجود اس خطاکاری
اور روسیاہی کے کس بات پر اطمینان ہے کہ قہار مطلق کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے قہر و غضب
سے نہین ڈرتا عمر تیری چالیس سے زیادہ ہوئی مگر عاقبت کی کچہ فکر نہ کی وقت وہ آیا کہ آب دیدہ سے
وضو کرکے بہ کمال عجز و زاری اپنے مالک سے عرض کر الہی تو غفار ہے اور مین گنہگار گنہگار کا ٹہکانا
تیرے در کے سوا کہان ہے الہی اب یہ روسیاہ تیرے در پر آپڑا محروم مت رکہہ کہ اگر تو اوسے
محروم کرے گا کہین کا نرہے گا ؎ الہی عبدک العاصی اتاک ٭ مقرا بالذنوب وقد دعاک ٭
فان ترحم فانت لذاک اہل ٭ وان تطرد فمن یرحم سواک ٭ اگرچہ مجہسے بندگی نہوئی مگر تیرا بندہ ہون
تیری بے نیازی سے خائف اور تیری بندہ نوازی کا شرمندہ ہون الہی اگرچہ طاعت میری ناقص
ہے مگر اجر کامل عنایت فرما کہ تو کریم ہے اور کریم دیتے وقت نقصان خدمت پر نظر نہین کرتا الہی
میرے گناہون پر نظر نکر اپنے فضل و کرم کو دیکہہ کہ اون سے کہین زیادہ ہے ایک قطرہ تیرے دریائے

کرم کا ہزار دن حصہ معصیت کے رہو سکتا ہے ❊ گناہ من اگر از حد بیرون ست ❊ ہزاران بار زان
فضلت فزون است ❊ اگر باشد دو صد خرمن گناہم ❊ توانی سوختن از برق آہم ❊ اگر باشد
ز عصیان صد کتابم ❊ توانی شستن از چشم پر آبم ❊ الٰہی اگرچہ گناہ میرے حد سے گذر گئے لیکن
تیرے رحم و کرم کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ❊ خدایا رحمت دریاے عام ست ❊ وز انجا
قطرہ ما را تمام ست ❊ اگر آلایش خلق گنہگار ❊ فروشوی از ان دریا بیکبار ❊ نگردد تیرہ آن دریا
زمانی ❊ وز و روشن شود کار جہانی ❊ الٰہی تو فرماتا ہے اے فرزند آدم جبتک تو مجھسے دعا کرے گا
اور بخشش کی امید رکھے گا مین تیرے گناہ بخشتا رہونگا اور جو تیرے گناہ آسمان تک پہونچین گے
اور پھر مجھسے بخشش چاہے گا مین بخشدونگا اور مجھے کچھ پرواہ نہین اگر تو زمین کے برابر گناہ کریگا
اور شرک نکریگا مین زمین کے برابر تیرے لیے بخشش کرونگا اور مجھے کچھ پرواہ نہین سو
مینے بہت گناہ کیے اب شرمندہ ہوکر تیرے در پر حاضر ہوا اور تجھسے مغفرت چاہتا اور امید بخشش
رکھتا ہون الٰہی مین نے سنا ہے قیامت کے دن دو شخص دوزخ سے نکالے جاوینگے تو
فرماے گا جو ایذا گذری انکے فعل کا بدلا تھا مین بندون پر ظلم نہین کرتا ان دونون کو پھر دوزخ
مین لے جاو ایک جھپٹ کر دوزخ کی طرف چلے گا اور دوسرا ٹھہر کر حکم ہوگا انہین پھیر لاؤ
اور سبب اس شتابی اور توقف کا دریافت کرو پہلا کہے گا خدایا اسقدر تکلیف و مصیبت نافرمانی
سے اوٹھا چکا تھا اب بھی تعمیل حکم مین تاخیر کرتا دوسرا عرض کرے گا الٰہی مین تجھسے یہ توقع
نرکھتا تھا کہ مجھے دوزخ سے نکالکر پھر ڈالے گا حکم ہوگا انہین بہشت مین لیجاؤ ہمنے قصور دونون کا
معاف کیا اے میرے رب مین بھی تجھسے یہ امید نہین رکھتا کہ تو باوصف اس فضل و کرم کے مجھسے گناہون پر
مواخذہ کرے گا الٰہی مین نے کیمیاے سعادت مین دیکھا ہے کسینے یحیی بن اکثم کو خواب مین دیکھا
پوچھا خداے باری نے تمسے کیا کیا کہا جب مین گیا مجھسے فرمایا اے شیخ تو نے یہ کام کیا اوسوقت
کمال ہراس اور خوف مجھپر غالب ہوا عرض کیا مجھے عبد الرزاق معمر سے معمر نے زہری سے اونہون
نے انس سے اونہون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جبرئیل سے
جبرئیل نے تجھسے خبر دی کہ تو فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی مین بندہ سے وہ کرتا ہون جو کچھ بندہ
مجھسے امید رکھتا ہے اور مین تجھسے امید رحمت و کرامت کے رکھتا تھا نہ یہ کہ مجھے حساب مین سخت

پڑے گا فرمایا جبریل نے سچ کہا میرے پیغمبر نے سچ کہا انس نے سچ کہا زہری نے سچ کہا معمر نے سچ کہا
عبد الرزاق نے سچ کہا مین نے تجہپر رحم کیا یحیی کہتے ہین بہ رحمت و کرامت کا خلعت مجھے عنایت ہوا
اور بہشت کے خادم میرے سامنے کہڑے ہوے اوسوقت مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کبھی نہوئی تہی اسو
امیرے مولی اے میرے مالک امیرے پالنے والے مجھے انواع نعمت اور کرامت سے نوازیو اے
اے رحیم اے کریم اس گنہگار روسیاہ بندی نے یہ روایت ایک عالم کی کتاب مین دیکہی اور یہ بات
تیرے رحم و کرم سے کچھ بعید نہین کہ تو سب چیز پر قدرت رکہتا ہے اور جو چاہے کرسکتا ہے مین بہی
تجہسے رحم و کرم کی امید رکہتا ہون اور جانتا ہون کہ تو بہی مجھے حساب مین بحث نہ پڑیگا یحیی بن اکثم
کیطرح مجھے خلعت کرامت و رحمت کا عنایت کر اور دوزخ سے محفوظ رکہہ بہشت مین داخل فرمانا
مجھے بہی اونکی طرح خوشی حاصل ہووے ذلک ہو الفوز الکبیر وانت علی ما تشاء قدیر **چوتہا باب**

آپ کے حسن ظاہری کے بیان مین

قال اللہ تعالے یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا اے نبی ہمنے تجہے بہیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اوسکے حکم سے بلانے والا اور چراغ چمکتا **فایدہ**
علمانے اس جگہہ چار وجہ تشبیہ کی بیان فرمائین **اول** جسطرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے
اور مکان روشن ہوجاتا ہے اسیطرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے کفر و شرک
کی تاریکی دور ہوے اور تمام عالم نور ایمان و عرفان سے منور اور روشن ہوگیا **دوم** جس گہر
مین چراغ ہوتا ہے اوسمین چور نہین جاتا اسیطرح جس دل مین حضرت کی محبت کا چراغ روشن
ہے وہ دزد متاع ایمان یعنے شیطان اوسپر قابو نہین پاتا **سوم** چراغ کا نور خانہ تیرہ کو روشن
کرتا ہے اور آپکی محبت کا نور دل تیرہ کو روشنی بخشتا ہے **چہارم** جس گہر مین چراغ ہوتا ہے وہان
بیٹہنے سے جی نہین گہبراتا اسیطرح جسدل مین حضرتکی یاد ہے غم و الم اوسکے پاس نہین آتا اور بعض مفسرین نے منیر
کو آفتاب سے تفسیر کرتے ہین اور کریمہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا و جعل فیہا سراجا و قمرا منیرا کو اس تفسیر
کی دلیل ٹہراتے ہین اس تقدیر پر وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جسطرح سورج کا نور تمام عالم مین محیط ہے اسیطرح
سارا جہان آپکے نور سے منور ہے اور جسطرح خدا تعالی نے ستارونکو مسافرونکی رہنمائی کیواسطے بنایا اور آفتاب کو
اسباب مین روشنی ممتاز فرمایا اسیطرح انبیا علیہم السلام کو گمراہونکی ہدایت کیواسطے بہیجا اور ہمارے حضرتکو سبہین تمام مصلحت

تمام فضائل اور کمالات مین اونسی افضل و اکمل کیا والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ یعنے اے محمد قسم
تیری روے درخشان کے کہ صبح کے مانند روشن و تابان ہے اور قسم تیرے زلف مشکین کی
کہ رات کی طرح سیاہ ہے ما ودعک ربک وما قلیٰ نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن پکڑا طٰہٰ
ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ طا کے عدد نو اور ہا کے پانچ ہین نو اور پانچ چودہ ہوتے ہین یعنے
اے چودہوین رات کے چاند ہمنے تجھپر قرآن اسلیے نازل نہین کیا کہ تو مشقت مین پڑے والنجم
اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غویٰ شفا مین امام جعفر صادق رح سے نقل کرتے ہین نجم سے ذات پاک
اور دل مبارک مراد ہے ملا علی قاری اوسکی شرح مین کہتے ہین آپکا دل بھی نور ہے اور بدن بھی
نور بلکہ سب انوار اوس سے روشن ہین آپنے دعا کی اللھم اجعلنی نورا اور خدا عز وجل نے اونہین
نور فرمایا تو بدن شریف کے نور ہونے مین کیا شبہہ رہا پس معنی آیت کے یہ ہین قسم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اونکے دل کی وہ گمراہ نہوے اور نہ بے راہ چلے جو لوگ راہ و رسم
محبت سے واقف ہین لطف اس قسم کا جانتے ہین کہ جسطرح محب اپنے محبوب کی قسم کہا کر اوسے
الزام وضع کرتا ہے یہان بھی وہی قاعدہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے مجھے اپنے پیارے محمدؐ کی قسم
ہے وہ ان باتون سے پاک اور منزہ ہے آور سلمی تفسیر حقائق مین طارق اور نجم ثاقب سے
بھی ذات بابرکات مراد لیتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین اول عام پھر خاص سے تعبیر کرنا تفخیم
شان کیلیے ہے اور اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ہدایت بجمیع اصنافہا
آپکی طرف راجع ہے امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون
یعنے رنگ آپکا کمال روشن تھا کان عرقہ اللؤلؤ گویا آپکا پسینہ موتی ہے اذا مشی تکفا حیب چلتے
پاون اوٹھا کر چلتے یعنے دلیرون اور راہرو یا کی طرح ما مسست دیباجہ ولا حریرا الین من کف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین نے کوئی دیبا و حریر حضرت کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ چھوا اور کوئی مشک و عنبر آپکی خوشبو
سے زیادہ خوشبودار نہ سونگھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان مین نے حضرت کو شب ماہ مین دیکھا فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو احسن عندی من القمر پہر مین نے شروع کیا کبہی آپکو دیکہتا
اور کبہی چاندکو اور آپ پر سرخ دہاری دار حلہ تہا پس ناگاہ مجہے حضرت چاند سے زیادہ خوبصورت
معلوم ہوتے تہے ابوہریرہ کہتے ہین ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس
تجری فی وجہہ یعنے مین نے کوئی شے حضرت سے زیادہ خوبصورت نہ دیکہی گویا آفتاب اونکے چہرہ
مین رواں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتین
اور آپکے دانتون کا نور دہوپ کی طرح اونپر پڑتا بعض صحابہ سے منقول ہے خوشی کیوقت چہرہ
مبارک اسقدر چمکتا کہ دیوارون کا عکس اوسمین نظر آتا اور ابن عباس فرماتے ہین اذا تکلم رؤی
کالنور یخرج من بین ثنایاہ جب آپ کلام کرتے یہ معلوم ہوتا گویا نور آپکے اگلے دانتون سے
نکلتا ہے بعض صحابہ کہتے ہین اگر تو حضرت کے چہرے کو دیکہتا تو یہ معلوم ہوتا گویا آفتاب طلوع
کرتا ہے ایکبار عائشہ رض نے پوچہا آپ خوبصورت ہین یا یوسف فرمایا مین ملیح زیادہ ہون اور
وہ خوب گورے تہے نکتہ نمک کا خاصہ ہے ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے اور جس کہانے مین
پڑتا ہے اوسے مزہ دار کردیتا ہے اسلیے حکیم مطلق نے اوس ہادی برحق کو ملیح کیا تاکہ ایک عالم کو
اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاق معرفت سے بہرہ مند ومشرف کرین بروایت صحیحہ ثابت ہوا
حضرت جس سے مصافحہ کرتے خوشبو مشک کی اوسکے ہاتہ سے آتی اور جس بچے کے سر پر ہاتہ پہیرتے
اوسکے سر سے عرصہ تک خوشبو آتی جس گلی سے گذرتے لوگ خوشبو سے پہچانتے کہ ہمارے حضرت
اسطرف سے تشریف لے گئے ہین ام سلیم آپکا پسینہ شیشے مین جمع کرتین اور کپڑون مین لگاتین
مشک اور عطر سے زیادہ خوشبو پاتین ایک عورت کو تہوڑا پسینہ عنایت ہوا جب کپڑون مین لگاتی
تہی تمام گہر مہک جاتا یہان تک کہ لوگ اوسکے گہر کو بیت المطیبہ کہتے اور کئی پشت تک اوسکی
اولاد مین خوشبو باقی رہی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکدن حضرت نے اپنا ہاتہ میرے رخسارے
کو لگایا اسطرح خوشبو اور سردی محسوس ہوئی گویا ابہی صندوقچہ عطر فروش سے نکلا ہے
وائل بن حجر کہتے ہین مین نے حضرت سے مصافحہ کرکے اپنا ہاتہ سونگہا مشک سے زیادہ خوشبو
آتی تہی محمد بن سعید بن مطرف نے خواب مین دیکہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے
رخسار پر بوسہ دیا بیدار ہوئے تو تمام گہر مہک رہا تہا اور اوس رخسارے سے آٹہ دن تک مشک کی

خوشبو آتی رہی اور سید قمر الدین اورنگ آبادی خواب مین مصافحہ شریف سے مشرف ہوے
مدت تک مشک کی خوشبو اونکے ہاتھون سے محسوس ہوتی ~~ز نسیم جانفزا یت تن مردہ زندہ
گردد ‪.‬ نکدام باغی ای گل که چنین خوش ست بویت ‪.‬ سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے مین
بیمار تہا حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتھہ میری پیشانی پر رکھا پہر میرے منہہ
اور سینہ پر پہیرا اوسدن سے اب تک دست مبارک کی سردی اپنے جگر مین پاتا ہون مستور بن شداد
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین مین نے حضرت کے ہاتھہ کو ہاتھہ لگایا تو ریشم سے زیادہ نرم اور
برف سے زیادہ سرد پایا روایت ہے آپنے قتادہ بن ملحان کے منہہ پر ہاتھہ پہیرا اونکا چہرہ ایسا
روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آتا ام مومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین
آپکا حسن عالم سے نرالا تہا اور رنگ بدن نہایت روشن جو آپکا وصف کرتا چودہوین رات کے
چاند سے تشبیہ دیتا اور پسینہ آپکا چمک اور صفائی مین موتی کے مانند اور خوشبو مین مشک اذفر
سے بہتر تہا کعب بن مالک کہتے ہین جب آپ خوش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ آپکا منہہ ٹکڑا ہے چاند کا
کسی نے براء بن عازب سے پوچھا کیا آپ کا منہہ تلوار کے مانند چمکتا تہا فرمایا نہین بلکہ چاند کیطرح
ابن ابی ہالہ کہتے ہین آپکی گردن مانند چاندی کے صاف تہی علامہ قسطلانی کہتے ہین یہ سب
تشبیہات راویون کی سمجھہ پر واقع ہین ورنہ درحقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اوس جمال
باکمال سے کچہ نسبت نہین ~~ شہسوارمن کہ مہ آئینہ دار حسن اوست ‪.‬ تاج خورشید بلندش
خاک نعل مرکب ست ‪.‬ جمال یوسفی کہ عالم اوسپر شیدا ہے اور نظیر و ثانی اوسکا جہان مین ناپیدا
حسن محمدی کا ایک شمہ تصور کیا چاہیے اذا ہو قد اعطی شطر الحسن سے یہ مراد ہے کہ اوس حسن خداداد
کا ایک پرتو عالم پر چمکا اوسمین سے ایک حصہ یوسف علیہ السلام کو ملا باقی تمام جہان مین تقسیم
ہوا ماہ و خورشید و زہرہ و مشتری مین وہی نور درخشان ہے اور زمین و آسمان و عرش
و کرسی اوسی کے پرتو سے روشن و تابان اوسی کی فیض سے چمن دنیا تازہ و سیراب ہے اور
اوسی کی آب و تاب سے گلشن جنت سرسبز و شاداب پروانہ اوسی کی جہلک شمع مین پاتا ہے
کہ دل و جان سے اوسپر نثار ہے اور مرغ چمن اوسی کا رنگ گل مین دیکہتا ہے کہ فراق گلزار اوسکو
ناگوار ہے تجلی ارواح و اجسام ظل اوس جمال سراسر نور کے اور تمام انوار ارضی و فلکی عکس اوس نور

سراپا ظہور کے ہین ؎ اے رونق بہشت زکوئیت حکایتے ✤ شرح جمال حور زرویت روایتے
انفاس عیسی از لب لعلت لطیفۂ ✤ آب خضر ز نوش دہانت کنایتے ✤ ہر چند اوسکا عکس
ہر رنگ مین چمک رہا ہے مگر حقیقت و ماہیت ادراک عقول سے برتر اور دور ہے صانع باکمال
نے اوس جمال کو اپنے دیکھنے کے واسطے بنایا اور اپنی محبوبیت کے واسطے پسند فرمایا عقول بشریہ
کی کیا تاب جو اوسے ادراک کرین اور اوسکی حقیقت و ماہیت دریافت کرسکین شپر آفتاب کو
کب دیکھ سکتا ہے اور سایہ نور کے مقابل کب آسکتا ہے علامۂ قرطبی کہتے ہین آپکا جمال
کسی پر ظاہر نہوا اگر ظاہر ہوتا کوئی شخص دیکھنے کی تاب نہ لاتا اور ثابت ہے کہ جبریل امین خدمت
سید المرسلین مین بصورت دحیۂ کلبی آیا کرتے صورت اصلی اون کی کسیکو نظر نہ آئی ایکبار ابن عباس
نے دیکھ لی تھی بسبب شرف صحبت وقرابت حضرت کے اوسوقت محفوظ رہے مگر آخر عمر مین آنکھ
ہوگئی اگر حور بہشت کا ایک کنگن دنیا مین ظاہر ہوجائے اوسکی روشنی نور آفتاب کو اسطرح محو کردے جیسے آفتاب کی روشنی ستارون کو
چھپا دیتی ہے پس صورت محمدی کہ ہزار درجے صورت جبریل و جمال حور سے روشن تر اور لطیف تر ہے کسطرح نظر آئے اور اوسے
دیکھنے کی کون تاب لائے ؎ کیا منہ ہے آئینہ کا تری تاب لاسکے ✤ خورشید پہلے آنکھہ تو تجھسے ملا سکے ✤
مگر ہر شخص اوس جمال باکمال کو اپنے حال کے موافق دیکھتا ایکدن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا اے ماہ بنی ہاشم دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ خوبصورت نہ پیدا ہوا فرمایا تو سچ
کہتا ہے ابو جہل نے کہا مجھے تجھسے بدشکل زیادہ کوئی نظر نہین آتا فرمایا تو سچ کہتا ہے صحابہ نے تعجب
سے کہا یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا ارشاد ہوا ہر شخص مجھے اپنے ایمان کی موافق دیکھتا ہے یعنے
ابوبکر کی نگاہ مین تمام جہان سے زیادہ خوبصورت اور ابو جہل کو سب سے بدصورت معلوم ہوتا ہون
واللہ در من قال ؎ ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ✤ بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک ✤ اگر چشم
ظاہر اوسے دیکھ سکتی رویت مین تفاوت نہوتا اور یہ تفاوت اس سبب سے نہین کہ مرئی مین
تغیر یا اوسکے ظہور مین قصور ہے بلکہ درحقیقت دیکھنے والے کا نقصان اور اوسکی نظر مین فتور
ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✤ اس مقام سے ایک اور دقیقہ بھی حل
ہوتا ہے کہ وہ جمال باکمال خواب مین بھی بقدر ایمان و استعداد خواب دیکھنے والون کے مختلف
احوال پر نظر آتا ہے یہ خواب جھوٹا نہین ہوتا جسنے دیکھا بیشک حضرت کو دیکھا مگر دیکھنے دیکھنے مین

دریچ کما لا یخفی علاوہ برین کوئی محب نہین چاہتا کہ محبوب کا حسن دوسرے پر کما حقہ ظاہر اور جو
ادا میرے ساتھ ہے کوئی اور بھی اوسمین شریک ہو تبتل الیہ تبتیلا یعنے تمام عالم سے انقطاع کلی
کرکے میری طرف ٹوٹ رہ اور کسی سے کام نہ رکھہ انا وانت وما سوی ذلک خلقت لاجلک یعنی ہون
او رتو اور جو کچھ میرے اور تیرے سوا ہے مین نے تیرے لیئے پیدا کیا ہے الغرض ہر چند حقیقت اوس
جمال دلربا کی دریافت نہین ہوسکتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بقدر اپنی استعداد کے مدح و
ثنا اوسکی موجب سعادت ہے اگر رعایت ادب او رپاس شریعت ہاتھہ سے نہ دین او ریہ امر نہایت
دشوار ہے ؎ برکفی جام شریعت برکفی سندان عشق ٭ ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن ٭
آب قلم و زبان تصویر مطلب مین مشغول ہوتا ہے ؎ ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ٭ من خدہ بدر الدجی من وجہہ شمس الضحیٰ ٭ من ذاتہ نور الہدیٰ
من کفہ بحر الہمم ٭ مصدر انوار سر الٰہی ٭ مخزن اسرار نا متناہی ٭ درج گوہر نبوت برج سپہر رفعت
سب سے بلند و بالا ٭ ہمسر اوسکا دیکہا نہ سنا ٭ فر رسالت اوس سے پیدا ٭ او رافسر شفاعت
اوسپر زیبا ٭ سرفرازان عالم اوسکی سرکار مین فرق ارادت زمین انکسار پر رکہتے ہین ٭ اور
سرشاران بادۂ نخوت اپنی سرکشی او رخودسری سے توبہ کرتے ہین ؎ تا بخورشید ہمیشہ ہے
اوسی سے پرنور ٭ سر تسلیم جھکے رہتے ہین سرا وسکے حضور ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ
وآلہ ٭ جبین نور آگین لوح سیمین یا مشرق خورشید ہے او رلوح سیمین جبین بیاض
بیت ابرو یا مطلع ہلال عید ٭ ماہ سیمین عذار اوسکی صفائی کا بندہ ٭ او رزر مغربی آفتاب اوسکی
رنگینی سے شرمندہ ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ ابروئی دلنشین لوح جبین
کی قرین ٭ مطلع نجم سعادت ٭ موج بحر لطافت ٭ مد تسمیہ صباحت ٭ حرم حریم ملاحت ٭ بیت
حمد کبریا ٭ جوہر آئینہ مصفا ٭ سفینہ نجات نوح ٭ کلید ابواب فتوح ٭ فلک پر خم اوس محراب کعبہ
کے گرد طواف کنان ٭ او رہلال عید اوس طاق حرم پر جان و دل سے قربان ٭ دل زاہد اوس گوشہ
عافیت مین چلہ نشین ٭ او رکمان دار فلک اوسکے حضور سر بزمین ٭ تیر قضا اوسکے اشارہ
پہ چلتا ہے ٭ او رسینۂ ماہ دو ہفتہ اوسکے تیر محبت سے خستہ ٭ تودۂ خاک سے قاب قوسین
تک اوسکی شہرت ہے ٭ او رگاو زمین سے اسد فلک تک نشانۂ تیر محبت ہے ؎ ہر مہینہ مین نیا عکس

ہے نور اوسکا * زیب طاق حرم کعبہ ہی پر تو اوسکا * یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ *
مژگان دلستان اعراب قرآن ہین * یا رگ جان مشتاقان * جوہر آئینہ عارض تابان شعاع
خورشید روی درخشان * صحرائے عرب اوسی مشکفام کی خوشبو سے رشک تاتار * اور گریبان
سحر اوس تار شعاعی کے سودائے محبت مین تار تار * کماندار چرخ اوسکے تیر محبت کا گھایل *
اور نیزہ باز فلک اوسکے پیکان عشق سے بسمل * یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ *
چشم نرگسین اور دیدہ سرمگین * گنجینہ نگاہ حق بین * آئینہ تجلی رب العالمین * نرگس گلزار جمال
مرآت حسن لایزال * بینندہ جمال کبریا * ناظرہ دیوان اصطفا * مخزن انوار و اسرار * منظور نظر
اولی الابصار * قرۃ العین حور عین * چشم و چراغ اہل دین * نور عیون اہل نظر * روشنی چشم
ابوالبشر * چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو یہ اپنی گردش لیل و نہار نظیر اوسکا
نظر نہ آیا * اور آہوئے حرم نے چین و ختن تک ڈھونڈا کہین مثل اوسکا نہ پایا * بادام سے اوسے
تشبیہ دینا سراسر بے مغزی * اور آہوی ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا مین خطا و نادانی * آہوان
چین اگر اوس دیدۂ نرگسین کے سامنے آئین چوکڑی بھول جائین * اور غزالان ختن اگر وہ چشم سرمگین دیکھ پائین
عمر بھر اشک حسرت آنکھون سے بہائین * ابر گہربار اوسکی سیر چشمی کا کاسہ لیس * اور کماندار فلک
اوسکی تیر نظر پر قربان ہونے کو لیس * گنہگاران امت کو اوس سے چشم شفاعت * اور شہیدستان
عالم کو چشمداشت عنایت سے چراغیکہ تا او منظر و خت نور * زچشم جہان روشنی بود دور *
سواد فلک گشت گلشن بد و * شدہ روشنا چشم روشن بدو * آئینہ مازاغ اوس چشم خدا بین
کا سرمہ بصر ہے * اور کرمیۂ ما طغی اوس دیدۂ سرمگین کا کحل الجواہر * ناوک کوچۂ خلد دنیا مین دکھاتی
ہے * اور کہکشان فلک کو راہ بتاتی ہے * یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ * شعرا
کا زلف عنبر کی تعریف مین قافیہ تنگ ہے * اور شبدیز فکر کا اوسکے میدان مدحت مین
پائے خرام لنگ * نہ اوسے افعی پیچان کہہ سکین * نہ شب ہجران سے تشبیہ دے سکین * کہ یہان
ادب سے سر مو تجاوز خلاف ایمان ہے * اور بال بیبے باکی سراسر اندھیر اور وبال جان * بلکہ
تشبیہ اون بالون کی شب قدر سے بھی بیجا ہے اور تمثیل اون زلفون کی لیلۃ البرات سے سراسر
خطا * سنبل تر ولیدہ مو کو اوس طرۂ شائستہ سے کیا مناسبت * اور مشک ختن کو اوس گیسوے

عنبرین سے کیا نسبت + کہ مشک خون طلبیات ہے + اور وہ لام اسم ذات سایہ اوس
زلف سیہ فام کا سینۂ ماہ مین نمایان ہے + اور دماغ عشاق خیال نکہت سے غیرت سنبل و ریحان
سے دماغ انتظار ہوئے از تتار ست + نگہ را بباغ روی او سہار ست + شہباز فکر اس جگہ دام
حیرت مین گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ مین جا سکتا ہے + اور ابر آفتاب پر آ سکتا ہے + مگر یہ طرفہ
ماجرا ہے + کہ رات دن یکجا ہے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی سے کیا زلف کا قرینہ ہے
روئے جناب سے + دلبر نیز دامن شب قدر آفتاب سے + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ
وآلہ + روی روشن زلف سیاہ مین نمایان ہے + یا نور بصر مردمک چشم سے درخشان +
ماہ دو ہفتہ پر نور عارض سے تابان + شمس بازغہ اوسکے مدرسۂ تنویر مین شمسیہ خوان + لعل
بدخشان کا اوسکی رنگینی سے دم فنا + اور گلستان ارم کا صرف خجالت سے رنگ ہوا + اوس
عارض پر نور کے عشق مین رنگ رخسار سحر فق ہے + اور سینۂ ماہ دشق + مرآت خیال کو
سکتا + چراغ صبح سسکتا + سطح گلزار سرد + رنگ شفق زرد + دل شبنم افسردہ + روے
گل نیم مردہ + دریا گریان + مرجان بے جان + آئینہ حیران + خورشید سرگردان + شمع چراغ
سحر + عقیق خون در جگر + لالہ خونین کفن + قمری طوق غم بگردن + یاقوت بیدم + لعل
زیر بار غم + ید بیضا دست بر دل + تدرو بے تیغ بسمل + بلبل کو اوس گلستان خوبی کی یاد مین
سبق بوستان فراموش + اور مرغ چمن اوس گل رنگین کے شوق مین روز و شب نالان
و مدہوش + آئینہ حلب پراگندہ سر عرب عکس افگن ہو سوز محبت سے گلجا ہے + اور ورق
گل پہ اگر وصف عارض رنگین زیب رقم ہو پیرہن مین پہولا نہ سمائے + یا ایہا المشتاقون بنور
جمالہ صلوا علیہ وآلہ + ریش سطر گرد رخسارۂ انور + ہالۂ قمر یا جدول قرآن ہے + اور خط مبارک
مصحف عارض پر منہیہ لوح محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان + خط شفاعت اوسے کہنا زیبا +
اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا + اونیس بال سپید اوسمین نمایان ہین + یا شعاع خورشید
تاریکی شب مین تابان + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ + نگاہ ماہ دو ہفتہ تابش
دندان پر کام نہین کرتی + اور نظر مہر تابندہ کی اون کی چمک دمک پر نہین ٹہرتی + ماہتاب
اونکے خیال مین رات بہر تارے گنتا ہے + اور آفتاب سودائے محبت مین تمام دن تنکے چنتا ہے

نہ اونہیں دانہ انار سے تشبیہ دے سکین + اور نہ تسبیح ثریا اور عقد پروین کہ سکین کہ سلکِ دندان رشک دُرِ یمن دہن رشکِ درج ہے + بتیس آفتاب ہین اور ایک برج ہے +

یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ + دہن رشکِ چمن اسرار الٰہی کا خزینہ + مرواریدِ دندان کا گنجینہ + پہول اوس گلِ رعنا کی مشابہت سے شگفتہ دل + اور غنچہ اپنی نارسائی سے دلتنگ اور منفعل + کہ ہزار رنگ لاتا ہے + مگر مداحِ دہن اوسے منہ نہین لگاتا + تنگی دہان زبان ناطقات العقل والدین کی صفت ہے + اور مناسب حال مردان میدان فراخی و وسعت + نور دہن رشکِ عدن تحت الثریٰ سے ثریا تک منور + اور آوازہ اوس شگافِ قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر + جوہری فلک اوس کانِ جواہر کے شوق مین مغموم + اور دہن خوبرویان اوسکے مقابل کالمعدوم + بلبل خوش نوا شاہد طرزِ تکلم + اور گلِ رنگین اوا قتیل جلوۂ تبسم + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ + زبان چشمۂ حیوان کی موج روح افزا ہے + یا دائرہ دہلال لب مین ایک خورشید جلوہ نما + یوسف مصری اوسکی مدحت سے شیرین دہان + اور طوطی سدرہ اوسکی نعت مین شکرفشان سے حلاوت چاشنی گیر از زبانش + بشیرینی متوطن از بیانش +

یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ + لب خوش انگبین غیرت انگبین + اور لعل نوشین رشک قند شیرین + ورق وردِ احمر + آب روی گوہر + جان لعل و مرجان + آروح گلزار رضوان + لطافت موج طراوت + طراوت جویبار لطافت + نام خدا ہر بات اوسکی آب خضر سے جانفزا تر + اور ہر کلمہ اوسکا معجزۂ مسیح سے افضل و بہتر + آب شیرین فرات اوسکی حسن و صفائی کے آگے پانی بہرتا ہے + اور شکر لبون کا اوسکے سامنے اپنی گفتار شیرین سے دل کہٹا سے کوثر کا اشتیاق مین اوسکے یہ حال ہے + گویا وہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے +

یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ + گوش حق نیوش + قطب فلک سے ہمہ تن گوش + اور دُرِ یتیم اوس کان صباحت کا حلقہ بگوش سے اس کان کی ثنا نہین ممکن زبان سے + دیکہا نہ آنکہ سے نہ سنا جہنے کان سے + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ + بینی الف ابجد ازل ہے + یا نخل طوبیٰ کا پہل + جوہر آئینہ رو + تیر کمان ابرو + تحکی دام جنت + معدنیات بحر رحمت + شاخ نہال عریانی + نصف مصحف کی نشانی + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ

گردن انور فوارہ نور ہے ٭ یا صراحی بلور ٭ شانہ ایک ایک شان و شوکت مین یگانہ ٭
زور و قوت مین یکتاے روزگار ٭ لشکر کشی کو سر دست تیار ٭ جس سے ہاتہ لائے ٭
سلطنت داریں عنایت فرمائے ٭ ص مصرعے چہ گویم کہ با زندہ میغ ٭ بیکدست گوہر دگر دست
تیغ ٭ بگوہر جہان را بیار استہ ٭ بہ تیغ از جہان داد و دین خواستہ ٭ ہاتہ موج دریاے
کرم ہے ٭ اور دستگیر عاصیان امم ٭ الف الطاف و اکرام شاخ نہال انعام ٭ مفتاح
ابواب رحمت ٭ کلید ابواب جنت ٭ ید بیضا اوس گلدستۂ فردوس کا ہوا خواہ ٭ اور دست
اندیشہ اوسکے دامن تنا سے کوتاہ ٭ پنجۂ خورشید رات دن پہرتا ہے مگر پنجہ مبارک کا ہمسر
شش جہت اور ہفت کشور مین ہاتہ نہین آتا ٭ اور سوسن دہ زبان ہر چند شش و پنج
کرتا ہے لیکن دونون عالم مین ایک شے کو بہی اوس مربع نشین چار بالش یکتائی کی تشبیہ
کے قابل نہین پایا ٭ مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار ٭ اور ناخن تدبیر اوسکی عقدہ کشائی
پر نثار ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭ سینہ گنجینہ حسن و صفا کا خزینہ ٭
لوح محفوظ ہے یا مرآت تجلی ٭ صورت علم لدنی کا آئینہ یا سیم فردوس کی تختی ٭ خط سیاہ
اوس سینہ صاف پر کہینچا ہے ٭ یا دست قدرت نے دست آویز محبت ورق آفتاب پر لکہا
ہے ٭ شکم مبارک تختۂ حریر سیمین ہے ٭ یا لوح صندلین ٭ الماس کا پرچہ ٭ یا چاند کا ٹکڑا ٭
آئینہ مصفا اوسکی صفا سے حیران ہے ٭ کہ پشت مبارک اوس شکم صاف سے صاف عیان ہے
ص ہے سوا بدر سے شان شکم صاف اوسکے ٭ چشم اختر ہی جہپک جائے وہ ہے ناف
اوسکی ٭ ناف حباب دریای لطافت کا گرداب ٭ یا بحر صفا کا گوہر خوش آب ٭ کاخ تجلی کا روزن
سربستہ ٭ یا حسن و صفا کی چشم نیم وا ٭ ص ناف پاک تہا سا اک جام نور سے ٭ جسمین
زلال چشمۂ آب بلور ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭ طبع نازک اگر بار کمر بہی
بر کمر حسبت باندہے اور بال کی کہال نکالے عقدۂ کمر مبارک نہ کہول سکے ٭ اوس سراپا اقبال
کو بال کہتا وبال ٭ اور اوس باعث ایجاد کو عنقا سمجہنا محال ٭ بلکہ شمشیر ازل مجموعۂ ہستی
کہنا بجا ہے ٭ اور رشتۂ حیات مشتاقان لکہنا زیبا ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ
مہر نبوت پشت مقدس پر مختوم ہے ٭ اور نام خدا اوسمین مرقوم ص نقش انکی بہ مہر ہوئی

عالم گیر ٭ ایک سکہ مین کہدا نام شہنشاہ و وزیر ٭ شاخ نسرین ساق سیمین پر فدا ٭ اور گل کا
اوسکی رنگینی دیکہکر دم ہوا ٭ شمع اگر اوس مہر طلعت کو دیکہہ لے روشنی اوسکی کافور ہوجائے ٭
اور سکندر اگر اوس مرآت تجلی کا وصف سن سے آئینہ اپنا طاق دل سے گرا دے ٭ سروران عالم
قدم مبارک آنکہون سے لگاتے ہین ٭ اور ارباب بصیرت خاک پا سے کحل الجواہر بناتے ہین ٭
بنا ہی دین اوسکی ثبات سے قائم و استوار ٭ اور طاوس طناز باو خرام نازمین اشکبار ٭ سے حسن رفتار
زمانہ سے جدا اوسکا ہے ٭ چرخ پامال نشان کف پا اوسکا ہے ٭ پشت قدم رخسارۂ حور سے صاف ٭
اور کف پا لوح بلور سے شفاف ٭ نکہت جسم مشکبو سے مشام جان معنبر ٭ اور دماغ روحانیان
معطر ٭ اور شمیم گیسوی عنبرین سے صحن کعبہ رشک چمن ٭ اور کوچہ ہای مدینہ غیرت گلشن ٭
رنگ صفا آئین اوس تن سیمین کا نور دیدہ صفائی ٭ اور آئینہ جمال کبریائی ٭ رنگ روی خورشید
روبروا سکی زرد ٭ اور گرم بازاری آفتاب حضور اوسکے سرد ٭ یاد قامت مین سینۂ گلشن سے
آہ سرد بلند ٭ اور سرو آزاد زنجیر محبت مین پابند ٭ شمشاد کی کیا بنیاد جو اوسکے سامنے سرا وٹہائے ٭
اور نخل طوبی مین کیا شاخ جو اس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعوی کرے ٭ ہزار داستان چمن ٭
اگر اوس قامت موزون کا وصف سن پائے ٭ ہزار شاخین مصرعہ شمشاد مین نکالے ٭
اور قمری مسجع سخن اگر اوس غیرت طوبی کو دیکہے الف سرو کو صفحہ خاطر سے مٹائے ٭
وہ قامت زیبا اور قد رعنا نخل میوہ بہار ہی ٭ یا نہال خورشید بار ٭ رونق نونہالان چمن ٭ رایت
اقبال گلشن ٭ نونہال باغ ارم ٭ الف اسم اعظم ٭ سے اس اک الف سے ارض بہی ہے
اور سما بہی ہے ٭ دنیا کی ابتدا بہی ہے اور انتہا بہی ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭
سایۂ بلند پایہ اوس قد زیبا کا عنقا ہ قاف نایابی سے یا سرمۂ چشم عدم ٭ اور ظل
ہمایون اوس سایہ خدا کا عین نور یا نور عین نیر اعظم ٭ ماہ منور کے قریب اندہیرا
کسی نے دیکہا ہے ٭ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے سے
فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور ٭ کہ باہم راست نا ید ظلمت و نور ٭ اگر جسم نورانی کے
لیے سایہ فرض کیا جائے ٭ تو نور کے سوا کیا نظر آسکے ٭ اگر وہ سایہ دیدہ اہل بصیرت
مین نہ سماتا تو معرفت او نہین نظر آتا ٭ اور جو وہ ظل ہمایون آئینہ وہم مین منعکس ہوتا تو اوسمان

اوٹھین انگلی کا تار انبنا تا ٭ مقام اوس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور اعلےٰ ہے
کہ ہمسر اوسکا پایا جائے ٭ اور مرتبہ اوس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پیرد اوسکا جا کہیں
افتادہ نظر آئے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭ اللہم صل علی محمد نور الہدےٰ
و بدر الدجی وسلم تسلیما پانچوان باب آپکے حسن باطنی کے بیان مین واضح ہو یہ بیان
نہایت نہین رکھتا ہے ٭ و انی لا استطیع کنہ صفاتہ ٭ ولو ان اعضائی جمیعاً تکلم ٭ کسی نے ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التماس کیا حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر
دیجیے فرمایا تو دنیا کی سب چیزین گن مجھ سے عرض کیا دنیا کی سب چیزین کون شمار کرسکتا ہے
فرمایا حق تعالےٰ متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمدی کو عظیم فرماتا ہے جبکہ متاع دنیا شمار مین نہین
آسکتی تو آپکے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا ہے سچ فرمایا مسلمانون کی مان نے خدا انکو جزاے
خیر دے اور اعلی علیین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف کرے
جبکہ پروردگار آپکی خلق کو بڑا فرمائے تو بشر کی کیا مجال کہ اوسکا بیان کرسکے ٭ وصف خلق
کسے کہ قرآن ست ٭ خلق را وصف او چہ امکان ست ٭ آپ فرماتے ہین مجھے اللہ تعالےٰ نے
واسطے اتمام مکارم اخلاق و محاسن افعال کے بھیجا ہے اور براء بن عازب ؓ کہتے ہین آپ تمام
عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تھے بعض صحابہ سے منقول ہے مین نے کوئی شخص
حضرت سے زیادہ تبسم کرنیوالا اور خوش مزاج نہ دیکھا اور زہد و ورع و عفت و حیا اور خوف و رجا اور رحم و کرم
اور شجاعت و سخاوت اور صبر و شکر اور تسلیم و رضا اور تواضع و تقوی اور خورش و پوشش اور کلام و روش اور نشست و برخاست
اور تمام امور معاش و معاد و سیاست و تدبیر منزل اور سب قول و فعل اوس جناب کے ایسی خوبی
سے ساتھ تھے کہ آج تک نظیر اونکا پیدا نہوا عدالت کہ رعایت اوسکی تمام اخلاق مین ضرور ہے آپکی
عادات و اخلاق مین اسدرجہ مرعی تھے کہ مافوق اوس سے متصور نہین بالفرض اور معجزات ظہور مین
نہ آتے تو آپ کے سچے ہونے پر گواہی آپکی صورت و سیرت کی کہ دو گواہ عادل ہین کفایت کرتی
ہزارون منکر صورت مبارک دیکھکر کہتے لیس ہذا وجہ الکذاب یہ منہ جھوٹون کا سا نہین اور بہت
مخالف آپکے اخلاق و عادات دیکھکر ایمان لائے صاحب مواہب نقل کرتے ہین کہ آپنے حنین کے دن
اسقدر اونٹ اور بکریان دین کہ صفوان بن امیہؓ نے باوجود اوس دشمنی اور عداوت کے کہا

مین گواہی دیتا ہون ایسی بخشش پیغمبر کے سوا کوئی نہین کر سکتا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمداً رسول اللہ اور عکرمہ بن ابی جہل آپکے کمال عفو پر نظر کرکے ایمان لائے علامہ مجد الدین
صراط المستقیم مین لکھتے ہین ایک یہودی کا آپ پر کچھ قرض آتا تھا اوسنے تقاضا کیا فرمایا صبر کر
ابھی وعدہ کا دن نہین آیا اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب وعدہ خلافی تمہارا پیشہ ہو گیا صحابہ تو یہ
بے ادبی دیکھکر برہم اور اوسکے قتل پر آمادہ ہوئے آپنے اونکو روکا اور فرمایا حلم کرنا چاہیے
یہودی نے کہا اے خدا کے سچے رسول مین پیغمبری کی سب نشانیان آپ مین پاتا تھا صرف یہی
بات باقی تھی کہ پیغمبر سے جسقدر جہل اور بے ادبی کے ساتھ پیش آتے ہین وہ اوسکے مقابلے مین
عفو اور حلم کرتا ہے سو اس بات کی آزمائش کے لیے یہ بے ادبی مجھسے واقع ہوئی اور یہ صفت
بھی آپ مین پائی اب مجھے آپکی پیغمبری مین کچھ شک نرہا اور مین ایمان لایا جب عبد اللہ بن ابی
کہ منافقون کا سردار اور بڑا دشمن سید ابرار کا تھا واصل جہنم ہوا آپنے بدرخواست اوسکے بیٹے
کے کہ مسلمان کامل تھی اپنا قمیص مبارک کفن کے واسطے عنایت فرمایا اور جنازہ کی نماز پڑھی یہ
حال دیکھکر ہزار آدمی ابن ابی کی قوم سے مسلمان ہوئے الغرض جو شخص تعصب چھوڑکر آپکے حالات
واخلاق وعادات مین بنظر انصاف فکر کرے بے تامل ایمان لائے کہ وہ جناب ایسے لوگون مین
کہ بکریان چرانے کے سوا کچھ نہ جانتے اور عقلاے زمانہ اونہین وحشی سمجھتے پیدا ہوے اور اونہین
مین پرورش پائی نہ کبھی طلب علم کے لیے باہر گئے اور نہ کسی دانشمند کی صحبت بیٹھے نہ پڑھا لکھا
نہ کسی نے آپکی تادیب وتہذیب مین سعی کی بلکہ لڑکپن ہی مین یتیم اور بیکس ہوگئے با اینہمہ ایک
کتاب عجیب وغریب فصاحت وبلاغت ومتانت مین عدیم المثل اور بے نظیر جملہ علوم وحکمت
کو متضمن اور تمام مصالح معاش ومعاد کو شامل کہ فصحائے عالم اور دانایان زمانہ بر تقدیر اجتماع
واتفاق اوسکے ایک چھوٹی سورت کے معارضے سے عاجز ومجبور رہوئے خلق پر پیش کرکے

علی الاعلان دعوے کیا لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے اگر سب جن وانسان ملکر مثل اس قرآن کا لانا چاہین نہ لاسکین
اگرچہ بعض اونکا بعض کی مدد کرے سوا اسکے انواع علوم کہ ایک شمہ اون کا کتب متداولہ مین
مذکور ہے آپکی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی اور مصالح خلق مین وہ فوائد اور ضوابطہ

مقرر فرمائی کہ مخالفین بہی اونکی خوبی سے انکار نہین کرسکے تھا ہر شرع کی تفصیل سے تمام عقلا اور فقہا
عاجز ہین دقائق و اسرار احادیث کون بیان کرسکتا ہے اگر اسلام تسلیم یا اسکے مانند کسی چہوٹی سی
حدیث کی تفصیل کیجاوے ایک دفتر لکہنا پڑے ہر ذی عقل جانتا ہے یہ کمالات کسب سے
حاصل نہین ہوسکتی اور اتصاف ساتہ ایسی اخلاق و عادات کے بے تعلیم الٰہی اور تادیب غیبی محالات
سے ہے آپ فرماتے ہین ادبنی ربی فاحسن تادیبی اور کہین سے وہ جناب ایسی عادات و اخلاق
کے ساتہ مہذب تہے کہ کوئی شخص ہزارون برس کی ریاضت و مشقت کے بعد ایک شمہ اونکا
حاصل نہین کرسکتا حلیمہ کہتی ہین آپ بچپن مین بہی سب بری خصلتون سے کہ بچون مین ہوتی ہین مجتنب رہتے
اور جو چیز ہاتہ مین لیتے بسم اللہ کہکر سیدہے ہاتہ مین لیتے اگر لڑکے کہیلنے کو بلاتے فرماتے مجہکو کہیلنے کے لیے
نہین پیدا کیا ہے ایک روز حلیمہ نے مہرہ یمانی کا ہار دفع نظر کیواسطے گلے مین ڈالا آپنے اوتار کر پہینکدیا
اور فرمایا میرا حافظ و نگہبان میرے ساتہ ہے اور ہمیشہ شرک کی رسمون اور کفر کی مجلسون سے
احتراز فرماتے اور کفار اگر کسی ایسی تقریب مین بلاتے تشریف نہ لیجاتے بلکہ خلق کی
صحبت و مخالطت سے نفرت رکہتے خلوت و تنہائی پسند فرماتے غار حرا مین جاکر عبادت کرنے لگے
یہان تک کہ منصب رسالت پر سرفراز ہوئے پہر تو نور نبوت سے آپکے اخلاق و عادات کو
اور بہی رونق ہوئی اور ہدایت ازلی کہ روز ولادت سے درپردہ مربی تہی ظاہر ہو کر بلا تربیت فرمانی
یہان تک کہ سب خوبیون مین اوس جناب کو کمال حاصل ہوا اور کوئی دقیقہ تہذیب و تکمیل کا
باقی نرہا اور یہ کمال عنایت پروردگار کی اس امت بابرکت پر ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت
فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک امت کو لازم ہے سب اخلاق و عادات مین اپنے پیغمبر کی
پیروی کرین اور اتباع سنت ملحوظ رکہین تا سعادت ابدیہ اور دولت سرمدیہ حاصل ہو
اور یہ ایک فوز عظیم ہے خدای کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر اور سب مسلمانون کو توفیق
عنایت فرمائے پوشیدہ نرہے کہ وہ جناب کسی وقت اور کسی حالت مین خدا کی
یاد سے غافل نہوتے اسلیے کہ امر و نہی بیان احکام شرع اور وعدہ وعید اور
ترغیب و ترہیب اور دعا و سوال کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا سونا جاگنا چلنا پہرنا
اور تمام افعال و اقوال اوس جناب کے صرف خدا ہی کیواسطے تہے اور باوجود اس

اگرچہ ظاہر ان امور مین مشغول ہوتے باطن آپکا ہر وقت خدا کیطرف متوجہ رہتا اور کوئی کام آپکو
ذکر الٰہی سے مانع نہوتا دلنعم ما قیل ؎ ادہر مخلوق کا شامل اودہر اللہ سے واصل + خواص اوس
برزخ کبریٰ مین تہا حرف مشددکا + عایشہ صدیقہ رضی فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ
کو ہر وقت یاد کرتے یہان تک کہ عالم خواب مین بہی دل مبارک انتظار وحی مین بیدار رہتا
یہی وجہ ہے کہ آپکا وضو سونے سے نجاتا اور جو خواب دیکہتے سپید صبح کی طرح ظاہر ہوتے
اور انواع عبادات بجالاتے مگر نماز کو تمام عبادات سے عزیز سمجہتے اور فرماتے میری آنکہہ کی ٹہنڈک
نماز مین ہے بعض اوقات پای مبارک نماز کی کثرت سے سوج جاتے علی الخصوص نماز تہجد
سفر و حضر مین ترک نکرتے اور باآنکہ امت پر فرض نہین نہایت تحریص اور ترغیب
فرماتے اور نماز مین ایسی آواز سینۂ مبارک سے محسوس ہوتی جیسی دیگ جوش مارتی
اور اس عبادت کو نہایت خشوع او خضوع کے ساتہ ادا کرتے جو خوشی اور راحت آپکو
نماز مین حاصل ہوتی کسیوقت اور کسی عبادت مین نہ ملتی جب آتش شوق سینہ پر سکینہ مین
بہڑکتی فرماتی ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ یعنی ای بلال اذان کہہ وضو کے لیے پانی لا کہ باطن کو
تسکین او دل کو راحت ہو آپ فرماتے ہین حبب الی الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ مجہی خوشبو اور عورتین محبوب ہین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین کی گئی
العزیز نماز بارگاہ بی نیاز او مقام مناجات و راز ہے بکر بن عبد اللہ کہتی ہین ای فرزند آدم جب تو
بی استیذان خدا کے حضور جا اور بی ترجمان اوس سے کلام کیا چاہے تو اچہی طرح وضو کرکے
محراب مین داخل ہو اگر مصلی جانے کسکی حضور بلایا جاتا ہون دنیا و متاع دنیا ایک نماز
شکرانہ مین تصدق کرے منادیان حضرت اعلیٰ ہر روز پانچ بار تجہے اوسکے حضور بلاتے ہین
حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور تو ایک بار بہی نہین جاتا قیامت کو اگر دریا خون کا آنکہون سے
بہایگا ایک رکوع اور سجدہ کی اجازت نہ دینگی ذہبت الدنیا وبقیت الاعمال فی اعناقہم آج تیرے
کام کی تیرے اختیار مین ہے جسوقت اذان کی آواز کان مین پہونچے سب کام چہوڑ اور بیتابانہ
مسجد کیطرف دوڑ سلف جب بانگ سنتے سب کام چہوڑ دیتے یہان تک کہ اگر لوہار نے
ہتوڑا اوٹہایا ہوتا نہاتی پر نمارتا اور کہانا کہانے والے نے اگر دوی ہانڈی مین ڈالی ہوتی

نہ نکالتا اور بعد فراغ نماز کے نماز آیندہ کے تہیہ مین مشغول ہوتے وضو کے پیے پانی بہر رکہتے
اگر اوسیا نا متاع دنیا کا نماز مین خیال آجاتا وہ مال اس خیال کے کفارہ مین خیرات کرتے سلیمان
علیہ السلام سے نماز عصر گہوڑون کی سیر مین قضا ہوئی سب گہوڑے قتل کرڈالے قیامت کو
پہلے حساب نماز کا ہوگا اگر اوسمین پورا اوترا فبہا ورنہ کسی نیکی پر نظر نہوگی کہ جسطرح بی راس
المال نفع نہین ملتا بدون نماز کوئی عبادت قبول نہین ہوتی صحیح حدیث مین آیا ہے من ترک صلوٰۃ العصر
فقد حبط عملہ جو نماز عصر ترک کرے اوسکے عمل اکارت ہون اسیواسطے بزرگان دین اس عبادت
پر نہایت اہتمام رکہتے مسروق اسقدر نماز پڑہتے تہے کہ پاؤن سوج جاتے شیخ فریدالدین
گنجشکر حالت نزع مین ایک نماز تین بار پڑہتے اور جب غش سے افاقہ ہوتا کہتے نماز نہین پڑہی
پہر پڑہتے اور سلطان المشائخ انتقال کے وقت بار بار نماز پڑہتے لوگ کہتے آپنے نماز پڑہ لی
فرماتے اور پڑہونگا سعید بن مسیب اور حسن بصری رح کی اگر نماز قضا ہوجاتی باواز بلند انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتے اور لوگ برسم تعزیت اونکے پاس جاتے زندگی اگلون کی نماز پرتہی اور
زندگی ہماری لہو ولعب پر ہے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا امام غزالی مرفوعًا روایت
کرتے ہین خدا کے نزدیک بعد توحید کے کوئی فریضہ نماز سے بہتر اور دوست زیادہ نہین ورنہ
فرشتون کو اوسمین مشغول کرتا وہ سب نماز مین مشغول ہین بعض رکوع مین اور بعض سجود مین
اور بعض قیام مین اور بعض قعود مین غرق اسقدر ہے فرشتے ایک ایک رکن ادا کرتے ہین
لہذا اپنے مرتبے سے تجاوز نہین کرسکتے وما منا الا لہ مقام معلوم بخلاف انسان کے کہ نماز اوسکی
ہیئت مجموعی رکہتی ہے اور ترقی درجات کا سبب ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے جو شخص اچہی طرح
وضو کرکے بارادۂ نماز گہر سے نکلے وہ نماز مین ہی جب تک نماز کی ارادہ رکہتا ہے ہر قدم پر
ایک نیکی لکہی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے الغرض نماز افضل عبادات
ہے کسی نے حضرت سے عرض کیا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا لہذا جو
تاکید نماز کی شرع مین ہے کسی عبادت کی نہین حکم روزے اور حج اور زکوٰۃ کا جبریل کی معرفت
آیا جب نماز فرض کرنا منظور ہوا حضرت عزت نے جناب رسالت کو اپنے حضور بلاکر حکم دیا کہ
بادشاہ احکام اپنے صوبون کو لکہہ بہیجتا ہے اور جس حکم کا اہتمام زیادہ منظور ہوتا ہے حضور مین

بلا کر بالمواجہ حکم فرماتا ہے تیرا یہ رتبہ نہین کہ براق تیرے گھر بھیجین اور اپنے حضور بلا کر بالمواجہ
حکم دین جو حکم صاحب معراج شب معراج لائے اوسکی تعمیل مین شب و روز مصروف رہ ملا
بصورت بندون کے قدم نیاز پر کھڑا ہو آخر دوستون کی طرح مجلس مین بیٹھنے کی اجازت
ملے گی اگر حقیقت اس دولت کی تجھے حاصل ہوئی تو منھ تیرا مقابل کعبہ کے رہے گا اور دل تیرا
مشاہدہ پروردگار اور لذت دیدار مین مستغرق ہو جائے گا اور نور تیرے نماز کا سراپردہ عزت
کے گرد جولانی کرے گا اور قدر تیری حضرت عزت مین اسقدر بڑھ جاویگی کہ فرشتے تجھپر غبطہ
کرینگے اور تیرے مقام کی آرزو تمنا اسی کو معراج روحانی کہتے ہین آب و طین و خاک ذلیل
اس سے زیادہ عنایت کیا ہوگی کہ ہر روز تجھے پانچ بار اپنے حضور بلائین اور دربار خاص مین
بیٹھنے کی اجازت دین سلطنت ہفت کشور اس دولت بے زوال کے آگے برگ کاہ سے حقیر تر
اور دنیا و مافیہا اس نعمت عظمیٰ کے سامنے پر پشہ سے ناچیز زیادہ ہے آے نادان تجھسے زیادہ
احمق اور کم ہمت کون ہے دنیاے فانی کے لیے ہزار طرح کی محنت و مشقت گوارا کرتا ہے
اور چار رکعت نماز سے کہ دونون جہان کی عزت و دولت ہے مل چھوڑتا ہے اور سیکڑون
حیلے اور بہانے بناتا ہے قیامت کے دن یہ حیلے بہانے کیا کام آئین گے اور یاد رکھ حضور یہ
جھوٹے عذر کب سُنی جائین گے شریعت نے سب حیلے مٹا دیے اور ہر عذر کا علاج بیان فرما دیا
درمختار وغیرہ کتابون مین لکھا ہے جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے یا بقدر ستر عورت کپڑا نہو بیٹھ کر
پڑھے مسئلہ جو شخص سجدے پر قادر نہین یا سجدہ کرنے سے خون زخم سے جاری ہو جاتا ہے
اوسکے حق مین سجدے کا اشارہ کفایت کرتا ہے اور قعود قیام سے اولیٰ ہے مسئلہ فتاوی
ابو اللیث مین مذکور ہے جس عورت کے پیٹ سے آدھے بچے سے کم باہر نکلا ہے نفسا نہین
ترک نماز سے گنہگار ہوگی اپنے نیچے دیگ رکھ لے یا گڑھا کھود لے اور اسطرح بیٹھکر نماز
پڑھ لے کہ بچے کو ایذا نہ پہونچے مسئلہ جسکے دونون ہاتھ شل ہون اور کوئی وضو اور تیمم کرنیوالا نہو اپنے منھ اور بازو کو دیوار سے
رگڑ کر نماز ادا کرے مسئلہ جسے بیٹھنے کی طاقت نہو لیٹ کر پڑھے اور چت لیٹنا کروٹ پر لیٹنے سے اولیٰ ہے آگے عزیز غور سنا کہ
فقہانے تا صحت نماز کے لیے کوئی عذر نہ چھوڑا اب حال اونکی جو بے کسی عذر کی نماز ترک کرتے ہین اور خدا و رسول سے اصلا
نہین شرماتے قیامت کے دن ایک نماز کے بدلے تمام دنیا دینا چاہین گے قبول نہ کیجائے گی اور جو ہزار برس

وینگے نجات نہ ملیگی جو غلام سرکش اپنے مولی کا فرمان نہ بجا لاوے اور ایسے بادشاہ
قہار کے حکم پر شیطان اور نفس امارہ کی حکم کو ترجیح دے مستحق رحمت و نجات ہے
یا مستوجب قہر و عذاب ابن ماجہ ابو دردا سے روایت کرتے ہین کہ میری حبیب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کسیکو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ہاتھ پاؤن کاٹ دیے جاویں
اور تو جلایا جاوی اور ایک نماز فرض بھی ترک نکر کہ جو شخص عمداً نماز ترک کری اوسکی نسبت خدا کی ذمہ نہین
اور شراب مت پی کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اور حدیث مین ہی جو شخص نماز قائم رکھے نماز
اوسکی قیامت کے دن اوسکے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اوسکی محافظت نکری نہ اوسکی لیے
نور نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی ساتھ ہوگا
فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے نماز پیغمبرون اور خدا کا دشمن ہے اور حشر اوسکا
دشمنان خدا کے ساتھ ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون
اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین نماز مین کسل اور سستی علامات
نفاق سے شمار کی گئی اذا قاموا الی الصلواۃ قاموا کسالی کاہلون کا یہ حال ہے
تارکون کا کیا حال ہوگا اور آثار آیات تکذیب سے ٹھہری واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ویل
یومئذ للمکذبین جب اونسے کہا جاتا ہے رکوع کرو رکوع نہین کرتے خرابی ہے اوس دن
جھٹلانے والونکے لیے دوسری جگہہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلواۃ ولا تکونوا من المشرکین
نماز قائم رکھو اور مشرکون سے مت ہو جاؤ جب حکم تحویل قبلہ صادر ہوا صحابہ نے سعد بن زرارہ نجاری اور
براء بن معرور سلمی کے نماز کا جو اس حکم سے پہلے مر گئے تھے حال پوچھا جواب آیا ما کان اللہ
لیضیع ایمانکم دیکھو خدا نے نماز کو ایمان فرمایا اور ارشاد ہوتا ہے فان تابوا
واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اگر وہ توبہ کرین اور نماز قائم رکھین اور
زکوۃ دین تو تمہارے دینی بھائی ہین امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اذا رأیتم الرجل یعتاد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان جب کسیکو مسجد
مین جانیکا عادی دیکھو اوسکی ایمان کی گواہی دو اور امام بخاری مرفوعاً روایت کرتے ہین
من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ

فلا تخفروا الله فی ذمته جو ہماری سی نماز پڑہے اور ہمارے قبلہ کیطرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ
کہاوے وہ شخص مسلمان ہے اور اوسکے لیے خدا اور اوسکے رسول کا عہد ہے تم اوسکے عہد مین رخنہ نہ کرو با لجملہ
نماز امارات ایمان اور ترک نماز علامات کفر و نفاق سے ہے ابتدا اسی سے امتحان دوست
دشمن کا سجدے سے ہوا اور آخر کو بہی اسی سے ہوگا مسلمان قیامت کے دن سجدہ کرینگے
اور کافر نہ کرسکینگے حضرت فرماتے ہین جب بندہ سجدہ کرتا ہے شیطان کہتا ہے اے خرابی
اوسے سجدہ کا حکم ہوا بجالایا اور بہشت کا مستحق ہوا مجہے حکم ہوا مین نے انکار کیا اور دوزخی
ہوگیا اے عزیز ابلیس نے ایک سجدہ نہ کیا لعنت ابدی مین مبتلا ہوا جو ہزارون سجدے ترک کرتا ہے
اوسکا کیا حال ہوگا جو شخص رکوع سجدہ اچہی طرح نہین کرتا خدا اوسکی طرف نظر رحمت نہین فرماتا
اوسکی نسبت وارد ہوا لو مت مت علی ذلک مت علی غیر الفطرة ای غیر دین محمد یعنی
اگر تو اسی حال پر مرے گا دین محمد پر نہ مرے گا یعنی مرتے وقت تیرے ایمان جانے کا اندیشہ ہے
جو نماز نہین پڑہتا اوسکا ایمان کسطرح رہے گا حدیث مین آیا ہے لیس بین العبد و بین الکفر
الا ترک الصلوٰة دوسری حدیث اس مضمون سے وارد ہے من ترک صلوٰة متعمدا فقد کفر بیہقی
روایت کرتے ہین الصلوٰة عماد الدین اور بعض فقہا اسقدر اور بڑہاتے ہین من اقامہا اقام الدین
ومن ترکہا ہدم الدین ابو یعلی نے بسند حسن ابن عباس سے روایت کیا اسلام کے گوشے
اور دین کی بنیادین تین ہین کہ اسلام اون پر بنایا گیا جو اون مین سے ایک ترک کرے کافر ہے حلال الدم
گواہی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور فرض نماز اور روزہ رمضان
اسی جگہہ سے امام احمد بے نماز کو کافر کہتے ہین اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس
اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد الله اور ابو درداء اور اسحق بن راہویہ اور عبد الله
بن مبارک اور نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور زہیر بن حرب
وغیرہم کا بہی یہی مذہب ہے ترمذی اور حاکم نے بر شرط شیخین بسند صحیح ابو ہریرہ رضی سے
روایت کی اصحاب رسول صلعم سوا ترک نماز کے کسی عمل کے ترک کو کفر نہ سمجہتے اور امام مالک و شافعی
اوسکے قتل کا حکم دیتے ہین اور بعض علماے مالکیہ و شافعیہ کہتے ہین اوسے غسل نہ دیا جاوے
اور نماز جنازہ کی نہ پڑہی جائے اور قبر اوسکی ذلت کے واسطے زمین کے برابر رکہین کہ اوسنے

ایسی عمدہ فرض کو ذلیل سمجہا اور ادا نہ کیا امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد اور زہری اور مزنی رح
اور حافظ ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی رح فرماتے ہین کہ نماز کو قید کرین اور جو قید نہ کرے
تو تمام عمر قید رکہین تنبیہ اس زمانہ مین لوگ رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع
کے بعد سیدہے کہڑے نہین ہوتے اور سجدون کے بیچ مین نہین بیٹہتے حالانکہ حدیث مین وارد ہے جو شخص ایسی
نماز پڑہے اور رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بھی
اوسکی قبول نہو اور اصحاب سنن اربع نے ابو مسعود انصاری سے بایں لفظ روایت کی لا تجزی
صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع والسجود آپکے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے
نماز پڑہی فرمایا پہر پڑہ تیری نماز ادا نہوئی کئی بار پڑہی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح
پڑہون فرمایا جب نماز کے لیے کہڑا ہو وضو اچھی طرح کر پہر قبلہ کی طرف منہ کر پہر تکبیر کہہ پہر
قرآن پڑہ جو تجہکو آسان ہو پہر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹہیر اور جب سر اوٹہائے تو خوب سیدہا
کہڑا ہو پہر سجدہ مین خوب توقف کر پہر سجدے سے سر اوٹہائے تو اطمینان سے بیٹہ اور بعض آدمی جمعہ
مین کاہلی کرتے ہین اونکی نسبت وارد ہے خدا اونکے دلون پر مہر کریگا اور تارکین جماعت
کے حق مین فرمایا دلمین آتا ہے اونکے گہر جلا دون اور فرماتے ہین اگر عورتون اور بچون کے جلنے کا
خوف نہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت مین حاضر نہین ہوتے اپنے غلامون سے اون کے گہر
جلوا دیتا سلف صالح کی اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن اور جو جماعت نملتی تو سات روز
ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنی عزیز کی ماتم داری کرتا ہے سعید بن مسیب کہتے ہین تیس برس سے
اذان مسجد مین سنتا ہون یعنے شوق جماعت مین اذان سے پہلے مسجد مین جا بیٹہتا ہون وارد
ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتی تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہین گے تم کیا عمل کرتے تھے
جواب دینگے ہمیں جو سنتے اذان کی سب کام چہوڑ دیتے اور طہارت مین مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کیطرح چمکتا ہوگا فرشتے
اوس سے عمل پوچہین گے وہ کہین گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہ آفتاب
کی طرح چمکتے ہونگے وہ کہین گے ہم اذان سے پہلے مسجد مین پہونچتے اور یہ بہی آیا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے خدا اوسی عرش کے سایہ مین جگہ کرے گا جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ
نہوگا عارفین کہتے ہین اگر بندہ کو نماز اور بہشت مین مخیر کرین نماز اختیار کرے کہ بہشت اوسکے

داخل ہونے پر نماز کرے گی شیخ صوفی نے کسی عالم سے پوچھا بہشت مین نماز بھی ہوگی جواب دیا
وہ عیش و آرام کا مقام ہے نماز کا وہان کیا کام ہے کہا ایسی بہشت سے جسمین نماز نہین ہمکو
کچھ کام نہین ہجویری علی فرماتے ہین اگر مین بہشت اور مسجد مین مخیر کیا جاؤن مسجد اختیار کرون کہ
وہ حق خدا کا اور بہشت حظ نفس ہے تنبیہ جو شخص نماز اوس صفت کے ساتھ کہ مشہور اور
کتب فقہ مین مذکور ہے ادا کرے نماز اوسکی شرعًا بلا ریب صحیح ہے ہان حقیقت اور روح نماز
کی یہ ہے کہ حقیقت ارکان و شرائط کی جسطرح ہمنے اپنے تفسیر مین نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ
لکھے بجا لائے جو عقل کے اندھے کہتے ہین حقیقت نماز کی ہمکو حاصل اور نیت حاضر نہین تو نماز پڑھنے
سے کیا فایدہ محض نادان اور جاہل ہین یہ نہین جانتے کہ تعلق دل ابتدائی کار مین قدرت سے
خارج ہے اور تکلیف مقدر بوسعت ہین تعمیل حکم چاہیے قبول کرنا اوسکے اختیار مین ہے تمرد اور
سرکشی سے کہ ترک تعلیم مین پائی جاتی ہے نجات ہوگی اور رفتہ رفتہ حقیقت بھی حاصل ہو جاویگی دیکھو دس
برس کی عمر مین لڑکا مار کے ڈر سے نماز پڑھتا ہے پھر عادت پھر عبادت ہو جاتی ہے پھر اگر خدا چاہتا ہے
جذبہ غیبی یا مرشد کامل کی توجہ سے حقیقت اور روح نماز کی بھی حاصل ہوتی ہے پہلے قدم مین
کوئی منزل طے نہین ہوتی اور قلم ہاتھ مین لیتے ہی یاقوت رقم خان نہین ہو جاتا بزرگون سے جو
اس قسم کے کلمات مذکور ہین مراد اون سے ترغیب حقیقت نماز ہے نہ یہ کہ جبتک حقیقت نہو
نماز ہی نہ پڑھے اسیطرح بعض نادان شیطان کے سپرد کہتے ہین ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہین
صورت سے ہمین کیا کام شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل مین پہونچ جاتا ہے اوسی راہ سے
کام نہین رہتا جواب اوسکا یہ ہے حقیقت نماز بدون اس صورت کے حاصل نہین ہوسکتی پس
صورت بے حقیقت ناقص اور حقیقت بے صورت باطل ہے کہ بے اتباع شریعت ہاتھ نہین آتی
شریعت مانند نیو کے اور حقیقت مثل دیوار کے ہے دیوار جسقدر بلند ہوتی ہے بنیاد کی طرف احتیاج
بڑھتی ہے اور نیو کے خراب ہونے ہی دیوار بھی گر جاتی ہے احکام شریعت بمنزلہ درخت کے ہین اور
معارف طریقت و حقیقت مشابہ پھل کے جبتک درخت قائم ہے ثمر بھی متوقع ہے درخت سوکھ جاے
ثمر کہان سے آئے اصل یہ ہے کہ شیطان جب آدمی کو کشف و کرامت سے خوش پاتا ہے اس قسم کے
فریب دیتا ہے اکثر سادہ لوح اوسکے دام مین آجاتے ہین اور نماز روزہ چھوڑ دیتے ہین نہین جانتے

شیطان اونہین اپنا سا کیا چاہتا ہے اونسے ہی یہی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد ہو گیا
آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا حاجت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے زیادہ قرب و
معرفت کسے حاصل ہے باوجود اسکے اسی صورت کے ساتھہ نماز پڑہتے تہے یہانتک کہ پائے مبارک پر
ورم آ جاتا اور اسقدر روزے رکہتے کہ لوگون کو گمان ہوتا اب افطار نہ کرینگے اور کبھی ملے
کا روزہ رکہتے یعنے دو دو تین تین دن افطار نہ کرتے مگر بسبب کمال شفقت کے اُمتکو اس
فعل سے منع فرماتے لست کمثلکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقین مین تم جیسا نہین رات کو اپنے
رب کے پاس ہوتا ہون وہ مجھے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور روزے کی افطار مین تعجیل کی
تاکید فرماتے اور سحر کہانے مین تاخیر کرنے اور اوس وقت چھوارے کہانا پسند فرماتے اور افطار
کے باب مین وارد ہے روزہ دار تین چھوارون سے افطار کرے اگر تر ملین خشک کہائے اور
جو خشک بھی نہ ملین پانی سے کہولے فایدہ وجہہ اسکی اطباے قلوب پر تو بخوبی ظاہر کہ حکیم مطلق نے
مدینہ کے چھوارون کو تریاق سموم اور دافع جملہ امراض وہموم کیا حدیث سے ثابت عجوہ عالیہ
کہ ایک قسم خرمائے مدینہ کی ہے تمام بیماریون سے شفا ہے اور ناشتا اوسکا تریاق کا فائدہ بخشتا
ہے لیکن فائدہ اوسکا اطباء ابدان کے طور پر یہ ہے کہ وقت خلا کے شیرین چیز کہانا بدن کو فائدہ
زیادہ بخشتا ہے اور تمام قوے وحواس خصوصاً قوت باصرہ کو بہت فایدہ پہونچتا ہے اور جو کہ
ملک حجاز مین سوا چھوارون کے اور شیرینی نہین ہوتی اور طبیعت اوس ملک کے لوگون کی اوس سے
پرورش پاتی ہے تو استعمال اوسکا اونکے لیے زیادہ نافع اور مناسب ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
اور افطار کے وقت پڑہتے اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت اور بعض روایات مین یہ کلمات
وارد ہین الحمد للہ ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالےٰ اور کوئی مہینہ
روزے سے خالی نہ چھوڑتے مگر شعبان مین بہ نسبت اور مہینون کے زیادہ روزے رکہتے اور فرماتے
یہ ایسا مہینہ ہے جسکے رتبے سے لوگ غافل ہین رجب اور رمضان کے بیچ مین اوسمین لوگونکے
اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال روزے کی حالت مین عرض
کیے جائین اور شش عید کے روزون کے لیے فرماتے جو شخص رمضانکے روزے رکہکر
عید الفطر کے بعد چھہ روزے رکہتا ہے تمام برس کے روزون کا ثواب پاتا ہے فائدہ وجہ

اسکی یہ ہے کہ بحکم من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا کی ہر نیکی کا ثواب لا اقل دہ گونہ ملتا ہے اور
سال کے تین سو ساٹھ دن ہین اور چھتیس ۳۶ کو دس مین ضرب دینے سے بھی تین سو ساٹھ ۳۶۰ حاصل ہوتے ہین
اسی وجہ سے ایام بیض یعنے تیرہوین چودہوین پندرہوین کے روزون کے واسطے بھی ایکسال
کے روزون کا ثواب موعود ہے اور روزۂ عاشورہ اور سوا روز عید کے عشرۂ ذی الحجہ
کے روزے رکھتے اور سوا سال حج کے عرفہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے اور یہ روزہ عاشورہ
سے افضل ہے کہ اوسمین سال بھر اور اسمین دو سال ایک برس پہلے اور ایک برس آیندہ کے گناہ
بخشے جاتے ہین اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ کے لیے پسند فرماتے اور اکثر اوقات گھر والون سے
پوچھتے کچھ کھانے کو ہے اگر نہوتا روزہ رکھ لیتے اور جمعہ کی تخصیص روزے کے لیے مکروہ
سمجھتے کہ یہ دن عید کا ہے اور ہر رمضان مین دس دن اعتکاف کرتے جس سال انتقال فرمایا
بیس دن اعتکاف کیا اور اعتکاف عشرۂ اخیر رمضان مین سنت موکدہ ہے لاکھون آدمی
مدت اوسکی دس روز سمجھتے ہین اور اسقدر عرصہ تک مسجد مین رہنا دشوار جانکر اس دولت
عظمیٰ سے محروم رہتے ہین اسمین شک نہین کہ دس روز افضل ہین مگر امام محمد رح کے نزدیک
اعتکاف ایک ساعت مین بھی ادا ہو جاتا ہے اور یہی مذہب مفتی بہ اور مطابق ظاہر الروایۃ
کے ہے اسیطرح بعض اشخاص رشتہ دارون کی خبرگیری اور دیگر مصارف خیر مین روپیہ
صرف کرتے ہین لیکن زکوۃ کے نام سے ایک حبہ نہین دیتے اگر بحساب زکوۃ روپیہ علیحدہ کر رکھین
اور اوسمین سے جن رشتہ دارون اور سائلون کو زکواۃ دینا درست ہے دین اور مصارف
زکوۃ سے جس نیک کام مین صرف کرنا ہو کرین تو یہ مصارف بھی جاری رہین اور زکوۃ بھی
سہل طور پر ادا ہو جائے وجہ اس محرومی کی یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا مین مصروف ہین دین کا کچھ
بھی خیال ہوتا تو کسیوقت اوسکی تحقیق مین مشغول ہوتے اور جو بات نہ معلوم ہوتی علما سے دریافت
کرتے اون کی صحبت سے سہل طور پر آخرت کی مصیبتون سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی سی
محنت مین عقبےٰ کی سب نعمت ہاتھ آتی وہ دولت تمہاری چھین نہ لیتے اور نہ ایسا بوجھ ڈالتے
جو تمسے نہ اوٹھہ سکے بلکہ بنرمی و آسانی تمہارے دل کی بیماری کھو دیتے اور تمہارا ہاتھ پکڑکر
بہشت کی راہ پر پہونچا دیتے تمنے تو دنیا کی نازونعمت کو بہشت اور اوسکی رنج و مصیبت کو دوزخ

سمجھہ لیا ہے کہ ہر وقت اوسی کی فکر مین رہتے ہو آخرت سے کچھہ کام نہین رکھتے خود جانتے ہو
نہ اورون سے پوچھتے ہو جو جی مین آتا ہے کرتے ہو کبھی وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت مین نہین جاتے
بلکہ اس قسم کی باتون سے گھبراتے ہو اور کسیکی خاطر سے کوئی بات سُن لیتے ہو تو اوسپر عمل نہین کرتے
افسانۂ بیہودہ سمجھتے ہو باوجود اسکے دعوے ایمان کا کئے جاتے ہو سبحان اللہ یہ منہہ اور یہ دعوے
آے مفلس کسی صاحب دولت کا دامن پکڑ کہ راحت دارین حاصل ہو اور اے مریض کسی طبیب
حاذق کا علاج کر کہ شفای کامل پاوے ایک نسخہ اطبای جوہر علوی کا تمام امراض باطن کہو دیتا ہے
یہ نسخہ سدیدی اور نفیسی مین نہین اور یہ علاج قانون اور اقسرائی سے علاقہ نہین رکھتا الغرض
چیونٹے ضعیف سے یہی ہو سکتا ہے کہ دامن کبوتر تیز پر کا پکڑ کر ہوا مین پہونچے اگر بے اسکے جانا چاہے
ہزار برس مین نہ پہونچ سکے کوئی کہیت بے توجہ خورشید کے نہین پکتا اور کسی درخت خود رو
مین مزہ دار پہل نہین آتا جاہل مین عبادت مین مرتکب ایسے امور کا ہوتا ہے کہ وہ عبادت اوسپر
وبال اور موجب نکال ہو جاتی ہے مانند اوس شخص کے کہ مقصد اوسکا مشرق مین ہو اور مغرب
کو جاوے جسقدر سپے چلے مطلوب سے دور پڑے یا مثل اوسکے کہ سفر حج مین ناوانستہ کہوٹا روپیہ
لے جاوے راہ مین سوا ندامت و خجالت کے کچھہ ہاتھہ نہ آئے اگر صرافی جانتا یا کسی صراف کو

دکہا لیتا کبھی اس بلا مین نہ پڑتا ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اے مست شراب غفلت تو اپنی دولت و ثروت پر نظر کر کے اونکی صحبت سے عار کرتا ہے حالانکہ
خدا کے نزدیک علم سے زیادہ کسی کی عزت نہین ابن مبارک کہتے ہین جو شخص علم حاصل نہین کرتا
مجہے تعجب آتا ہے کہ اپنی عزت کس کام مین سمجھتا ہے اور عیسی علیہ السلام فرماتے ہین عالم باعمل کو
کہ اورون کو علم سکہاوے ملکوت آسمان مین عظیم یعنی بڑا شخص کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین فضل عالم کا عابد پر ستر درجے ہے اور قیامت کے دن علما کی دواتون
کی سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آویگی اور عالم کو ایک نظر دیکہنا سال بہر کے روزہ
اور شب داری سے بہتر ہے اور علما میری امت کے سب بہشتیون سے شریف تر ہین اور قیامت
کے دن علما کو حکم ہوویگا تم میرے نزدیک فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت
قبول ہوگی اور جو شخص طلب علم مین واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجاویگا اوسمین اور پیغمبرون مین

سوا درجہ نبوت کے بہشت مین کوئی درجہ نہوگا اور جو شخص ایک باب علم کا اورون کے سکہانے
کے لیے سیکہتا ہے اوسے ستر صدیقون کا ثواب دیا جاتا ہے اور جو طلب علم مین سفر کرتا ہے
فرشتے اپنے بازوون سے اوسپر سایہ اور مچھلیان دریا مین اور آسمان و زمین اوسکے حق مین
دعا کرتی ہین اور خدا جسے بھلائی چاہتا ہے اوسی دین مین دانشمند کرتا ہے اور بیشک فرشتے
اپنے بازو در رضائے طالبعلم کے لیے بچھاتے ہین اور سب زمین و آسمان والے اور مچھلیان پانی
مین عالم کے لیئے استغفار کرتے ہین اور بیشک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہی جیسے چودہوین رات
کے چاند کی بزرگی سب ستارون پر اور بیشک علما وارث انبیا کے ہین اور ابو ذر رضہ کی حدیث
مین ہے علم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیمارون کی عیادت اور ہزار جنازے پر
حاضر ہونے سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک دین مین دانشمندی سے زیادہ کوئی چیز افضل
نہین اور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ترمذی کی حدیث مین
ہے تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے اور سب زمین و آسمان والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ
مین اور یہانتک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتی ہین علم سکھانے والے پر جو لوگون کو بھلائی سکھاتا
ہے مولا علی فرماتے ہین عالم روزہ دار شب دار مجاہد سے افضل ہے الغرض اس سے زیادہ
بزرگی کیا ہوگی کہ یہ صفت جناب حدیث کی ہے ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا اے ابراہیم مین
علیم ہون ہر علیم کو دوست رکھتا ہون یعنے علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب
ہے۔ بیچا علم اشرف صفات حمیدہ اور کمال پسندیدہ ہے جو شخص اوسے خوار سمجھے عقل و دانش
سے بے بہرہ ہے ؎ نور سے جسکے کہ روشن ہے جہان ٭ نیم شب تو اوسکو کرتا ہے گمان ٭
خلق سے خفا حق وہ شمس الضحی ٭ ہوا سے معلوم اوسکا حال کیا ٭ جسکے دل مین حلاوت ایمان کی
ہے وہ قدر اوسکی جانتا ہے ؎ قصہ شمع انہ دل پروانہ پرس ٭ حال گل از بلبل دیوانہ پرس ٭
عندلیب مست داند قدر گل ٭ چغد را از گوشہ ویرانہ پرس ٭ سرور دو جہان خبلی خاک پا تاج
سلاطین عالم ہے مسجد مین تشریف لائے وہان دو غول بیٹھے تھے ایک مذاکرۂ علم اور دوسرا
شغل و ذکر مین مشغول تھا آپ پہلے گروہ مین بیٹھے اور فرمایا دونون مجلسین اچھی ہین مگر مجلس
علم افضل ہے اور مین بھی تعلیم کے لیے مبعوث ہوا ہون پس تیری کیا حقیقت ہے کہ علما کی صحبت سے

عار کرتا ہے بزرگان دین فرماتے ہین بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ شخص ہے جو علما
کی صحبت اختیار کرے اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے
گہر جاے اور اونکی خوشی کے لیے امر دین مین مداہنت کرے محمد بن سلیمان بادشاہ حماد بن سلمہ
کی خدمت مین گیا اور اونکے حضور با ادب بیٹھ کر عرض کیا کیا سبب ہے تمہارے دیکھنے
سے میرے دل مین ہیبت آتی ہے فرمایا جس عالم کا علم سے مقصود خدا ہے تمام جہان اوس سے
ڈرتا ہے اور مقصود جسکا دنیا ہے وہ سب سے خوف کرتا ہے چالیس ہزار درم پیش کیے کہ
انہین صرف کیجیے فرمایا جنسے ناحق لیے ہین انہین پہیر دے قسم کہائی کہ وجہ حلال یعنے مال میراث سے
مین نے پائے ہین فرمایا مجہے حاجت نہین کہا اور فقیرونکو تقسیم کر دیجیے فرمایا شاید لوگ مجہے مطعون
کرین مسلمانون کو کیون گنہگار کرون ہشام بن عبد الملک بادشاہ جب مدینہ شریف مین آیا طاوس
کو بلایا جوتا کنارے فرش کے اوتار السلام علیک یا ہشام کہکر بیٹھ گئے ہشام نے نہایت خفا ہوکر
کہا تمنے پانچ بے ادبی کین اول لب فرش تک جوتا پہنکر آئے دوسرے میرا نام لیا تیسرے بے حکم
میرے سامنے بیٹھ گئے چوتھے میرے ہاتھ پر بوسہ نہ دیا پانچوین امیر المومنین نہ کہا فرمایا مین پانچ بار ہر روز
دروازہ تک جوتا پہنکر جاتا ہون اور خدا مجہپر خفا نہین ہوتا اگر تیرے فرش تک جوتا پہنکر آیا کیا غضب ہوا اور سب مسلمان تیری امارت سے
راضی نہین ہین امیر المومنین کسطرح کہتا اور پروردگار تقدس و تعالے نے اپنے دوستون کا نام
لیا یا داود و یا یحیی یا عیسے اور دشمنون کو کنیت کے ساتھہ ذکر کیا تبت یدا ابی لہب اور امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سوا اپنی عورت اور لڑکے کے کسیکا ہاتھہ چومنا جائز نہین تیرے
ہاتھہ پر کیونکر بوسہ دیتا اور روبرو تیرے اسلیے بیٹھ گیا کہ مینے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے
جو دوزخی کو دیکھا چاہے اوسے دیکھے جو بیٹھا ہے اور لوگ اوسکے سامنے کہڑے ہین ہشام
یہ سنکر شرمندہ ہوا اور عرض کیا مجہے کچہ نصیحت کیجیے فرمایا حضرت امیر المومنین علی رض فرماتے ہین
دوزخ مین پہاڑون کے برابر سانپ اور اونٹون کے برابر بچھو اوس امیر کی انتظار مین ہین
کہ عدل نہین کرتا فائدہ تینون روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرنا اور ہر بار آپکو
امیر المومنین کہنا اسلیے ہے کہ ہشام حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور آپکی خلافت سے
منکر تہا سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم رح سے پوچھا موت کو ہم کیون مکروہ رکہتے

ہین فرمایا اسلیے کہ تمنے دنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا اور آبادی سے ویرانہ مین جانا ناگوار
ہوتا ہے طریقہ سلف صالح کا بادشاہون اور امیرون کے ساتھہ یہ تہا جو شخص ایسا کرے اور امر
بالمعروف ونہی منکر پر قدرت رکہے اوسے اونکے گہر جانا مضائقہ نہین اسیطرح منطق وفلسفہ
بہ نیت تکمیل قوت فہم کتاب وسنت ودقائق واسرار شریعت وطریقت پڑہنا اور جسکی یہ نیت
ہو پڑہانا بعض متاخرین کے نزدیک جائز ہے اور حاجت سے زیادہ حرام جو لوگ شب وروز
اوسمین مشغول رہتے ہین اور علم دین سے کام نہین رکہتے نہ اونہین ثواب علم کہ قرآن وحدیث مین
موعود ہے حاصل ہوا اور نہ تعظیم علم کے مستحق بلکہ شیطان نے اونہین شکار اور براہ حق سے
پہیر کر فلسفہ کی گہاٹی مین ہلاک کیا ہے کہ عمر عزیز اپنی ضائع کرتے ہین او علوم دین کی طرف متوجہ نہین
ہوتے سے چند خوانی حکمت یونانیان + حکمت ایمانیان راہم بخوان + دل منور کن بہ انوار جلی
چند باشی کاسہ لیس بوعلی + درس گر قربت نباشد زو غرض + لیس درسا انہ مثل المرض +
فکرکم ان کان من غیر الحبیب + الکم فی النشاۃ الاخری نصیب + امام جلال الدین سیوطی
اور نووی اور ابن صلاح وغیرہم بیشمار علمائے دین ان علوم کو حرام کہتے ہین حافظ سراج الدین
قزوینی حنفی نے اونکی تحریم مین ایک کتاب لکہی اوسمین ذکر کیا کہ امام غزالی رح نے بہی تحریم
کی طرف رجوع کی لکہا ہے یہ امام اجل ان علوم کو چہوڑ کر علم حدیث مین مشغول ہوئے یہانتک
کہ انتقال کے وقت بخاری شریف سینہ پر تہی اشباہ النظائر مین فلسفہ کو حرام لکہا اور منطق کو
اوسمین داخل کیا امام فخرالدین رازی جنکا نظیر ان علوم مین بعد اونکے پیدا نہوا بیہودہ ہونا
علوم فلسفہ کا بیان کرکے فرماتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے اوسے میرے سے معرفت حاصل ہو
شہرستانی سے منقول ہے فلاسفہ ومتکلمین سے سوا حیرت وندامت کی مین نے کچہ نہ پایا ایک فاضل جلیل
معتبر ان علوم کے مرتے وقت کہتے تہے اوس علم سے جو مین نے حاصل کیا سوا اس بات کہ کہ ممکن مرجح
کی طرف محتاج ہے کچہ نہ جانا اور افتقار وصف سلبی ہے مرتا ہون اور کچہ نہین جانتا یہ حال متقدمین
علمائے اسلام کا ہے جو فلسفیات مین اثبات عقائد اسلام ورد اوہام فلاسفہ کے لیے مشغول ہوے
وائے برحال ونکے جو ان علوم کو مقصود بالذات بلکہ علم کو اونہین منحصر جانتے ہین اسی ہا ان مین اکثر
لوگون کو دین کی باتون اور علوم دین کا شوق نہا اگر کسیکو ہوتا ہے تو یہ حضرات اوسے راہ حق سے

سلوک کی راہ افلاطون و ارسطو پر لگاتے ہین وہ بیچارے اونکے دام فریب مین اگر مقصود سے محروم
رہتا ہے طالب حق کو لازم کہ ان علوم کو بقدر ضرورت حاصل کرکے ہمہ تن علوم دین مین مشغول
اور عبادت و ریاضت و وعظ و نصیحت مین مصروف رہے خصوصًا حج اور زکوۃ کی نہایت
تاکید کری کہ ہندیون نے اسلام کے چار رکن سے ان دو کو بالکل چھوڑ دیا گویا اونکے نزدیک
فرائض نماز و روزہ ہی مین منحصر ہین ہزارون روپیہ بیفایدہ ناچ گانے مین صرف کرنا اور بیٹا
بیٹی کی شادی مین اوٹھا دینا آسان اور ایک پیسا زکوۃ کے نام پر دینا زکوۃ قاف سے گران
ہے اور یہ بات نقصان ایمان پر دلالت کرتی ہے علما فرماتے ہین زکوۃ کو زکوۃ اسلیے کہتے ہین
کہ وہ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے اوسکے صحت ایمان پر گواہی دیتی ہے اور صدقہ اسلیے کہتے
ہین کہ صدق دعوی ایمان پر دلیل ہے اسلیے کہ جبر روپیہ کی دلپر ہوتی ہے آدمی ہزار بار زبان سے
دعوی انقیاد و محبت کا کرتا ہے مگر روپیہ بے انقیاد و محبت قلبی صرف نہین کیا جاتا بہت
کذاب اور جھوٹے مدعی ایمان و محبت تھے اس امتحان مین ثابت قدم نرہے ہزارون احکام
سخت نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کے اوٹھائے مگر ایکروپیہ زکوۃ کے نام سے صرف نہ کرسکے
قارون مدعی ایمان کا تھا زکوۃ نہ دینیسکا نفاق اوسکا ظاہر ہوگیا آخر اس حرکت کی شامت نے
اوسے مع مال کے زمین مین دھنسا دیا اسیواسطے طریقت مین حکم بھی اوسکا باعتبار دعوے کے
مختلف ہو اعوام کے حق مین اسقدر کافی ہے کہ ایک سال کے بعد دو سو روپیے سے پانچروپیہ
اداکرین اور خواص جو ہاتھہ آئے اوسکی راہ مین صرف کردین ایک شخص اہل صفہ سے مرگیا اوسکے
پاس ایک دینار نکلا حضرت نے فرمایا وہ اس دینار سے داغ دیا جائیگا اسلیے کہ اہل صفہ کو
دعوے قطع علائق اور تجرد کا تھا اونکے حق مین ایک دینار رکھنا بھی وبال ٹھہرا کسی نے شبلی رح
سے پوچھا زکوۃ کسقدر ہے فرمایا فقہا کے مذہب مین دوسو درہم سے پانچ درہم اور ہمارے
مذہب مین دوسو درہم سے ایک درہم بھی رکھنا جائز نہین سب خدا کی راہ مین صرف کرنا اور اسکے
شکر مین جان بھی دینا چاہیے یہ فرقہ جان و مال اپنا راہ خدا مین وقف کرتا ہے الفقیر مباح
و دمہ ہدر آگے بیان انکے حال کا ہے اگر کوئی شخص کامل کا مال لے لے خوش ہو کہ حجاب
درمیان سے اوٹھا اور ایک مسلمان بھائی کا کام نکلا یہی وجہ ہے کہ انبیا کی میراث نہین ہوتی

رہتا ہے بیت المال مین داخل ہوتا ہے کہ وہ حق مسلمانون کا ہے الغرض یہ مرتبہ کہ خاصان بارگاہ
احدیت کا ہے اگر انسانی ہمت سے حاصل نہین حکم نقد تو بجالا آئے جفاکار ناشکر بے حیا تجھے شرم
نہین آتی جب پیدا ہوا کیا لیکر آیا تھا اور جیتک زندہ رہا ایک وقت کا کھانا بھی تیری قدرت مین
نہ تھا روکھا مانگتا تو نصیب ہوتا خدا نے محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق تیرے تجھے مال عنایت
کیا سال بھر بعد چالیسوان حصہ اوسکے نام پر نہین دیا جاتا اس سے زیادہ ہٹ دھرمی اور ناشکری
کیا ہوگی اللہ تعالے فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم گھٹاتا
ہے خدا سود اور بڑھاتا ہے صدقے اور اللہ دوست نہین رکھتا
ہر ایک ناشکر گنہگار کو یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ زکوۃ نہ دینا اور سود لینا بڑی ناشکری
ہے اور سخت احمق ہے جو یہ سمجھے کہ زکوۃ سے مال کم ہوتا ہے درحقیقت اوس سے بڑھ کر کوئی
تجارت نہین قطع نظر اجر آخرت زکوۃ سے مال و دولت مین زیادتی ہوتی ہے اور سود سے مال تلف
ہوجاتا ہے کہ بیاج کھانے والا اکثر روپیہ کی لالچ سے سو روپیہ لوگون کو قرض دیتا ہے اور سود
اصل بھی مار لیتے ہین پھر نالش مین صرف کرتا ہے یا تو مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیتتا ہے تو جائداد
مدعا علیہ کے ہاتھ نہین آتی اور زر دعوے کے ساتھ خرچہ بھی برباد ہوتا ہے یا چور مال اوسکا
چورا لیجاتا ہے یا کسی ہنگامہ مین لُٹ جاتا ہے یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے یا اوسکی اولاد مین کوئی شخص
ایسا پیدا ہوتا ہے کہ سب مال عیاشی مین اوڑا دیتا ہے بعض کا زمین مین رہ جاتا ہے چلتے
پھرتے مرجاتے ہین کسی سے کہنے نہین پاتے یا دفن ہو بیجاتے ہین بہرحال تھوڑے زمانے مین اوس
مال کا نشان نہین رہتا ہزارون لاکھون سیٹھ ساہوکار گذر گئے اور انکا نام بھی نہین لیتا بخلاف
اہل سخاوت کے کہ اکثر اونکے مال مین برکت اور اونکی اولاد مین فراغت رہتی ہے اور بالغرض
مال نہ رہے اثر اونکی سخاوت وکرم کا اور حرمت وتعظیم اونکی اولاد کی اور ناموری اونکی دنیا مین
اور ثواب آخرت مین باقی رہتا ہے یہانتک کہ اگر ایک روپیہ خدا کے نام پر صرف کرتا ہے تو حسنات
سات سو تک وہان موجود ہین واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور بیاج خوار ہر ایک
کی نظر مین ذلیل وخوار ہے ساہوکارون کے گھر لاکھون روپیے ہوتے ہین مگر کسی کی نظر مین
اونکی عزت نہین افسوس کہ اس زمانہ پر آشوب وفساد مین اکثر الہ آباد مین گرفتار ہین برا

سود دیتے ہین اور اوسکا نام توفیر اور کرایہ اور نفع رکہتے ہین نہین جانتے کہ کوہ کو مشک کہنے سے
حقیقت اوسکی نہین بدل جاتی اور بہت لوگ محض نادانی اور جہالت سے خرابی مین پڑے ہین
بیع و شرا اور اکثر معاملات اونکے موافق شرع کے نہین بعض انمین نادانستہ سود ہوجاتے ہین
خصوصًا زمیندار کہ رعایا سے کشونی غلہ وغیرہ کی کرتے ہین اور یہ محض ربو ہے اگر بیع سلم کرین
کچہ اونکا خرچ نہو مگر اوسکے شرائط دریافت کرنے کی کسے فرصت اور کسے غرض کچہ خوف خدا اور
روز جزا اونمین ہوتا تو احکام شرع کی فکر رکہتے سود کی آفت اور آخرت کی مصیبت گوارا نہ کرتے
اللہ تعالے نے جیسے سخت بات سود کی نسبت فرمائی دوسرے گناہ کے لیے نہین آئی جب بعد نہی
کے لوگون نے اگلے سود کا قرضدارون سے مطالبہ کیا حکم آیا فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ
ورسولہ اگر تم نہ کروگے تو اعلام کردو خدا اور رسول سے لڑائی کا یعنے اگر سود سے دست بردار نہین
ہوتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کو مستعد ہوجاو آدمیون نے کہا ہمین خدا سے لڑنے کی طاقت نہین
کیا اس زمانہ کے احمق خدا و رسول سے لڑنے کی اپنے مین طاقت پاتے ہین جو بخوف و خطر سود کہاتے
ہین یا رزاق مطلق کی روزی اسی مین منحصر جانتے ہین کہ سود نہ کہائین گے تو روٹی کیونکر ملے گی
اور دولت کسطرح بڑہے گی نہین دیکہتے اگلے زمانے مین مسلمان سود نہین کہاتے تہے اور
اب بہی بہت لوگ اس سے محفوظ ہین وہ کسطرح جیتے ہین اور دولت و ثروت کہان سے
حاصل کرتے ہین اور یہ جو بعض لوگون نے ٹہیرا رکہا ہے کہ اس ملک مین کفار سے سود لینا روا ہے
حرمت اس فعل کی نصوص قاطعہ سے ثابت اور اس ملک کے دار الحرب ہونے مین کلام ہے
گو بعض علما دار الحرب سمجہین کیا یہ ملک صرف سود کے مسئلے مین دار الحرب ہے باقی احکام مین
دار الاسلام ہزارون اباحت پسند اس مسئلے کو دستاویز ٹہیرا کر گمراہ ہوئے اور جب ہندوونکا
مال بے محنت و مشقت ہاتہ آیا تو مسلمانون سے بہی لینے لگے ان نادانون سے پوچہو کہ اور امور
مین بہی علما کے ارشاد پر عمل کرتے ہو یا نہین سود لینا تو مولوی عبد الحی کے فتوے سے جائز
ٹہیرا زکوة کی معافی کا پروانہ کہان سے آیا جسکے باب مین حق تعالے نے فرمایا والذین یکنزون
الذہب والفضة ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور
چاندی اور اوسے خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو بشارت دو ساتہ دکہ دینے والے

نار کے یوم یحمیٰ علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم یعنی جسدن گرم کیا جاوے گا وہ سونا چاندی دوزخ کی آگ مین پہر داغی جائینگی اوس سے اون کی پیشانیان اور کروٹین اور پیٹھین ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اون سے کہا جاوے گا یہ وہ ہے جو تمنے جمع کیا اپنے جانون کے لئے پس چکہو جو تم جمع کرتے تھے اور جسکی نسبت امیر المومنین ابوبکر صدیق نے فرمایا قسم خدا کی اگر عرب مجہے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ کہ حضرت کو دیتے تہے نہ دینگے تو مین اس بات پر اون سے جہاد کرونگا اور حدیث بخاری سے ثابت ہے جو آدمی اپنے مال کی زکوۃ ادا نکرے گا قیامت کو خدا اوس مال کو سانپ بناکر اوسکے گلے مین طوق کردے گا وذلک قولہ تعالے ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ اسیطرح آپ بسا اوقات اس عبادت کی تاکید فرماتے اور زکوۃ لینے مین مصلحت جانتے یعنے محتاجون اور اہل مال کے ملحوظ رکہتے اور جو آپکے پاس زکوۃ لاتا اوسکے حق مین دعا کرتے اور ہجرت کے بعد آپنے ایک حج کیا جسے حج الوداع کہتے ہین اس سفر مین ایک لاکہہ چودہ ہزار یا ایک لاکہہ چوبیس ہزار آدمی ہمراہ تہے اور ہجرت سے پہلے کئی حج کیے جس سال حج فرض ہوا فوراً ارادہ کیا مگر بسبب بعض ضرورتون دینیہ کے بجاے اپنے امیر المومنین صدیق اکبر رض کو امیر الحاج کر کے روانہ کیا اور عمرہ آپ سے بعد ہجرت کے تین بار ثابت ہے مگر چونکہ سال حدیبیہ آپنے عمرے کا ارادہ کیا اور بسبب مزاحمت کفار کے نہوسکا ثواب عمرے کا مسلمانون کو حاصل ہوا اسے بعض علمانے چوتہا عمرہ شمار کیا اور قربانی ہمیشہ نماز عید کے بعد کرتے اور فرماتے قربانی کرنے والا ذی الحجہ کا چاند دیکہکر ناخن اور بال کم نکرے تعجب ہے لوگ اس امر سے واقف نہین باوجود اسکے کہ صحیح حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس باب مین وارد ہے اور بعض علماے مذہب امام احمد اسی حدیث سے استدلال کرکے قص اشعار وقطع اظفار ان دنون مین حرام کہتے ہین اور فرماتے ذبح کرنے مین احسان کرو یعنے تیز ہتہیار سے ذبح کرو کہ تکلیف نہ پہونچے اور ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح نکرو اور جبتک سرد نہو جاوے کہال نہ اوتیڑو اور قتل مجرم کیلیے بہی یہی حکم وارد ہے کہ احسان کرو نے تکلیف نہ پہونچاو اور تیز ہتیار سے قتل کیجیو دیکہو حضرت ایک جانور کو دوسرے کے

سامنے ذبح کرنے سے اور گنہگار کو تکلیف کے ساتھ قتل کرنے سے منع فرماتے ہین اور
یزید بد انجام آپکے نواسے کے سامنے اونکے فرزندون اور بھائیون اور عزیزون کو ذبح
اور بے گناہون کو بے آب و دانہ ہزار تکلیف و ایذا کے ساتھ شہید کرتے ہین اور صدقہ
فطر کا نماز عید سے پہلے دینے اور صدقہ نافلہ کو بہت دوست رکھتے اور محتاج کو دیکر
اسقدر خوش ہوتے جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا اور جو خرچ کرتے اوسکو بہت
نہ سمجھتے اور جو مانگتا اوسے دیتے انکار نہ فرماتے بخاری نے اپنے صحیح مین روایت کیا
آپنے کبھی سائل کے جواب مین لا نہ فرمایا ؎ ما قال لا قط الا فی تشہدہ ** لولا التشہد
لکانت لاؤہ نعم ** نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ** مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ** اگر کچھ موجود
نہوتا یا سائل کے لیے مصلحت نہ دینے مین سمجھتے سکوت فرماتے یا ملائم باتون سے
ایسا راضی کر دیتے کہ دینے سے زیادہ خوش ہو جاتا اور دیتے وقت ہرگز اندیشہ نہ کرتے
کہ پھر کہان سے آویگا بلکہ رات کو دینار و درم نہ رکھتے اگر وہ جا بے صرف گئے گھر مین پہنچاتے
ایکرات چند دینار رہگئے تھے تمام شب بے چین رہے پچھلی رات کسی محتاج کو بھیجدیے اور
فرمایا میرا کیا حال ہوتا اگر یہ دینار چھوڑکر مرجاتا اور فرماتے اگر کوہ احد برابر میرے پاس
سونا ہو مین نہ چاہون کہ کچھ باقی رہے سوا اوسکے کہ ادائے قرض کے لیے رکھون جب
آپنے رحلت فرمائی ایکدن کا کھانا گھر مین موجود نہ تھا اور زرہ شریف آپکی ایک یہودی
کے یہان کچھ سیر جو کے بدلے گرو تھی بحرین سے نوے ہزار درم آئے مسجد کی چٹائیون پر
رکھوادیے اور تقسیم شروع کی ختم تک ایک باقی نہ رہا کسی نے سوال کیا فرمایا اب تو میرے پاس
کچھ نہیں بازار مین جاکر جو چیز چاہے میرے نام سے خرید کر لا جب کچھ آئیگا ادا کرونگا
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالے نے آپ کو آپکی قدرت سے زیادہ
تکلیف نہیں دیا ہے قرض کا بوجھ کیون گوارا کرتے ہین یہ بات پسند نہ آئی اور چہرہ
مبارک پر ناخوشی کے آثار ظاہر ہوئے ایک انصاری نے کہ اوسوقت حاضر تھے گذارش کیا
آپ بے تکلف دیجیے اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا اندیشہ نہ کیجیے یہ سنکر ہنسے
اور خوشی چہرہ مبارک پر معلوم ہوئی اور فرمایا مجھے یہی حکم ہے آپ کہتے ہین ایک سائل کو

اسقدر بکریان دین کہ دو پہاڑونکے بیچ مین گنج بیچ کٹہری نہین اوسنے اپنی قوم سے جاکر کہا
اے قوم ایمان لاؤ محمد ایسے عطا کرتے ہین کہ فقیری سے اصلا نہین ڈرتے ایک لڑکےنے
عرض کیا پیغمبر خدا آپ سے جبہ مانگتی ہے فرمایا ایکساعت کے بعد آنا پھر آکر عرض کیا یہی جبہ
جو آپ پہنے ہین عنایت کیجیے اوسیوقت عنایت کیا حالانکہ دوسرا جبہ نہ تھا جب نماز کا وقت
آیا بلال نے اذان دی آپ مسجد مین نہ گئے اصحاب گھبرا کر خدمت والا مین حاضر ہوئے اوس
حال کو دریافت کرکے نہایت پریشان خاطر آیۃ آئے لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطها
کل البسط فتقعد ملوما محسورا خلاصہ مطلب یہ ہے اے میرے حبیب تم بخل نہ کرو مگر اسقدر
بھی ہاتھ نہ کھولو کہ تمہارے بدن پر کپڑا نہ رہے یہانتک کہ باہر نکلنے اور اصحاب کی ملاقات سے
معذور ہو جاؤ حنین کے دن سائلون نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ مجبور ہوکر درخت سے ٹھہر گئے
اور لوگ ردائے مبارک اوتار لے گئے فرمایا میری چادر مجھے دو اگر بقدر اس درخت کے
ٹہنیون کی چارپائی میرے پاس ہون سب تمکو بانٹ دون اور تم مجھے بخیل اور کذاب اور
جبان نپاؤگے اکثر اوقات اپنا کھانا محتاجون کو کھلاتے اور آپ بھوکے رہ جاتے اور باوجود
اس ایثار وسخاوت اور عطا کے محتاجون کی اسقدر خاطر کرتے کہ دینے سے زیادہ آپ کی
باتون سے خوش ہوتے اور خلق کو حال وقال سے سخاوت کی ترغیب وتحریص کرتے یہانتک
کہ سخت بخیل آپکا حال دیکھکر سخی ہو جاتا بلکہ جو شخص آپکی خدمت اور صحبت مین رہتا تھوڑے
دنون مین اس صفت کا کمال حاصل کرتا الغرض سخاوت سے زیادہ کوئی دولت اور بخل سے
زیادہ کوئی آفت نہین حدیث مین ہے تم ظالم کو بخیل سے بدتر سمجھتے ہو اور خدا کے نزدیک
بخل ظلم سے بدتر ہے وہ اپنی عزت اور عظمت کی قسم کھاتا ہے کہ کسی بخیل کو بہشت مین گھسنا
نہ دونگا آدمی ہزار محنت اور لاکھ کاوش سے مال جمع کرتا ہے اور یکدم حسرت کے ساتھ
چھوڑ جاتا ہے وارث بلکہ کبھی غیر چار دن مین بے رنج وملال اوڑا دیتے ہین دنیا اوسکی طلب اور
فکر مین برباد ہوئے اور آخرت مین ہزار طرح کا گردن پر بار ہے خسر الدنیا والآخرۃ ذلک
ہو الخسران المبین بالجملہ جناب رسالت بخل کو نہایت مکروہ سمجھتے ایکروز آپنے دیکھا
ایک شخص زنجیر کعبہ پکڑے کہہ رہا ہے الٰہی بحرمت اس گھر کے میرا گناہ بخشدے فرمایا کیا گناہ

ہے عرض کیا میرا گناہ زمین اور آسمان اور عرش سے بڑا ہے مال میرے پاس بہت ہے
لیکن فقیر کو آنے دیکھکر یہ سمجھتا ہون گویا آگ میرے سامنے آئی ہے فرمایا مجھسے الگ ہو کہیں
تو اپنی آگ مین مجھے نہ جلا دے قسم اوسکی جسنے مجھے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے اگر تو رکن
و مقام کے بیچ مین ہزار برس نماز پڑہے اور اسقدر روے کہ تیرے آنسوؤن سے نہرین جاری
ہو جاوین اور اونپر درخت جم اوٹھین اور بخل نہ چھوڑے بیشک تیرا ٹھکانا دوزخ ہے
آپ فرماتے ہین السخی شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ ذلک الغصن
حتی یدخلہ الجنۃ والشحیح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ ذلک الغصن حتی یدخلہ النار
سخاوت بہشت مین ایکدرخت ہے جو سخی ہے اوسکی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے یہ ڈالی اوسے
نہین چھوڑتی یہانتک کہ بہشت مین داخل کردیتی ہے اور بخل دوزخ مین ایکدرخت ہے جو
بخیل ہے اوس سے ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے وہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہانتک
کہ دوزخ مین داخل کردیتی ہے اور آپکی عادت تھی اپنے نفس کے واسطے کسی پر غصہ نہ کرتے
انس کہتے ہین مین دس برس آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی خطا پر ہون نہ فرمایا ایک اعرابی
نے چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ اوسکا نشان کندہے پر بن گیا اور کہا اے محمد مجھے
کچھ دو آپنے اوسکیطرف دیکھکر ہنس دیا اور جو حاضر تھا عنایت کیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
مین آپکو عادل نہین پاتا فرمایا تو بچک میرے بعد کون عدل کریگا جب چلا صحابہ سے ارشاد
کیا اسے بلا لو حنین کے دن ایک انصاری نے کہا مین یہ تقسیم خدا کے واسطے نہین دیکھتا فرمایا
اللہ میرے موسیٰ بھائی پر رحم کرے اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور صبر کیا لونڈی غلام پانی
برتنون مین آپکے پاس لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ ان مین اپنا ہاتھ ڈالدین آپ اونکی
خاطر سے جاڑے کی شدت مین بھی انکار نہ کرتے اور اونکے برتنون مین ہاتھ ڈالدیتے جس
یہودیہ نے آپکو زہر دیا تھا جب اوسنے اقرار کیا کہ مین نے آپکے قتل کے لیے یہ حرکت کی تھی صحابہ
نے اوسے قتل کرنا چاہا آپنے چھوڑ دیا ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا جبرئیل علیہ السلام نے
خبر دی مگر آپنے اوسے کچھ نہ کہا اور یہ امر صرف اپنے حقوق مین تھا خدا کے حق مین نرمی
نہ کرتے سوا جہاد کے آپنے کبھی کسی شخص کو نہ مارا اور اپنے نفس کے واسطے کسیکو ایذا نہ پہونچائی

اور غصہ نہ فرمایا خدا اے کریم آپکی خوبی تعریف فرماتا ہے اور مسلمانون پر اپنا احسان جتاتا
ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک بسبب رحمت
الہی کے تو نرم خو ہوا اونکے لیے اور جو تو درشت خو سخت دل ہوتا تو تیرے اس پاس سے
پریشان ہو جاتے بعض اوقات صحابہ نے درخواست کی کہ کفار پر دعا کیجیے فرمایا مین لعنت
کرنیوالا مبعوث نہوا بلکہ رحمت بہیجا گیا ہون تجہے مین لعنت اور بددعا کے واسطے نہین بہیجا گیا بلکہ
رحمت کے لیتے آیا ہون اور باوجود اس قرب منزلت اور علو مرتبت کے کہ پیغمبرون کے سردار
اور معصومون کے پیشوا اور رسل اور انبیا مین مامون العاقبۃ اور بشریہ انواع کرامت تہی
زمین و آسمان اور آدم و عالم اونکے واسطے پیدا ہوا اور مرتبہ محبوبیت مطلقہ اور شفاعت کبری کا
اونہین دیا گیا خدا کے خوف سے اسقدر کانپتے کہ تمام عالم کا خوف جمع کیا جاے اونکے
خوف سے برابر نہو سکے غم عالم کا آپکے دل مین تہا مگر اثر حزن وملال کا چہرہ مبارک پر ظاہر نہوتا
ہمیشہ کشادہ رو اور بشاش نظر آتے صبح کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹہتے صحابہ جاہلیت کے قصے
آپکے سامنے بیان کرتے اور شعر پڑہتے اور ہنستے آپ بہی اونکے ساتہ ہنستے اکثر اوقات
تبسم فرماتے اور کبہی ضحک مگر قہقہہ آپ سے ہرگز ثابت نہین آور رونے مین بہی آواز بلند
نہوتی ہان نماز مین ایک آواز جوش دیگ کے مانند باطن سے سنی جاتی اکثر خدا کے خوف سے
یا اوسکی محبت وشوق یا سماع قرآن یا نماز شب مین یا امت کے لیے رونے ایکبار نماز مین
روتے اور کہتے تہے اللہم تعدنی ان لا تعذبہم وانا فیہم وہم یستغفرون ونحن نستغفرک خدایا
تو مجہسے وعدہ کرتا ہے یہ کہ تو اونپر عذاب نہ کرے گا جبتک مین اون مین ہون اور وہ استغفار
کرتے ہین اور ہم تجہسے استغفار کرتے ہین اور اپنی صاحبزادی حضرت ابراہیم اور اپنے نواسی
یعنے حضرت زینب کی بیٹی کی وفات اور زید اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت پر بہی رونا
آپ سے ثابت ہے اور کبہی دوستون سے مزاح فرماتے مگر کوئی بات بیموقع اور فحش اور جہوٹ
اور لغو زبان پر نہ لاتے ایکدن کسی سے فرمایا مین تجہے اونٹ کے بچے پر سوار کرونگا اوسنے
کہا بچے پر کسطرح چڑہ سکونگا فرمایا ہر اونٹ اونٹ کا بچہ ہے اپنی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کوئی بڑہیا بہشت مین نجائیگی یہ سنکر وہ بہت بے قرار ہوئین اور رونے لگین فرمایا

جوان ہوکر بہشت مین جائین گی کیا تو نے نہ سنا کہ خدا نے فرمایا انا انشاناہن انشاء فجعلناہن
ابکارا کسی عورت نے عرض کیا میرا شوہر آپکو بلاتا ہے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھہ مین سپیدی
ہے وہ گھر جاکر شوہر کی آنکھین پھیر کر دیکھنے لگی اوسنے کہا کیا دیکھتی ہے کہا مجھے حضرت نے خبر
دی ہے کہ تیری آنکھہ مین سپیدی ہے کہا سپیدی سب کی آنکھہ مین ہوتی ہے ایکبار زاہر بن
حرام کو پیچھے سے آکر دبوچ لیا اونہون نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے منھہ پھیر کر دیکھا تو حضرت
تھے اپنی پیٹھہ ہلانے لگے تا بدن مقدس سے اچھی طرح مس ہو فرمایا اس غلام کو کوئی لیتا ہے
عرضکیا یا رسول اللہ مین متاع کاسد ہون مجھے کون خریدے گا فرمایا مگر تو خدا کے نزدیک
کاسد نہین نہ ذلیل انہین زاہر کے لیے وارد ہے زاہر بادیہ نشین ہمارا ہے اور ہم اوسکے
شہری ہین کہ وہ گاؤن کی چیزین آپکے لیے لاتے اور آپ اونہین شہر کی چیزین خرید دیتے
اسید بن حضیر رض کہتے ہین مین لوگون سے باتین کرتا تھا اور میرے مزاج مین چہل تھی کہ لوگونکو
ہنساتا آپ نے میرے خاصرہ مین لکڑی چبوئی مین نے کہا مجھے بدلا دیجیے فرمایا لے عرض کیا
مین برہنہ تھا آپنے پیراہن شریف اوتارا مین نے کشح مبارک چوم کر کہا یا رسول اللہ میرا یہی
مطلب تھا مدینہ مین ایک شخص تھا کہ آپ سے اکثر ہنسا کرتا بازار سے ہر چیز خرید لاتا اور بطور
ہدیہ حضور مین پیش کرتا جب آپ قبول کر لیتے مالک مال کو خدمت شریف مین بلا لاتا اور کہتا
تیرا مال حضرت کے صرف مین آیا ہے آپ سے قیمت لے لی آپ تبسم فرماتے اور قیمت اوسکی
ادا کرتے ایکدن انس کے بھائی کو کہ خورد سال تھا چڑیا سے کھیلتے دیکھا اوسکی کنیت ابو عمیر
مقرر کی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر ایکدن انس ترہ تیزک جسے عربی مین حمزہ کہتے ہین لائے
اوسدن سے اونکی کنیت ابو حمزہ ٹھیرا دی عبد الرحمن بلی کو بہت چاہتے اونہین ابو ہریرہ کہنے
لگے ایک شخص کو عورتون کے مجمع مین کھڑا دیکھا فرمایا کیا کرتا ہے عرضکیا یا رسول اللہ مین بدکار
نہین مگر اپنے سرکش گھوڑے کو تسکین دیتا ہون پھر جب اوسے دیکھتے فرماتے اب بھی وہ گھوڑا
سرکشی کرتا ہے یا نہین صحیحین مین منقول ہے کہ آپ اشجع الناس تھے دنیا مین آپ سے زیادہ
کوئی بہادر پیدا نہوا جنگ حنین مین سب لشکر میدان سے ہٹ گیا ابوبکر رض و عمر و علی و ابو
سفیان بن حارث وغیرہم چند صحابہ آپکے پاس رہے کفار نے آپکو گھیرے آدمیون کے تھے

دیکھکر پلہ کیا اور چار طرف سے تیرون کا مینہ برسا دیا اوسوقت وہ جناب بے خوف وہراس
حملہ کرتے اور فرماتے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب جب کافر بہت قریب آ گئے
سواری سے اوترے اور مٹھی بھر خاک اون پر پھینک کر فرمایا شاہت الوجوہ سبکی آنکھون
مین پہونچی اور منہ اونکے پھر گئے ایکبار اہل مدینہ کو خوف پیدا ہوا لوگ دریافت کرنے چلے آپ
ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر سب سے آگے بڑھ گئے جب لوٹے فرمایا خوف نہ کرو مین نے
کچھ نہ دیکھا اور اس گھوڑے کو دریا پایا اسیطرح جو سخت معاملہ پیش آتا حضرت سب سے آگے
ہوتے اور سب سے پہلے دشمن پر وار کرنے متصدی ہوتے علی کہتے ہین جب لڑائی سخت ہوتی ہم آپکے
پناہ پکڑتے اور آپ سب سے بڑھ کر دشمنون سے مقابلہ فرماتے بڑا بہادر ہم مین وہ تھا جو
لڑائی کے وقت حضرت کے قریب ہوتا کہ آپ سب سے زیادہ دشمن سے قریب ہوتے تھے اور
وجہ اس جرأت کی ظاہر ہے کہ آپ تقدیر پر یقین کامل رکھتے اور رون کا یقین آپکے برابر نہین کہ
اوسقدر جرأت کرسکین روایت ہے جنگ احد مین آپکے پاس ایک تلوار تھی اوسپر یہ شعر
لکھا تھا شعر فی الجبن عار و فی الاقبال مکرمۃ * والمرء بالجبن لا ینجو عن القدر * نامردی مین
عار ہے اور بڑھنے مین بزرگی اور آدمی نامردی سے قضا و قدر سے نہین بچ سکتا اور کوئی
شخص غصہ کے وقت آپکے سامنے نہ ٹھیر سکتا اور اوس جناب کے عتاب کی تاب نہ لاتا جسوقت
آپکو غصہ آتا دونون ابروون مین ایک رگ جسے رگ ہاشمی کہتے نظر آتی اوسوقت کسیکو بات
کرنے کی مجال نہوتی اور آپ کے زور و قوت کو کوئی پہلوان نہ پہونچتا بڑے بڑے زبردست
اوس جناب نے زیر کیے اور وہ جناب دنیا سے نہایت بے رغبت تھے اوسکی عیش و عشرت
کی طرف اصلا التفات نہ کرتے اور فرماتے مالی والدنیا ما انا والدنیا الا کراکب استظل
تحت شجرۃ ثم راح و ترکہا یعنے مجھے دنیا سے کیا کام ہے اور میری اور دنیا کی یہ مثال ہے
جیسے ایک سوار سایہ درخت کے تلے ٹھیرا پھر چلدیا اور اوسے چھوڑ دیا اور دعا کرتے اللھم
احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین الٰہی مجھے مسکین رکھ اور مسکین مار
اور مسکینون کے گروہ مین اوٹھا اور فرماتے فقری اور جہاد میرا پیشہ ہے جو ادمی دوست
رکھے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اے بلال ایسا نہین کوشش کرکہ نہ مرے تو مگر محتاج

اے عائشہ اگر تو قیامت کو مجھسے ملنا چاہے فقیر ونکیطرح زندگی بسر کر اور تونگرون سے دور رہ اور بےپیوند کپڑا نہ اوتار
محبت فقیر ونکی بہشت کی کنجی ہے وہ قیامت کو خدا کی ہمنشین ہین اوسدن وحی کیا جاویگا اے میرے بندو مینے تمکو دولت
کیوجہ دنیا مین محتاج نکیا تہا بلکہ اسواسطے کہ آج تمہین کرامت کا خلعت بخشون جس نے تمکو کہلایا یا کپڑا
دیا ہو اوسے بہشت مین لے جاؤ کہ مینے تمہارے واسطے اوسے بخشا اسمعیل پر وحی ہوئی
اے اسمعیل مجھے شکستہ دلون کے پاس تلاش کر عرض کیا الہی وہ کون ہین فرمایا درویشان صادق
کسینے بشر حافی سے کہا مین محتاج ہون اور عیال بہت ہین آپ میرے حق مین دعا کیجیے فرمایا
جسوقت عیال تجہسے روٹی مانگتے ہین اور تیرے دلپر ناداری کا صدمہ ہوتا ہے اوسوقت
میرے واسطے دعا کر کہ دعا تیری میری دعا سے بہتر ہے ایکدن آپنے ہاتہ سے کسی چیز کو ہٹایا اصحابہ
نے گذارش کی یہان کوئی چیز نہین آپ کسی ہٹاتے ہین فرمایا دنیا میرے پاس آتی ہے اور
اپنا نفس مجہپر عرض کرتی ہے اوسے ہٹاتا ہون ایک شب عائشہ نے آپکے نیچے نرم بچھونا
بچھایا رات بہر کروٹین لیتے رہے صبح کو فرمایا یہہ بچھونا لے جاؤ اور وہی کملی لاؤ اللہ تعالی نے
اسرافیل کو آپکے پاس بہیجا کہ چاہو پیغمبری اور بادشاہت اختیار کرو اور چاہو پیغمبری اور
بندگی فرمایا مجھے بندگی منظور ہے بادشاہت مطلوب نہین ایکبار جناب الہی سے پیغام آیا
اے محمد اگر کہو تو مکہ کے پہاڑ تمہارے لیے سونے کے ہو جائین عرض کیا نہین اے رب
ایکدن مجھے بہوکا رکہ کہ تیرے حضور عاجزی کرون اور دوسرے روز پیٹ بہر کہلا کہ
تیرا شکر بجا لاؤن ثوبان کہتے ہین فاطمہؓ نے حسنینؓ کو گہنا پہنایا اور دروازے پر ٹاٹ کا
پردہ لٹکایا ناخوش ہوئے جب جناب سیدہ کو یہ خبر پہونچی پردہ پہاڑا اور گہنا اوتار کر
حضرت کے پاس بہیجدیا آپنے مجہسے فرمایا اے ثوبان یہہ گہنا فلان شخص کو دے مجھے منظور
نہین کہ میری آل دنیا کا مزا اوٹہائے ایکبار کچہ کفار قید ہوکر آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتہ
چکی پیستے پیستے تنگ ہو گئے تہے یہ خبر سنکر حضرت کے پاس گئین کہ شاید میرا حال دیکہکر لونڈی عنایت
فرمائین آپ اوسوقت تشریف نہ رکہتے تہے جب یہ سنا فاطمہ کے گہر گئے اور فرمایا سوتے وقت
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کر خادم سے زیادہ
تیرے کام آئیگا ایکدن ازواج مطہرات نے تنگی معاش کی شکایت کی آپ اسقدر ناخوش

ہوے کہ مہینہ بہر اونکے پاس نہ گئے حکم آیا یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا
وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ
فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما اے نبی اپنی عورتون سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور
اوسکی آرائش کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمہین فائدہ دون اور چھوڑ دون اچھا چھوڑنا اور جو
خدا اور اوسکے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو بیشک خدا نے تم مین سے نیکی
کرنیوالیون کیلیے بڑا اجر تیار کیا ہے آپنے پہلے عائشہ صدیقہ رض سے یہ مضمون بیان فرمایا اونہون نے کہا مین نے
خدا اور رسول اختیار کیے پہر سب نے اونکی پیروی کی اور دنیا کی طلب سے ہاتھ اوٹھایا
عائشہ رض کہتی ہین ایکروز مین نے حضرت کے پیٹ پر ہاتھ پہیرا بہوک کے سبب سے گڑھا پڑ گیا تہا
یہ حال دیکہکر مجہے رونا آیا عرض کیا میری جان آپ پر قربان اگر آپ پیٹ بہر کہا ئین کیا نقصان
ہو فرمایا اے عائشہ میرے اولوا العزم بہائی بہیتی کر گئے اور خلعت کرامت کے مستحق ہوے
اگر مین دنیا کا لطف اوٹہاؤن اونکا مرتبہ کسطرح پاؤن آپ فرماتے ہین جسقدر مین خدا
کی راہ مین ڈرایا گیا کوئی نہ ڈرایا گیا اور جسقدر مین نے ایذا اوٹہائی کسی نے نہ اوٹہائی تیس
رات دن تک مجہے اور بلال کو کہانا جاندار کا نہ ملا مگر بہت تہوڑا کہ بلال اپنی بغل مین چہپا لاتا
عائشہ رض فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی پیٹ بہر نہ کہائی اور کپڑے
آپ کے پیوندون کی کثرت سے گدڑے کے مانند ہوگئے تہے مہینے گذرتے بعض دفعہ مہینہ بہر
آگ نہ جلتی اگر کوئی انصاری کچہ بہیجدیتے کہا لیتے نہین تو پانی اور چہوارون پر دن کاٹ دیتے
محب الدین طبری روایت کرتے ہین رات کو جب آپ پر بہوک غلبہ کرتی بار بار مسجد مین
جاتے اور نماز پڑہتے جب انتقال ہوا تیس صاع جو کے بدلے زرہ شریف آپکی ایک یہودی پاس
گرو تہی اور آپ کے دونون کپڑے دس درہم سے زیادہ کے نہوتے کبہی اہلبیت سے
پوچہتے کچہ کہانے کو ہے عرض کرتے یا رسول اللہ آپ گہر کے مالک ہین مالک کو اپنے
گہر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے آپ کیا لاتے تہے جو ہم پکاتے یہ سنکر تبسم فرماتے اور باہر چلے جاتے
ابو رافع کہتے ہین ایکدن کوئی مہمان آپکے گہر آیا کچہ موجود نہ تہا مجہسے فرمایا فلان یہودی کے
جب اور تہوڑا آٹا لے بعوض سلم یعنی بعدہ غرہ ماہ رجب لا مین نے اوس سے آٹا مانگا کہا خدا کی قسم

جبتک حضرت میرے پاس کوئی چیز گرو نہ کرینگے نہ دو دن گا مین نے حال عرض کیا فرمایا خدا کی
قسم مین زمین و آسمان مین امین ہون اگر وہ دیتا ادا کرتا خیر میری زرہ دے جا اور
اوسے رہن کر کے آنالا آیت آئی لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم
فیہ و رزق ربک خیر و ابقی ایمحمد مت پسار اکر اپنی آنکھین اوس متاع کیطرف جو ہمنے اون کو
دی ہے جوڑے ہین اون سے آرائش زندگی دنیا کی تاہم اونہین اوسمین آزمائین اور تیرے رب کا
رزق بہتر اور باقی رہنیوالا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین اکدن آپ بے وقت گہر سے نکلے ناگاہ ابو بکر
و عمر بہی آگئے فرمایا تم اسوقت کیون باہر آئے عرض کیا بہوک کے مارے فرمایا مجھے بہی بہوک
نے گہر سے نکالا ابو طلحہ کہتے ہین ہمنے آپکے سامنے بہوک کی شکایت کی اور پتہر پیٹ سے کہولکر
دکہائے ہمارے ہر پیٹ پر ایک ایک پتہر بندہا تہا اور آپ کے شکم مبارک پر دو بندہے ہے کہتے ہین
غزوہ خندق مین صحابہ کرام پیٹ سے پتہر باندہ کر خندق کہودتے اکدن حضرت نے کپڑا شکم
مبارک سے اوٹہایا تین ۳ پتہر بندہے تہے معلوم ہوا تین ۳ دن سے کچہ نہین کہایا اور خندق کہودنے
مین یارون کے شریک ہین اکثر و آپنے ابن عمر سے فرمایا اے عمر کے بیٹے مین نے تین ۳ دن سے
کچہ نہین کہایا اگر مین خدا سے قیصر او رکسری کا ملک مانگتا بیشک مجھے عنایت فرماتا اے ابن عمر
کیا حال ہوگا جب تو اون لوگون کو دیکہے گا کہ سال بہر کا کہانا جمع کرینگے اور یقین اون کے
ضعیف ہوئین گے عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے حضرت کو دیکہا کہ چٹائی پر لیٹے ہین نشان
اوسکا بدن مبارک پر بن گیا ہے اور ایک چمڑے کا تکیہ جسمین چہوارے کی چہال بہری تہی سرہانے
رکہا ہے یہ حال دیکہکر مجھے رونا آیا عرض کیا یا رسول اللہ قیصر او رکسری کیسی ناز و نعمت مین ہین
اور آپ خدا کے رسول اس تکلیف و محنت مین فرمایا اے عمر اونکے لیئے دنیا اور ہمارے لیئے
آخرت ہے وہ اپنی نیکیون کا بدلا دنیا مین پاچکے ایکبار کسی عورت نے ایک نرم بچہونا
آپکو بہیجا فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض کیا فلان عورت نے آپکے لیئے بہیجا ہے فرمایا اوسکے
پاس بہیجدے خدا کی قسم اگر مین چاہون تو خدا سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتہ کردے
نعمان بن بشیر کہتے ہین تم بافراغت کہاتے پیتے ہو اور مین نے تمہارے پیغمبر کو دیکہا ہے
کہ اونہون نے بے مزہ خراب سوکہے چہوارے بہی پیٹ بہر نہ کہائے بعض صحابہ سے منقول ہے کہ تم

دنیا مین مبتلا ہوگئے چہلپتیان کہاتے ہو اور بے سالن کے لطف نہین سمجہتے دن کے کپڑے
رات کے کپڑون سے علیحدہ بناتے ہو حضرت کے وقت مین یہ بات نتہی ابوہریرہ ایک قوم پر
گذرے کہ بکرے کا بہنا گوشت کہا رہی تہے آپ سے بہی کہانیکے لیے کہا فرمایا مین کیسے کہاؤن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور پیٹ بہر جو کی روٹی کبہی نہ کہائی
ایکدن فاطمہ ٹکڑا روٹی کا لائین پوچہا کیا ہے عرض کیا ایک روٹی پکائی تہی بے آپکی کہائی
گیے فرمایا اے فاطمہ تین دن بعد یہ ٹکڑا منہہ مین گیا ہے مسروق سے منقول ہے کہ آپنے عائشہ
سے فرمایا اے عائشہ دنیا محمد اور آل محمد کے لائق نہین اللہ تعالے اولی العزم پیغمبرون سے
اسیلئے راضی ہے کہ اونہون نے اپنی خواہشون کو روکا اور دنیا کی تکلیفون پر صبر کیا اور مجہسے
یہی وہی چاہتا ہے جو اون سے چاہا اور حکم کرتا ہے صبر کر جیسا اولوالعزم پیغمبرون نے صبر کیا
امام غزالی کیمیائے سعادت مین لکہتے ہین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ام المومنین حفصہ
رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے کہا اے باپ میرے آپ اچہا لباس پہنئیے اور اچہا کہانا
رفقا کے ساتہہ بیٹہکر کہایے آپنے فرمایا اے بیٹی عورت اپنے شوہر کا حال خوب جانتی ہے
کیا تجہے یاد نہ رہا کہ کئی برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اہل و عیال کو دوسرے
وقت کہانا میسر نہوا فتح خیبر تک آپنے پیٹ بہر چہوارے کبہی نہ کہائے ایکروز خوان کہانیکا
سامنے لائے نہایت خراب تہا آپکو کراہت آئی فرمایا اسے ہٹا لو ہم کہانا زمین پر رکہہ لینگے
ہمیشہ دوہری کملی بچہاتے ایکدن کسی نے چار تہ کرکے بچہا دی فرمایا آرام سے رات کی
نماز مین خلل پڑتا ہے کپڑے جب میلے ہو جاتے گہر مین دہو لیتے بلال اذان کہتے مگر آپ
اونکے سوکہنے تک باہر نہ آسکتے کہ دوسرا جوڑا پاس نہ تہا ایکروز دوسرا کپڑا نہ پایا ایک ہی
کپڑے سے تمام بدن لپیٹ کر باہر تشریف لائے یہ کہکر عمر رضی اللہ عنہ اسقدر روئے کہ
روتے روتے بیہوش ہوگئے عمران بن حصین کہتی ہین مین حضرت کے ساتہہ فاطمہ کے گہر گیا
آپنے دروازے پر آواز دی فاطمہ نے کہا تشریف لائیے فرمایا اور وہ بہی جو میرے ساتہہ
ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایک پرانا کمل میرے پاس ہے بدن چہپاتی ہون تو سر کہل جاتا ہے
آپنے اپنا تہبند اونکو دیا اسے اوڑہ کر ہمکو بلایا آپنے فاطمہ سے فرمایا ای فرزند عزیز کیا حال

ہے عرض کیا سخت بیمار اور بہوک کی سختی مین گرفتار ہون آپ روے اور فرمایا اے میری
دختر مین نے بہی تین دن سے کچہ نہین کہایا اور مین تجہسے خدا کو زیادہ پیارا ہون
اگر چاہون تو خدا مجہے دے مگر مین آخرت اختیار کرتا ہون پہر اپنا ہاتہ فاطمہ کے کندہے
پر رکہکر فرمایا تجہے بشارت ہو کہ تو بہشت مین سب عورتون کی سیدہ ہے مریم اور آسیہ
اپنے زمانے کی عورتون کی سردار تہین اور تو اپنے زمانے کی عورتون کی سردار ہے بہشت
مین تم تینون کو بیتکلف مکان ملینگے کہ کسی شغل اور رنج کو اون مین دخل نہوگا
اے فاطمہ غنیمت سمجہہ کہ مین نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو دنیا مین بندہ اور آخرت مین
سردار ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے ستر اصحاب صفہ کو دیکہا اون مین
کسی پاس چادر نتہی ایک کپڑا ہوتا اوسے اپنی گردنون مین لپیٹ لیتے بعض کا نصف
ساق اور بعض کا ٹخنون تک پہونچتا اور ہاتہہ سے اوسے سمیٹے رہتے کہ کہین ستر ظاہر
نہو جاے ایکروز عبد الرحمن بن عوف نے روزہ رکہا بعد افطار کے کہانا لایا گیا فرمایا
مصعب بن عمیر مجہسے بہتر تہے جب شہید ہوے کفن نہ ملا ایک چادر مین لپٹا سر ڈہکتے پاوٴن
کہل جاتے اور پاوٴن ڈہکتے سر کہل جاتا حمزہ مجہسے بہتر تہے کہ شہید ہوے تہے ہمین دنیا کی فراغت
حاصل ہوئی ہم ڈرتے ہین مبادا ہماری نیکیون کا بدلا دنیا مین دیا گیا ہو پہر رونے لگے اور
کہانا اوٹہا دیا الغرض دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کی دوست اوسکے دشمن سے محبت نہین رکہتی
اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے عقلمند فانی کو باقی پر اختیار نہین کرتے خواجہ سفیان ثوری
کہتے ہین جو شخص تمام آسمان و زمین والون کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت
رکہے قیامت کو ندا کرینگے یہ وہ شخص ہے جو خدا کی دشمن سے محبت رکہتا تہا ولید بن
مسلم کہتے ہین مین نے جناب رسالت کو خواب مین دیکہا عرض کیا دین کس سے حاصل کرون
فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا کی اوسکے دل مین مطلق نہین کسی نے عامر بن قیس کو دیکہا
کہ ساگ اور روٹی کہا رہے ہین کہا آپنے اسپر قناعت کی مگر بنے ایسے لوگ دیکہے کہ اس سے
بہی کم پر قناعت کرتے ہین فرمایا وہ کون ہین کہا جنہون نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ایک عالم
کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اور کے قبضے مین تہا اور بعد تیرے اوسکے قبضے مین ہو جاےگا

ایسے بیوفا کے لیئے اپنی جان ہلاک نہ کر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا ہوا و ہوس ہے اور سود و نتیجہ
اوسکا نار دوزخ قال اللہ تعالے فاما من طغی و آثر الحیوٰۃ الدنیا فان الجحیم ہے الماوی
آنکے کامل فرماتے ہین مینے دنیا کو چار عیب سے چھوڑ دیا آرام اوسمین کم ہے اور غم بہت ہین
اور شریک اوسکے بڑے ہین اور جلد فنا ہو جاتی ہے الغرض دنیا خود عیب ہے اور تمام عیبون کی
جڑ حب الدنیا راس کل خطیئۃ جو شخص دنیا سے دل لگاتا ہے تمام عمر رنج و غم مین رہتا ہے
ہزار کاہش اور محنت سے حاصل کرتا ہے اور لاکہہ آرزو اور حسرت کے ساتہہ چھوڑ جاتا ہے
وارث چار دن مین بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہین اور حساب اسکی گردن پر ہوتا ہے قرش
مخملی اور قبائے اطلسی اور دوشالہ کشمیری اور جھاڑ اور فانوس باغ و مکان اسکا غیر کے
قبضے مین ہے اور یہ صد ہا من خاک کے نیچے کفن پہنے اندہیرے مکان مین پڑا ہے نہ کوئی اسکی
خبر لیتا ہے اور نہ فریاد سنتا ہے کچھ ساز و سامان اس گھر کے لیئے تیار نہ کیا تھا کہ آج کام
آتا قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون
صنعا اس سے زیادہ خسارہ کیا ہے انسان مال و دولت ہزار مکر و فریب و حیل و دغا
و محنت و مشقت سے حاصل کرے ابہی اوس سے متمتع نہو کہ حاکم کے پیادے اوسے پکڑ لیجاتے ہین
اور دشمن فرصت پاکر مال اوسکا اپنے تصرف مین لائین اسیر مدعیون کا ہجوم اور مکر و فریب
و حیل و دغا کا مواخذہ ہے اور رو رہے ہین اوڑا دیئن نہ آپ اس مفلس و بے نوا کے پاس
مال ہے کہ دیکر مدعیون کو راضی کرے اور نہ کوئی عذر کہ حاکم کے غصے سے بچائے خسر الدنیا
والاخرۃ ذلک ہو الخسران المبین ؎ طلبکار این دار ناپایدار ٭ چو دارے ہمی بودستہ
بر پائے دار ٭ چو آخر کند عیش شیرین تباہ ٭ ز اول بباید گرفت انتباہ ٭ اے حال مال
تجھے اپنے حال سے خبر نہین مال و دولت اپنا جانتا ہے کل معلوم ہو جائے گا کسکا ہے
اور کسکی عیش و آرام کے لیے اپنے سر پر تو نے وبال لیا ہے الغرض دنیا ہزار مکر و حیلے سے
اپنی طرف کہینچتی ہے جب رغبت اوسکی آدمی کے دل مین کامل ہو جاتی ہے اور کسی طرف
متوجہ ہوتی ہے مانند بدکار عورتون اور چالاک رنڈیون کے کہ جب تہی او ان سے
احمقون کو دام مین پہانس لیتی ہین ہزار استغنا کے ساتہہ پیش آتی ہین اور مدعی سکا

بغل گرم کرتی ہین یحیی بن معاذ رازی کہتے ہین عاقل وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے پہلے
اوسے چھوڑ دے اور گور مین جانے سے پہلے سامان درست کرے اور خدا کے سامنے
حاضر ہونے سے پہلے اوسے راضی کرے عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو سوتے دیکھا فرمایا
اوٹھہ خدا کی یاد کر کہا اس سے زیادہ کیا ہے کہ مینے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ دیا فرمایا ایدوست
تیرا سونا بھی اچھا ہے حارثہ رضہ نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرضکیا مین سچا مسلمان
ہون فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے
کہ سونا اور پتھر برابر سمجھتا ہون اور گویا بہشت و دوزخ میرے سامنے حاضر ہین فرمایا حارثہ
تو نے پایا جو چاہیے تہا پھر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اوسکا روشن کیا ابوذر رضہ
مجلس مین بیٹھے تہے اونکی عورت نے آکر کہا تم یہان بیٹھے ہو اور گھر مین کچھ نہین فرمایا ایک
بڑی گھاٹی در پیش ہے کہ بدون ہلکے ہونے بوجھ کے اوس سے گذر دشوار ہے عیسے
علیہ السلام کے نہ رہنے کو گھر تہا نہ کچھ معاش جنگلون مین پھرتے اور جو ملتا کہا لیتے کسیے کہا آپ
گھر بنائین تو کیا ہو فرمایا لوگون کے پرانے کافی ہین قیامت کو منادی ندا کرے گا دنیا سے
بے پرواہی کرنے والے کہان ہین ادہر آئین اور عیسی کی محفل شادی مین حاضر ہون
کسینے سلمان رحمہ اللہ تعالے سے کہا آپ اچھا لباس کیون نہین پہنتے فرمایا مین بندہ ہون
اور بندون کو اچھے کپڑون سے کیا کام قیامت کو اگر آزاد ہو جاؤن گا پہنون گا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین دو بہوکے بہیڑئے بہیڑون کے غول مین اسقدر خرابی نہین
ڈالتے جسقدر دوستی مال و جاہ کی مسلمان کے دل کو برباد و خراب کرتی ہے اور نفاق
کو دل مین اسطرح اوگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اور فرماتے ہین دنیا دین کو اسطرح
کہاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو عیسے فرماتے ہین دنیا کو خدا مت ٹہراؤ وہ کہین تمکو اپنا
بندہ نہ کرلے اور خزانہ وہان رکھو جہان اندیشہ نہو اور دنیا مین ہرجگہہ اندیشہ ہے بس خدا
کے لیے دو کہ وہان کچھ اندیشہ نہین لے حواریو مینے تمہارے سامنے دنیا کو خاک مین ملا دیا
تم اوسے مت اوٹھاؤ کہ وہ پلید ہے نافرمانی خدا کی اوس سے ہوتی ہے اور آخرت بدون اوسکے
چھوڑے نہین ملتی کہتے ہین جسطرح پانی اور آگ جمع نہین ہوتی دنیا آخرت سے جمع نہین ہوسکتی

ایکروز حضرت عیسے علیہ السلام کسی شہر مین جا نکلے تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضب الٰہی
سے مرے ہین کہ بے گور کفن پڑے ہین حواریون نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے
انپر غضب نازل ہوا آپنے اونمین پکارا ایک نے جواب دیا لبیک یا روح اللہ فرمایا تمہارا
کیا حال ہوا عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے اور صبح دوزخ مین داخل ہوئے کہ فاسقون
کی اطاعت کرتے اور دنیا کو دوست رکھتے جیسے لڑکا ماں کو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے
آنے سے خوش ہوتا ہے اور جانے سے روتا ہے فرمایا ان مین سے اورون نے کیون نہ کلام
کیا عرض کیا آگ کی لگام اونکے منہہ مین دی ہے مین بھی اونکے ساتھ تہا مگر اونمین سے نہتا
اب دوزخ کے کنارے پر ہون دیکھیے بچون یا نہ بچون کسی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا
ہمکو نصیحت کیجیے فرمایا دنیا سے دشمنی رکھو کہ خدا تعالے کے محبوب ہو جاؤ کسی نے کہا آپ پانی
پر چلتے ہین ہم چلین تو ڈوب جائین فرمایا اسلیے کہ تم دنیا کو اچھا جانتے ہو اور میرے نزدیک
خاک اور سونا برابر ہے امام غزالی یحیی بن معاذ سے روایت کرتے ہین دنیا شیطان کی دکان
ہے جسنے اوسمین سے کچھ لیا شیطان نے اوسکا دامن پکڑا درہم و دینار جب پہلی بار بنائے گئے
ابلیس نے اونمین چومکر آنکھو پر رکھا اور کہا جو تمسے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے اے عزیز
جناب احدیت نے طرح طرح کی خرابیان دنیا اور خوبیان آخرت کی بیان کین اور صاف
فرمادیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا اوسکا ٹھکانا دوزخ اور جو آخرت اختیار کرے گا
اوسکا ٹھکانا بہشت ہے باوجود اسکے تو دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے کیا تجہے خدا کے فرمانے پر
اعتماد نہین یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے اگر یہ بلا اپنے آرام کے واسطے
گوارا کرتا ہے سخت نادانی ہے ہر عاقل جانتا ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے مین ہزار طرح کی دقت
اور محنت ہوتی ہے اگر نہ حاصل ہو تو ندامت اور جو حاصل ہو تو مرتے وقت اوسکے چھوڑنیکی
حسرت ہوتی ہے اور جو روبچون کی آسائش کے لیئے اپنے سر پر وبال لیتا ہے تو دشمنون کا
بیگار رہا ہے جبتک تو اپنا کام چھوڑکر اونکے کام مین مصروف ہے تجہسے دوستی ظاہر کرتے ہین
جب اعضا مین فتور اور خدمتگذاری مین قصور ہوگا دشمن ہو جائینگے اور تیرے مرنیکی
خواہش کرینگے تو نزع مین گرفتار اور موت کے کشمکش مین مبتلا ہوگا وہ مال و متاع [illegible]

کرتے پھرینگے تو ہزارون من خاک کے نیچے ہوگا وہ محلون مین بیٹھے چین کرینگے تو ہوا کو
ترسے گا وہ خسکی ٹٹیون مین پنکھے لگا کے بیٹھے ہونگے تو اندھیرے مین پڑا ہوگا وہ مشعل اور
فانوس روشن کرینگے کبھی تیرا خیال نہ آئے گا نہ تیرے قبر پر جائینگے قیامت کو ایک نیکی
طلب کرے گا ہرگز نہ دینگے ایسے بیہودون اور بیوفاؤن کے لیئے اپنے سر پر بال لینا دانائی سے
بعید ہے مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز بادشاہ سے وقت انکی رحلت کے عرض کیا
اے امیر المومنین تمہارے تیرہ بیٹے ہین انکے واسطے کچھ نہ چھوڑا سب مال اپنا خدا کی راہ مین
صرف کردیا فرمایا اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کرینگے خدا انکو کفایت کرتا ہے اور جو نافرمانی
کرینگے تو ایسی نابکار اولاد کا مجھے کیا غم ہے سچ ہے ناخلف اولاد مار آستین ہے اوسکی پرورش
جان کو ضایع کرتی ہے قال اللہ عز وجل انما اموالکم واولادکم فتنہ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے
اور اولاد تمہاری فتنہ ہے اور فتنہ عورتون کا اوس سے بھی بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا گیا مین اپنی امت مین کوئی فتنہ عورتون سے زیادہ نہین چھوڑتا
اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالے نے شیطان کے مکر کو ضعیف فرمایا ان کید الشیطان کان
ضعیفا اور عورتون کے حق مین وارد ہوا ان کیدکن عظیم تمہارا مکر بڑا ہے ظاہر ہے انسان
شیطان کو دشمن جانتا ہے اور دشمن کی بات دل پر کم اثر کرتی ہے اور کم مانتا ہے اور عورت
سے محبت رکھتا ہے اور محبوب کی ہر بات دل کو بھاتی ہے اور اوسکی خوشی ہر حال مین چاہتا
ہے لاکہ طرح علما قرآن حدیث سے سمجھاتے ہین کہ خدا اور رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لیے تالنا
نہ چاہیے مگر جب گہر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میان کو کرنا
ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے کہتا ہے ہم خوب جانتے ہین کہ یہ رنگ منڈہا کنگنا گناہ ہے
اور گناہ کی سزا دوزخ اور دوزخ مین بڑے بڑے سانپ بچھو اور کہانے کو زقوم اور
پینے کو حمیم ہے مگر کیا کرین بی بی نہین مانتی سب رشتہ دار اور ماں باپ ایک طرف مین مگر میان
جورو کے طرفدار ہین کچھ پروا نہین کہ ماں باپ کی نافرمانی کیسا گناہ ہے اور قطع رحم پر کیا وعید
نازل ہوا ہے بے وجہ شرعی تکلیف دینا اور انکی خبرگیری مین قصور کرنا بھی جائز نہین سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم از واج مطہرات سے ہمیشہ کشادہ رو رہتے اور ہر روز بعد نماز عصر

اونکے گھر جاتے اور احوال پوچھتے اور فرماتے خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی اچھا تم مین وہ ہے
جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور مین تم سب مین اپنے اہل سے اچھا ہون اور حجۃ الوداع مین فرمایا
مرد اپنی عورت کا حق پہچانے عورتون سے سلوک اور احسان کرو اور اونکے معاملے مین خدا سے
ڈرو یعنے بیجا تکلیف نہ دو مگر حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبت وخصوصیت رکھتے اسلیئے اونکو
محبوبہ رسول اللہ کہتے ہین مسروق تابعی جب اون سے حدیث نقل کرتے کہتے حدثتنی الصدیقۃ
بنت الصدیق حبیبۃ رسول اللہ المبراۃ من السماء اور اوقات عزیز اپنی طب روحانی اور علاج
امراض قلب مین صرف کرتے اور مرض قلب گناہون کی تاریکیون سے عبارت ہے کہ اوسکے
سبب سے ثبات واستقامت دل کہ صحت اوسکی ہے جاتی رہتی ہے اور غلبہ اور دوام
اونکا معرفت اور ذوق ذکر کو کہ حیات حقیقی ہے زائل کرتا ہے اوسوقت آدمی مردہ سے
بدتر ہوجاتا ہے انک لاتسمع الموتے اور ما انت بمسمع من فی القبور اسی موت کی طرف اشارہ
ہے اور چونکہ اس بیماری کا ضرر بیماری بدن کے ضرر سے سخت تر ہے کہ وہ موت کے بعد
زائل ہوجاتی ہے اور یہ ہمیشہ رہتا ہے مقصود بالذات دین مین معالجہ دل کا اور اصلاح
باطن کے مفاسد معنوی سے قرار پایا سب پیغمبر اور رسول اسی معالجہ اور اصلاح کے لیے
بھیجے گئے لیکن آپکی شریعت اس امر مین اتم واکمل اور افضل واشمل ہے جو تحقیق اور تفصیل
اور انضباط وتنقیح اوسکی اس شریعت مین ہے کسی مین نہین حفظ صحت دل اور ازالہ
امراض باطن کے لیے آپنے ہزارون قاعدے اور سیکڑون ضابطے ایسے مقرر رکھے
کہ کسی دین ومذہب مین نہین پائی جاتی اور سوا اسکے چونکہ امراض جسم عبادت کو مانع ہین
گاہ گاہ اونکے ازالہ کیطرف بھی توجہ فرماتے مگر چونکہ نظر اس فن کیطرف تبعاً واقع تھی
اکثر اوقات اون بیماریون کی علاج پر کہ ملک عرب مین کثیر الوقوع ہین اقتصار کرتے اور
وہان کے باشندون اور آب وہوا خصوصاً المدینہ کے مزاجون اور احوال کی رعایت
فرماتے چنانچہ بخار کے لیے ٹھنڈا پانی پینا اور اوس سے نہانا مفید کہتے اسلیے کہ اوس ملک
کے لوگون کو اکثر حمیات شدت حرارت آفتاب سے حمی یومی کی قسم سے عارض ہوتی ہین
ان کبھی کسی وجہ سے بعض علاج بطور کلیت اور عموم کے ارشاد کرتے مگر انتفاع اون

قواعد وضوابط سے بھی اخلاص اور یقین مریض پر موقوف ہے کہ معالجہ اطبا سے ظاہر تہا لیکن
استقراء ناقص پر کہ منشاء خطر ہے مبنی ہے وہان یقین شرط نہین بلکہ وہ یقین کے قابل
نہین اور طب نبوی وحی الہی اور نور نبوت اور کمال عقل سے صادر ہے جو شخص بصدق
نیت واخلاص قلب ویقین کامل وقبول تام اوسپر عمل کرے قطعاً فائدہ اوٹھائے اور جسکے
دل مین شک اور شبہہ ہے وہ یقیناً اوس سے منتفع نہوگا بلکہ عجب نہین اوسکی بیماری
بڑہ جائے چنانچہ ایک شخص کو دست آتے تہے اوسکے بھائی سے کہا شہد پلا دیجیے اوسنے
پلایا دست زیادہ ہوگئے حال عرض کیا ارشاد ہوا شہد اور پلا تیسری یا چوتھی بار جب
اوسنے شکایت کی دست زیادہ ہوتے جاتے ہین فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک
یعنے اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا کہ شفا قبول نہین کرتا فائدہ شاید اوسکو
بدہضمی کے دست آتے تہے اور آپ بار بار واسطے اخراج مواد فاسدہ کے شہد پلانیکا
حکم کرتے تھے جب اسقدر کہ دفع مرض کو کافی ہو پلوا چکے اور دست بند ہونے فساد باطن
پر متنبہ فرمایا چنانچہ جب وہ اس ارشاد سے متنبہ ہوا اور شک اور شبہہ دل سے دور کیا
اوسی علاج سے دست موقوف ہوگئے بخاری اور مسلم نے اس قصے کے آخر مین روایت کیا
فبرء یعنے پھر وہ اچھا ہوگیا پس طب نبوی نفع اور اثر مین قرآن سے مناسبت رکھتی ہے
کہ قرآن امراض قلبی کو دور کرنے والا ہے لیکن جو شخص اوسپر یقین نہین کرتا اوسکی بیماری
زیادہ ہو جاتی ہے قال اللہ تعالے وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا
یزید الظالمین الا خسارا اکثر اوقات علاج آپکا ادعیہ اور اذکار اور آیات کے ساتھ
ہوتا اور کبھی مفردات ادویہ طبعی یعنے اجزائے جمادی ونباتی وحیوانی اور کبھی دونوں کی
ترکیب سے علاج کرتے مگر معالجہ آپکا مرکبات ومعاجین کے ساتھ نہوتا کبھی واسطے دفع
صورت دوا یا کسی اور غرض صحیح کے کوئی چیز زیادہ کرتے اور عمدہ چیز جو اوس زمانے
کے بیمارون کو کمال نفع کرتی آپکی بیمار پرسی اور عیادت تہی اکثر بیمار آپکی صورت دیکھکر
اچھے ہو جاتے اور جو صحت مقدر نہوتی آپکی تشفی اور تسلی دینے سے مرض گھٹ جاتا اگر بعض
مرجاتا اوسکے جنازے کے ساتھ جاتے اور نماز پڑہاتے اور اوسکیلیے استغفار کرتے اور حقیقت

ایسی موت نہ زندگی اور رحمت سے بہتر ہے سلام ساتھ وہ میرے جنازے کے لحد تک آنے *
اے اجل تیرا قدم مجھے مبارک ہو۔ اور جب مسلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا آپ کے پاس لاتا
آپ اوسکے حق مین برکت کی دعا کرتے اور چھوارے یا کچھ اور شیرینی چبا تے اور کبھی اپنا
تھوک اوسکے منہ مین ڈالتے چنانچہ عبد اللہ بن زبیر کے منہ مین ڈالا اور یہ ایسی نعمت تھی
جسکا بیان نہین ہوسکتا اور لڑکے کا نام ساتوین دن رکھتے اور عقیقہ بھی اوسی دن سنت
ہے اور اچھے نام کو پسند کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالے سب نامون سے عبد اللہ اور
عبد الرحمن کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور سب نامون سے سچے حارث اور ہمام اور
سب سے بری حرب و مرہ ہین اور کبھی برے نام کو بدل دیتے چنانچہ عاصیہ بنت عمر کا نام جمیلہ
رکھا اور اسیطرح برہ کو جویریہ اور اصرم کو زرعہ اور حرب کو سلم اور مضطجع کو منبعث اور
بنو زنیہ کو بنو رشدہ اور شعب الضلالہ کو شعب الہدی سے بدلا اور حزن سے کہ سعید بن
مسیب کے دادا تھے کہا تیرا نام سہل ہے اونہون نے نہ مانا سعید کہتے ہین اسی سبب سے
سختی اور شدت آج تک ہم مین باقی ہے اور امت کو تاکید فرماتے نام کو ون کے اچھے
رکھو کہ قیامت کے دن نام لیکر پکارے جاوینگے اور ارشاد کرتے پیغمبرون کے نام پہ
نام رکھو اور کبھی کسی کی کنیت مقرر کرتے چنانچہ عائشہ رض کی کنیت ام عبد اللہ اور حضرت علی
کے ابو تراب مقرر کی فایدہ اس کنیت مین ارباب تصوف نے اشارات دقیقہ اور نکات
بلیغہ ذکر فرمائے ایک اون مین سے یہ ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے
اور موے علی سلاسل طریقت کی اصل اور معتمد اور مرجع اور منتہی ہین یعنے مٹی سے یہ خاک
مراد نہین ہا یہ وہ لوگ کہ جیتے جی مر گئے اور بسبب نفس کشی کے خاک ہوگئے مراد ہین کہ وہ آپکے
فروع اور پیرو اور تربیت یافتہ ہین اور آپ اونکے اصل و مربی اور پیشوا و للہ در من
قال سلام من حال این خطاب گویم * مضمون ابو تراب گویم * خاک اند حجاج کہ مرزند *
ہستی بخدا سے خود سپرونند * سر حلقہ خاکیان علی بود * سر سلسلہ جنا علی بود * اور یہ جو
عوام مین مشہور ہے آدم من التراب و علی ابو التراب سو وہ ادب سے خالی نہین مقام
پیغمبرون کا اس سے برتر اور اعلے ہے کہ کسی کو اونپر ترجیح دی جاسکے ہان یہ کنیت حضرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کمال بزرگی اور علو مرتبہ پر دلالت کرتی ہے اور اجازت اس امر کی بھی کہ اپنے
بیٹے کا نام محمد رکھین اور اوسکی کنیت ابو القاسم کرین حضرت علی کی خصائص سے ہے
چنانچہ اونھون نے بعد وفات سید کائنات کے حضرت محمد بن حنفیہ کو اس نام اور کنیت
سے مشرف کیا اور دوسرون کو نام اور کنیت شریف جمع کرنے کی اجازت نہتی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھانے مین تکلف نہ کرتے جو میسر ہوتا کہا لیتے اور جو پسند نہ آتا چھوڑ دیتے
مگر کھانے کو برا نہ کہتے اور کھانے سے پہلے اور اوسکے بعد دونون ہاتھ بند دست تک
دہوتے اور فرماتے برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ یعنے کھانے سے پہلے اور اوسکے
بعد وضو کرنا موجب برکت طعام ہے اور کھانا دستر خوان پر رکھکر کھاتے اور کبھی زمین پر
رکھتے کہ تواضع سے قریب تر ہے اور اسیطرح چھوٹے چھوٹے برتنون مین کسی طرح کا کھانا
رکھکر جیسا اہل تکلف و تنعم مین مروج ہے نہ کھاتے اور کھاتے وقت تکیہ نہ لگاتے اور فرماتے
انما انا عبد آکل کما یاکل العبید واجلس کما یجلس العبید فرماتے نیست کہ مین بندہ ہون کھاتا ہون
جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور جو نماز کے وقت
کھانا تیار ہوتا پہلے کھانا تناول فرماتے کہ کھانے مین نماز کا خیال رہنا نماز مین کھانے کے
خیال رہنے سے بہتر ہے اور کھانے سے پہلے یہ دعا پڑہی اللھم اجعلھا نعمۃ مشکورۃ تصل بھا
نعمۃ الجنۃ اور ایکدفعہ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین اور سیر نہین
ہوتے ارشاد ہوا اکٹھے کھایا کرو اور خدا کا نام ذکر کرو تمھارے لیئے کھانے مین برکت ہو
وارد ہے جمع ہوکر کھاؤ اور متفرق نہو کہ بتحقیق برکت ساتھ جماعت کے ہے اور بہت
گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے وہ بے برکت ہے ہمکو خدا نے آگ نہ کھلائی پس ٹھنڈا کرلو
اور ماحضر پر قناعت فرماتے احیاء العلوم مین مرقوم ہے اگر روٹی تیار ہو جاے سالن کا
انتظار نکرے کہ مقصود کھانے سے حفظ قوت ہے نہ تنعم اور بہت کھانے کو پسند نہ کرتے اور
شروع کے وقت بسم اللہ کہتے اور فرماتے بیشک شیطان اپنے لیے کھانے کو حلال کرتا ہے
اس سے کہ خدا کا نام اوسپر نہین لیا جاتا یعنے جو شخص کھانے سے پہلے بسم اللہ نہین کہتا
شیطان اوسکے ساتھ کھاتا ہے لیکن اگر بھول جائے تو بعد کھانے کے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ

کہدے کہ اسکے کہنے سے وہ ملعون قے کردیتا ہے اور ترمذی نے لبسند حسن صحیح روایت کیا کہ
ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ یاروں کے ساتھ کہانا کہارہے تہے ایک اعرابی
آیا اور دو لقمے مین سب کہانا کہا گیا فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا یہ کہانا تمہین کفایت کرتا اور
کہانے سے فارغ ہو کے فرماتے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا
مستغنی عنہ ربنا اور یہ دعا بہی وارد ہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول
منی ولا قوۃ اور صحیحین مین ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حضرت حتی الوسع
تیامن یعنے دہنی طرف سے ابتدا ہر کام مین دوست رکہتی وضو کرنے اور غسل کنگہی کرنے اور جوتا
پہننے مین اور پانی تین سانس مین پیتے اور فرماتے اسطرح پانی پینا خوب سیراب کرنیوالا
اور تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے اور ایک سانس مین پینا طریقہ شیطان کا ہے
اور برتن مین سانس مارنی اور پہونکنے سے منع فرماتے کہ تنفس پانی مین فعل بہائم کا ہے
ہر سانس کے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہتے اور فرماتے جب کہانا کہاؤ اسکو
خدا کی یاد سے ہضم کرو اور یہ بہی ارشاد ہوا کہانے کے بعد سونے سے دل سخت ہوتا ہے
اور صحیحین مین مروی ہے فرمایا جب شام ہو اپنے بچوں کو روکو یعنے پہرنے اور باہر جانے
سے کہ اسوقت شیطان منتشر ہوتے ہین پس جب ایک ساعت رات جائے اون بچون کو
چہوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اللہ کا نام یاد کرو کہ شیطان بند دروازہ نہین کہولتا اور
اپنی مشکون کے منہہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کرو اور اپنے برتن ڈہکو اور خدا کا نام یاد کرو
یعنے رات کو سوتے وقت پانی کا برتن کہلا نہ چہوڑو اور اوسے ڈہکتے وقت بسم اللہ کہو
بالجملہ وہ جناب قولاً و فعلاً ذکر الہی کی ترغیب مین مشغول رہتے اور ہر کام خدا کے نام سے
شروع اور اوسکے نام پر ختم کرتے جب کوئی مرغوب چیز حاصل ہوتی الحمد للہ رب العالمین
اور جو کوئی امر مکروہ واقع ہوتا الحمد للہ علی کل حال فرماتے اور جسطرح کا کپڑا میسر ہوتا پہنتے
تکلف پسند نہ فرماتے اور جامۂ شہرت سے منع کرتے اور ارشاد کرتے جو شخص جامۂ
شہرت پہنے گا اوسے جامۂ ذلت پہنائینگے کہ اوسمین آگ لگجائے گی اور فرماتے جو شخص
تکبر سے کپڑا زمین پر لٹکاتا چلے گا خدا اوسپر قیامت کے دن نظر رحمت نہ کرے گا لیکن

علما کہتے ہین کہ پہرے سے ازار معزا ہے کہ دوسری حدیث مین تصریح ہے شب نصف شعبان
یعنے شب برات خدا تعالی سب کو بخشتا ہے مگر ماں باپ کو ناراض کرنے والا اور شرابی اور
ازار لٹکانے والا نہین بخشا جاتا لیکن صحیح یہ ہے کہ کسی طرح تکبر سے لٹکا کر چلنا درست نہین اور
چاندی کی مہر پہنے ہاتہ اور کبہی بائین چہنگلیا مین پہنتے کندہ اوسکا یہ تہا محمد رسول اللہ
اور یہ مہر آپکی بعد شیخین اور اونکے بعد امیر المومنین عثمان کے پاس تہی اونکی خلافت مین
معیقیب خادم کے ہاتہ سے چاہ اریس مین گر پڑے ہر چند تلاش کی نہ ملی کہتے ہین جسقدر تفرقہ
اور اختلاف کہ آپکی آخر خلافت مین اور اونکے بعد واقع ہوا بسبب اس مہر کے گم ہونے کے تہا
خدا تعالے نے اوس مہر مین مانند مہر سلیمان کے ایک تاثیر رکہی تہی جسکے سبب سے موجب انتظام
امر خلافت تہی اور بعض روایات مین آیا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کبہی ننگے پاؤن بازار
کو جاتے اور ترکاری وغیرہ خرید کرکے اوٹہا لاتے اسی لئے حضرت بشر حافی نے ہمیشہ ننگے
پاؤن پہرنا اختیار کیا اور بعض شعرا نے کہا ہے ؎ گنجے کہ زمین و آسمان طالب اوست ٭
گردون گہری برہنہ پایان دارند ٭ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ امر حضرت سے بعد نبوت کے ثابت نہین
قبل نبوت کے تکلیف و عسرت کی حالتمین واقع ہوا ہے پس جسکو بسبب عسرت کے جوتا میسر نہو
اوسکے حق مین ننگے پاؤن پہرنا مضائقہ نہین ورنہ بدعت ہے اور جوتا پہننا سنت اور حضرت
کی نعلین مقدس پر دوال تہے مکان بنوانا اور اینٹ پر اینٹ رکہوانا آپ سے ثابت نہین
بلکہ یہ فعل ناپسند فرماتے ایک انصاری نے محل بنایا آپ اودہر سے نکلے دریافت کیا
کسکا محل ہے لوگون نے اوسکا نام بتایا اس اثنا مین وہ بہی آیا اور سلام کیا آپنے منہہ پہیر لیا
جب اوسے معلوم ہوا کہ آپ میرے محل بنانے سے ناخوش ہوئے اوس مکان کو کہود کر زمین
کے برابر کر دیا عین العلم مین لکہا ہے جو شخص مکان سات گز سے اونچا بناتا ہے فرشتہ کہتا ہے
اے فاسق کہانتک اونچی کرے گا آرام بستہ بر آرام نہ فرماتے ایکدن کسی نے کملی چار تہہ
کرکے بچہا دی رات بہر کروٹین لیتے رہے نیند نہ آئی دوہرا یا چہپٹ کر اور اکڑ کر اور
اترا کر نہ چلتے اکثر اوقات دونو زانو قبلہ رو دونون ہاتہ انپر رکہکر بیٹہتے پاؤن پہیلا کر
اور یارون سے جدا ہو کر نہ بیٹہتے اور کنارہ مجلس پر یا جہان جگہہ ملجاتی بیٹہ جاتے بالا نشینی

اور صدر محفل کا ارادہ نہ فرماتے اور ارشاد کرتے کوئی شخص مجلس مین نہ بیٹھے مگر ذکر الٰہی
کے ساتھ اور اٹھتے بیٹھتے کسی مجلس کو خدا کی یاد سے خالی نہ چھوڑتے اور جب مجلس سے اوٹھتے فرماتے
سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی آپ کو
پکارتا جواب مین لبیک فرماتے یعنی حاضر ہون اور ہر شخص سے اوسکی سمجھ کے موافق کلام
کرتے اور کبھی لغو اور فحش اور کوئی بات بے محل زبان مبارک پر نہ آتی اور کوئی بات آپکی
فائدہ اور حکمت سے خالی اور مرضی الٰہی کے خلاف نہوتی تمام قول و فعل آپکے خدا کی مرضی
کے مطابق ہوتی اور غصے کے وقت بھی کوئی بات ناحق آپکی زبان سے نہ نکلتی اور کسی کی
بات نہ کاٹتے اور آداب مجلس کی رعایت فرماتے اور کلام آپکا فصیح مبین جامع روشن موجز
مختصر غیر مخل لا فضول و تقصیر مسلسل ہوتا نہ ایسا متصل کہ سامع ایک کلمہ کو دوسرے سے
جدا نہ کر سکے اور نہ ایسا منقطع جیسے بعض لوگ توڑ توڑ کر باتین کرتے ہین اکثر اوقات سمجھانے
کے واسطے ایک بات کو تین بار اعادہ کرتے اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے اکثر ساکت
رہتے اور چلا کر بات نہ کہتے اور نہ بہت آہستہ کہ سامع کے سننے مین نہ آئے اور تھوڑی
عبارت مین بہت مضمون بیان فرماتے اور عربی زبان دوست رکھتے اور فرماتے
بولی اہل بہشت کی عربی ہے اور صحابہ سے امر جہاد اور کامون مین مشورہ کرتے
اور ہر وقت اپنی امت کی غمخواری اور شفاعت مین مصروف رہتے اور ہر کام مین امت
کے لیے آسانی دوست رکھتے یہانتک کہ نماز تراویح صرف اسی خیال سے ترک کی مبادا
امت پر فرض ہو جاوے اسیطرح جس دو امر مین اختیار دیے جاتے آسان اختیار فرماتے
اور رشتہ دارون سے بہت سلوک کرتے اور قطع رحم مکروہ سمجھتے اور ہر ایک سے
یہانتک کہ بچون سے بھی ابتدا السلام کرتے اور محتاجون اور شکستہ حالون کو سلام کرنے مین
عار نہ رکھتے اور فرماتے نزدیکتر اور راجح تر خلق مین خدا سے وہ شخص ہے جو پہلے سلام
کرے اور مجلس اور گھر مین آتے جاتے وقت سلام کرتے کہ آنے کا وقت جانے کے وقت
سے سزاوار زیادہ نہین اور ارشاد کرتے اگر دو شخصون مین درخت یا دیوار حائل
ہو جاوے پھر باہم ملین تو چاہیے ایک دوسرے کو سلام کرے اور فرماتے اگر سلام فاش

اگر کروگے تو تم مین محبت پیدا ہوگی اور بیلوگ بے ایمان جنت مین نجاوینگے اور ایمان حاصل
نہوگا جب تک خدا کے لیے آپس مین محبت نرکہینگے اور روز جمعہ سیر اور افضل
فرماتے ایک کہانا کہلانا دوسرے ہر واقف نا واقف کو سلام کرنا اور گہر مین تشریف لاتے
تو اسطرح سلام کرتے کہ جاگتے سن لیتے اور سوتے بیدار نہوتے اور اکثر اونٹ اور گہوڑے
پر سوار ہوتے اور اپنی آستین سے گہوڑے کا منہ پونچہتے اور فرمایا بہلائی گہوڑے کی
پیشانی سے بندہی ہے اور خچر عرب کے ملک مین کم تہا ایک خچر مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے
بطریق ہدیہ کے آپکو بہیجا تہا اوسپر سوار ہوتے نام اوسکا دلدل تہا اور سوا اوسکے کہی
خچر اور تہے ایک کا نام فضہ تہا جسے فروہ بن عمرو نے بہیجا تہا اور ایک ابن العلا اور ایک
رئیس دومۃ الجندل نے پیشکش کیا تہا اور آپکے پاس سو بکریان تہین اگر تلو سے زیادہ
ہوجاتین ذبح کر لیتے اور گیارہ لونڈیان اور تیتیس غلام تہے لیکن آدہے سے زیادہ آزاد کردیے
تہے اور فرماتے جو شخص ایک غلام یا دو لونڈیان مسلمان آزاد کردی دوزخ کی آگ سے آزاد ہوجاتا
اور ہر عضو بدن اوسکا بدلے عضو اونکے اوسکے ایک عضو کو کفایت کریگا اور پیغمبری سے پہلے ایک شخص کی بکریان
چرانے پر مقرر ہے اور فرماتے سب پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین فایدہ شاید اسمین
حکمت یہ ہے کہ ریاست چوپانی سے مشابہت رکہتی ہے اور اس فعل سے تواضع اور غمخواری
غربا کی عادت ہوتی ہے اور فقرا اور مساکین اور محتاجون اور ضعیفون کی صحبت مین
اکثر بیٹہتے اور بہ نسبت اغنیا کے اونپر زیادہ مہربانی فرماتے اسلیے فقراے صحابہ اپنی محتاجی اور مسکینی
غنیمت سمجہتے ع رقیبان را ازین معنی خبر نیست ۔ کہ سلطان جہان با ماست امشب ۔ اور
عاجزون سے عاجزی اور رانڈون اور یتیمون کی دلجوئی اور ضعیفون کی مدد فرماتے یہانتک
کہ کہتے ہین معراج کے صبح ایک یہودی کی لونڈی کا بوجہ اپنی پیٹہہ پر اوٹہاکر اوسکے گہر پہونچایا
یہودی نے جو اوس جناب کو اس حال سے دیکہا عرض کیا شاید رات آپکو معراج ہوا فرمایا تونے
کسطرح جانا عرض کیا مینے اگلی کتابون مین دیکہا ہے کہ آخر زمانے کے پیغمبر معراج کے صبح ایک
منکر کی لونڈی کا بوجہ اوٹہاکر اوسکے گہر پہونچادینگے توجیہ شاید وہ یہودی کہین سفر سے
تجارت یا اور کسی کام کے لیے آیا ہوگا ورنہ سکونت یہود کی مدینہ مین تہی اور معراج مکہ مین تہا

ہوئی یا مراد معراج روحانی ہے کہ قبل اور بعد ہجرت کے بارہا اوس جناب کو حاصل ہوئی اور
جس سے مصافحہ کرتے ہاتھہ اپنا نہ ہٹاتے جبتک دوسرا نہ ہٹاتا اور جسکے پاس بیٹھتے نہ اوٹھتے
جبتک وہ نہ اوٹھتا اور بیماروں ضعیفوں کی خبرگیری کرتے جسے سواری کی حاجت ہوتی
سواری عنایت فرماتے اور کبھی اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور یاروں کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے
کہ آپ اونکے نگہبان تھے اور کبھی وجہ اسکی یہ بیان فرماتے کہ میری پیٹھہ فرشتوں کے لیے
چھوڑو کہ فرشتے اپکی نگہبانی اور خدمت کے لیے اپکے پیچھے چلتے اور ہر ایک کی اوسکے مرتبے
کے لائق تعظیم کرتے ایکبار حلیمہ سعدیہ خدمت مبارک میں آئیں آپنے اونکے لیے اپنی چادر
بچھائی لیکن کسی محتاج کو بسبب اوسکے فقر کے ذلیل نہ سمجھتے اور نہ کسی بادشاہ سے بسبب
اوسکے جاہ و حشمت کے ڈرتے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں سے اپکا ہاتھہ پکڑکے جہان چاہتی
لے جاتی ایک عورت نے عرض کیا آپ سے کچھہ کام ہے راہ میں بیٹھہ گئے اور جبتک وہ
باتیں کرتے رہے سنتے رہے اگر کوئی مسافر آپکے پاس آیا ہیبت سے کانپنے لگا فرمایا
میں بادشاہ نہیں ایک قریشیہ عورت کا بیٹا ہوں ابن عامر کہتے ہیں میں نے اپکو ناقہ صہبا
پر سوار رمی جمار کرتے دیکھا نہ آپ کے ساتھہ ضرب تھی اور نہ طرد اور نہ الیک اور آپ اپنے
یاروں اور گھر والوں سے امتیاز کسی کام میں درست نرکہتے آپنے ہاتھہ سے کپڑوں میں
پیوند لگاتے اور نعلین مقدس کا تسمہ سیتے اور گھر میں جھاڑو دیتے اور بکریاں دوہ لیتے
اور کپڑوں میں اگر کوئی چیز لگ جاتی اپنے ہاتھہ سے دھو ڈالتے اور آپ اپنے ہاتھہ سے جانوروں کو
گھانس دیتے اور کھولتے باندھتے غلاموں کے ساتھہ بازار سے سودا خرید لاتے چھوٹے
بڑے کو سلام کرتے رات دن کا لباس ایک رکھتے جو ضیافت کرتا قبول فرماتے اور جو کھلاتا
کھا لیتے ہر ایک سے تبسم اور کشادہ روئی کے ساتھہ کلام کرتے گھر والوں کی خدمت کرتے
اور مسجد کے بنانے میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور غزوہ احزاب میں تیسرے فاقے پتھر
پیٹ سے باندھے یاروں کے ساتھہ خندق کھودتے بعض صحابہ نے روکا پذیرا نہ فرمایا
کسی سفر میں بکری ذبح کرنے کی ٹھیری ایک صحابہ نے کہا ذبح کرنا اسکا میرے ذمہ ہے
دوسرے نے کہا میں گوشت بناؤنگا تیسرے نے کہا میں پکاونگا فرمایا میں لکڑیاں جمع

سے بہریان بڑا ہین اگر تیری کی بڑائی کبر اور خود بینی سے خالی ہوتی تو پیغمبری اونکو نہ ملتی کاوش
دو از اسباب اور مرد ودو رشد اور دفع ہون وہان اس مرتبہ کے لائق ہوتی امام غزالی فرماتے
ہین جو شخص متکبر کے دل پر نظر کرے کوئی سند اس اوس سے بد تر نہین ظاہر اوسکا عورتون
کے مانند آراستہ اور باطن اوسکا کتون کی طرح موذی اور ناپاک ہے طاوس نے ایک شخص
کو دیکھا کہ اترا تا چلتا ہے فرمایا یہ اوسکی چال نہین جو اپنے باطن کے حال سے واقف ہے
کہ کسقدر گندگی اوسمین بہری ہے مطرب نے مہلب بن صفرہ کو اس چال سے دیکھا فرمایا یہ چال
خدا کو ناپسند ہے کہا مجھے نہین جانتا مین کون ہون فرمایا جانتا ہون اول تو ایک گندہ پانی
تہا اور آخر مردار ہو جاوے گا اور اب بہی سیکڑون پلیدی تجہمین بہری ہین ایک حکیم کسی
مغرور کے گہر گیا تہوک کی حاجت ہوئی اوسکے منہہ پر تہوک دیا وہ بہت خفا ہوا کہا مجھے
اسوقت تہوکنے کی ضرورت تہی بہت خیال کیا متکبر کے منہہ سے کوئی جگہہ بدتر نہ پائی امام
الطریقہ خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہین مینے تیس برس عبادت کی اکدن غیب سے
آواز آئی اے بایزید خدا کے خزانے طاعتون سے بہرے ہین اگر اوس سے ملا چاہتا ہے
تو اضع اختیار کر العزیز بڑائی اور عظمت ذات واجب کے لیے خاص ہی ممکن کے حق مین
کوئی کمال بندگی اور نیاز سے بڑہ کر نہین خاک کہ نہرا ظلمت سے مکدر ہے کیا ہمت رکہتی ہے
کہ نور مطلق کی صفت اپنے لیے ثابت کرے آج ہر شخص غرور و پندار مین گرفتار ہو کل سب
عزتین اوسکی عظمت و جلال کے سامنے پست اور سب کمال نقصان اور تمام ہستیان نیست
نظر آوینگی کل شیٔ ہالک الا وجہہ ملائکہ مقربین سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اور انبیاء مرسلین
ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک کے سوا اس جگہہ دم نہین مار سکتے جو غلام
سرکش اپنے مولے کا تاج سر پر رکہا اور اوسکے تخت پر بیٹہا چاہے مردود بارگاہ اور
مستوجب قہر ہے ذق انک انت العزیز الکریم حدیث قدسی مین آیا ہے کبریا میری چادر اور
عظمت میری ازار ہے جو مجہسے ان دونون مین جہگڑے گا دوزخ مین جائے گا العزیز
سمہان تو اور کہان یہ صفت ذرا اپنی حقیقت دیکہہ ایک ناپاک پانی سے پیدا ہوا اوس وقت
کچہہ قدرت نہ رکہتا تہا اور اب بہی ایک مکہی بالسہو تجہے ایذا دے کر اوڑ جاوے تو اوس سے

بدلا نہین لے سکتا اور صورت وشکل کا یہ حال ہے اگر دو یہ فرشتہ نہ ہوتے اپنی صورت سے
آپ کراہت ونفرت آوے ایک خیمہ چمڑے کا نشڈا اس پر تنا ہے پیٹ مین گوہ اور موت
اور ناک مین رینٹھہ اور کان مین میل بھرا ہے بلکہ بچشم انصاف دیکھیے تو وہ گوہ موت
ایک نفیس چیز تھی کہ تیرے جسم نے اوسے خراب کیا ہے باوجود ان خرابیون کے کس بات
پر ناز کرتا ہے یہ حسن وجمال ظاہری اور قوت ولطافت نہایت سریع الزوال ہے عمر دو روزہ
تک بھی وفا نہین کرتا چار دن مین جوڑ ہڈیون کے ڈھیلے ہو جاینگے اور پیٹھ جھک جاوے گی
اور بال سپید ہو جاینگے اور چہرے پر جھریان پڑجاینگی اور دانت گرجاینگے آنکھ مین
روشنی نہ رہے گی اور سب اعضا بیکار ہو جاینگے چمڑا قبر مین گل جاوے گا اور گوشت
خاک یا جیونٹیون کی خوراک ہو جاوے گا یوسف وزلیخا وشیرین ولیلی جنکے حسن وجمال کے
اکناف عالم مین ایک دھوم ہے اب کہان ہین جو تو باقی رہے گا اور رستم وسہراب وسام
ونریمان جنکی زور وقوت کا جہان مین ایک شور ہے کہ مر گئی ہو تو سمجھا ہے گا اسوقت اگر ایک
رگ بدن کی بگڑ جاوے یا کانٹا پاؤن مین لگے سے سب زور وقوت ہوا ہو جاوے نسب پر کیون ناز
کرتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے
جو زیادہ پرہیزگار ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے عمل اچھے نہو نگے
اوسے نسب فائدہ نہ بخشیگا باپ دادا کا کمال اولاد مین نہین آتا قریش اسمعیل وابراہیم کی اولاد
مین تھے ہزارون اون مین مردود کافر ہوئے بنی اسرائیل پیغمبرزادگی پر ناز کرتے سیکڑون
سور اور بندر ہو گئے کنعان حضرت نوح پیغمبر کی طریق پر نہ تھا ہر چند اونھون نے سفارش
کی قبول نہوئی آخر طوفان مین غرق ہو گیا نوح اور لوط پیغمبر کی عورتین دوزخ مین گئین
اور آسیہ فرعون کی بی بی بہشتی ہوئین محمد بیٹا کعب بن اشرف کا تابعی نوحی وقار اور عمر
بیٹا سعد بن ابی وقاص کا لشکر اشقیا کا سردار ہے عبرت سے دیکھ قدرت رب ودود کے
ظلمت سے نور نور سے ظلمت موجود ہے وہ آدمستان کیان آتش پرست اور بلال وصہیب
وسلمان خداشناس بلال حال خسارہ کا ایمان وسلمان تازہ چہرہ ایمان سے اگر دو رحبشی
کو بلال اور لاکہہ کسری کو سلمان اور سہرا قیصر کو صہیب پہ قربان کرین بجا ہے ابو جہل کعبہ

مین مردود وا درا اویس یمن مین مقبول سے حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم * ز خاک
مکہ ابوجہل اینچہ بوالعجبی ست * آپ ہمیشہ سلمان و صہیب و عمار و خباب و بلال کے ساتھ صحبت
رکھتے قریش کے سردارون نے کہا ہمین ان محتاجون کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے
انہین اپنے پاس سے ہٹاؤ تو فرمایا ما انا بطارد المؤمنین مین مسلمانون کو ہنکانے والا نہین اور
بغوی کی روایت مین ہے اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری نے کہا اگر آپ صدر
مجلس مین بیٹھین اور بلال و صہیب و عمار و خباب و سلمان دور جہان اونکے بیٹھنے کا موقع
ہے بیٹھا کرین تو ہم آپکی مجلس مین حاضر ہو کر دین کی باتین سیکھا کرین حکم آیا ولا تطرد الذین
یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی یریدون وجہہ مت ہکال اونکو جو ذات اپنے رب کو پکارتے ہین
اوسکی رضا چاہتے پس آپنے اونکی استدعا قبول نہ فرمائی اور ہمیشہ ان مسکینون کے ساتھ بیٹھتے
اور فرماتے میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے اگر تمہارا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مسکینونکو ایسا فخر حاصل ہو تاکہ
وہ جہان مین سماوات و سرفرازی کیا مجال جو اونسے امتیاز چاہے اور اونکی خاک قدم سے مایہ گری موسی علیہ السلام نے جناب الہی مین
عرض کیا یا رب این اطلبک خدایا تجھے کہان ڈھونڈون فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم شکستہ دلونکے پاس
عرض کیا مجھسے زیادہ شکستہ دل کوئی نہین فرمایا تو مین وہان ہون جہان تو ہے کسی نے ایک بزرگ
سے پوچھا تمہارا نسب کیا ہے فرمایا اول نطفہ تہا آخر مردار ہو جاؤنگا پھر ترازو مین عمل
تولے جائینگے اگر نیکی غالب ہوئی تو بزرگ اور جو بدی زائد ہوئی تو ایک نالائق خوار ذلیل
ہون مال و جاہ دنیا عاریتی ہے اوسپر ناز کرنا اور اترانا ایسا ہے جیسے ایک شخص مجلس
عشرت تیار کرے اور کسی ایک ضعیفہ کوڑھن کو کہ پیپ اور لہو اوسکے بدن سے بہتا ہو بنا
سنوار کر اور لباس تکلف پہنا کر اور عطریات ملکر اوسکے پاس لائے اور وہ رات کی تاریکی
اور شراب کی مستی مین حسینہ اور جمیلہ سمجھکر کمال رغبت سے ساتھ مباشرت کرے صبح کو جب بیدار ہو
اور خمار شراب کا اوترے صورت ناپاک اوسکی نظر آئے اور بدن اور کپڑے اپنے انواع
نجاسات سے ملوث پائے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت * کہ باکہ باختہ عشق در شب
دیجور * علاوہ برین یہ مال و جاہ کہ ہزار محنت و مشقت سے ہاتھ آیا وہ حال سے خالی نہین
یا یہ تجھے چھوڑ دے گا یا تو اسے چھوڑ کر چلا جائے گا واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ

من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشیما تذروه الریاح امام جعفر صادق فرماتے ہین
ایغفر ند نادم اوس شخص کی موت پر کہ پہر تیرے پاس نہین آسکتی کیون تاسف کرتا ہے اور آنیوالی کی
ہونے پر جسے موت تیرے قبضے مین نہ چھوڑے گی کیون خوش ہوتا ہے ایک حکیم کہتا ہے
جو دنیا پہ فخر کرے گا موت کے وقت اپنی غلطی پر پشیمان ہوگا اور جو مضبوط مکانون پہ
فخر کرے گا قبر کی تنگی دیکھکر اپنی خطا پہ متنبہ ہوگا اور جو مال پر فخر کرے گا حساب کے وقت
اوسکی برائی سمجھے گا اور جو گناہ کرکے خوش ہوگا دوزخ کا عذاب دیکھکر اپنی حماقت پہ
نادم ہوگا ایک حکیم سے کسی نے تکبر کیا کہا اگر تو گھوڑون پہ فخر کرتا ہے تو وہ اچھے ہین
تجھے کیا اور جو ہتیارون پر اتراتا ہے تو اونکی خوبی تجھمین نہ آجاے گی اور جو باپ دادا
پر فخر کرتا ہے تو اونکی صفات تجھ مین موجود نہین ہیں تجھکو بزرگی کسطرح حاصل ہوئی [illegible]
جو شخص آفات عبادت سے آگاہ ہے ہر طاعت مین اسقدر خائف رہتا ہے کہ عاصی معصیت
مین نہین رہتا رابعہ کہتی ہین استغفر اللہ من قلة صدقی فی قولی استغفر اللہ علماء ہیم وعلیہ
اونکے حق مین وارد نہین جو شراب پیتے اور زنا کرتے ہین بلکہ اونکی جو نماز و روزہ و صدقہ
و زکوٰۃ ادا کرتے اور اوسکے رد ہونے سے ڈرتے ہین اول شیطان بندے کو عبادت سے
منع کرتا ہے جب بندہ کہتا ہے دنیا فانی ہے اور سفر دراز درپیش ہے بے توشہ و زاد
کسطرح قطع ہوگا تو کہتا ہے جلدی کیا ضرور ہے ابھی عمر بہت ہے عبادت کرلینا جب بندہ
کہتا ہے موت میرے اختیار مین نہین اور یہ وقت اوسکا معلوم نہین شاید ابھی مرجاؤن
اور حسرت عبادت کی گور مین لے جاؤن تو کہتا ہے عبادت مین جلدی کر کہ نامہ اعمال
مین نیکیان زیادہ ہوجائین جب بندہ کہتا ہے دو رکعت نماز خشوع و خضوع و قرار
و سکون کے ساتھ بہت رکعتون سے جو جلد جلد پڑہی جائین بہتر ہے کہتا ہے نماز اچھی طرح
ادا کر کہ دیکھنے والے تجھے اچھا سمجھین جب بندہ کہتا ہے مجھے خدا سے کام ہے اوسکی عبادت
اورون کے دکھانے کے لیے کرنا نری بے حیائی ہے کہتا ہے اگرچہ تجھے خلق سے کچھ کام نہین لیکن
مگر وہ خود ظاہر کرے گا اور لوگون کے دل مین تیری قدر و منزلت بڑہ جائے گی جب بندہ
کہتا ہے دنیا کی قدر و منزلت بیکار ہے مجھے عزت آخرت کی درکار ہے تو کہتا ہے اسقدر

منفقت نکر اگر ازل مین سمجھے بہشتی کیا عبادت کی کیا حاجت اور جو دوزخی کیا تو اوس سے
کیا فائدہ حاصل ہوگا بندہ کہتا ہے کہ عبادت و ریاضت میرے حق مین بہرحال مفید ہے
اگر بہشتی ہون تو مرتبہ بڑہے گا اور خدانخواستہ دوزخی ہون تو عذاب کم ہوگا ایسلئے کہ
خدا محنت کسی کی رائگان نہین کرتا اوسوقت شیطان لاچار ہو جاتا ہے اور نفس سے کہ اوسکا
اوستاد ہے مدد چاہتا ہے کہ اوسے عجب کی گھاٹی مین ہلاک کرے انسان کو چاہیے کہ جسوقت
یہ سرکش اترائے کہے اے نفس تیری نماز اگرچہ لاکہ اخلاص کے ساتھ ہو اس سے زیادہ نہین
جیسے کوئی مفلس نادار شہی بہر جو بادشاہ کے حضور بہیجے خدائے تعالے تیرے اس حقیر
تحفہ کی پروا نہین رکھتا من تنک کے قاما تنیز کی لنفسہ ہان اگر عجز و نیاز کے ساتھ پیش کریگا
غالب ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول کرے گا اور جو غرور اکڑون اوٹھائی تیرے سر پہ
مارے گا تھوڑی تنخواہ پہ بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اور اوسکی سواری کے ساتھ دوڑتا ہے
اور راہ اوسکے دشمن سے لڑکر جان کھوتا ہے بادشاہ حقیقی ہر آن کروڑون نعمت عطا کرتا ہے
اگر دو رکعت ہزار نقصان و عیب کے ساتھ اوسکے واسطے پڑہین کیا کمال کیا اور کیون
اتراتا ہے اور علم پر اترانا تو محض جہالت ہے اگر علم رکھتا شیطان اور نفس کے فریب مین نہ آتا دانا
کہین نادان کا دھوکا کھاتا ہے حضرت فرماتے ہین آفۃ العلم الخیلاء آفت علم کی اترانا ہے مثال
تیری اوس مریض کے مانند ہے کہ دوا اپنے مرض کی جانتا ہے اور استعمال نہین کرتا آیا ایسا
جاننا کچھ کام آتا ہے نجات اسمین ہے کہ ہوائے نفس کا خلاف کرے قد افلح من تزکی ونہی النفس
عن الہوی نہ اسمین کہ جانے اور زبان سے کہے کہ ہوائے نفس کا خلاف چاہیے اگر تو اپنی
حقیقت سے واقف نہین تو دعوے علم بیجا ہے جو آپ کو نہ جانے گا کیا جانے گا اور جو واقف
ہے تو اورون کی تعریف و ستائش پر کیون بہولتا ہے لیس الخبر کالمعاینہ اگر کوئی سمجھے
شیخ و مخدوم کے فریفتہ ہو اور یہ دعا پڑہے اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون ولا تواخذنی بما یقولون
واغفرلی ما لا یعلمون وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی النبی الکریم
صاحب الخلق العظیم وآلہ واصحابہ اجمعین چھٹا باب خصائص منزلیہ کے بیان مین
بادشاہون کا دستور ہے جب کسی کو اپنی عنایت سے مخصوص فرماتے ہین ایک خاص معاملہ

کے ساتھ جس سے اوسکی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑہ جائے ممتاز کرتے ہین اسیطرح
پروردگار عالم نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق سے بطریہ عنایت مخصوص کرکے
اپنی خاص مہربانیون کے ساتھہ مشرف کیا اور سب پیغمبرون کی صفات اوس ذات بابرکات
مین جمع کرکے ہزارون کمالات کے ساتھہ کہ بالاصالت کسیکو حاصل نہوئی مخصوص فرمایا ازانجملہ
فقیر نے تنو خصائص سے زیادہ اپنی تفسیر اور وسیلۂ نجات مین جمع کیے یہ مختصر اسقدر گنجائش
نہین رکھتا لہذا بارہ خاصون کے بیان پر اقتصار ہوتا ہے **اول** محبوبیت مطلقہ کہ آپ باعتبار
جملہ صفات وجاہت کے ہر زمانے مین خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہین مثلاً عالم سے بسبب
علم کے اور زاہد سے بسبب زہد کے حسین سے بسبب حسن کے اور عادل سے بسبب عدل
کے محبت ہوتی ہے اور آپکی جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متساویۃ
الاقدام ہین حسین سے اسیوقت تک محبت رہتی ہے جبتک حسن باقی ہے جب حسن جاتا
رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپکی ہر صفت کمال زوال سے منزہ و بیرتر بلکہ یوماً
فیوماً ترقی پر ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکہتے ہین نہ
لاحقین اور بعض سے لاحقین محبت رکہتے ہین نہ معاصرین مگر آپسے ہر وقت اور ہر زمانہ مین اہل ایمان کو محبت رہے اور اسیطرح
بعض اشخاص سے اسلیئے کہ اپنے دوست ہین محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ملے ہین
کدورت ہوتی ہے مگر آپکی ذات پاک مین کوئی جہت منافی محبوبیت کی نہین بعض لوگون سے
بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہین مگر اوس جناب سے تمام جن اور فرشتے اور
انسان بلکہ وحش و طیر محبت رکہتے ہین سوا اونکے جنکو جناب باری نے روز ازل بد نصیب
کیا اور لوح محفوظ مین جہنمی لکہدیا العزیز خلق کا کیا ذکر خود خالق اون سے محبت رکہتا ہے
غور کر کس محبت سے اونکے شہر و وطن کی قسم کہاتا ہے لا اقسم بہذا البلد و انت حل
بہذا البلد لا زائدہ ہے یعنے مین اس شہر کی قسم کہاتا ہون اسلیئے کہ تو اس شہر مین رہتا ہے
ابن عباس کہتے ہین مین نے نہ سنا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے شہر اور
عمر کی قسم کہائی ہو مدارج مین ہے یہ قسم ایک سر مکنون ہے کہ گویا وہ بیٹون کی نظر اوسکی طرف
سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر راز و نیاز عاشق و معشوق سے واقف ہین کیفیت و لذت

مین تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آیا ہون نہین چاہتا کہ اوسکے قدم دیکھکر دوسرے کا منہہ دیکھون مجھے اندہا کردے کہ نظر میری روئے اغیار پر نہ پڑے دعا اون کی قبول ہوئی اور بینائی جاتی رہی بیضاوی کلبی واحدی صاحب لباب ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہین ثوبان موئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکروز آپکی خدمت مین آئے رنگ اون کا متغیر تہا اور آثار رنج وملال چہرے سے نمایان آپنے سبب پوچھا کہا یا رسول اللہ نہ مجھے درد ہے نہ بیماری مگر جسوقت آپکو نہین دیکھتا بے تاب ہو جاتا ہون کل قیامت کے دن اگر بہشت مین جاؤنگا اپنے اعمال کے موافق مرتبہ ومقام پاؤنگا آپکا مکان ہم لوگون سے بلند ہوگا وہان کسطرح پہونچونگا لیکن جسوقت آپکی صورت نہ دیکھونگا بہشت سے کیا لطف حاصل ہوگا اون کی تسکین وتسلی کیلئے آیت اوتری فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا بشارت اے محبو مقام تہنیت ہے کہ یہ قصہ تمہین وصل دائمی کی خبر سناتا ہے انس کی حدیث مین آیا ہے من احبنی کان معی فی الجنۃ جو مجھسے محبت رکہیگا بہشت مین میرے ساتھہ ہوگا اور صفوان بن قدامہ کی روایت مین آیا المرء مع من احب لکہا ہے جناب سیدہ بعد وفات حضرت کے چہ مہینے زندہ رہین سوا رونے کے کچھ کام نتہا یہانتک کہ روتے روتے انتقال کرگئین ابن اسحق کہتے ہین انصار مین ایک عورت تہی شوہر اور باپ اور بہائی اوسکے جنگ احد مین شہید ہوئے جب اوسے خبر پہونچی کہا حضرت کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بخیریت ہین کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے جنگ احد مین جسوقت شیطان نے پکارا الا ان محمدا قد قتل خبردار ہو بیشک محمد شہید ہوئے یہ خبر سنکر مسلمان ایسے سراسیمہ اور بے حواس ہو گئے کہ آپس مین لڑنے لگے اور کئی مسلمان مسلمانون کے ہاتہہ سے مارے گئے انس بن نضر انصاری نے جب یہ خبر سنی بے تابانہ کفار کے لشکر مین گہس گئے اور اسّی زخم کہا کر شہید ہوئے زخمون کی کثرت سے نعش اونکی پہچانی نجاتی اونکی بہن نے اونگلی کے نشان سے پہچانی احد کی لڑائی مین عمرو بن معاذ رض شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی مان سے تعزیت کی اونہون نے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپکو سلامت رکہا تو مجھے بیٹے کا غم نہین ایک عورت نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے عرض کیا مجھے زیارت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قبر سنوری کرا دیجائے آپنے قبر شریف کہولی اسقدر روئے تاب ہوئے
کہ روتے روتے دم نکل گیا صحابہ کرام رض کا یہ حال تہا جب آپ سے کلام کرتے کہتے بابی
انت وامی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور بعد وفات جب آپکا ذکر سنتے روتے
اور بکمال خشوع سے بدن اونکے کانپنے لگتے طبرسی نے مجمع البیان مین انا فتحنا کی تفسیر مین
لکہا عروہ بن مسعود کفار کیطرف سے سوال جواب کے واسطے آیا آپکے یاروں کو دیکہا کہ آپکے
حکم پر دوڑتے ہین اور آب وضو پر اسطرح گرتے ہین گویا تلواروں سے کٹ کر مر جاینگے
اور آپ کلام کرتے ہین تو خاموش ہو جاتے ہین اور بسبب ادب کے آنکہ اوٹہا کر نہین دیکہتے
جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم مین بادشاہان روم وحبش وایران کے دربار
مین گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ادب و تعظیم
مین بہتر نہ پایا مالک رح کہتے ہین ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اسقدر روتے کہ
ہم اونپر رحم کرتے اور عبد الرحمن بن قاسم کا یہ حال ہو جاتا گویا رنگ اونکے بدن کا کسینے
نچوڑ لیا اور بات نہ کر سکتے اور زہری ایسے بیہوش ہو جاتے گویا ہم کو نہین اور وہ ہمین
نہین پہچانتے اور صفوان بن سلیم اسقدر روتے کہ لوگ اونہین روتا چہوڑ کر اوٹہہ کہڑے
ہوتے اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیختے فی الواقع یہ لوگ مصداق اوس حدیث
کے تہے کہ زیادہ چاہنے والے مجہے میری امت سے وہ لوگ ہین جو میرے بعد آئینگے
اونمین ہر ایک دوست رکہیگا کہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجہے دیکہے یعنے یہ آرزو کریگا کہ جورو
بچے مال اسباب جاتا رہے مگر کسیطرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجاوے حکایت ابن
عساکر نقل کرتے ہین آپنے ایک گدہے سے نام اوسکا پوچہا عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا خدا نے
میرے نسب مین ساٹہہ گدہے پیدا کیئے اونپر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے تہے اب اوس نسل مین
سوا میرے اور پیغمبروں مین سوا آپکے کوئی باقی نہین امیدوار ہون آپکی سواری مین
رہون اور مین ایک یہودی کے پاس تہا کہ قصداً اوسے گرا دیتا وہ مجہے مارتا اور بہوکا رکہتا
آپنے اوسکا نام یعفور رکہا جسے بلایا چاہتے اوسے بہیجدیتے دروازے پر سر اپنا مارتا جب صاحبخانہ
باہر آتا اشارہ کرتا کہ تجہے حضرت نے یاد فرمایا ہے جس روز حضرت نے رحلت فرمائی اوسکو

مفارقت کی تاب نہ لائی گو یئن مین گرکر مرگیا بطریق متواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت
ہونے لگی منبر خطبے کے لیے تیار ہوا جس وقت حضرت نے منبر پر قدم رکھا ستون مسجد شریف
کا جس پر تکیہ لگا کر خطبہ پڑہتے تھے آپکی جدائی سے رونے لگا ؎ استن حنانہ از ہجر رسول *
بانگ میزد ہمچو ارباب عقول * گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون * گفت جانم از فراقت گشتہ خون
تکیہ ات من بودم از من تاختی * * بر سر منبر تو مسند ساختی * آپ نے یہ حال پلال اوسکا دیکھکر
اپنے سینے سے لگا لیا آپ فرماتے ہین اگر مین تسکین اوسکی نہ کرتا قیامت تک اسیطرح رو تا رہتا
دارمی نے روایت کیا پہر آپ نے اوس ستون سے کہا اگر تو کہے تجہے تیرے باغ مین لگا دون
کہ پہر تجہہ مین برگ و بار آئین اور جو کہے تو جنت مین پہونچا دون کہ دوستان خدا تیرا میوہ کہائین
اوسنے بہشت پسند کی آپنے فرمایا قد اختار دار البقاء علی دار الفناء آخرت دنیا پر اختیار کی
مگر قاضی عیاض کی روایت مین ہے آپنے اوسے منبر کے تلے دفن کیا ؎ آن ستون را دفن کردند
زمین * تا چو مردم حشر یابد روز دین * تا بدانی ہر کرا ایزد دان بخواند * از ہمہ کار جہان بیکار ماند *
ہر کرا باشد زیزدان کار و بار * یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار * جب خلافت عثمان رض
مین مسجد کشادہ ہوئی ابی بن کعب رض اوسے اوٹہا کر اپنے گہر لے گئے اور اسفرائینی نے
روایت کیا جب وہ رونے لگا آپنے اپنے پاس بلایا زمین چیرتا آیا آپنے اوسے بدن مقدس
سے چپٹایا پہر حکم ہوا اپنی جگہ چلا جا فوراً چلا گیا حکایت کسینے امام شافعی سے کہا
معجزہ حضرت عیسے کا یعنے مردون کو زندہ کرنا نہایت عجیب تہا فرمایا رونا ستون کا حضرت کے
فراق مین اوس سے زیادہ عجیب و غریب تہا اور یہ صحیح ہے اسلیے کہ مردہ ایک وقت مین
ذی روح تہا صورت انسانیہ کہ صلاحیت نفس ناطقہ کی رکہتی ہے موجود ہے بخلاف لکڑی
خشک کے کہ اصلا صلاحیت حیات کی نہین رکہتے اور کبہی روح حیوانی سے مستفیض نہی
ہوے اور اس قصے مین بیماران محبت کے لیے بڑی بشارت ہے کہ اثر شوق اور رغبت محبت
سے چوب خشک ہمکنار ی جانان سے برومند ہوئی جو آدمی حضرت کی محبت مین جان و مال
قربان کرے گا آپکے دیدار سے کسطرح محروم رہے گا ابو القاسم بغوی نقل کرتے ہین
حضرت خواجہ حسن بصری جب حدیث ستون کی بیان کرتے کہتے جو آدمی حضرت کی محبت سے

بے بہرہ ہے سوکہی لکڑی سے بدتر ہے اے عزیز حدیث صحیح ہے کہ چوب خشک آپکے شوق مین
روئے اور انسان اس دولت سے بے بہرہ رہے جو خدا و رسول سے محبت نہین رکھتا
دعوے انسانیت اوسے زیب نہین دیتا صوفیہ کرام فرماتے ہین پانی یا ہوا پر مصلے بچھا کر نماز
پڑہنا کچھ کمال کی بات نہین کہ پرند ہوا پر اور مچھلیان پانی مین خدا کی عبادت کرتی ہین مابہ الامتیاز
انسان اور دیگر حیوانات مین محبت ہے اے عزیز محبت اصل کار ہے جسے محبت نہین اوسکے
ایمان مین نقصان ہے امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کسیکا ایمان ٹھیک نہین ہوتا جبتک خدا اور رسول کو سب سے زیادہ دوست
نہین رکھتا اور محبت مستلزم طاعت ہے آدمی جسے چاہتا ہے اوسکی فرمانبرداری اور
استرضا مین شب و روز مصروف رہتا ہے پس دعوے محبت خدا و رسول بدون اتباع سنت
اور دعوے کمال ایمان بدون محبت سراسر لاف و گذاف ہے اسیواسطے ارشاد ہوا کسیکو
ایمان حاصل نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہوجائے ~~ تعصی
الالہ وانت تظہر حبہ ٭ ہذا لعمری فی القیاس بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب
لمن یحب مطیع ٭ اے عزیز تو حرام و حلال کی مطلق پرواہ نہین رکھتا باوجود اسکے دعوی محبت
پر بہی دعوے غلط ذرا گریبان مین منہہ ڈال اور خدا و رسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے
اور کیا کرتا ہے تمام دن تحصیل جاہ و مال مین مشغول اور شب و روز دنیا کے کامون مین مصروف
ہے کسیوقت خدا اور رسول کا بہی دل مین خیال آتا ہے آئین قانون اور حکام دنیا کی باتین
کس شوق و ذوق سے سنتا ہے اگر کوئی شخص یہہ کہتا ہے فلان حاکم نے یہ حکم دیا اور
فلان صاحب فلان ضلع کو بدلا گئیا اور فلان معاملے مین یہ چٹھی اور یہ سرکلر آیا تو ہرگز دل
نہین گھبراتا اور قرآن و حدیث سننے اور مجلس وعظ مین بیٹھنے کی گھڑی بہر تاب نہین لاتا
اوسوقت ہزارون کام یاد آتے ہین اور ناچ رنگ کی مجلس مین کوئی کام یاد نہین آتا دنیا
کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے اور مسائل کی تحقیق سے کچھ کام نہین رکھتا عالم کے پاس جانے
بلکہ مسجد مین نماز جماعت پڑہنے سے عار آتی ہے اور معاملات دنیا کے لیے اہلکارون کے
گھر جانے سے عزت مین بٹہ نہین لگتا اگر حاکم ملاقات کے لیئے صبح کے وقت طلب کرتا ہے [illegible]

نیند نہین آتی اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے مین نہین سماتا حاکم حقیقی ہر روز
پانچ بار اپنے دربار مین بلاتا ہے اور ہر ہر رکعت مین ایکبار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم فرماتا ہے
اور تو نہ اوسکا حکم قبول کرتا ہے نہ اس عزت و امتیاز سے خوش ہوتا ہے ہزارون روپیہ فسق
و فجور و اسباب جاہ و تجمل مین اوٹھانا آسان ہین اور ایک پیسا زکوۃ کا دینا ناگوار
رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امور خیر مین وضعداری کا بھی
لحاظ نہین اونے پہلے سے چھوڑ دیتا ہے بلکہ بعض ممنوعات شرع سے جیسے خدا اور رسول ناراض
ہین خیر سمجھ لیا ہے اور اونکے ارتکاب مین نماز و روزہ سے زیادہ اہتمام کرتا ہے امیرون
اور اہلکارون کی تعظیم دل سے کرتا ہے او علما اور مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہین سمجھا
کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلا دی کہ مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین بھاری
ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی کہ نہ تیرے دل مین خاوند کتاب کی کچھ عزت رہی اور
نہ اولاد نبی کی کچھ قدر و منزلت علما کیطرف اوسوقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے مین
فتوی لکھانے کی ضرورت ہوتی ہے کیا نماز و روزہ و حج و زکوۃ و تمام فرائض و واجبات
او بیع و شرا و اجارہ و مزارعت وغیرہا معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہین اور اون مین
رعایت شرع کی کرتا ہے یا احکام شرعیہ صرف اوسی صورت مین واجب العمل ہین جب دو شخصون مین
جھگڑا ہو اور سوا اسکے دوسری تدبیر بھی ہاتھہ نہ آئے یہ رجوع ہرگز اسلیئے نہین کہ شرع کی
تیرے دل مین قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اوسکے ذریعے
سے مال دنیا حاصل کرے اسی لیئے اگر فتوی شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے ورنہ
دوسری فکر مین پڑتا ہے اور اوسے پھاڑ کر پھینک دیتا ہے باوجود اسکے ابھی دعوی اسلام
باقی ہے سبحان اللہ یہ منہہ اور یہ دعوے غور سے دیکھہ پروردگار تقدس و تعالے اپنی کتاب مین
کیا فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر
ذلک خیر و احسن تاویلا الم تر الی الذین یزعمون انہم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک
یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا
ان آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کیطرف رجوع کرنا اور

اوسے اپنے معاملات مین حاکم بنانا مسلمان کا کام نہین ہے بخاری مین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ایک منافق اور یہودی مین جہگڑا تہا یہودی نے حضرت اور منافق
نے کعب بن اشرف کو حکم کرنا چاہا آخر حضرت کو حکم کیا آپنے یہودی کے حق مین حکم دیا منافق
نے ناخوش ہوکر کہا ہم عمر رض سے فیصلہ کراوین دونون حضرت عمر رض کے پاس گئے یہودی
نے عرض کیا محمد نے میرے حق مین حکم دیا اور یہ ناراض ہوکر آپکے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے
عمر رض نے منافق سے کہا کیا اسیطرح ہے اوسنے کہا ہان فرمایا جبتک مین باہر آوٴن تم اپنی
جگہہ ٹہرے رہنا اور گہر مین جاکر تلوار لائے اور منافق کی گردن ماری اور فرمایا ایسا ہی
حکم کرتا ہون مین اوسکے حق مین جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی
نہو اللہ تعالے اپنی ذات پاک کی قسم کہا کر فرماتا ہے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم تیرے رب کی مسلمان نہوینگے
جبتک تجہے اوسمین جو جہگڑا اوٹہے آپس مین منصف نکرین پہر نہ پاوین اپنے جیومین تنگی تیرے
حکم سے اور قبول کرلین مان کر بغوی لکہتے ہین ثابت بن قیس بن شماس رض نے کہا قسم خدا کی
خدا مجہے صادق جانتا ہے اگر مجہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم دین اپنی جان ہلاک کر ڈالاوٴن
آیت آئی ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منہم اور اگر
ہم اونپر فرض کرتے کہ اپنی جانون کو قتل کرو یا اپنے دیار سے نکل جاوٴ نکرتے یہ مگر تہوڑے
اون سے ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لہم واشد تثبیتا اور جو وہی کرتے جو اونہین
نصیحت ہوتی ہے یعنے ہمارے حکم سے اپنی جانین قتل کرتے اور اپنے گہر چہوڑ دیتے تو اونکے
حق مین بہتر تہا اور سخت تر تحقیق مین واذا لاتیناہم من لدنا اجرا عظیما ولہدیناہم صراطا مستقیما
اور اوسوقت ہم اونکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور اونہین سیدہی راہ چلاتے بعد
نزول اس آیت کے ابن مسعود وغیرہ بعض صحابہ رض نے کہا خدا کی قسم اگر ہم حکم دیے جاتے
تو ایسا ہی کرتے یعنے اپنی جانین اپنے ہاتہ سے قتل کرڈالتے اور گہرون سے نکل جاتے الغرض
دل مین غور کر اگر تو اپنے معاملات مین خدا اور رسول کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم شرع
پر گو خواہش نفس کے موافق نہو راضی ونشاکر ہے تو اس گروہ مین داخل ہے ورنہ حال تیرا

مانند اوس منافق کے ہے کہ جب حضرت کا حکم موافق مطلب کے نہ پایا دوسری طرف رجوع
لایا ہان تو اسباب مین کوشش کرے اور فریق ثانی نہ مانے وبال اوسکی گردن پر ہے
لیکن تو کوشش نہین کرتا کہ دنیا کی محبت مین مدہوش ہوگیا ہے ہر وقت اوسی کی تحصیل
ملحوظ ہے اور ہر کام مین اوسی کا فائدہ مقصود مشائخ کے پاس اس غرض سے جاتا ہے
کہ معاملات دنیا مین دعا سے تیری مدد کرین نہ اسلیے کہ خدا کی راہ بتاوین اور اون کی صحبت سے
دنیا کی محبت جاوے بلکہ صوفیان باشرع کا ہرگز معتقد نہین ہوتا بڑا کامل اوسکو جانتا ہے
جو شراب پیے اور بنگ کے قدح چڑہائے اور نماز روزے سے کام نہ رکھے اور کہتا ہے
شریعت وطریقت دو راہین متباین ہین نماز پڑہنا روزہ رکھنا شراب و بنگ سے بچنا
اہل ظاہر کے لیے مخصوص ہے حالانکہ اون مین کچہ تخالف وتباین نہین بلکہ درحقیقت ایک شے
کے دو مرتبے ہین جنکو تو اپنے اعوے سے دو راہ متباین دیکہ رہا ہے تحقیق اس مقام کی
نہایت شرح وبسط کے ساتہ ہماری تفسیر مین موجود ہے خلاصہ اوسکا یہ کہ طریقت بے شریعت
حاصل نہین ہوتی اور بدون فرمان برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دولت
ہاتہ نہین آتی امام قشیری رح سید الطایفہ جنید بغدادی رح سے نقل کرتے ہین سوا
پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب راہین بند ہین جو شخص قرآن وحدیث سے
جاہل ہے پیروی کے قابل نہین کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن وحدیث ہے حضرت سری
سقطی قدس سرہ فرماتے ہین صوفی وہ ہے کہ معرفت اوسکی تقوے مین خلل نہ ڈالے کوئی
بات خلاف شرع نہ کہے بزور کرامت حرام شرعی کو حلال نہ ٹہیرائے سلطان العارفین
بایزید بسطامی قدس سرہ سے منقول ہے اگر تم کسی کو ہوا پر اوڑتے دیکہو جبتک شرع پر قایم
نپاؤ کامل نہ سمجہو ایک شخص بسطام مین مشہور بکرامت تہا آپ اوسکی ملاقات کو گئے
اتفاقاً اوسنے قبلہ کیطرف تہوکا فوراً آپ چلے آئے اور فرمایا جو ادب شریعت سے واقف نہین
خدا کو کیا پہچانے گا ابو سلیمان دارانی رح فرماتے جو بات دل مین آتی ہے شریعت پر
پیش کرتا ہون اگر قرآن وحدیث کے موافق پاتا ہون مانتا ہون ورنہ نہین بعض صوفیہ
کہتے ہین آج جو راہ شریعت پر قایم ہے قیامت کو صراط پر قایم رہے گا اور جو خط مستقیم

شرع سے ذرا بھی جدا ہوگا جسقدر پہلے گا مرکز مقصد سے دور پڑے گا خواجہ جنید
کو خبر پہونچی کہ تین دن سے ثوری رح نے کچھ نہیں کھایا عالم وجد مین اللہ اکبر اللہ اکبر
کہتے ہین فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش مین آجاتے ہین فرمایا الحمدللہ
حال انکا صحیح ہے کہ خلاف شرع سے محفوظ ہین خواجہ ذوالنون مصری رح فرماتے ہین
خدا اور رسول کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ افعال و اخلاق و امر و نہی مین محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہکم
عنہ فانتہوا جو رسول تمہین دیوے لو اور جس سے منع کرے باز رہو اور یہ ارشاد ہوتا ہے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے حق مین رسول اللہ کی پیروی اچھی تھی
آپ فرماتے ہین فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے اعراض کرے وہ
میرے گروہ سے نہین اور فرماتے ہین لایومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ یعنے
تم مین کوئی مسلمان نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہو جائے
اور فرماتے ہین جسکی فطرت میری سنت کیطرف ہو راہ پائے اور جسکی غیر سنت کی طرف ہو
ہلاک ہو جائے الغرض جس صورت مین خدا رسول شریعت کی پیروی کا حکم دین اور
مقتدایان صوفیہ مانند خواجہ حسن بصری اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید اور
حضرت شبلی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت سری سقطی اور حضرت فضیل بن عیاض
اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت غوث اعظم اور خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور
خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہم ہمیشہ اوسکا اتباع
کرین اور اوسکا خلاف ضلالت جانین تو ان مدعیان خامکار کی انکار کا کیا اعتبار سلف
سے اسوقت تک جتنے کامل گذرے نماز روزہ پر قائم اور شراب اور بھنگ سے مجتنب رہے
انہین ترک الفض اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی اصل یہ ہے کہ نفس
اباحت پسند بالطبع قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان اوسکا مددگار جنے سادہ
لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ شریعت واسطہ وصول ہے اب تجھے اوسکیطرف
حاجت نہین کہ جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام نہین رکھتا وہ نادان اوسکے دام

فریب مین ہی اگر نماز و روزہ چھوڑ دیتا ہے اور شراب و بنگ زہرا رکرتا ہے نہین جانتا کہ
شیطان اوسے ایسا سا کیا جاتا ہے اوسنے بھی یہی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا استاد
ہوگیا آدم خاکی کو سجدہ کرنیکی کیا حاجت کوئی اس نادان عقل کے دشمن سے پوچھے کہ
یہ مقام نبی کو حاصل ہوا یا پیشوایان طریقت کو بھی حاصل تھا جناب ولایت مآب مولے علی
کرم اللہ وجہہ جنکو سب عالم مقتدای طریقت سمجھتا ہے تمام عمر اتباع شرع مین مصروف رہے
خود حضرت رسالت مآب باین علو منزلت یہانتک نماز پڑھتے تھے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے
اور اسقدر روزے رکھتے کہ لوگ گمان کرے اب افطار نہ کرینگے بلکہ تیرا یہ دعوےٰ
ہے کہ مین کامل ہوگیا تیری تکذیب کے لیے کافی ہے کامل اپنے نفس کو نہین دیکھتا یہ فرقہ
اپنی جان کو سب سے بدتر جانتا ہے ابوسلیمان دارانی کہتے ہین جو اپنے نفس کو دیکھے اور اپنے
اعمال و احوال کی قدر و قیمت ثابت کرے قیامت تک حلاوت حدیث محبت کی اوسے
حاصل نہو خواجہ جنید کہتے ہین اہل توحید تواضع کو بھی تکبر سمجھتے ہین کہ تواضع فروتنی کردن
ہے اور وہ بھی ایک جگہہ ہے اپنے لیے جگہہ اور مقام ثابت کرنا تکبر مین داخل ہے کسی نے
شبلی سے کہا تم کیا چیز ہو کہا وہ چیز ہون کہ جوتے کے نیچے رہے فرمایا خدا تجھے تیری نظر سے گم کرے
ابھی تک اپنے لیے جگہہ ثابت کیے جاتا ہے بعض صوفیہ فرماتے ہین اگر طہارت و پاکی تمام فرشتونکی
اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع ہو اور وہ عجب و تکبر کرے فوراً
تیر بلا کا نشانہ ہو کوئی راہ زیادہ نزدیک خدا کیطرف عاجزی سے اور کوئی حجاب قوی تر
دعوی سے نہین شیطان نے انا خیر منہ کہا ہزارون برس کی عبادت ضایع ہوئی اور تمام
عالم سے بدتر ہوگیا آدم نے اپنے قصور کا اعتراف کیا ملائکہ کو کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس
لک کا مارتے تھے حکم ہوا اس عاجز خاکسار کے سامنے کہ نہ اپنے قرب و منزلت پر نظر رکھتا ہے
اور نہ اپنی طاعت و عبادت پر ناز کرتا ہے سر جھکاؤ اور سجدہ کرو سعدی نے گفت کہ من
نیم شکر خوردہ شاخے کہ بلند شد تبر خوردہ ایعزیز خدائے کریم ایک نافرمانی سے شیطان
کی اسی ہزار برس کی عبادت برباد نہ کرتا اگر گناہ پر نظر ہوتی تجھے اوس سے بدتر کردیتا
کہ اوسنے ایک گناہ کیا تو لاکھون کرتا ہے یہ عتاب نتیجہ اوسکی خود بینی اور تکبر کا تھا لہذا انسان

مہ انا ہبط منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا تمہاری جوار رحمت سے کہ جگہہ عاجزون اور
متواضعون کی ہے نکل جاکہ اس جگہہ تکبر کی گنجایش نہین ہے جانیاز کہ وصل او بدستان ندہند*
شیر از قدح شرع بمستان ندہند* آنجا کہ بہجم می ہمہ مردان نوشند* یکقطرہ ازان بخود
پرستان ندہند* الغرض اگر لاکہہ خلعت اور ہزار تاج شرافت تجہے عنایت ہون ہنوز رنگ
خاک کا تیرے چہرے سے ظاہر ہے خاک اصل مین خوار و بیقدر ہے اوسپر گناہ و معصیت
کا طرہ ہوا اور لباس ظلومی وجہولی نے انجو بہ روزگار کردیا اگر وزدا ے قیامت عنایت الہی
نے دستگیری فرمائی یہ داغ ظلومی وجہولی کا خورشید محشر سے زیادہ تابان ہوگا اور
جو خدا نخواستہ بے نیاز یکو کام فرمایا جاویگا او سدن تجہسے بدتر ہون گے کہ نوحساب وکتاب
اور دوزخ کے عذاب مین مبتلا ہوگا اور وہ خاک ہوکر چہوٹ جائینگے مشائخ کرام
فرماتے ہین طالب اوسکے ایک ساعت مین لاکہہ خلعت وانعام سے سرفراز ہوتے ہین مگر
اپنے نفس کو نہین دیکہتے وہ صاحب دولت ہین اور آنکو مجالس وسے نوا جانتے ہین اور
جو بند غرور وتکبر مین گرفتار ہین باوجود مفلسی وتہی دستی کے زمین پر پاؤن نہین رکہتے
یوسف علیہ السلام بآن جلالت شان فرماتے ہین وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء مین
اپنے نفس کو بری نہین کرتا بیشک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے کہتے ہین جناب عیسی علیہ السلام
ہمیشہ سیاحت کرتے کسینے کہا اسقدر کیون پہرتے ہو فرمایا اس امید پر کہ شاید کسی صدیق
کے نشان قدم پر گذر ہوا ور خاکپا اوسکی میری شفاعت کرے یہ فقط تواضع ہے ورنہ درجہ
تمام صدیقون کا اگر جمع کیا جائے درجہ مسیح سے برابر نہو سکے شبلی اکثر فرمایا کرتے یہود و
نصاری مجہسے بہتر ہین ابو سلیمان دارانی کہتے ہین اگر تمام عالم کے گناہ جمع ہون میری گناہون
سے کم نکلین محمد واسع فرماتے ہین اگر گناہون مین بو آتی میرے پاس کوئی نہ بیٹہہ سکتا منقول
ہے موسی علیہ السلام کو حکم ہوا بنی اسرائیل مین جو شخص سب سے بدتر ہے سب سے بدتر کو
تلاش کر لائے آپنے ایک زاہد کو جسے سب سے بہتر جانتے حکم دیا وہ تین روز پہرا چوتہے روز رسی
گلے مین رسی ڈالکر آپکی خدمت مین آیا کہ بنی اسرائیل کا بدتر حاضر ہے فرمایا تو افضل اور بہتر
اونکا ہے عرض کیا مینے بہت تلاش کیا کسیکو اپنے سے بدتر نپایا اسلیے کہ مجہے اپنے گناہون پر

یقین ہے اور دوسرے کے گناہ مین شک اور شک یقین سے برابر نہین ہو سکتا حکم آیا
اسے موسے یہ بہتر قوم کا ہے مگر نہ بوجہ عبادت کے بلکہ بسبب اس خصلت کے کہ آپکو سب سے
بدتر سمجھتا ہے کسینے خواجہ فضیل بن عیاض سے عرفات مین حاجیون کا حال پوچھا فرمایا اگر اس
سال مین حج مین شریک نہوتا سب بخشے جاتے میری شامت سے محروم رہین تو بعید نہین
جب کوئی شخص بیمار ہوتا عطا سلمی اپنا پیٹ کوٹتے کہ میری شومی سے خلق پر بلا آئی ہے
حضرت سری سقطی فرماتے ہر روز آئینہ مین منہہ دیکھہ لیتا ہون کہین کالا نہو گیا ہو اگر جعفر کی
دعا نہوتی بیشک مجھسے لوگ مسخ ہو جاتے یا زمین مین دہس جاتے مگر آرزو ہے کہ اپنے شہر مین
نہ مرون شاید زمین مجھے قبول نہ کرے اور ہمچشمون مین رسوائی ہو عامر بن قیس ہر روز ہزار
رکعت پڑہتے جب بستر پر آتے فرماتے اے نفس خدا کی قسم مین تجھسے ناخوش ہون کہ تو خدا کی
عبادت مین کاہلی کرتا ہے ابن سماک اکثر فرمایا کرتے اے نفس تو زاہدون کی سی باتین کرتا
ہے اور منافقون کے کام ہشتی اور لوگ ہین اور عمل اونکے اور طرح کے ہوتے ہین عطا
ایک کپڑا بازار کو لے گئے بزاز نے کہا اسمین عیب ہے قیمت کم ملیگی یہ سنکر بہت روے
اور فرمایا اگر قیامت کے روز اوسنے ہمارے اعمال کی اسقدر تفتیش کی تو کیا حال ہوگا
؎ قدسی ندانم چون شود سودای بازار جزا ٭ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل
خواجہ بسطام نے آئینہ دیکھا فرمایا جاء الشیب ولم یذہب العیب ولا ادری ما فی الغیب بڑہاپا
آیا اور عیب نگیا اور معلوم نہین اوس عالم مین کیا ہوگا ؎ نہ درد دل ہمہ پیران رہ را
ہماسنا بچون دل خفاست ٭ ہمہ مردان دین را زین مصیبت ٭ جگر ناشتہ و دلہا کباب ست
المنذر المنذر ایہا المارد المدبر بڑے بڑے دلاور اس راہ مین بید کی طرح کانپتے ہین اپنا
تیری کیا حقیقت جو اپنی موہومات و تخیلات پر سر ہلاتا ہے اور اس حرکت کو کمال سمجھتا ہے
آدمی مرقع اور سجادہ اور طامات سے صوفی نہین ہوتا مثال تیری مانند اوس عورت کے
ہے کہ زرہ اور خود پہنے ہتیار لگائے میدان مین کہڑی ہے اور نہین جانتی کہ مردان کار
وقت کارزار کیا کرتے ہین ؎ رنگے کپڑے جو تمنے تو ہوا کیا ٭ نہ جوگی نہ لیکن جوگ
سکیا ٭ کاش اپنی حقیقت جانتا کہ کون ہے کہان سے آیا کس لیے آیا کہان جائے گا کیسے

جائیگا وہان کیا ہوگا تو ایسا دعوی نہ کرتا اسیلیے کہتے ہین کہ تکبر اور عجب جہل سے ناشی
اور علم کی منافی ہے اور علم پر اترانا جہل مرکب جنکو علم دین کی کیفیت حاصل ہوئی اپنے علم و عمل
کو محض خدا کی عنایت سے سمجھتے ہین نہ استعداد نفس سے بلکہ اوس سرکشی کو سخت پکڑتے
اور ہر وقت ملامت کرتے ہین ہر چند نفس اصل خلقت مین خیر سے متنفر اور شر کی طرف
راغب ہے مگر تدبیر سے راہ پر آسکتا ہے اور جس کام مین بہت فائدہ سمجھتا ہے اوسکے لیے
تہوڑی سی تکلیف گوارا کرتا ہے اور جب آئینہ علم و نصیحت کا اوسکے سامنے رکھا جاتا ہے جہل
و غفلت سے نجات پاتا ہے وذکر فان الذکری تنفع المومنین پس تو بہی اپنے نفس کی پند
و تادیب کی طرف متوجہ ہو اور اوس سے کہہ اے نفس اگر سپاہی بادشاہ کا کسی کو پکڑنے
آئے اور وہ کہیل مین مشغول رہے اوس سے زیادہ احمق کون ہے غور سے دیکھہ کہ لشکر
مردون کا دروازۂ شہر پر بیٹھا ہے اور عہد کرتے ہین کہ جبتک تجھے ساتھہ نہ لین گے ہرگز
نہ اوٹھین گے اور بہشت و دوزخ تیرے لیے تیار ہے اور موت کا وقت معلوم نہین ناگاہ
سر پر آجائے گی اور جو سامان تیار نہوگا تو دل مین حسرت رہ جائے گی آے نفس دن رات
گناہ کرتا ہے اگر خدا کو حاضر و ناظر نہین سمجہتا تو محض جاہل ہے اور سمجہتا ہے تو بڑا بے حیا ہے
اور بے شرم کہ اوسکے سامنے ایسی حرکت کرتا ہے آے نفس اگر تیرا غلام یا نوکر تیری نافرمانی
کرے تو کسقدر ناگوار ہوتا ہے اور تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے غصے سے نہین ڈرتا
کیا اوسکے عذاب کی تجھے طاقت ہے ذرا چراغ پر اونگلی رکہہ یا دہوپ مین بیٹہکر غور کر کہ تحمل
دوزخ کی آگ کا ہو سکے گا یا نہین آے نفس طبیب کے کہنے سے سب خواہشین ترک کر دیتا ہے
اور فقیری کے خوف سے تحصیل معاش مین ہزار رنج و تکلیف اوٹھاتا ہے کیا تیرے نزدیک
دوزخ بیماری اور دنیا کی محتاجی سے زیادہ سخت نہین آے نفس اگر تو خدا کی تقسیم پر راضی
ہے قناعت کر اور جو راضی نہین تو اوسکا رزق مت کہا اور رزاق ڈہونڈ اگر ڈہونڈ سکے
آے نفس خدا جس بات کو منع کرے مت کر اور جو حکم دے بجا لا ورنہ اوسکے ملک سے نکل جا
اگر نکل سکے اوسکے ملک مین رہنا اور اوسکی نافرمانی کرنا بڑی نادانی ہے آے نفس گناہ سب سے
سے چھپا کرتا ہے اگر کوئی تیری پشت کے پیچھے پکڑا چلے تو ہرگز تجھسے سیاہ شرارت اور چوری نہو

اور غور سے دیکھ ان درختون کو کون پالتا ہے اور تو کسکے سامنے گناہ کرتا ہے اے نفس
اگر تو سمجھتا ہے کہ خدا نے تجھے عبث پیدا کیا ہے تو منکر قرآن ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم
الینا لا ترجعون ایحسب الانسان ان یترک سدی اور جو یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس عالم مین
کھیتی اور سوداگری کے لیے بھیجا ہے تو عبادت مین کاہلی کیون کرتا ہے اگر خالی ہاتھ
جاے گا مولے کو کیا منھ دکھاے گا اے نفس دون ہمت تو دو حرف سیکھ کر ایسا مغرور
ہوا کہ دونون عالم مین نہین سماتا دستار خواجگی سر پر رکھکر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے
اور کسی کو شہر مین گفتگو کے قابل نہین جانتا سبب اسکا یہ ہے کہ تو نے منطق و حکمت اور
جدل و بحث مین عمر عزیز اپنی ضایع کی علم دین سے بے بہرہ رہا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علوم بقدر ضرورت
جائز اور حاجت سے زیادہ حرام اور حرام کو کمال سمجھنا بڑی نادانی ہے اے نفس اگر
تو نے علم دین حاصل بھی کیا تو اوسمین فکر نہ کی اگر فکر کرتا اپنی حقیقت سے واقف ہوتا
اور اپنے عمل پر ناز نہ کرتا کہ یہ علم و عمل خدا کی عنایت ہے نہ تیری استعداد و لیاقت اور بالفرض
اگر تیری استعداد و لیاقت کو کچھ دخل ہو تو وہ بھی اوسی کی عنایت سے ہے داود علیہ السلام
نے عرض کیا الٰہی آل داود ہمیشہ نماز روزے مین مشغول رہتے ہین جواب ہوا کیا توفیق
ہمنے نہین دی ایوب علیہ السلام نے عرض کیا خدایا تو نے مجھپر ایسی سخت بلا بھیجی مگر مینے
اپنی خواہش کو تیرے ارادے پر ایکدم ترجیح نہ دی جواب آیا یہ توفیق کہان سے لایا ایوب علیہ السلام
نے سر پر خاک اوڑائی اور توبہ کی وہ خود فرماتا ہے لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ ما زکی منکم من احد
ابدا اے عزیز تو شب و روز بیفائدہ کامون مین رہتا ہے اگر علم دین مین فکر کرتا غرور و تکبر کے
دامن ہمت پر نہ بیٹھتا اور نفس و شیطان تجھپر قابو نہ پاتے ؎ چند خوانی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان ٭ دل منور کن بہ انوار جلی ٭ چند باشی کاسہ لیس بوعلی ٭ یاد
دے دوش آن مرد عرب ٭ وہ چہ خوش مے گفت از روے طرب ٭ ایہا القوم الذی فی المدرسہ
کل ما حصلتموہ وسوسہ ٭ فکرکم ان کان من غیر الحبیب ٭ ما لکم فی النشاۃ الاخری نصیب ٭
درس گر غرضت نباشد و غرض ٭ لیس درسا انہ بئس المرض ٭ اے نفس عوام پر علم سے اور
خواص پر معرفت سے ناز کرتا ہے مگر بارگاہ الٰہی مین اس حرکت سے وقت تیرا [illegible]

تاریک ہوتا ہے باریکی حال مین چاہیے کہ سخن مین اور عزت آخرت کی درکار ہے نہ اس
دنیا مین شیطان جیسے تو سب خلق سے بدتر جانتا ہے اوسنے بھی یہی کام کیا تھا جو تو کرتا ہے
اگر طہارت و پاکی تمام ملائکہ کی اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع
کرین اور وہ عجب و تکبر کرے فوراً تیر بلا کا نشانہ ہوکر مطرود رہا چاہیے کہ وہی دھبہ جو شیطان
کی پیشانی پر لگایا گیا اسکے لیے بھی موجود ہے اے نفس جو تیرا عیب ظاہر کرے اوسکا دشمن
ہو جاتا ہے اگر اوسے عیب سمجھتا ہے چھوڑ کیون نہین دیتا رات دن شیطان کی غلامی کرتا ہے
اور دعوی خدا کی بندگی کا رکھتا ہے عبادت و ریاضت اسلیئے کرتا ہے کہ پگڑی خواجگی
اور پارسائی کی تیرے سر پر باندھین اور اوراد و وظائف اسلیے پڑھتا ہے کہ فراغت دنیا
کی تجھے حاصل ہو تسبیح و مرقع اسلیے ہے کہ لوگ تیرے معتقد ہون اور پلاؤ زردہ کھانے مین
آئے اے نفس توبہ کیون نہین کرتا ہمیشہ کل پر ٹالتا ہے ناگہان موت آجاے گی اور حسرت
و ندامت دل مین رہ جاے گی کل توبہ آج سے آسان نہوگی بلکہ جسقدر درخت گناہ کی
جڑین زیادہ دن رہے گی زیادہ مضبوط ہوتی جاینگی جب کل آج سے سخت تر دیکھے گا دوسرے دن
پر ٹالے گا اسیطرح کام تمام ہو جائے گا اور انجام خراب اے نفس جوانی مین بڑھاپے سے
پہلے اور بڑھاپے مین مرنے سے آگے عبادت نہین کرتا اور جاڑے سے سامان گرمی اور گرمی
سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہے کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اوسکی آگ کو
اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے اے نفس اگر تمام دنیا تجھے بے مزاحمت دین اور سب عالم تیرا
محکوم ہو جائے آخر کار چھوڑنا پڑے اور دو گز زمین اور چار گز کفن سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگی
ایسی بیوفا کے لیے آخرت کو کہ دائم اور باقی ہے برباد کرتا ہے اور سونے کے بدلے ٹھیکرے
خریدتا ہے اور دوسرون کی نادانی پر ہنستا ہے پہلے آپ کو سنوار پھر اورون کو راہ بتلا
کہ ثواب علم و عمل و تعلیم و ہدایت کا ہاتھ آئے اور نام تیرا علماے دین مین لکھا جائے لیکن اسجگہ
ایک اور امر قابل بیان کے ہے کہ عالم دین ہرچند بے عمل ہو عوام کو چاہیے کہ اوسکی نصیحت
پر عمل کرین اور اوسے اپنا مربی اور مرشد سمجھین اور تعظیم اور توقیر اوسکی بجا لائین اور وجود
اوسکا غنیمت جانین کہ وہ اپنی راہ مین کانٹے بوتا ہے لیکن تمھین راہ راست بتاتا ہے

مثال اوسکی مانند چراغ کے ہے کہ آپ جلتا اور اورون کو فایدہ پہونچاتا ہے معہذا
عصمت خاصہ انبیا وملائکہ ہے اگر عالم سے احیاناً کوئی گناہ واقع ہو ہین اوسکے فضل اور بزرگی
سے انکار اور اوسکی نافرمانی پر اصرار جائز نہین اپنے ہزارون گناہون پر نہ شرمانا اور دوسرے کو
ایک دو قصور پر برا ٹہیرانا بڑی بے حیائی ہے غضب تو یہ ہے کہ عوام کبھی بعض افعال کو اونکے
حق مین اپنی طرف سے عیب شمار لیتے ہین کہ یہ بھی ہماری طرح تحصیل معاش کے لئے نوکری
اور تجارت اور اپنے حق کے لئے لوگون سے نزاع وخصومت کرتا ہے پھر ہم اوسکی بات کیون
مانین اور اوسکا قول کسطرح سچ جانین اصل اس اعتراض کی کفار سے ہے کہ انبیا کی نسبت
کہتے یہ کیسے پیغمبر ہین کہ ہماری طرح کماتے پیتے بازارون مین پھرتے ہین کیا ان نادانون نے
قطع علائق علما پر واجب سمجھا ہے کہ اون سے وضع قلندرانہ چاہتے ہین بلکہ علما اگر باوجود ان
افعال کے پاس شرع ملحوظ رکھین اور اپنے منصب مین افراط وتفریط نہ کرین تو ثواب اونکا
تارکان دنیا کے ثواب سے بمراتب زیادہ ہے اگرچہ عوام بالعکس سمجھین کہ تارکان دنیا
زہدای عصر اونکے افعال سے تعرض نہین کرتے بخلاف علما کے کہ اونکے افعال شنیعہ پر طعن وتشنیع
اور اونہین نفس امارہ کی خواہشون سے منع کرتے ہین اسیلئے نفوس اونکے ان سے کینہ
رکھتے ہین اور مرتبہ اونکا جیسا واقع مین ہے تسلیم نہین کرتے بلکہ اونکے ہنر عیب نظر آتے ہین
اور پند ونصیحت کو اغراض دنیوی پر حمل کرتے ہین اور ہر مفتری کذاب کی بات پر اونکے
معاملے مین اعتبار کر لیتے ہین یہ اثر اوسی کینہ خفی کا ہے اور یہ بات کہ علما دنیا کے جہگڑون مین
ہماری طرح مبتلا ہین صحیح نہین کہ جو علم سبب رکھتا ہے ہر مباح مین ثواب حاصل کر سکتا ہے
بخلاف جاہل کے کہ نادانی سے مباح کو اپنے حق مین وبال کر لیتا ہے اسیطرح یہ بات کہ علما
باہم اختلاف رکھتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کسکی کہنے پر چلین محض جہالت وشرارت ہے اختلاف
علما سراسر رحمت ہے جسکا قول قرآن وحدیث وسلف صالح کے مطابق ہو مانو اور دونون کو
اچھا جانو ہان جس عالم کا عقیدہ فاسد ہو وہ تعظیم علم کا مستحق نہین بلکہ نائب شیطان کا ہے
کہ خلق خدا کو بہکاتا ہے اور جسکا عقیدہ اچھا ہے اور افعال مطابق شرع کے ہین گو بعض اوقات
بعض افعال بیجا واقع ہون واجب التعظیم ہے بعض عوام اس مقام پر کہتے ہین جب عالم بے عمل کی

برای احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اوسکی تعظیم کیون کرین اور اوسکے کہنے پر کیون چلین
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ احادیث واسطے تنبیہ و تادیب علما کے وارد ہین نہ اسلیے کہ عوام
اونہین دستاویز بناکر علما کی فرمان برداری ترک کرین انہین اونکے ارشاد پر عمل اور اپنی
عبادات و معاملات مین اونکی طرف رجوع بہرحال ضروری یقین سمجہو کہ یہ اوہام باطلہ
شیطان کی طرف سے ہین کہ وہ ہزار مکر و حیلے سے عوام کو علما سے بدگمان کرتا ہے تا اونکی
فرمان برداری سے روکے اور فسق و فجور کی گہاٹی مین ہلاک کرے اور نفس خود پسند
کہ بالطبع نصیحت و پند و ابنائے جنس کی فرمان برداری سے متنفر ہے اس کام مین اوسکی
مدد کرتا ہے جب علما اونہین اپنے سے بیزار پاتے ہین پند و نصیحت بیکار سمجہتے ہین اوسوقت
شیطان اونہین اپنا محکوم کرلیتا ہے اور سیدہے مزاحمت جہنم مین پہونچا دیتا ہے وذٰلک
ہو الخسران المبین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خاصہ دوم رسالت عامہ شیخ عبد الحق
دہلوی تکمیل الایمان مین لکہتے ہین ہمارے حضرت جن و انس پر مبعوث تہے اسی لیے آپکو
رسول الثقلین کہتے ہین قال اللہ تعالے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
قرانا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا بلکہ تمام وحش و طیر و جمادات
و نباتات آپکی اطاعت و تصدیق کرتے جس درخت کو بلاتے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا
سے جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم ۔ اور یہ آواز فصیح کہتا
السلام علیک یا رسول اللہ آپ فرماتے ہین کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر بہیجا جاتا اور مین ہر
سرخ و سیاہ پر مبعوث ہوا ایکروز یہ ایک کہجور پر گذرے اور علی مرتضی بہی ہمراہ تہے ناگاہ اوسنے
یہ آواز فصیح کہا ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یہ محمد ہین سردار
پیغمبرون کے اور یہ علی ہین سردار ولیون کے باپ ائمہ طاہرین کے آپ فرماتے ہین ایک
پتہر یا قبل از نبوت مجہے سلام کیا کرتا مین اوسے اب بہی پہچانتا ہون ایک بہیڑیے نے
بکری پکڑے چرواہے نے چہڑا لی بہیڑیے نے کہا تو خدا سے نہین ڈرتا کہ میرا رزق مجہسے
چہڑاتا ہے چرواہا اوسکے بولنے سے متعجب ہوا بہیڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب یہ بات
ہے کہ تو بکریان چراتا ہے اور رسول پیغمبر کی خدمت مین نہین جاتا جو یہان سے قریب جہاد کرتے ہین

اور بہشت کے لوگ اور نکے یارون کی لڑائی دیکہہ رہے ہین چرواہے نے کہا اگر مین جاؤن
تو بکریان کون چرائے بہیڑیے نے کہا تیری بکریون کی مین نگہبانی کرون گا چرواہا بکریان
سپرد بہیڑیے کرکے آپکی خدمت مین آیا اور ایمان لایا جب لوٹ کر گیا بکریان سالم تہین
اور ابوسفیان اور صفوان نے ایک بہیڑیے کو دیکہا کہ ہرن کے پیچہے دوڑا اہرن بہاگ کر
زمین حرم مین داخل ہوا بہیڑیا بسبب حرمت و ادب حرم کے لوٹ گیا ابوسفیان اور صفوان
نے کہا سبحان اللہ بہیڑیا بہی حرم کی تعظیم کرتا ہے بہیڑیے نے کہا اس سے عجیب یہ ہے کہ تم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو اور وہ تمہین بہشت کی طرف بلاتے ہین
اسیطرح سوسمار نے آپکی پیغمبری پر گواہی دی اور سنگریزون نے آپکے ہاتہ مین تسبیح کی کبوتر
نے آپکی حفاظت کے لیے دروازۂ غار پر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تانا بکری اور اونٹ
نے آپکی تعظیم کی اور شیر نے آپکے غلام کی چوکی دی باقی رہا عالم ارواح و ملائکہ سو مطالع المسرات
اور درمنضود مین لکہا ہے کہ محققین کے نزدیک آپکی رسالت ملائکہ کو شامل ہے علامہ
تاج الدین سبکی اسی قول کو ترجیح دیتے ہین اور جو کہ بیہقی نے اس امر سے انکار اور علامہ
جلال الدین محلی اور امام فخرالدین رازی نے اوسپر اجماع نقل کیا مقبول نہین مولانا علی قاری فرماتے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح مین بہی دعوت و نصیحت کرتے شیخ تقی الدین
سبکی فرماتے ہین اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوئے ایک بعثت الی الناس کافۃ
کہ مین کافۂ اہل زمان و من بعدہم مین منحصر جانتا تہا اب معلوم ہوا تمام اولین و آخرین مراد
ہین دوسرے کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد کہ مین اس نبوت کو صرف علم الٰہی مین
سمجہتا تہا اب ثابت ہوا کہ خارج مین بہی ہے مبنیہ بیان سے معلوم ہوا کہ روح مبارک
قبل از وجود جسد بہی متصف بہ رسالت تہی اور بعد انتقال کے بہی متصف ہے یا یہ صفت لوازم روح متعلق یعنی طباع وجد خود جد
سے ہے اور یہی سبب ہے کہ احوال امت کا آپ پر عرض کیا جاتا ہے اور درود و سلام
اور پیام اون کا آپکو پہونچتا ہے اور اسیواسطے آپکو یعسوب الارواح کہتے ہین یعسوب
ایک نحل کلان ہے کہ سب نحل طیران و سیر مین اوسکے تابع ہین اسیطرح آپ بہی ملائکہ
و ارواح کے مطاع ہین اور سب آپکے مطیع علی مرتضی کہتے ہین آدم اور اونکے بعد جو پیغمبر

اوس سے حضرت کی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا اور ہر نبی نے اپنی قوم سے عہد لیا کہ اگر تم
زمانہ حضرت کا پانا تو تم اونکی مدد کرنا اور اون پر ایمان لانا اور عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی
اے عیسیٰ حکم کر اپنی امت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوین کو جب عرش پیدا کیا گیا تھا اوسپر نام محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا لکھا اوس نام کی برکت سے ساکن ہو گیا اور ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے اترینگے امام مہدی ع
کے پیچھے نماز پڑہینگے آپ فرماتے ہین کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور آپکی شریعت پر
عمل کرینگے اگرچہ احکام اور فتاوی اون کے بسبب غموض ماخذ کے ظاہر بینون کو کتاب وسنت کے
خلاف نظر آوینگے اجتہاد عیسوی کو اجتہاد حنفی پر قیاس کیا چاہیے عجب اور دون کا
ذہن وہان تک نہ پہونچ سکا اوس جناب کو صاحب الرای کہنے لگے امام شافعی مرتبہ اون کا
جانتے تہے کہ کہتے ہین من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفۃ اور وہ جو خواجہ محمد پارسا نے
فصول ستہ مین لکہا ہے عیسیٰ علیہ السلام مذہب حنفی پر عمل کرینگے اوسکا بہی یہی مطلب ہے کہ
بسبب وفور علم اور کثرت غوض کے اجتہاد ابو حنیفہ کا اجتہاد عیسوی سے اکثر مطابق ہوگا اور
سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انبیا بہی جیسے حضرت الیاس و خضر کہ زندہ ہین آپکی پیروی
کرتے ہین اور حضرت ادریس نے عالم حیات ظاہری مین اور اور پیغمبرون نے دوسرے عالم
مین شب معراج آپکی تصدیق اور تعریف کی اور بیت المقدس مین آپکے پیچھے نماز پڑہی یہانتک
کہ شیخ الانبیا خلیل خدا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آپسے کہینگے اے محمد تم میری دعا
اور اولاد ہو آج مجھے اپنی امت مین داخل کرلو آپ فرماتے ہین انا سید ولد آدم مین اولاد
آدم کا سردار ہون اور سید متبوع ہوتا ہے پس سب پیغمبر آپکے تابع ہین اور فرماتے ہین
لو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی وفی روایۃ ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر موسے زندہ ہوتے
اور زمانہ میری پیغمبری کا پاتے بیشک میری فرمانبرداری کرتے اور سوا میری فرمانبرداری
کے کچھ نہ کر سکتے بعض علما کہتے ہین پیغمبرون کو آپ سے وہ نسبت تہی جو صوبون اور وزیرونکو
بادشاہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے نہین رہتا آب آمد تیمم برخاست
دیکھو قرآن نے توریت و انجیل کو منسوخ کردیا پیغمبر اوس آفتاب ہدایت سے نسبت ستارونکی
رکہتے ہین کہ اوسکی غیبت مین لوگ اونسے راہ پاتے اور فائدہ اوٹہاتے ہین جسوقت آفتاب

نکلتا ہے تمام عالم مین صرف اوسیکا حکم جاری ہوتا ہے کسیکا دخل نہین رہتا ولنعم ما قیل ع
فانه شمس فضل هم کواکبه ٭ یظهرون انوارها للناس فی الظلم ٭ حتی اذا طلعت فی الکون عم هدی
هدی العالمین واحیت سائر الامم ٭ مگران مثالون سے عدم استقلال انبیاء سابقین کا منصب
نبوت مین نه سمجھنا چاہیے اسلیے کہ وہ اپنے اپنے زمانے مین منصب نبوت مین مستقل تھے اور
اس آیت مین ایک شبہہ ہے کہ اثر اس عہد کا اوسوقت ظاہر ہوتا کہ انبیاء سابقین زمانہ
آپکا عالم حیات مین پاتے اور آپکی تصدیق اور تائید کرتے جواب اس شبہہ کا ضمن کلام سابق
مین مجملاً موجود ہے اور تفصیل یہ ہے کہ حیات انبیا کو اورون پر قیاس نہ کیا چاہیے اونکے
واسطے بعد اس انتقال ظاہری کے حیات ابدی ثابت ہے پس جو تصدیق کہ اونسے شب معراج
بیت المقدس اور آسمانون پر واقع ہوئی کفایت کرتی ہے اور عالم حیات ظاہری مین بھی تمام انبیا
آپکی تصدیق اور لوگون کو آپکی اتباع اور فرمان برداری کی وصیت کرتے رہے اور یہ وصیت
مین تائید اور ترویج آپکی دین متین کی ہے سبب یہود و نصاری انبیاے سابقین کی پیشین گوئی
کو آپکے صدق دعوی کی دلیل کامل سمجھکر ایمان لائے اور اونکے مسلمان ہونے سے دین کو
ترقی اور مسلمانون کو قوت ہوئی اور چار پیغمبر یعنے حضرت ادریس اور حضرت عیسے اور حضرت
خضر اور حضرت الیاس کہ بعد آپکی بعثت کے زندہ رہے اونہون نے اس عالم مین آپکی تصدیق کی
اور حضرت خضر اور عیسے سے تائید اس دین کی کما حقہ ظاہر ہوئی اور ہوگی علامہ ناصر الدین
بیضاوی اس آیت کی تفسیر مین بعض علما سے نقل کرتے ہین کہ لفظ اولاد مضاف مقدر نبیین کا ہے
یعنے اولاد انبیا سے کہ بنی اسرائیل ہین آپکی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا فقیر کے نزدیک
اس تقدیر سے لفظ امر یا خبر کو رسول سے پہلے مقدر ماننا بہتر ہے میثاق انبیا سے ثابت ہے
کہ نقل ابن عباس اور حضرت علی کی روایت سے جو سابق مذکور ہوئی پیغمبرون سے عہد لینا
ثابت ہے گویا ارشاد ہوتا ہے یعنے پیغمبرون سے عہد لیا جب تمہاری کتابون اور
صحیفون مین ذکر اوس پیغمبر کا آئے تو تم اوسکی تصدیق اور اوسکی مدد کرنا یعنے اپنی امتون کو
اوسکی حال سے آگاہ کرنا کہ جب اوسکا زمانہ پائین ایمان لائین آیہ کہا جائے کہ ایسی جگہہ
وقوع ضرور نہین دیکھو کہ یہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر باوجود عصمت انبیا کے

وارد کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبوں اور
وزیروں کے واسطے حکم ہوتا ہے تمہنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراکے لیے صوبوں اور سرداروں
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافہ سے باہر نجائے تمام اس قسم کی باتونسے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگوں کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے سو یہاں بھی صرف
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائین تہہ تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت میں اصل اصول ہیں اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے خاصہ سوم کثرت اسما تا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہیں اسماے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل میں بڑھے اللھم ارزقنا
منہا حظا وافرا و نصیبا کاملا وافیا مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
ساتسو چودہ اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائیں دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسماے شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہیں لکھے جاتے ہیں وباللہ
استعین ہو نعم المعین لطیفہ اولی یہ نام مقدس پروردگار تعالے و تقدس کے نام سے ہم
اشتقاق ہے ع وشق لہ من اسمہ لیجلہ ۞ فذو العرش محمود وہذا محمد ۞ حمد سے پانچ اسم
ماخوذ ہوے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب میں مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونوں محمودیت میں فرق ہے دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلے میں تین نام اپنے محبوب کو عنایت فرمائے
لواء الحمد پہلا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر میں حمید ہوں یعنے تعریف کیا گیا تو تم احمد ہو
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہیں کر سکتا اور جو میں حمید ہوں

یعنے تعریف کرنے والا تو تم محمد ہو بکثرت اور بار بار تعریف کی گئی کہ تمہارے برابر مین کسی کی
تعریف نہین کرتا الغرض اوس جناب کو حمد سے ایسی نسبت تامہ ہے کہ نہ محمودیت مین کوئی
اونکا برابر اور نہ حامدیت مین کوئی اون کا ہمسر اسلیے چار نام آپکے اوس سے مشتق ہین حامد محمود احمد محمد اور آپکے مقام کا بھی
نام مقام محمود ہے اور آپکے نشان کا نام لواء الحمد اور آپکی کتاب بھی اوس سے شروع ہے الحمد للہ رب العالمین اور لقب آپکی امت کا
بھی اگلی کتابون مین حمادین ہے اور آپ بھی حمد الٰہی دوست رکھنے اور اورون کو
تاکید فرماتے کہ جو بات پسند آئے اوسپر الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو ناپسند
اور مکروہ ہو اوسپر الحمد للہ علی کل حال کہو یہانتک کہ آپکی شریعت مین چھینک پر بھی الحمد للہ
کہنا مستحب اور جو شخص کہے سننے والے کو اوسکے حق مین دعا کرنا اور یرحمک اللہ کہنا واجب ہے
قیامت کے دن آپ جناب باری کی اسقدر حمد و ثنا کرینگے کہ کسی نے نہ کی ہوگی اور
آپکی ازل سے ابد تک ایسی تعریف ہوئی اور ہوگی کسی کی نہ ہوئی ہوگی عرصات محشر مین تمام
اگلے اور پچھلے مخالف و موافق آپکی تعریف کرینگے اوسوقت یہ نسبت بخوبی ظاہر ہو جائیگی
اور محمودیت اور محمدیت اور حامدیت اور احمدیت آپکی آفتاب محشر سے زیادہ چمکے گی
لطیفہ ثانیہ ہر چند یہ نام نامی علم ذات ہے مگر اجمالاً جامع جمیع صفات ہے اسیلئے کہ حمد حامد سے
بے محمود علیہ کے واقع نہین ہوتی اور ہر فرد حمد کے واسطے ایک محمود بہ ضرور ہے خواہ
وہی محمود علیہ ہو یا غیر اوسکا پس جس شخص کے لیے افراد حمد بکثرت ثابت ہین صفات محمود بہا
اور محمود علیہا بھی بکثرت ہوئین گے کما لا یخفی وکیف لا وہو المحمود فی الدنیا والآخرۃ بالصفات
الکاملۃ والاخلاق الفاضلۃ من العلم والحکمۃ والنبوۃ والرسالۃ والزہد والکرم والحیاء وغیرہا
فطابق الاسم المسمی وناسب اللفظ المعنی لطیفہ ثالثہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین اور
مقرب فرشتے بھی چار ہین جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام اور پیغمبر صاحب شرائع بھی
سوا حضرت کے چار ہین نوح و ابراہیم و موسے و عیسے علیہم السلام اور آپکے نام کہ حمد سے
ماخوذ ہین وہ بھی چار ہین حامد محمود احمد محمد اور خلفائے راشدین بھی چار ہین ابوبکر
و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم اور عمدہ عبادات مقصودہ بھی چار ہین نماز روزہ
حج زکوٰۃ اور سلسلے حضرات صوفیہ کے بھی چار ہین نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور مجتہد

اسکے بہی چار ہین ابوحنیفہ شافعی مالک احمد حنبل و عناصر بہی چار ہین پانی مٹی آگ ہوا اور علتین بہی چار ہین مادی صوری فاعلی
غائی جہات عالم بہی چار ہین شرق غرب جنوب شمال اور دریا بہشت کے بہی چار ہین دریاے
شہد دریاے شیر دریاے آب دریاے شراب اور بہشت کی نہرین بہی چار ہین زنجبیل سلسبیل رحیق
تسنیم سدرۃ المنتہی کی جڑ سے بہی چار نہرین جاری ہین نیل فرات سیحان جیحان اور فرض
وضو کی بہی چار ہین مونہہ دہونا ہاتہہ کہنیون تک دہونا پاؤن ٹخنون تک دہونا چوتہائے
سر کا مسح کرنا اور روزے مین بہی چار فرض ہین نیت کرنا جماع اور کہانے اور پینے سے
بچنا اور غسل مسنون بہی چار ہین غسل جمعہ غسل احرام غسل عید الفطر غسل عید اضحی اور آٹہہ
بہشت مین چار سرا ہین دار الحیوان دار الخلد دار المقام دار السلام اور چار باغ جنۃ الفردوس
جنۃ النعیم جنۃ العدن جنۃ الماوی لا الہ الا اللہ کہ حصن امان ہے اسمین بہی چار کلمے ہین
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے اسمین بہی چار کلمے ہین اور زکوۃ بہی
چار قسم کے جانورون مین ہے اونٹ گاے بکری گہوڑا اور اوٹہانے والے عرش کے
بہی چار ہین اور یہ نام مبارک قرآن مین بہی چار جگہہ وارد ہے محمد رسول اللہ ما کان
محمد ابا احد ما محمد الا رسول نزل علی محمد اور بنی آدم مین چار گروہ افضل ہین پیغمبر صدیق
شہید صالحین اور صحت حج کی بہی چار باتون پر موقوف ہے اسلام احرام عرفات
مین کہڑا ہونا وقت پر حج کرنا اور جو کلمات کہ خدا کو بہت پیارے ہین وہ بہی چار ہین سبحان اللہ
الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور حروف اس نام مبارک کے باعتبار اپنے اعداد کے
اس عدد سے اسطرح کی نسبت رکہتے ہین کہ عدد دال کے چار ہین اور حا کے آٹہہ کہ دو چند
چار کا ہے اور عدد میم کے چالیس کہ چار دہائی ہین اور حروف انکے اسما کے اگر جمع کیے
جاوین آٹہہ حاصل ہون اور وہ دو چند چار کے ہین اور اگر میم مشدد کو باعتبار تلفظ کے
دو حرف کہا جاے تو یہ نام نامی پانچ حرف پر مشتمل ہو جاے اور اس عدد کے خصائص سے ہے
کہ مجذور اوسکا ۲۵ اور کعب اوسکا ۱۲۵ آتا ہے اور علی ہذا القیاس جہانتک ضرب دین حاصل ضرب مین یعنی
محفوظ رہتا ہے اور ارکان فعلیہ نماز بہی پانچ ہین دو سجدے تیسرا قیام چوتہا رکوع
پنجوان قعدہ اور زکوۃ دو سو درہم مین پانچ درہم ہے اور بیس دینار مین نصف دینار کہ

کہ وزن مین پانچ درم ہوتا ہے اور فرضیت حج کی بھی پانچ امر پر موقوف ہے اسلام حریت
بلوغ عقل استطاعت اور اشرف اعضا بھی پانچ ہین سر دو آنکھین دل ناک اور سورتین
قرآن کی جنکے اول مین لفظ الحمد للہ واقع ہے پانچ ہین اور اوقات نماز اور کلمات
اذان اور آل عبا اور پیغمبر صاحب شرائع مع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حواس خمسہ
ظاہرہ اور باطنہ اور انگشتان انسان اور حضرات خمسہ اور کلیات خمسہ اور اقسام برہان بھی
پانچ ہین لطیفہ رابعہ خدا تعالے نے جسطرح اپنے اسمائے حسنی سے ایک ایک اسم بعض
پیغمبرون کو عنایت فرمایا اسیطرح نام نامی سے ایک ایک حرف بعض انبیا کے نام مین داخل
کیا مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسمعیل اور موسے اور سلیمان اور مسیح اور اشمویل اور
ارمیا علیہم السلام کے نام مین اور حا نوح اور صالح اور یحیے اور اسحق علیہم السلام کے نام
مین اور دال داود اور آدم اور ہود اور ادریس علیہم السلام کے نام مین ؎ وہ چہ نام
دلکشا ہست این کہ موسی و مسیح * افسر خود کردہ اند از میم ملک آرائے او * وہ وہ چہ اسمست اینکہ
نوح و یحیی و اسحق را * فیض حمد و حلم و حشمت دادہ اند از حائے او * تا بہ میمش نام ابراہیم
و آدم شد تمام * چون سلیمان کرد اسمعیل در دل جائے او * دال نامش کو در آخر شدہ ہادی
آمدہ * سینۂ ادریس و آدم شد گرا رائے او * حضرت داود کہ تیغش دو عالم پر صدست *
از ہمین یک حرف زینت یافت سرتا پائے او * لطیفہ خامسہ میم آپکی محبوبیت اور محمودیت
اور مصطفائی کی طرف اور حا حامدیت اور حمایت امت اور دال دعوت کیطرف اشارہ
ہے ابن عباس پر یہ اسم شریف آپکے دو سو ستائیس صفات کا کہ دو سو اون مین مصدر میم
اور چونتیس مصدر حا اور نو مصدر دال ہین اجمال ہے گویا ہر حرف اسکا حروف مقطعے کی
طرح معانی متعدد پر دال ہے ؎ چہ نام ست این کہ در دیوان ہستی * برد بگرفتہ
نامے پیش دستی * چو نام این ست نام آور چہ باشد * کرم تر بود از ہر چہ باشد * یا میم اول سے
باعتبار اعداد چالیس برس اور حا سے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور دال سے
دنیا مراد ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اوس جناب کو چالیس برس کی عمر مین
حکومت دنیا و آخرت اور ریاست دونون جہان کی عنایت ہوئی اور عدد دونون میم

کے اسّی اور حا کے آٹھ اور دال کے چار ہین کہ مجموع اونکا بانوے ہے گویا اون بانوے
چیزون کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپکے لیے خاص فرماین تیئیس پارہ قرآن کے
اور تیس روزے رمضان کے اور سترہ رکعت نماز پنجگانہ اور دو وزیر اہل آسمان سے
جبرئیل میکائیل علیہما السلام اور دو وزیر اہل زمین سے ابوبکر و عمر اور چار اہل عبا
علی فاطمہ حسین و حسن اور سبع مثانی یعنے سورہ فاتحہ یا میم سے دونون جگہہ مالک اور حا سے
باعتبار اعداد کے ہشت جنت اور دال سے دنیا مراد لو تو گویا یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے
اپنے حبیب کو آٹھون بہشت اور ملک دنیا کا مالک کیا اور میم ثانی کی توسیط اور تشدید مین بھی
یہی نکتہ ہے کہ اوس جناب کو دونون عالم سے علاقہ ہے شہیدی کہتے ہین سہ اودہر
اللہ سے واصل ادہر مخلوق مین شامل * خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہے حرف مشدد کا
مگر تقدم حا کا اور تاخر دال کا صریح دال ہے کہ توجہ اوس جناب کی اوس عالم کیطرف ہی
اگر ہدایت اہل دنیا کی آپ سے متعلق ہوتی دنیا مین قدم نہ رکھتے اور اوسکی طرف
متوجہ ہوتے سہ وکیف تدعوا الی الدنیا ضرورۃ من * لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم *
لطیفہ سادسہ مادہ صورت آدم علیہ السلام یعنے مٹی اوسکی چالیس روز خمیر کی گئی اور بہشت
آٹھ ہین اور مراتب حضرات اولیا کے چالیس ہین کہ اضعاف عشرہ ارباب ولایت کو درجات
اربعہ ولایت مین کہ بدایت و نہایت ظہور و بطون سے عبارت ہین ضرب دینے سے چالیس
حاصل ہوتے ہین اور جملہ سفلیات عناصر اربعہ سے مرکب ہین گویا اس مضمون کی طرف اشارہ
ہوگیا ہے اس اسم پاک کا باعث تخمیر طین آدم اور موجب رونق جنت اور مرتبہ ارباب
ولایت اور سبب پیدایش دنیا ہونا ہے شاید یہ حسن علائی سجزی مؤلف فوائد الفواد نے
اس رباعی مین بھی یہی مضمون مراد لیا نظم یک حرف تو چل صباح عالم را نور * یک حرف
تو بہشت خلد را مایہ حور * یک حرف سومین چہل و دے را دستور * زان چار چہار رکن عالم معمور *
اس صورت مین وجہ تقدم میم اور تاخر دال کے یہ ہے کہ آدم اشرف المخلوقات اور عناصر
سفلیات مین لطیفہ سابعہ یہ نام مبارک ازل سے آپکے لیے خاص ہے مگر بعض لوگون نے
یہ بات سنکر کہ زمانہ نبی آخر الزمان کا قریب ہے اور نام پاک اونکا محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام

اور عجائب قدرت الہی سے یہ کہ اون مین سے کسی نے دعوے نبوت کا نہ کیا منہم محمد بن عدی
و محمد بن احیحہ و محمد بن براء و محمد بن حارث و محمد بن خزاعی و محمد بن خولی و محمد بن سعید و محمد بن
نعیمی و محمد بن مسلمہ و محمد بن حرمان یعمری و محمد بن حمران جعفی ان مین سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن
براء مسلمان ہین اور محمد بن عدی کے اسلام مین اختلاف ہے خاصہ چہارم پروردگار

تقدس و تعالے نے آپکو عبد اللہ فرمایا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا
بخلاف اور انبیا کی کہ اونکے لیے نعم العبد اور عبداً شکوراً وارد ہوا محققین کہتے ہین ہر بندے کو
ایک اسم الہی سے کسیطرح کی نسبت ہوتی ہے اور جب وہ نسبت وہبًا یا کسبًا کامل ہو جاتی ہے
تو اوسے اوس اسم کی طرف اضافت کرتے ہین اور اللہ علم ہے واسطے اوس ذات پاک کے
کہ جامع جمیع صفات کی ہے اوسکی طرف اضافت صریح دلالت کرتی ہے کہ جسطرح اورونکو
بعض صفات الہیہ سے نسبت ہے آپکو ذات پروردگار سے علاقہ ہے اور اوسکے ساتھہ
تمام صفات سے بہی مناسبت حاصل ہے الغرض اس صفت یعنے عبدیت سے کوئی صفت برتر نہین
نقطہ خاک کو سر عبدیت نے اوس مقام پر پہونچا دیا کہ ذہن ملاء اعلے کا نہین پہونچ سکتا
انی اعلم ما لا تعلمون اسی بھید کیطرف اشارہ ہے اسی لیے کہتے ہین انسانیت بندگی کو مستلزم ہے
جو اس دولت سے بہرہ نہین رکہتا انسانیت سے بے بہرہ ہے بندگی اصل سب مراتب
و مقامات کی ہے پیغمبرون نے بندگی سے مرتبہ نبوت و رسالت حاصل کیا اسیواسطے تشہد مین بہی
وصف عبدیت رسالت پر مقدم ہوا اور جس جگہہ پروردگار تعالے کو کمال شرف
اور قرب منزلت حضرت کا بیان فرمانا منظور ہوتا ہے آپکو اسی وصف سے یاد فرماتا ہے

اوحے الی عبدہ ما اوحے اور سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے
امام فخر الدین رازی ابوالقاسم انصاری سے نقل کرتے ہین جب جناب رسالت
مآب اوج اعلی درجے پر پہونچے حکم آیا یا محمد بم تشرفک عرض کیا اس سبب سے کہ مین تجھسے نسبت
بندگی کی رکہتا ہون اوسی کے مطابق آیت آئی سبحان الذی اسری بعبدہ ابو علی دقاق کہتے ہین
کوئی چیز عبودیت سے شریف تر اور مسلمان کے لیے کوئی نام بندے سے بہتر نہین سعادت و عزت
انسان کی بندگی اور سر افگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ قتادہ کہ یہ من کان یرید العزۃ

الایہ کی تفسیر مین کہتے ہین جو عزت چاہے خدا کی طاعت سے حاصل کرے یعنے عزت اوسکی
بندگی سے ہاتھ آتی ہے کسینے خواجہ ابو سعید ابو الخیر سے پوچھا ما الحریۃ آزادی کیا ہے فرمایا
العبودیۃ یعنے آزادی بندگی سے عبارت ہے جو بندہ نہین آزاد نہین اور جو آزاد نہین شاد
نہین طوق بندگی جسکی گردن مین ہے خواجہ و سردار دو عالم ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے جو کچھ
خدا کا ہے اوسکا ہو جاتا ہے ؎ تو یک عہد گر خود بجا آوری ٭ سر نہ فلک زیر پا آوری ملا
صالح ہکی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی سب جانور اہلی اور وحشی اوس سے خوف کرتے
کعبہ کو اپنا گھر کہا آدمی اوسمین شکار نہین کہیلتے اور پرند اوسپر ہو کر نہین اوڑتے آسیلیے
سرور عالم فرماتے ہین لا ارید ان اکون ملکا نبیا بل ارید ان اکون عبدا نبیا مین بادشاہ
پیغمبر ہونا نہین چاہتا بلکہ بندہ پیغمبر ہونا چاہتا ہون انکو نزدیک ممکن کے حق مین کوئی مرتبہ بندگی
سے بڑہ کر نہین مگر نہ یہ بندگی جیسے ہم بندگی کہتے ہین بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہے کہ عالم غرور
اور ظلمتکدہ خلق سے نور حق کیطرف انتقال کرے اور ما سوے سے انقطاع کرکے
ہمہ تن اپنے مولے کی عظمت اور جلال مین مستغرق ہو جائے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ ہستی
صرف مولی کے لیے خاص سمجھے آپکو لاشی جانے کہ ممکن محتاج کو واجب بالذات کے مقابل
کسیطرح کا دعوی زیب نہین دیتا سچ ہے بندگی با خواجگی راست نیاید شیطان نے اسی ہزار
برس ریاضت کی ایکساعت بندہ نہو سکا کہ دعوی خواجگی رکھتا تہا بندہ کامل وہ ہے کہ اپنے
نفس کو نہ دیکھے اور اپنے حظ اور نصیب اور خواہش اور آرزو سے دست بردار ہو جائے
شربت و زہر جو کچھ دین بے تامل پی لے چون و چرا نہ کرے خدمت براجرت بیجا ہے جو کام
کرے خدا کیواسطے کرے طاعت مین امتثال امر ملحوظ ہو اور تقوے سے رضائے مولے مقصود
جو بہشت کے واسطے کلمہ پڑہتا ہے قدر کلمہ کی نہین جانتا اگر خدا کے لیے پڑہتا بہشت جنت
اوسکی ایسی مشتاق ہوتین جیسے وہ اونکا مشتاق ہے زبور مقدس مین آیا ہے اوس سے
زیادہ کون ظالم ہے جو بہشت و دوزخ کے لیے میری عبادت کرے اگر مین بہشت و دوزخ
نہ بناتا تو کیا عبادت کا مستحق نہوتا مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین آپنے اسقدر عبادت کی کہ پاؤے
مبارک سوج گئے لوگون نے کہا آپ تکلیف اسقدر کیون اوٹھاتے ہین کہ خدا نے آپکے

اگلی پچھلی خطا معاف کی فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً سالک السلوک مین لکھتے ہین جو ہزار برس
عبادت کرے اور مقبول ہونا چاہے طالب قبول ہے۔ طالب ہوے طالب حق کو رد و قبول
سے کیا غرض و للہ در حافظ الشیرازی حیث قال ؎ فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست
طلب ٭ کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے ٭ بعض مشائخ فرماتے ہین عبد الرزاق اور عبد الکریم
اور عبد القادر اور عبد القہار ہزارون ہین مگر عبد اللہ نایاب ہے جو خدا کو اپنے حصو
اور نصیب کے لیئے پوجتا ہے خدا کا خالص بندہ نہین بندہ وہ ہے کہ خدا کو خدا کے لیے
پوجے جسطرح رکھین رہے کبھی یہ نہ کہے کہ مجھے یہ چیز درکار ہے اور یہ بیکار خدا پر اعتراض
نہین ہو سکتا مثل مشہور ہے بندگی بیچارگی عارف حکم مشیت مین ہے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
اور مردہ خواہش نہین رکھتا اصمعی کہتے ہین ایک غلام بازار مین بکتا تھا خریدار نے کہا تیرا نام
کیا کہا جو تو رکھے کہا کیا کھائے گا کہا جو تو کھلائے کہا کیا پیئے گا کہا جو تو پلاوے کہا اگر تیری
مرضی ہو تو مین تجھے خرید دون جواب دیا بندے کو خواہش سے کیا کام خواہش اوسکی وہی ہے
جو مولے کا چاہے الغرض بندہ ہونا اس غلام سے سیکھ لے تو بندگی کا دعوے کرتا ہے اور
بے خواہش و مراد کے قدم نہین رکھتا ع زبے عشق ار بشوریت دوست خواہی داشت
جانان را الغرض تو بہشت پر نظر نہ کر کہ غلام ہو کے کام پر مستحق اجرت کا نہین مگر وہ ارحم الرحمین
ہے اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا کی نعمتین عنایت کرے گا اوسکے یہان سب کچھ ہے
مگر قدر و قیمت تیری تیرے طلب پر ہے جو اوس سے دنیا طلب کرتا ہے اوسے دنیا اور
جو آخرت مانگتا ہے اوسے آخرت دیتا ہے من یرد ثواب الدنیا نوتہ منہا ومن یرد ثواب الآخرۃ
نوتہ منہا اور جو دنیا و آخرت چھوڑکر خدا کی طلب مین مشغول ہوتا ہے اوسے اپنے مشاہدے
سے مشرف فرماتے ہین اور اپنے وصل سے کامیاب کرتے ہین فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر من قتلہ محبتی فانا دیتہ کسی نے بشر حافی کو خواب مین دیکھا اونکا اور ابو نصر اور عبد الوہاب
وراق کا حال دریافت کیا فرمایا وہ دونون کھانے مزہ دار اور شربت خوشگوار کھاتے
پیتے ہین مجھے کھانے پینے کی رغبت نہ تھی پروردگار نے دولت دیدار عنایت فرمائی
کسی مرید نے خواجہ دینوری کو دعا دی خدا آپکو بہشت مین مقام عنایت فرماے فرمایا تیس

برس سے مجھے بہشت دیتے ہین اور مین قبول نہین کرتا الغرض محب صادق محبوب کے سوا
کسی سے کام نہین رکھتا ہے ؎ چو دل با دلبری آرام گیرد * ز وصل دیگری کے کام گیرد *
نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل * نخواہد خاطرش جز نکہت گل * منقول ہے شعیب علیہ السلام
روتے روتے اندہے ہوئے پہر بینائی عنایت ہوئی پہر اندہے ہوگئے ارشاد ہوا اے شعیب
یہ رونا بہشت کے واسطے ہے یا دوزخ کے ڈر سے عرض کیا الٰہی تیرے شوق مین روتا ہون
خطاب آیا اگر یہی بات ہے تو میرا ملنا تجہے آسان ہے ؎ گوئے دولت آن سعادتمند برد *
کو بپائے دلبر خود جان سپرد * کسینے خواجہ معروف کرخی سے پوچہا اسقدر عبادت بہشت
کی امید پر ہے یا دوزخ کے خوف سے فرمایا جسے خدا سے محبت ہوجاتی ہے اس امید و
خوف سے عار آتی ہے حکما کہتے ہین بہشت کے لیے عبادت کرنا شہوت سے خالی نہین جو لوگ
دنیا کی لذتین حور و قصور کے لئے چہوڑتے ہین اونکے نزدیک نفس ناطقہ نفس بہیمیہ کا خادم ہے
ابو عثمان دمشقی کتاب فضائل النفس مین ارسطو سے نقل کرتے ہین کہ افعال الٰہی معلل بالغرض
نہین گو اوپر فوائد مرتب ہین پس بندے کو بہی چاہیے کہ خیر کو لنفسہ عمل مین لائے قصد مین
غرض کو دخل نہ دے یحییٰ بن معاذ رازی خواجہ بایزید بسطامی سے نقل کرتے ہین مجہے تیس ہزار
درجے عنایت ہوئے اور ارشاد ہوا اپنا مطلب بیان کر عرض کیا الٰہی اریدان لا ارید خدایا یہ خواہش ہے کہ مجہے خواہش
نہ ہو ابوبکر وراق کہتے ہین میرے نزدیک خواہش سے بدتر کوئی برائی نہین اور اتباع شہوت سے زیادہ کوئی گمراہی نہین
شریعت مین آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ شہوت صحیح اور خواہش صادق ہو اور
طریقت مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ خواہش اور شہوت اصلا نرہے کسینے خواجہ جنید سے
پوچہا وصل کیا ہے فرمایا ترک ہوا و ہوس خواجہ محمد بلخی سے منقول ہے عجب اوسکے حال پر
جو حظ النفس کے لئے کعبہ کو جائے اگر خواہش چہوڑے مالک کعبہ تک پہونچے اہل طریقت کہتے
ہین راہ مولی دو قدم ہے اول ترک دنیا دوم ترک حظ النفس تم انت وربک خواجہ بایزید بسطامی
نے جناب الٰہی مین عرض کیا کیف الطریق الیک تیری طرف راہ کسطرح ہے جواب ہوا دع
نفسک وتعال اپنے نفس کو چہوڑ اور چلا آ کسینے آپ سے پوچہا کیف الطریق الی اللہ خدا
کیطرف راہ کسطرح ہے فرمایا ان غبت عن الطریق تصل الیہ یعنے اگر تو راہ کو نہ دیکہے اوس

پہونچے اسی جگہہ سے کہتے ہین طالب اگر آپکو یا اپنی طلب کو دیکھے حقیقت طلب سے بے بہرہ
ہے مست آپکو اگر مست سمجھے نشہ اوسکا ناقص ہے اگر تنبیہ ہو اوسے پاتا ہے بہشت و دوزخ
اور تمام کائنات بلکہ اپنی ذات سے کام نہین رکہتا اور جو ماسوے سے کام رکہتا ہے اوسے
نہین پاتا ایک بزرگ طواف کعبہ مین تہے کسینے اونکو پکارا اوسکیطرف دیکہنے لگے ندا ہوئی من التفت
الی غیرنا فلیس منا جو ہمارے غیر کیطرف التفات کرے ہمسے نہین کسی نے اپنے دل کی طرف خیال کیا
اوسکے باطن مین کہا گیا اے مدعی کذاب دل کو تلاش کرتا ہمین اگر ہمین نپایا دل کو کیا کرے گا
ہیچ ہے سے گر بر دو جہان ربند مارا ✽ چون وصل تو نیست بنوا ایم ✽ وگرم ہیچ نباشد
نہ بدنیا نہ بعقبیٰ چو تو دارم ہمہ دارم وگرم ہیچ نباید ✽ خاصیۂ پنجم جسم مقدس سراپا اعجاز
تہا کتب احادیث و سیر مین بہت خوارق متعلق بجسد مبارک مذکور ہین ازانجملہ آپکے پسینے سے
مشک کی خوشبو آتی اور بالون سے لپٹین خوشبو کی نکلتین اور جہلکتی رہتی دہوکر پانی اون کا جس
بیمار کو پلاتے فورًا شفا ہوتی خالد بن ولید کی ٹوپی مین چند موئے مبارک تہے اونکی برکت سے
ہر لڑائی مین غالب رہتے اسیطرح اسما بنت ابی بکر کے پاس آپکا جبہ تہا اوسے دہوکر جس
بیمار کو پلاتین فورًا اچہا ہو جاتا کبہی جسم مبارک پر نہ بیٹہتی مچہر وغیرہ موذی جانورون نے
کبہی نہ کاٹا جوئین آپکے بالون اور کپڑون مین نہ پڑتی چہرۂ مبارک آپکا اسقدر صاف تہا
کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آتا بلکہ صفائی اوس آئینہ حق نما کی یہانتک پہونچی تہی کہ ایک شان
پروردگار کی اوس سے ظاہر ہوتی چنانچہ من رآنی فقد رای الحق کاشف اس رمز کی ہے
آواز آپکی باوجود اسکے کہ تمام عالم سے بہتر اور اچہی تہی وہان پہونچتی کہ اورون کی آواز
اوسکے دسوین حصے تک نجاتی عورتین اپنے گہرمین خطبہ آپکا سنتین اور منی مین لوگون نے
خطبہ آپکا اپنے اپنے منازل مین سنا نزدیک و دور کوئی شخص ایسا نہتا جسکے کان مین آواز
آپکی نہ پہونچی اور وہ جو حدیث مین آیا ہے آپ منی مین خطبہ پڑہتے اور جناب امیر اوسے
تبلیغ کرتے تہے شاید حضرت امیر نے اس خیال سے کہ سامعین دور تک مین اسقدر بعد تک
آواز پہونچنا خلاف عادت ہے کلمات شریفہ کا اعادہ کیا اور یہ امر تیجے معلوم ہوا کہ بطریق
اعجاز و خرق عادات آواز آپکی دور تک پہونچی کہ سب لوگون نے نزدیک و دور بے تکلف

سنی بغل آپکی ہمرنگ تمام بدن کے کمال صفائی اور شفافی سے تھی بخلاف اور آدمیون کے
کہ بغل اونکی انکی سیاہی ہوتی ہے آوردہ جو لکھا ہے . آپکی بغل مین بال نتھے بعض علما کہتے
ہین احادیث مین اوسکے خلاف آیا ہے منیف البطیہ واللہ اعلم بغل شریف کے پسینے سے مشک
کی خوشبو آتی چنانچہ بعض صحابہ سے منقول ہے حضرت نے مجھے اپنے بدن سے لپٹا لیا مینے
پسینہ آپکی بغل کا سونگھا مشک کی خوشبو اوس سے آتی ایکدن آپنے قتادہ بن نعمان کے
منھہ کو ہاتھہ لگایا چہرہ اونکا اسقدر روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آنے لگا ابوہریرہ
کہتے ہین مینے کوئی شخص حضرت سے زیادہ جلد چلنے والا نہ دیکھا گویا زمین آپکے لیے
لپیٹی جاتی تھی ہم سب اپنی جانون کو مشقت مین ڈالتے یعنے چلنے مین بہت سرعت کرتے کہ
آپکے ساتھہ رہین اور آپ بے تکلف چلتے فرشتے آپکی جلو مین رہتے اسیواسطے آپ صحابہ کو
حکم کرتے کہ آگے چلو اور فرماتے پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑدو آپ فرماتے ہین تمہارا
رکوع سجدہ مجھسے نہین چھپتا مین تمہین پیٹھہ کے پیچھے سے دیکھتا ہون امام زاہدی شارح
قدوری اور مصنف قنیہ رسالہ ناصریہ مین لکھتے ہین آپ کے شانون کے بیچ مین سوراخ
سوزن کے مانند دو آنکھین تھین کہ اون سے دیکھتے اور کپڑا حاجب نہوتا یعنے کپڑے کے
اودہر بھی نظر آتا اور حق یہ ہے جیسے حضرت کا دل ادراک معقولات مین احاطہ و وسعت
تام رکھتا تھا اسیطرح آنکھہ احساس محسوسات مین کمال رکھتی تھی کہ شش جہت آپکی نظر
کے روبرو گویا جہت مقابل تھے اور بارہ ستارے ثریا کے نظر آتے قوت سمع شریف
اس مرتبہ تھی کہ آواز آسمانون کی بے تکلف سن لیتے حدیث مین آیا ہے مین دیکھتا ہون
جو تم نہین دیکھتے اور مین سنتا ہون جو تم نہین سنتے ایکبار آپ مجمع صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ
آسمان کی طرف نظر کرکے فرمایا اسوقت مین نے آسمان کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی
اور یہ دروازہ آگے کبھی نہ کھلا تھا ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کے پیچھے چلنے کے واسطے
اس دروازے سے اوترے مہر نبوت مثل ستارۂ صبح کے دوش مقدس یا پشت مبارک پر چمکتی
اور اوس پر بال یا خال جمع تھے اوسکے ظاہر مین لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک منصور اور
باطن مین مرقوم تھا الله وحده لاشریک له تاریخ نیشاپوری مین لکھا ہے اوسمین گوشت

سے مکتوب تہا محمد رسول اللہ حافظ ابن حجر رح فتح الباری مین لکھتے ہین اسباب مین کچھ ثابت
نہوا اور اوسکی شکل مین روایات مختلف وارد ہین بخاری و ترمذی نے روایت کیا مانند تکمہ
پیراہن عروس اور ترمذی نے کہا مانند بیضہ کبک کے تہی اور بعض روایات مین آیا اوسپر
خال تہے لیکن درحقیقت یہ اختلاف نہین بلکہ ہر راوی نے بقدر اپنی فہم کے تشبیہ و تمثیل دی
ہے اور اسمین اختلاف ہے وقت ولادت کے موجود تہی یا نہین روایت بزاز کی امر ثانی
پر دلالت کرتی ہے اور تخریج ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کیا بعد ولادت کے فرشتے نے
تین بار آپکو اوس پانی سے کہ آپکے غسل کے لیے لایا تہا نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ
مانند زہرہ کے چمکتی اور بیضہ کمونہ کے ہمشکل تہی نکال کر دوش مقدس پر لگائی اور اسمین
بہی اختلاف ہے کہ مہر نبوت آپکی خصائص سے ہے یا نہین اکثر علما اوسے آپ کے لیے خاص
کہتے ہین و لنعم ما قیل سے گرچہ شیرین دہنان بادشہانند ولے ٭ او سلیمان جہان ست کہ
خاتم با اوست ٭ مگر مواہب لدنیہ مین بروایت حاکم وہب بن منبہ سے اور پیغمبرون کے لیے
بہی نقل کیا مطالع المسرات اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہے خاتم نبوت آپ کے صفات کمال
و علامات نبوت سے شمار کی گئی اگرچہ اور پیغمبرون کو لئے بہی ثابت ہے مگر اونکے سیدہے
ہاتہ مین ہوتی پیٹہہ مین مقابل مدخل شیطان کے ہونا آپ کی خصایص سے ہے اسیواسطے
کتاب شعیا علیہ السلام اور اگلی کتابون مین آپکا وصف اوسکے ساتہہ وارد ہوا انتہی ملخصاً
اور اوسکے ثبت مین نکتہ یہ تہا کہ نوشتے کے آخر مین و اسطے مزید اعتبار کے مہر کردیتے ہین یہ
دفتر رسالت و نبوت ختم ہوا اسیلئے مہر عالم غیب کی پشت مقدس پر ثبت ہوئی تا معلوم ہو
یہ نوشتہ ابتدا سے انتہا تک خدا ہی کی طرف سے ہے اسی وجہ سے آپکو خاتم النبیین کہتے ہین بلکہ آپ
سند انبیا و مرسلین ہین آپ کے سبب سے اونکی پیغمبری اور کتابون کا اعتبار تہا اور
ایک عالم نے آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ پڑہا سے شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم
کو اوس سے ٭ نہ تنہا فخر عالم فخر تہا اپنے اب و جد کا ٭ آپ مین چالیس مرد بہشتی کی قوت تہی
اسیلیے آپکو ایک وقت مین چار عورت سے زیادہ درست تہین چنانچہ بعض اوقات گیارہ یا بارہ
ازواج مطہرات سوا سراری کے جمع ہوگئین اور ہر مرد بہشتی کو سو مرد دنیا کے برابر قوت دیگئی

اس حساب سے آپ کو قوت چار ہزار آدمیون کی حاصل تھی اور خوارق عادت سے ہے
کہ آپ اکثر اوقات گرسنگی مین مبتلا رہتے اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے باوجود اسکے
ایک شب مین سب ازواج سے مباشرت کرتے جس کھاری کوئین مین آپکا تھوک ڈالتے
شیرین ہو جاتا اور جس بچے کے منھہ مین الکقطر آب دہن شریف کا ڈالتے دن بھر دودہ
نہ مانگتا گویا آب زمزم کی تاثیر رکھتا تھا ایکبار کئی بچے شیرخوار آپ کے پاس لائے گئے
آپنے لعاب دہن اپنا اونکے منھہ مین ڈالا اسقدر سیر ہوگئے تمام دن دودہ نہ مانگا اور یہ
امر عاشورہ کے دن اہلبیت کے بچون کے ساتھہ بھی واقع ہوا اور خیبر کے روز حضرت علی رض
کی آنکھین دکھتی تھین تھوڑا لعاب دہن اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور
پھر کبھی نہ دکھین محمد بن حاطب کا ہاتھہ جل گیا آپ نے اوسپر ہاتھہ پھیرا اور دعا کی اور آب دہن
مبارک لگایا فوراً آرام ہوگیا امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے زبان آپ کی چوسی فوراً پیاس
جاتی رہی اور دن بھر پانی کی خواہش ہوئی حدیبیہ کا کنواں لشکر کی کثرت سے خالی ہوگیا
آپ کو خبر ہوئی ایک کلی اوسمین ڈالی کہ یکایک اوسمین جوش آیا اور تمام لشکر نے پانی بھرا
مگر کم ہوا اور ایک کنوئین مین آب دہن ڈالا اوسکے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی
اور انس بن مالک رض کا کنواں کھاری تھا ایک قطرہ لعاب دہن کا اوسمین ڈالدیا ایسا
شیرین ہوگیا کہ مدینہ مین کوئی کنواں اوس سے میٹھا نتھا اسیواسطے آپکے دہن کو منبع معجزات
کہتے ہین کہ صدہا معجزات اوسکے کتب سیر مین مذکور ہین آپ کبھی جمہائی نہ آئی اور احتلام نہوا
کہ احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور حضرت اوسکے فساد و شر سے محفوظ و معصوم تھے آپکی
خواب حکم بیداری کا رکھتی ہر چند ظاہر مین آرام فرماتے مگر دل مقدس انتظار وحی مین بیدار رہتا
اسلیے وضو آپکا سونے سے نہ جاتا اور جس جانور پر سوار ہوتے سب سے آگے اور تیز چلتا انتہی
ستست قدم ہوتا خاصہ شستم حوض کوثر تمہاری اور مسلم نے روایت کیا مسافت اوسکی
ایک مہینے کی راہ اور کنارے اوسکے برابر پانی اوسکا چاندی سے سفید اور مشک سے زیادہ
خوشبودار ہے آبخورے اوسکے گویا آسمان کے تارے ہین جو پانی اوسکا پیئے پیاس سے
ہمیشہ محفوظ رہے اور بعض روایات مین آیا پانی اوسکا برف سے سرد اور شہد سے شیرین ہے

ہی آبخورے اوسکے جیسے آسمان کے تارے وارد ہے اوسمین دو پرنالہ بہشت سے اوترتی
ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ابو حاتم کی روایت مین وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب مین ساتوین آسمان پر پہونچا ایک نہر دیکھی اوسپر خیمے یاقوت اور موتی
اور زبرجد کے کٹہرے اور سبز پرند اوسکے گرد بیٹھے تہے جبریل نے کہا یہ کوثر ہے کہ تمہارے رب نے
تمکو دی ہے برتن سونے اور چاندی کے اوسپر رکہے تہے ایک برتن اوس سے بہر کر پیا
شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار تہا اور بیہقی نے روایت کیا اوس
آسمان پر ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہین کوثر اور نہر الرحمۃ اوسی سے نکلی ہین اور قرطبی
کے نزدیک اونکو دو حوض عنایت ہونگے ایک صراط سے پہلے اور ایک بعد اوترنے کے
دونو کا نام کوثر ہے بعض روایات مین ہی کوثر ایک نہر کا نام ہی جسکے کنارے پر حوض واقع ہے ابن ماجہ اور احمد اور ترمذی
نے ثوبان رض روایت کیا سبسے پہلے فقرائے مہاجرین حوض پر پہونچینگے مسلم کی حدیث مین ہے مین لوگونکو وہان آنے سے روکونگا
جسطرح بیگانہ اونٹ کا مالک اونٹ سے روکتا ہے یعنی اور امتون اور نامستحقون کو اوسپر
نہ آنے دونگا اور وہ جو ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح حسن بصری رح سے روایت کیا
ہر نبی کو ایک حوض دیا جائیگا کہ اپنی حوض پر کہڑا ہوکر اپنی امت کو جمع کرے گا اور پیغمبر آپس مین
مباہات کرینگے کہ پیرو کسکے زیادہ ہین اور ترمذی کی روایت سمرہ بن جندب رض سے مؤید اسکی
ہے کچہ منافی اس تخصیص کی نہین اسلیے کہ بیان کلام حوض کوثر مین ہے اگرچہ اور پیغمبرون کو
بہی حوض عنایت ہوگا مگر حوض کوثر جسمین دو پرنالے بہشت کے آتے ہین آپ کے لیے مخصوص
ہے قرطبی کہتے ہین اس بات پر یقین چاہیے کہ خدا تعالے نے آپکو اوس حوض سے
جسکا وصف احادیث صحیحہ مین وارد ہے خاص کیا منقول ہے مولے علی حوض کوثر کے ساقی
ہونگے اور مولے علی سے منقول ہے جسکے دل مین ابوبکر وعمر رض کی محبت نہوگی اوسے
ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا خاصہ ہفتم لقب آپکا امی ہے اور یہ لقب شریف دلیل ساطع
اور برہان قاطع ہے آپکی نبوت پر کہ باوصف امیت کے انواع علوم زبان مبارک سے بیان
فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر بخوبی ظاہر ہے ؎ قلم و لوح بودش اندر دست ٭ زان نظر سود
از قلم انگشت ٭ آنکہ شق قمر کند بقلم ٭ بقلم گر نبرد دست چہ غم ٭ اور اس لقب مبارک مین با نسبت

کی ہے یعنے منسوب بام گو یا اصلی ولادت پر ہین کہ نہ پڑہا نہ لکہا یا منسوب بام القری کہ نام مکہ کا ہے یعنے مکی یا منسوب بام القرآن کہ نام سورہ فاتحہ کا ہے یعنے وہ شخص جسپر سورہ فاتحہ نازل ہوئی یا منسوب بام الکتاب کہ لوح محفوظ ہے یعنے آپ نے نہ کسی سے پڑہا نہ لکہا بلکہ سب علم لوح محفوظ سے حاصل کیا ؎ فیض ام الکتاب پروردش ۔ لقب امی خدا ازان کردش ۔ لوح تعلیم نا گرفتہ ببر ۔ ہم ز اسرار لوح دادہ خبر ۔ بر خط اوست انس و جان راسر ۔ گر نخواندست خط ازان چہ ضرر ۔ ؎ خاکی و بر اوج عرش منزل ۔ امی و کتاب خانہ در دل ۔ جا کبِ قدم بسیط افلاک ۔ والا گہر محیط لولاک ۔ اور یہ اسم مقدس آپکا بہت مشہور ہے قرآن مین بہی مذکور ہے اور حصول شرف زیارت مین دخل تام رکہتا ہے یہانتک کہ کہتے ہین جس عمل مین یہ اسم نہو اوسنے خواب مین زیارت آپکی حاصل نہین ہوتی باقی رہا یہ امر کہ باوجود امیت کے آپنے اپنے ہاتہہ سے بطریق اعجاز کچہہ لکہا بہی ہے یا نہین بعض انکار اور بعض ثابت کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب خاصۂ ہشتم روزہ طے کا یعنے روزہ پر روزہ رکہنا آپ کے لیئے خاص ہوا اگر کوئی اور رکہنا چاہتا منع کرتے اور فرماتے مین تم جیسا نہین رات کو اپنے رب پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے آور حقیقت رات کے وقت پروردگار کے پاس ہوتی اور راس کہانے پینے کی یا وہ جانتے ہین یا اون کا خدا مگر بعض علما کہتے ہین ہر رات بہشت کا طعام و شراب آپ کے واسطے آتا اوسکی قوت سے طے کا روزہ رکہتے اسی لیے کہتے ہین بہشت کا کہانا پانی مفطر صوم نہین کہ وہان کی چیزون پر احکام تکلیفیہ جاری نہین شق صدر شریف کے روز سونے چاندی کے برتنون مین فرشتے پانی لائے اور آپکا دل اور سینہ اوس سے دہویا حالانکہ استعمال دنیا کے سونے چاندی کے برتنونکا حرام ہے ابن منیر تصریح کرتے ہین طعام و شراب معتاد سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جو چیز بطریق خرق عادت غیب سے آئی اوسکے کہانے پینے سے نہین جاتا بعض علما طعام و شراب سے اس جگہہ قوت کہ اوسے لازم ہے مراد لیتے ہین یعنے ہر چند کہ مین بہی کچہہ کہاتا پیتا نہین مگر خدا ایسی مجہے قوت عنایت فرماتا ہے یا مراد سیری و سیرابی ہے کہ بے کہانے پینے کے اوس جناب کو حاصل ہوتی اور بہوک پیاس نہ ستاتی ابن قیم کتاب الہدی اور ابن رجب

لطائف مین نقل کرتے ہین مراد اوس سے غذاے روحانی یعنے معارف و لذات و مناجات
و فیضان لطائف الٰہیہ ہے کہ دل مبارک کو حاصل ہوتی اور روح مقدس کو لذت اور نفس
نفیس کو خوشی اور آنکھ کو روشنی بخشتی کوئی شاعر اپنے معشوق سے اونٹون کا حال اوسکے شوق
مین بیان کرتا ہے ؎ لہا احادیث من ذکراک تشغلہا * عن الشراب و تلہیہا عن الزاد * لہا بوجہک
نور تستضئ بہ * و من حدیثک فی اعقابہا حاد * اذا اشتکت من کلال السیر واعدہا * روح القلب
فتحیی عند میعاد * خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری یاد اونٹون کو کھانے پینے سے بے پرواہ کرتی
ہے اور تیرے پرتو رخ سے انھین ایک نور حاصل ہوتا ہے کہ اوسکی روشنی مین چلتے ہین اور حتیاج
چاند سورج اور مشعل کی روشنی کی نہین رکھتے اور تیری حدیث اونکے پیچھے حدی کرنیوالی
ہے کہ جب ماندگی راہ سے شکایت کرتے ہین تو اونکو خوشی اور شادی کا وعدہ دیتی ہے
کہ اوس وعدہ سے دل اونکے زندہ ہو جاتے ہین اور جو لوگ نیش فصل اور نوش وصل
کے مزے سے خبردار اور عشق و محبت کے تجربہ کار ہین اونپر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کمال
عشق مین کھانے پینے سے بے پرواہ اور مستغنی ہو جاتا ہے اگرچہ اوسے رات دن اچھے کھانے
کھلاتے اور شربت خوشگوار پلاتے ہین مگر درد فراق اور رنج جدائی سے طاقت اوسکی
روز بروز زائل ہوتی ہے اور جو شات فاقی سے بعد معشوق نگاہ لطف سے اوسکی طرف
دیکھ لیتا ہے تو فوراً اوسے قوت اور طاقت آجاتی ہے کہ برسون کے علاج سے حاصل نہین
ہو سکتی جبکہ محبت مجازی کا یہ حال ہے تو عشق حقیقی مین اگر کھانے پینے کی خواہش نرہی اور
وصل محبوب حقیقی کہ غذاے روحانی عبارت اوس سے ہے غذاے جسمانی سے عاشق صادق
کو بے نیاز و مستغنی کردے کیا بعید ہے القصہ عاشق کو سواے شربت وصل کوئی چیز
قوت نہین بخشتی بے جمال یار لذت کونین پر لات مارتا ہے اور اوسکی حضوری مین زہر ہلاہل
شربت خوشگوار سے بہتر جانتا ہے غذا اوسکی لطف صحبت یار اور دوا اوسکی شربت دیدار ہے
؎ از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب * درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست *
صوفیہ کرام فرماتے ہین جو گدا اپنی خدا ہی سے کام رکھتا ہے شات دن کے فاتحین بادشاہان
ہفت اقلیم پر لات مارتا ہے اور دور از یار اگرچہ ربع مسکون اوسکے زیرنگین ہو رنج و بلا مین

مبتلا ہے لا وحشتہ مع اللہ ولا راحتہ مع غیر اللہ خواجہ سری سقطی اپنی مناجات مین کہتے
ہین الٰہی اگر تو مجہیر عذاب کرے حجاب نہ کرنا عاشقون کے نزدیک حقیقت دوزخ کی صرف
حجاب ہے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون جو طالب صادق ہین وہ بہشت کی نعمتون کی بہی
حاجت نہین رکہتے خواہش بہشت کی صرف اسلیئے کرتے ہین کہ وہان محبوب اپنے دیدار سے
اونکو مشرف فرمائے گا اگر وعدۂ دیدار نہوتا بہشت کی طرف اصلا التفات نفرماتے ؎
بہشت وکوثر وحور وجہانیان چہ کنم ٭ اگر دہند مرا بے تو رایگان چہ کنم ٭ قاعدہ سے
آپ اول مخلوقات اور اسبق موجودات ہین اور سب سے پہلے شفاعت کرینگے اور سب سے
پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی آپ فرماتے ہین مین سردار اولاد آدم کا ہون اور خدا کے
نزدیک اونکا بڑا اور یہ بات فخر سے نہین کہتا اور اول شافع ہون اور اول مشفع اور اول مین
سے نکلونگا اور اول مجہے کو حکم سجدہ کا ہوگا مین احمد ہون مین محمد ہون مین خدا کا پیارا
اور اوسکا پیغمبر ہون اور اول آپ قبر سے باہر نکلینگے اوسوقت ستر ہزار فرشتے جلو مین
ہونگے و ہنے ہاتہ مین ہاتہ صدیق اکبر رض کا اور بائین مین عمر فاروق رض کا ہوگا اس شان و
تجمل سے جنت البقیع کو تشریف لیجاینگے جسوقت وہان کے مردے اپنی قبرونسے اوٹہینگے
پہلے نگاہ اون کی آپ ہی کے جمال مبارک پر پڑیگی زہے قسمت اوس صاحب دولت
کی جو اس نعمت سے مشرف ہو خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر کو بہی یہ نعمت عطا کرے
اور دولت کبرے عنایت فرمائے ؎ روز محشر کہ من از خواب گران برخیزم ٭ برخ آئنہ
تابان نگران برخیزم ٭ اور وہ بقصد شفاعت سجدہ کرینگے اور وہ سر اپنا بغیر اذن الٰہی اوٹہائینگے
اول اونہین مراتب ومناصب ملینگے اول وہ امت کو ساتہہ لے کر پل صراط سے گذرینگے
اول آپ دیدار الٰہی سے مشرف ہوینگے اول اونسے میثاق لیا گیا اول اونہون نے جواب
الست بربکم مین بلیٰ کہا اول وہ بعد نفخ کے سر اوٹہائینگے اول وہ بہشت کا دروازہ کہلوائینگے
اور فقرائے امت کے ساتہہ پہلے بہشت مین جائینگے اللہ تعالے نے شب معراج آپ سے
وعدہ کیا کہ بہشت سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تو اوسمین نجائے اور سب امتون پر حرام
ہے جبتک تیری امت داخل نہو لی آپ فرماتے ہین مین بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن

آؤنگا اور دروازہ کھلواؤنگا فرشتہ کہیگا کون ہے مین کہونگا محمد عرض کریگا
مجھے یہی حکم تھا تمسے پہلے کسی کے لئے نہ کھولون اوّل وہی حضور الٰہی مین بلائے جاینگے
اور کلام کرینگے طبرانی نے حذیفہ سے روایت کیا خدا تعالےٰ لوگون کو ایک زمین مین جمع
کریگا وہان کوئی بات نہ کرسکیگا پہر حضرت سب سے پہلے بلائے جاینگے جواب دینگے
لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمہدی من ہدیت وعبدک بین یدیک وبک
والیک ولا ملجا ومنک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت حذیفہ فرماتے ہین اسی مقام
کو مقام محمود کہتے ہین اور ابن مندہ کہتے ہین اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے اور رجال
اوسکی ثقات ہین کذا فی المواہب اللدنیہ اکثر لوگ آپ سے پوچھا پہلے کیا پیدا ہوا فرمایا
نور میرا اور خدا تعالےٰ نے میرے نور سے تمام مخلوق ظاہر کیے یکبار مولیٰ علی سے فرمایا اے
ابو الحسن بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام
انبیاء و مرسلین کا ہے مین پیغمبر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے بیشک مین مسلمانون پر
مہربان اور گناہگارون کا شفیع ہون اور یہ بھی فرماتے ہین مین سب پیغمبرون سے پہلے
پیدا ہوا اور سب کے بعد خلق پر بھیجا گیا نکتہ شاید اسمین یہ سر تھا کہ امت آپکی اخلاق اور
احوال اگلی امتون کی دیکھ بھالکر کمالات اولین و آخرین حاصل کرے اور جن باتون سے
اگلے لوگ ہلاک ہوے اور اونپر عذاب ہوا بچتی رہے یا یہ بھید تھا کہ دین آپکا دائم و باقی
ناسخ سب شرایع و ادیان کا ہے اگر ظہور آپکا اور پیغمبرون سے پہلے ہوتا اونکی شریعت ظاہر
ہوتی اور دین اونکا رواج نہ پاتا بلکہ درحقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اوس سے
بڑھکر کوئی مرتبہ نہین اسواسطے یہ کمال بھی پروردگار تقدس وتعالےٰ نے آپکے لئے خاص فرمایا
اور آپکو خاتم النبیین کہا قال اللہ تعالےٰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما علاوہ برین جسطرح پہلا اسم نبی اول ایک اسم الٰہی کی مظہریت پر دلالت کرتا ہے اسم
سے آخر بھی دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونون کی اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوئے ہین
کہ جسطرح پروردگار سب شے کو محیط ہے کہ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے اوسطرح
بسبب اسکے کہ ایک پہلو اس احاطہ کا اوس جناب پر بھی ہے وہ جناب بھی نبوت و رسالت کو

محیط ہین کہ اول النبیین بھی وہی ہین اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی اور جو اس لفظ
کو بموجب قرءت عاصم رحمہ اللہ تعالے کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھین تو ایک اور خاصہ
آپکا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپکے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہوا انگھر سے اعتبار بڑہتا ہے
اور آپ کے سبب سے پیغمبرون کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ
انبیا کی زینت ہین کما لا یخفی خاصہ و ہم آپ کے ذکر مولد مین یہ تاثیر ہے کہ جس گھر مین پڑہا جاتا ہے
برس روز تک وہان خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی
کثرت رہتی ہے اسیواسطے مکہ و مدینہ و مصر و شام و یمن کے لوگ ہمیشہ محفلین کرتے ہین اور جب
مہینہ ربیع الاول کا آتا ہے خوش ہوتے اور لباس فاخرہ پہنتے اور زینت اور تجمل ظاہر اور
کپڑے انواع خوشبو سے معطر کرتے اور طرح طرح سے سامان خوشی کا بہم پہونچاتے اور
خیرات زیادہ کرتے اور سماع مولد مین اہتمام تمام رکھتے اور اوسی فوز عظیم و ثواب
جزیل سمجھتے ہین شیخ عبد الحق ما ثبت من السنۃ مین لکھتے ہین ہمیشہ اہل اسلام ماہ ربیع الاول
مین محفلین اور ولیمے اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہین اور اظہار سرور اور تکثیر حسنات
اور اہتمام قرءت مولد عمل مین لاتے ہین اور صدقے دیتے ہین اور بسبب کثرت خیرات اور
پڑہنے حال ولادت اور اظہار سرور و فرحت کے افضال عظیمہ اونکے واسطے ظاہر ہوتی ہین
اور حافظ امام ابن جوزی محدث اپنے رسالہ میلاد مین لکھتے ہین اہل حرمین شریفین اور
مصر و یمن و شام اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد کیا کرتے ہین اور ربیع الاول کا چاند
دیکھکر خوش ہوتے ہین اور غسل کرتے ہین اور اچھے کپڑے پہنتے ہین اور انواع زینت
عمل مین لاتے ہین خوشبو اور سرمہ لگاتی ہین اور ان دنون مین خوشی کرتے ہین اور جو کچھ نقد و جنس
سے میسر ہوتا ہے بہ کمال خوشی و شادمانی اس ماہ مبارک مین صرف کرتے ہین اور مولد پڑہنے
اور سننے مین اہتمام بلیغ رکھتے ہین اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہین
اور تجربہ کیا گیا ہے کہ ببرکت مولد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت
اور فراخی رزق اور زیادتی مال و اولاد اور دوام امن و امان شہرون مین اور چین
و آرام گھرون مین حاصل ہوتا ہے اور صاحب سیرت شامی نے استحباب اوسکا اکثر ائمہ اعلام سے

نقل کیا خلاصہ بعض اقوال کا یہ ہے حافظ ابو الخیر سخاوی کہتے ہین عمل مولد شریف قرون
ثلثہ کے بعد پیدا ہوا ازان بعد چار طرف اہل اسلام ہمیشہ بڑے شہرون مین ماہ مولد مین
اطعام وصدقات اور اظہار سرور اور کثرت خیرات مین اہتمام کرتے ہین اور یہ برکت
اس عمل کے فضل عمیم اونپر ظاہر ہوتا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہین حاکم اربل بڑا کلف
مشغول مولد مین لہذا ابن وحیہ نے ایک رسالہ اوسکے لیئے بیان مولد مین لکھا اور امامون
نے کرامین مین سے حافظ ابو شامہ استاد امام نووی کے ہین یہ فعل پسند فرمایا علامہ
ابن طغربل کہتے ہین محبان پیغمبر نے مولد کی خوشی مین ولیمے کیئے لوگون مین سے ہمارے
استاد الاستاذ ہین سوا ان حضرات کے بہت ائمہ وعلماے دین سے اس عمل مبارک کا
استحباب اور استحسان نقل کیا منہم یوسف بن علی شامی ومنصور بشارہ وابو موسی زرہونی
وامام نصیر الدین مبارک ابن طباخ وشیخ ابو الحسن معروف بابن قفل وشیخ جمال الدین ہمدانی
وحافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی وحافظ ابن حجر عسقلانی وحافظ ابو الخیر بن جزری
وحافظ ابو شامہ استاد امام نووی وامام صدر الدین بن عمر جزری وحافظ امام
محمد عبد المؤمن بن اسمٰعیل وشیخ جلال الدین ابو الفضل بن عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
وامام جلال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک وغیرہم رحمہم اللہ اور ابن جوزی محدث
رسالہ مولد مین لکھتے ہین کسی مسلمان کے پڑوس مین ایک یہودیہ منکرہ متعصبہ رہتی
ایکدن اپنے شوہر سے بولی اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب یہ مہینہ آتا ہے بہت مال خرچ
کرتا ہے اور طرح طرح کے کھانے پکا کر فقیرون کو کھلاتا ہے اوسنے کہا یہ مہینہ اوسکے پیغمبر
کی ولادت کا ہے آپکے پیدا ہونے کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی
رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک صاحب جمال تشریف رکھتے ہین اور اونکے یار گرد بیٹھے ہین
پوچھا یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیہ نے کہا اگر مین کچھ
عرض کرون تو آپ جواب دین گے کہا ہان اوسنے حضرت کو سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ فرمایا
لبیک اے خدا کی لونڈی یہودیہ رو دی اور عرض کیا آپ مجھے کسطرح جواب دیتے ہین حالانکہ
مین آپ کے دین پر نہین فرمایا مجھے معلوم ہے خدا تجھے ہدایت کرے گا یہودیہ نے کلمہ پڑھا

اور خواب ہی مین عہد کیا کہ صبح سب مال حضرت کی محفل مین صرف کرون گی جب خواب سے بیدار
ہوئی. اپنے شوہر کو دیکھا سامان مجلس مین مشغول ہے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا جس صاحب دولت
پر رات تو ایمان لائی اون کی مجلس کا سامان کرتا ہون یہودیہ نے تعجب سے کہا تو اس حال
سے کیونکر واقف ہوا کہا تیرے اسلام کے بعد مین بھی اوس جناب پر ایمان لایا کہا خدا کا شکر
ہے مجھے اور تجھے اس دین پر جمع اور گمراہی سے نجات دیکر امت محمدی مین داخل فرمایا
حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین رسالہ مولد ابو جعفر امام سید جعفر
برزنجی کا تمام ملک روم و شام و مصر و حرمین شریفین مین مروج ہے ان سب ملکون مین محفل
کیا کرتے ہین اور مدینہ شریف مین خاص مزار مقدس پر جو مجلس منعقد ہوتی ہے اوسکی کیفیت
دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خصوصًا جسوقت پڑہنے والا کہتا ہے صلوا علی ہذا النبی الکریم اور
قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے سنگدل بھی رونے لگتے ہین شاہ ولی اللہ محدث فیوض الحرمین
مین لکھتے ہین مین اوس مجلس مین کہ مولد مقدس مین بروز ولادت ہوتی ہی حاضر ہوا درود اور قصہ آپکی
ولادت کا پڑہا جاتا تھا ناگاہ دیکھا انوار مجلس سے بلند ہوئی خدا جانے مین نے اونکو بصر جسد سے
ادراک کیا یا بصر روح سے غور کیا تو وہ انوار رحمت الٰہی اور انوار ملائکہ کی تھی جو ایسی
مجلسون مین حاضر ہوتے ہین بالجملہ یہ مجلس مقدس عمدہ مستحبات اور بہترین مندوبات سے ہے
اس عمل سے محبت و تعظیم حضرت اور شکر گذاری جناب الٰہی کی ولادت با سعادت پر سمجھی جاتی ہے اور برسدن
تک خیر و برکت اور سلامت و عافیت اور رزق مین وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے
مسلمانون کو چاہیے حسب مقدور اپنے صرف کرین اور اورونکو بھی ترغیب دین خصوصًا اس
زمانے مین کہ وقت غربت اسلام ہے اس مجلس سے فی الجملہ رونق اسلام متصور ہے اور تھوڑے
اور بہت کا خیال نہ کرین جو ہوسکے بہتر ہے اور بعد مقرر کرنے کے موقوف نہ کرین نہ اسوجہ
سے کہ فرض و واجب ہے بلکہ اس نظر سے کہ وارد ہے احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان
قل اور رضائے خدا اور ایصال ثواب بجناب سرور انبیا ملحوظ رکہین ریا اور ناموری
کو دخل نہ دین کہ جو کام ریا یا ناموری کے لیے کیا جاتا ہے خدائے بے نیاز اوسے قبول نہین فرماتا
اور حاضرین کو بھی چاہیے قلیل اور کثیر پر نظر نہ کرین صرف بغرض ثواب و سماع حالات جناب

رسالت مآب اس مجلس متبرک مین حاضر ہون اور کمال خشوع اور خضوع کے ساتھ ذکر حضرت
رسالت کا سنین اور سنانے والون اور پڑہنے والون کو چاہیے جاہلون کے خوش کرنے کو جھوٹے
قصے دل سے گھڑکر یا اردو فارسی کی کسی غیر معتبر کتاب مین دیکھکر یا صحیح روایتون مین اپنا
گندہ بروزہ ملاکر بیان نکرین اور مروج رسالے کہ اکثر اونکی روایات موضوعہ اور قصص و حکایات
بےسروپا اور اشعار خلاف شرع سے خالی نہین نہ پڑہین بلکہ ترجمہ رسالۂ ابن جوزی و رسالۂ
سید جعفر برزنجی و رسالہ مولوی رفیع الدین خان مرادآبادی اور تواریخ حبیب اله یا یہ رسالہ
پڑہا کرین کہ عوام خوش ہون اور راگ کے پڑہنے کی تعریف نکرین کہ صحیح حدیث مین آیا ہے
من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار جو شخص قصدا مجھپر افترا کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
مین بنائے اور جسطرح حکایات موضوعہ اور روایات بےسروپا بیان کرنا گناہ ہے اونکا
سننا بھی بیجا ہے اور تخصیص اتوار کی مجلس کے لیے محض بےمعنی ہے بارہوین تاریخ ربیع الاول
کی اور روز دوشنبہ بہ نسبت اور دنون کے اور ماہ ربیع الاول بہ نسبت اور مہینون کے اولی
ہے ہذا واللہ اعلم وعلمہ اتم و احکم خاصہ یازدہم شفاعت بیضاوی کہتے ہین شفاعت
شفع سے ماخوذ ہے گویا مشفوع کہ تنہا اور منفرد تھا شفیع نے اپنے نفس کو اوسکے ساتھ ضم
کے شفع کیا آپ فرماتے ہین اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی مجھے پانچ چیزین عنایت ہوئین کہ
مجھسے پہلے کسی کو نملین نصرت بالرعب مسیرۃ شھر مدد دیا گیا مین ساتھ رعب کے ایک مہینے
کی راہ تک وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل
اور کی گئی میرے لیئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کہ جس جگہ میرے کسی امتی کو نماز کا وقت
ہو جاے پڑہ لے واحلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی اور غنیمتین میرے لیے حلال ہوئین کہ مجھسے
پہلے کسی کے واسطے حلال نہوئین واعطیت الشفاعۃ اور عطا کیا گیا مین شفاعت وکان النبی
یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر مبعوث ہوتا اور مین
سب آدمیون پر مبعوث ہوا سوال حدیثون مین وارد ہے قیامت کے دن تین شفاعت
کرینگے پیغمبر علما پھر شہید اور عالم سے کہا جائے گا اپنے شاگردون کی شفاعت کر اگرچہ آسمان
کے تارون کے برابر ہون اور ایک امتی کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت مین جاینگے

فائدہ بعض علما کہتے ہین وہ امتی اویس قرنی ہین اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ایک
لوگ اپنے محسنون کو جو کہ مستحق عذاب کے ہون گے شفاعت کرکے بہشت مین بھیجائین گے قال اللہ

تعالی فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ اور بزار کی روایت مین ہے حاجی اپنے گھروالون سے
چار سو آدمی کی شفاعت کرے گا اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا ہے تین بچے مرے ہوئے
قیامت کو بہشت کے دروازے پر ٹھیر جائین گے حکم ہوگا بہشت مین جاؤ عرض کرینگے کیونکر
جائین کہ ہمارے ماں باپ نہین گئے دوسرے تیسرے بار حکم ہوگا تم اور تمہارے ماں باپ
سب بہشت مین داخل ہون روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا
مین نے اوسے کھانے اور شہوت سے روکا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول فرما قرآن
کہے گا مین نے سونے سے باز رکھا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول کر اور ان کی شفاعت
قبول ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران کو قیامت کے دن دو بادل یا دو سائبان سیاہ کی صورت
پر لائین گے اور ان کے بیچ مین ایک خط چمکتا ہوگا یا مانند دو غول طیور کے کہ صف باندھے ہوئے ہون لائین گے معہ انکی ظہور بخشی فرادی کی
شفاعت مین اسقدر سچاؤ لاؤ اور اصرار کرینگی اوسی بہشت مین بھیجائینگے ابن مردویہ و اصفہانی کی روایت مین ہے فرشتے کعبہ کو دلہن کی طرح
سنوار کر محشر مین بھیجائین گے راہ مین میری قبر پر گذرے گا بزبان فصیح کہے گا السلام علیک
یا محمد مین کہون گا وعلیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا
اور تو اونسے کیا سلوک کرے گا عرض کرے گا یا محمد آپکی امت سے جو میری زیارت کو
آیا اوسکی مین شفاعت کرونگا اور بخشوا ئونگا اور جو نہ آیا اوسکی آپ شفاعت کرین اور بخشوائین بعضے
کہتے ہین اوسدن حاجی لوگ کعبہ کے پردون سے لپٹے ہون گے اور اوسکے ساتھ بہشت مین
جائین گے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے جو مسلمان دوزخ سے نجات پائین گے وہ اون
مسلمانون کے لیے جو دوزخ مین رہ جائین گے خدا تعالی سے اسطرح شفاعت کرینگے
جیسے کوئی حقدار اپنے حق ثابت کے لیے اوس سے جس پر حق آتا ہو جھگڑتا ہے اور یہ بھی
آیا ہے بہشتی لوگ اپنے اہل وعیال کا حال فرشتون سے پوچھین گے وہ کہین گے اپنے
اپنے مکانون مین کہ اونکے اعمال کے موافق ہین پہونچے کہین گے ہمین بے اون کی لذت
و آرام نہین اونہین ہمارے پاس پہونچا دو فرشتے جناب الہی سے اجازت لے کر اونکے اہل و

درمیان بچاؤن سے ملادینگے اللہ تعالے فرماتا ہے الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم
من شئی جواب شفاعت پانچ قسم ہے ایک واسطے دفع ہول اور شدائد موقف کے جمہور اسکو
مقام محمود کہتے ہین دوسری ایک قوم کو جنت مین بے حساب داخل کرنیکے لیے تیسرے مستحق
عذاب کو عذاب سے بچانے کے لیے چوتھے دوزخیون کو دوزخ سے نکالنے کے لیے پانچوین
رفع درجات اہل جنت کے لیے اور قاضی عیاض نے چھٹی قسم یعنے تخفیف عذاب کے واسطے
اور لکھی جیسے ابوطالب کے لیے ہوگی اور بعض نے اور قسمین بھی ذکر کین ازانجملہ ایک قوم
کے لیے گرانی اعمال کی شفاعت کرینگے اور ایک گروہ کے حساب مین بشفاعت اوس جناب
کے آسانی کی جائے گی اور ایک جماعت کی تقصیرات اور نقصانات عبادات سے تعرض نکیا
جائے گا اور اہل اعراف کہ نیکی بدی اونکے برابر ہے بسبب شفاعت کے بہشت مین داخل
ہوینگے اور بچے مشرکون کے آپکی شفاعت سے اپنی مان باپ کے ہمراہی سے نجات
پاوینگے یہانتک کہ بعضون کے نزدیک شفاعت کی قسمین بنیئی تک پہونچتی ہین امام نووی
فرماتے ہین دوسرے اور پانچوین قسم حضرت کے لیے مخصوص ہے مین کہتا ہون گیارہوین
قسم کی خصوصیت بھی آپ سے ظاہر ہے اور اول قسم کی خصوصیت تو باتفاق علما اور بحدیث
صحیح ثابت ہے کہ جب اہل محشر درازی مصیبت سے تنگ آوینگے اوسوقت بامید شفاعت
آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسے علیہم وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کے پاس جاوینگے
اور سب نفسی نفسی کہکر جواب دینگے نکتہ حکمت الہی مقتضی اس امر کے ہوگی کہ اول لوگ
اور پیغمبرون کے پاس جاوین اور سب سے مایوس اور ناامید ہوکر حضرت کا دامن پکڑین
تا سبپر ظاہر ہوجاوے کہ یہ دولت اوسی جناب کے واسطے خاص ہے اگر اور پیغمبر بھی اسمین
شریک ہوتے انکار نہ کرتے اور آپکی فضیلت تمام عالم کو معلوم ہو کہ جس کام سے سب مقربان
الہی نے انکار کیا آپنے بے تکلف انجام دیا جواب دوم آپ فرماتے ہین قیامت کے دن مین
پیغمبرون کا پیشوا اور خطیب اور صاحب اونکی شفاعت کا ہون یعنے اوس روز کوئی
پیغمبر بسبب ہیبت الہی کے دم نمارے گا جب مین دروازہ شفاعت کا کھولونگا اور
اس کام مین پیشدستی اور سبقت کرونگا تو اورونکو بھی حوصلہ ہوگا جیسے ایک بادشاہ

جبار قاہر کے حضور مین گنہگار غلام اور رعیتی اوسکے پکڑے آئین اور کوئی امیر بسبب
ہیبت سلطانی کے اون کی شفاعت نہ کرسکے ناگاہ محبوب اوس بادشاہ عرش بارگاہ کا
دربار مین آوے اور پیاری پیاری باتون سے بادشاہ کو رحم کی طرف متوجہ کرے جبکہ اور
ارکان دولت مزاج حضرت کا بخشش کی طرف متوجہ پائین اپنی اپنے متوسلون کی بقدر اپنے
مرتبے اور محبت کے سفارش کرین درحقیقت یہ شفاعت اثر اوسکی شفاعت کا اور یہ سفارش
پرتو اوسکی سفارش کا ہے بلکہ حقیقت مین حقیقت شفاعت کی اوسکے لیے مخصوص ہے
کما لا یخفے اجواب سوم ہو سکتا ہے کہ شفاعت آپکے لیے خاص ہو اور انبیا اور علما اور
شہدا اور صلحا اپنے اپنے متوسلون کے آپ کے حضور مین شفاعت کرین اور نہایت
اس امکان کی دو گواہ سے ثابت ہے اول یہ کہ قول اوس جناب کا وصاحب شفاعتہم
اس معنی کو بھی محتمل ہے دوسرے وارد ہے جب اہل محشر آدم اور نوح اور ابراہیم
اور موسے اور عیسے علیہم السلام سے مایوس ہوکر حضرت کی خدمت مین آئینگے عرض کرینگے
اے محمد تم خدا کے محبوب اور اول و آخر مین مغفور اور رماہون اور خاتم النبیین ہو اگر
تمنے جواب دیا ہم کو کہین ٹھکانا نہ رہا آپ فرماوینگے مین ہی ہون آج شفاعت کے لیے
مجھے آج شفاعت میرا کام ہے پھر آپ جناب الٰہی مین سجدہ کرینگے حکم ہوگا اے محمد سر
اوٹھاؤ اور کہو تم کہ تمہاری بات سنی جاے گی اور مانگو تمکو دیا جاے گا اور شفاعت کرو
کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر عرض کرینگے الٰہی جبرئیل نے تیری طرف سے
مجھے وعدہ دیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن راضی اور خوش کریگا مین اوس عہد کا
ایفا چاہتا ہون ارشاد ہوگا جبرئیل نے سچ کہا تھا مین بیشک تمہین راضی اور خوش کرونگا
اور شفاعت تمہاری قبول فرماونگا پھر آپ اپنے ہاتھ سے بہشت کا قفل کھولکر لوگون کو
اوسمین داخل کرینگے اور امت کے حال پر متوجہ ہونگے تو معلوم ہوگا کہ اسوقت جو تہائی
بہشتی آپکی امت سے ہین اور ہزارون لاکھون آدمی دوزخ مین جل رہے ہین اوسوقت
آپ بسبب کمال شفقت کے نہایت غمگین ہوینگے اور جناب الٰہی مین عرض کرینگے خدایا میری
امت کو دوزخ سے نجات دے حکم ہوگا جسکے دل مین جو برابر ایمان ہے اوسے نکال لے اور

اونکی پیروی کرے اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے پھر آپ بحکم جناب باری فرشتوں کے
ساتھ دوزخ پر تشریف لے جاکر فرماوینگے اے یارو اپنے اپنے دوستوں اور عزیزوں
کو یاد کرو اور پتے بتاؤ کہ فرشتے آگ سے نکالیں شہید ستر آدمی کی اور حافظ دس کی اور
علما و اولیا اپنے اپنے مرتبوں کے موافق صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے اور فرشتے
اونکے کہنے کے موافق لوگوں کو آگ سے نکالینگے اس شفاعت میں بلکہ سب جگہہ گنہگاران
اہلبیت پہلے نجات پاوینگے پھر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل میں آدھی رائی برابر
ایمان ہو دوزخ سے نکال لو پھر اصحاب اور علما اور اولیا موافق ارشاد کے اپنے اپنے
متوسلوں کو دوزخ سے نکلواوینگے پھر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل میں ذرہ بھر
ایمان ہو اوسے بھی نکال لو اسطرح بہت خلق کو دوزخ سے نکالینگے صرف وہ لوگ
رہ جاوینگے جو کسی سے توسل نرکھتے تھے اور سوا کلمہ گوئی کے کچھ نیکی نہ کرتے تھے آپ
اونکی شفاعت کرینگے حکم ہوگا اے محمد بخشش اون کی شفاعت پر نہیں صرف میری رحمت
پر ہے قسم اپنے عزت و جبروت و کبریائی و عظمت کی جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے اوسے
بخشدونگا خاصہ دوازدہم اجتماع کمالات کہ جناب باری نے تمام کمالات اگلے
پیغمبروں کے بلکہ اعلے اور افضل اون سے ذات جامع البرکات میں جمع کیے اور فضیلت
اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہے ۔ خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ۔ حسن یوسف دم
عیسے ید بیضا داری ۔ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا
داری ۔ مثلاً آدم علیہ السلام کو خلعت صفوت بخشا ان اللہ اصطفی آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو مرتبہ محبوبیت کہ صفوت کو بھی متضمن ہے عنایت فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
وقولہ تعالے لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد آدم علیہ السلام کو نام حیوانات و جمادات
کے سکھائے وعلم آدم الاسماء کلہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی تمام امت کے نام بتائے اور
مشارق و مغارب زمین کے دکھائے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا بتایا آدم علیہ السلام
کو مسجود ملائک کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو محبوب خلائق کیا آدم علیہ السلام کو بہشت میں
رکھا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش بریں پر بلایا اور مقام

قرب سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی آدم علیہ السلام کو خلافت زمین کی بخشی
انی جاعل فی الارض خلیفۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم علوی مین تصرف کی قدرت دی اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا ورفعناہ مکانا علیا محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو مقام قاب قوسین او ادنی سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی نوح علیہ السلام
کے سبب مسلمانون کو طوفان سے نجات بخشی فانجیناہ والذین معہ فی الفلک محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی سبب کافرون کو عذاب سے مہلت دی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم صالح
علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی ہذہ ناقۃ اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی
زمین اپنی زمین فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا یوشع علیہ السلام کی دعا سے
سورج روکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوسکو مغرب سے لوٹایا ابراہیم علیہ السلام
کو خلعت خلت سے مشرف فرمایا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع خلت
ومحبوبیت کیا وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
باری نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا اگر مین نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہین حبیب کیا اور تمسے بہتر
کسی کو نہ پیدا کیا خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات
جس جگہ خلیل کی نظر پہونچی وہان حبیب کا قدم پہونچا ثم دنی فتدلی خلیل نے خود تمنائے
وصل کی انی ذاہب الی ربی سیہدین حبیب کو خواب سے جگا کر دولت وصل عنایت
فرمائی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا خلیل پر آگ گلزار کی قلنا یا نار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم حبیب کے واسطے بارہا آتش حرب و قتال بجہا دی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ
خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ
نرفع درجات من نشاء حبیب کو چہ ہزار چہ سو چہیاسٹھ آیتین دین کہ تمام عالم کے کفار
اوسکے مثل ایک آیت بہی نہ کہہ سکے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ
وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین خلیل نے تمنائے ہدایت کی سیہدین حبیب
کو بے طلب عنایت ہوئی ویہدیک صراطا مستقیما خلیل نے طمع مغفرت کی والذی اطمع ان یغفرلی
ربی حبیب کو بے طمع یہ دولت دی گئی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر خلیل نے دعا کی

ولا تخزنی یوم یبعثون حبیب کو بے دعا بشارت دی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا
معہ خلیل نے فرمانبردارون کے لیئے فرمایا فمن تبعنی فانہ منی حبیب نے گنہگارون کو اپنے سایہ
عنایت مین لیا شفاعتی لاہل الکبائر خلیل نے خدا کی قسم کھائی تاللہ لاکیدن اصنامکم خدا نے
حبیب کی قسم کھائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا خلیل کو تشریف خلت سے بعد ابتلا کے مشرف کیا حبیب کو ابتدا اسے کارمین
مرتبہ محبوبیت سے ممتاز فرمایا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم
المکرمین حبیب کے شہر پر واسطے نگہبانی اور چوکیداری کے فرشتے متعین ہوئین گے علی انقاب
المدینۃ یومئذ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال موسی علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا
اور راز سب پر ظاہر کردیا فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرش پر بلا کر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا فکان قاب قوسین
او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی کلیم کو ید بیضا عنایت ہوا واضمم یدک الی جناحک تخرج
بیضاء من غیر سوء حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا الم نشرح لک صدرک
کلیم کے لیے پتھر سے پانی جاری ہوا فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا حبیب کی انگلیون سے اسقدر
پانی جاری ہوا کہ پندرہ سو آدمی نے اوس سے پیا اور وضو کیا کما اخرجہ الشیخان عن جابر
یہ معجزہ جابر سے پیغمبر کا معجزہ موسویہ سے زیادہ عجیب ہے پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے
اور نہرین جاری ہوتی ہین وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منہا لما یتفجر منہ الانہار
اور گوشت سے اسقدر پانی جاری ہونا محالات عادیہ سے ہے تذییل بعض علما کہتے ہین
سب پانیون سے زمزم افضل ہے کہ شب معراج سینہ مقدس اوس سے دھویا گیا اگر کوئی پانی افضل ہوتا اوس سے دھوتے
بعض کہتے ہین آب کوثر افضل ہے اسلیے کہ چاہ زمزم حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دیا گیا اور حوض کوثر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
عنایت ہوا تحقیق یہ ہے کہ سب پانیون سے وہ پانی افضل ہے جو حضرت کی انگلیون مبارک سے
جاری ہوا کلیم کے لیے عالم سفلی مین دریا پھٹ گیا فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا حبیب کے لیئے
عالم علوی مین چاند دو ٹکڑے ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر کلیم نے خدا کی رضا ڈھونڈی

عجلت الیک رب لترضی خدا نے حبیب کی رضا چاہی فلنولینک قبلۃ ترضہا کلیم کو عصا نصیب
ہوگیا تھا فاذا ہی حیۃ تسعٰی حبیب کے یاروں کی لاٹھیاں تاریکی میں روشن ہوئیں انس کہتے ہیں
اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر حضرت سے اپنے مطلب کی باتیں کرتے تھے کہ رات ہوگئی اور
نہایت تاریکی تھی حضرت کے پاس سے اوٹھے ایک کی لاٹھی روشن ہوئی جب راہ دونوں کی
جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی روشن ہوگئی یہانتک کہ دونوں صاحب اپنے اپنے گھروں تک
لاٹھیوں کی روشنی میں پہونچ گئے یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عنایت ہوا کہ اون کے
عشق میں زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیہن محمد صلے اللہ علیہ و
سلم کو وہ جمال باکمال عنایت ہوا جسکی محبت میں مردان عرب نے سر اپنے سر سیدان کٹا دیئے
لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاہدوا باموالہم و انفسہم یوسف علیہ السلام کو خواب میں چاند
اور سورج اور ستاروں نے سجدہ کیا انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم
لی ساجدین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درختوں نے ظاہر میں سجدہ کیا کما ورد فی الاخبار
سلیمان علیہ السلام کے جن فرمان بردار تھے ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی مدد کے لیئے فرشتے لڑائی میں بھیجے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملئکۃ مسومین ہو
اسلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مطیع کی ولسلیمن الریح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
براق بھیجا کہ ہوا سے زیادہ تر تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا اپکی مدد کے لیے بھیجی کہ
تمام لشکر کفار تہ و بالا کر دیا آپ فرماتے ہیں نصرت بالصبا سلیمان علیہ السلام کے لیئے آصف
بن برخیا تخت بلقیس کا اوٹھا لایا قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد
الیک طرفک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب بنت جحش کے ساتھ خود پروردگار نے
عرش پر کیا فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت
بخشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جسکے بدلے سرداری
محشر اور اہل جنت کی حاصل ہوئی داود علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا اور ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا یہ امر اوس سے کچھ کم
نہیں محقق کامل محی الدین محمد حنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال بخاری ریاض الناصحین میں لکھتے ہیں ایک یہودی

حضور عالی مین ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد یہ پتھر داؤد پیغمبر کے پتھرون سے ہے آپنے ہاتھ مین لیا موم کی طرح نرم ہوگیا یہودی یہ معجزہ دیکھکر فوراً مسلمان ہوا اگر کسی پیغمبر کو ایک اسم اور کسی کو دو تین اسم اپنے اسمائے شریفہ سے دیے مثلاً اسمٰعیل و اسحٰق کو علیم اور حلیم اور ابراہیم کو حلیم اور نوح کو شکور اور موسیٰ کو کریم اور یوسف کو حفیظ اور یحییٰ اور عیسیٰ کو برّ بنایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر اسم اپنے اسمائے متبرکہ سے عنایت کیے حکیم رحیم سلام مومن مہیمن عزیز جبار فتاح علیم رافع سمیع بصیر عدل خبیر حلیم عظیم غفور شکور علی حفیظ حسیب کریم رقیب مجیب واسع حکیم شہید حق وکیل قوی متین ولی حمید ماجد اول آخر ظاہر باطن برّ عفو رؤف مقسط جامع غنی معطی نور ہادی رشید صبور قایم حافظ ذو القوۃ ذو الفضل کفیل شاکر قریب مبین برہان مغیث کافی عالم نصیر صادق احد اکرم مبشر وافی عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن مین گویائی عنایت فرمائی اور اون سے حضرت مریم کی پاکی پر گواہی دلوائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دو دودہ پیتے بچون نے کلام کیا اور آپ کی محبوبہ یعنے ام المومنین عائشہ صدیقہ کی پاکی اور طہارت پر خود گواہی دی عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اندہے اچھے ہوجاتے اور کوڑہی شفا پاتے یبرئ الاکمہ والابرص باذن اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو یہ تاثیر بخشی کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے فوراً شفا پائے اور آپکی زیارت پر جو شخص دعا صحت کی کرے امید ہے کہ بیماری اوسکی جاتی رہے حکایت سید سمہودی کہتے ہین مین نے بچشم خود دیکہا کہ ایک کوڑہی نے مدینہ کی خاک بدن کو ملی بیماری اوسکی جاتی رہی حکایت اور یہ بہی سید سے منقول ہے میرے غلام کو سال بہر سے بخار آتا تہا خاک مدینہ کے استعمال سے شفا ہوگئی حکایت مولانا رفیع الدین خان مرادآبادی اپنے حال مین لکہتے ہین میرے بائین ہاتہ مین بہت درد تہا کہ ہلانا اور اوس سے کام لینا دشوار تہا درد کی جگہہ مٹی مدینہ کی ملی آرام ہوگیا حکایت سید سمہودی اور احمد بن عبد المجید سندہی نقل کرتے ہین شہر غرناطہ مین ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اوسکے علاج سے عاجز

ہوئے ناچار اونسے ایک عرضی مدینہ شریفہ کو روانہ کی جسوقت روضۂ مقدس پر پڑھی گئی او سیوقت
مریض کو وہان شفا حاصل ہوئی معاذ بن عفراکی عورت کو برص تھی آپ سے التجا کی آپنے
اپنا ہاتھ موضع برص پر لگا دیا فورًا آرام ہوگیا سپ مسیح کی جو زبان ہین وہ تیرے ہاتھ
مین ہے جو بڑائی اوس سے تجھے جان لاکھہ بات مین ہے * عیسے علیہ السلام نے چار مردے
زندہ کیئے عازورا اور ابن العجوزا ور بنت العاشرا ور سام بن نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے کروڑون دل مردہ زندہ کیئے جسے حضرت عیسے نے زندہ کیا فورًا مرگیا جس دل کو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے زندہ کیا اوسے حیات ابدی عنایت ہوئی کہ کبھی نمرا علاوہ بریں زندہ کرنا
مردون کا بھی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے آپ سے کہا اگر آپ میرے بیٹے کو زندہ
کرین تو مین ایمان لاؤن آپ اوسکی قبر پر جاکر پکارا اونسے جواب دیا لبیک وسعدیک
یا رسول اللہ فرمایا تیرا دل دنیا مین آنے کو چاہتا ہے عرض کیا نہین یا رسول اللہ مینے
خدا کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا اور جابر رضنے ایک بکری
ذبیح کرکے گوشت اوسکا پکایا اور حضرت کے سامنے رکھا فرمایا گوشت کھاؤ اور ہڈیان توڑو
پھر اون ہڈیون کو جمع کرکے کچھ فرمایا کہ وہ بکری کان جھاڑتی اوٹھہ کھڑی ہوئی علما کہتے ہین
رونا ستون کا حضرت کی محبت مین معجزہ مسیح سے کہ احیاء موتی ہے بمراتب عجیب تر ہے اسلیے
کہ چوب خشک نہ صلاحیت حیوۃ کی بالفعل رکھتا ہے اور یہ پہلا معجزہ تھی حضرت عیسے
میں سے خفاش کی شکل بنا کے پھر اوسمین پھونک مارتے وہ اوڑتے لگتے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بت نے کلام کیا اور آپکی تصدیق کی اور بے دودہ کی بکری آپکے ہاتھ کی برکت
سے دودہ دینے لگی اور سوکھی لکڑی نے تلوار کا کام دیا جواہر التفسیر اور ریاض مین نقل
کیا آپ نے ایک بت پرست کو دعوت باسلام کی اونسے انکار کیا آپ نے فرمایا اگر تیرا
بت مجھسے کلام کرے تو ایمان لائے اونسے کہا آٹھہ مدین پچاس برس سے اسے پوجتا ہون
آج تک مجھسے کلام نکیا آپ سے کہ اوسکے دشمن ہین کیونکر کلام کریگا آپ نے بت سے
فرمایا مین کون ہون بت نے بزبان فصیح کہا انت رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہین بغوی
نے شرح السنہ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا

مین حزام بن ہشام سے اونسے اپنی دادا حبیش بن خالد سے کہ ام معبد کے بھائی ہین روایت کیا
آپ نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری دیکھی فرمایا اسکا کیا حال ہے عرض کیا کم زوری کے
سبب بکریون کے ساتھ نجا سکی فرمایا کیا دودہ دیتی ہے عرض کیا اسمین دودہ دینے کی طاقت
کہان فرمایا اگر اجازت دے تو مین اوسے دوہون عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون
اگر اوسکے دودہ دیکھیئے دوہ لیجیے آپ نے اپنا ہاتہ اوسکے تہنون کو لگایا اور خدا کا نام
لے کر دعا کی اوسیوقت بکری نے دوہوانے کے لیئے پاؤن پہیلا دیئے اور جگالی کرکے دودہ
اتار لائی آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بہر دے منہہ تک بہر دیا یہانتک کہ جہاگ
باہر نکلی اور ام معبد اور اپنے ساتھہ والون کو سیر کرکے پلایا پہر وہ برتن بہر کر دودہ دوہا اور
دودہ اوسکے تہنون مین باقی رہ گیا مواہب لدنیہ مین لکہا ہے وہ بکری عمر رضی اللہ
عنہ کے زمانے تک جیتی رہی جب اونکے زمانے مین قحط پڑا دودہ عالم مین عنقا ہوگیا مگر وہ
بدستور دودہ دیتی رہی عبد اللہ بن جحش کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی آپ نے اونکو ایک لکڑی
دی کہ تلوار کا کام دیتی اور اگر جنگ بدر مین عکاسہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی اونکو ایک لکڑی
عنایت ہوئی کہ تلوار کیطرح کاٹ کرتی تہا **نواں باب معراج کے بیان مین** قال اللہ
تعالے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ
لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنے ہر عیب اور نقصان سے پاکی ہے اوسی جو راتمین
لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے مسجد اقصے کی جسکے گرد نواح کو ہمنے برکت دی
تا دکہاویں ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی سننے والا ہے دیکہنے والا
قولہ عز وجل سبحان الذی سبحان اصل مین مصدر ہے کما قال القاضی فی تفسیرہ سبحان
مصدر کغفران اور اضافت کے ساتھہ اسم بمعنی تنزیہ کے اسی تفسیر مین لکہا ہے سبحان
اسم بمعنی التسبیح الذی ہو التنزیہ اقول وبہذا التوزیع اندفع التناقض بین الکلامین و
ارتفع الخلاف من البین اور لفظ موصول اس واقعہ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے
کہ رب تبارک وتعالے نے اوسے مقام مدحت مین ذکر کیا اور اپنی پاکی اور قدوسیت
کی دلیل قرار دیا یعنے وہ ایسا قادر اور لوث عجز سے پاک ہے کہ چند ساعت مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو کمان سے کمان رہ گیا کہ عقول بشری اور نفوس قدسی اوسکی کیفیت
ادراک نہین کرسکتے اور بیان سے ظاہر ہوا کہ ادراک ذات کا مشکل ہے کہ جسکا ایک فعل
اذہان متوسطہ بلکہ مبادی عالیہ کی ادراک سے ورا ہی اوسکی ذات پاک سوا سید لولاک
کے کون ادراک کرسکتا ہے **قولہ تعالی اسری** مکہ سے بیت المقدس تک لیجانا موسوم باسرا
ہے اور سیر سموات تا اقصے الغایات مسمی بمعراج بعض کہتے ہین معراج سے وہ سیڑہی
مراد ہے جسپر ہوکر آپ تشریف لے گئے کہ معراج اسم آلہ ہے مشتق عروج سے فی القاموس
المعرج و المعراج السلم ذی الصراح معراج بالکسر نردبان ومنہ لیلۃ المعراج **قولہ جل شانہ**
بعبدہ اضافت عبد کی ضمیر کیطرف واسطے بیان عظمت مضاف کے ہے جسطرح کہتے ہین
مصاحب بادشاہ کا آتا ہے جو بڑائی اوسکی اس کلمہ سے سمجھی جاتی ہے نام لینے مین نہین اور تمام
صفات سے عبدیت کو بسبب اوسکی فضیلت یا بیان علیت کے اختیار فرمایا کہ کوئی صفت بندگی
کے برابر ہے اور نہ رفعت وبلندی ہے او رسکے حاصل ہوسکے سعادت انسان کی بندگی اور
سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ ہمنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بندگی کی عوض یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ چند ساعت مین مسجد حرام
سے مسجد اقصے کو لے گئے اور اپنی قدرت وحکمت کے اسرار اونپر ظاہر فرمائے **قولہ**
عز وجل لیلا رات مواصلت محب ومحبوب کے لیے مناسب ہے تا اغیار اسرار محبت سے
خبردار نہون اگر یہ واقعہ دن مین گذرتا ہر مخالف اور موافق تصدیق کرتا اور فائدہ
ابتلا او رآزمائش کا متحقق نہوتا **قولہ تعالے من المسجد الحرام** اوسے مسجد حرام اس لیے
کہتے ہین کہ عظمت اور بڑائی اوسکی سب مسجدون سے زیادہ ہے یہانتک کہ جو شخص اوسمین
دو رکعت پڑہتا ہے وہ لاکہہ رکعت کا ثواب پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ اوسمین اور اوسکے
آس پاس شکار کہیلنا اور قتال کرنا حرام ہے **قولہ عز اسمہ الی المسجد الاقصے** وجہ تسمیہ کی
ظاہر ہے کہ وہ مسجد حرام سے بہت فاصلہ پر ہے اور رائے اس آیت مین انتہائے غایت کے لیے
نہین کہ تشریف لیجانا آپکا سدرۃ المنتہی سے آگے بحدیث مشہور ثابت ہے اور منکر اوسکا
مبتدع بلکہ فاسق ہے جیسے منکر اسرا کا کافر ہے مگر اقتصار بیان اسرا ایک فائدہ جلیلہ

کے لیئے ہے کہ جو لوگ قدرت پروردگار اور مرتبہ سید ابرار سے کما حقہ واقف نتھے سیر
سموات اور معاینہ ملکوت کو کسیطرح تسلیم نہ کرتے اور اس واقعہ عجیب کو کہ سلف
سے ابتک اوسکا مثل سننے مین نہ آیا خلاف عقل سمجھکر دام حیرت مین گرفتار ہوتے اسلیئے
تھوڑا حال کہ اسقدر خلاف قیاس نتھا بیان کردیا تا علامات بیت المقدس آپ سے
دریافت کرکے اوسکی تصدیق کرین پھر اوسپر قیاس کرکے اس سیر کی سب کیفیت پرکہ
آپ سے سنین یقین لاوین قولہ تعالے الذی بارکنا حولہ یعنے برکت دی ہمنے اوس مسجد
کے نواح کو نہرون اور درختون سے کہ ہر قسم کی چیز اوسمین بکثرت ہوتی ہے پیغمبرونکی
سکونت اور ملائکہ کی آمدرفت فرنون رہے اور شیخ الانبیا خلیل خدا کی ہجرت گاہ ہے
اور لفظ موصول اور اسیطرح لفظ حولہ مسجد اقصے کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ جسکے
گرد و نواح کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل عظمت اور بڑائی اوسکی کس مرتبہ ہوگی قولہ عزوجل
لنریہ من آیاتنا یعنے یہ لیجانا اس قسم سے نہین جسطرح دوست کو دوست گلگشت
یا سیر بازار کے لیئے لیجائے کہ سوائے تفریح طبع کے کوئی فایدہ اوس سے مقصود نہین
بلکہ اس سیر سے رسول کریم کو ایک فایدۂ عظیم حاصل ہوا کہ عجائب ملک و ملکوت و غرائب
جبروت و لاہوت آپکی نظر سے گذرے تنبیہ اس تقریر سے یہ شبہہ کہ اس تقدیر پر لام
آیت مین واسطے تعلیل کے ہے اور افعال الٰہیہ کسی شے سے معلل نہین بخوبی دفع ہوگیا کہ
افعال الٰہیہ اگرچہ معلل بعلت غائیہ نہین مگر فایدہ و حکمت سے خالی نہین ہوتی فعل الحکیم
لایخلو عن الحکمۃ پس لام آیت مین واسطے افادۂ معنی نفع کے ہے قولہ تعالے انہ
ہو السمیع البصیر بیشک وہ بندہ سننے والا دیکھنے والا ہے یعنے لوگ اس سیر کو اپنی سیر
پر قیاس نہ کرین کہ جب کسی راہ کو بعجلت قطع کرتے ہین اوسکے حالات خصوصًا اون عجائب
و غرائب سے جو راہ سے علیحدہ ہین واقف نہین ہوتے اور دوسرے کی بات اچھی طرح
نہین سنتے اور نہین سمجھتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اسکے کہ چند ساعت مین یہ
راہ قطع کی تمام حالات اوس راہ کے اور عجائب و غرائب آسمانون کے اچھی طرح اوراک
کر لیئے ہوشا سمجھہ لیا اور جو دیکھا اوسکی ماہیت خوب دریافت کرلی بلکہ یہ مثنا اور دیکھنا

کیا ہے اونہون نے تو خدا کا کلام بیواسطہ سنا اور اوسکا دیدار بچشم سر دیکھا اور ضمیر
فصل اسم ان کے بعد حصر کے لیئے ہے کہ حق سننے اور دیکھنے کا یا اجتماع ان دونون کا انکے
لیئے مخصوص ہے موسے علیہ السلام نے جب عرض کیا الٰہی مجھے اپنا دیدار دکھا حکم ہوا لن ترانی
تو مجھے نہ دیکھ سکے گا پہاڑ پر تجلی کے جل گیا اور موسے بیہوش ہو کر گر پڑے خر موسے
صعقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جمال بے کیف بے پردۂ حجاب دیکھا مگر کسی بات مین
تغیر نہوا ؏ موسے ز ہوش رفت بیک پرتو صفات ✤ تو عین ذات می نگری در تبسمی ✤
پس ہر چند ایک صفت اس مجموعہ سے یعنے کلام الٰہی سنا حضرت موسے کو بھی میسر ہوا مگر ملاقات
بحالت دیدار سید ابرار کے خصائص سے ہے ؏ موسیٰ بطور گرچہ سخن گفت با خدا ✤
بالائے عرش پایہ طور محمدیست ✤ اور اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر انہ کے جناب باری کیطرف
راجع ہے یعنی وہ اونکی التجاح و زاری سننے والا اور اونکا خشوع و خضوع دیکھنے والا ہے
کہ باآن علو مرتبت کس تواضع کے ساتھ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہین اور باوجود
معصومیت کے خدا کے خوف سے کانپتے رہتے ہین پس یہ تتمہ قبول کرنے اور انعام دینے
سے کنایہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات ہمین نہایت پسند
آئی اسلیئے ایسی رفعت و کرامت عنایت کی کہ کریم جب اپنے فرمانبردار بندی کی خدمت دیکھتا
ہے مرتبہ اوسکا زیادہ کرتا ہے اور ایراد لفظ غایب یعنے سبحان الذی اسرے بعبدہ پھر
التفات بضمائر متکلم بشریہ من آیاتنا پھر بضمائر غائب انہ ہو السمیع البصیر ایک عمدہ لطیفی
کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش آتے ہین
عروج و وقوف رجوع لفظ غائب مناسب مقام اول اور ضمیر متکلم مناسب ثانی اور ضمیر تتمہ
کہ تتمہ آیت مین ہے بمقابلہ ثالث ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکرات
مین یہ تینون مقامات کہ برسون کی ریاضت سے حاصل نہین ہوتے طے کیئے یا بتغیرات ثلثہ
حضرت کے احوال ثلثہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اول شب اس عالم مین تھے چند ساعت
مین آسمانون اور سدرۃ المنتہے سے تجاوز کرکے بارگاہ الٰہی مین پہونچے اور انواع
کرامت سے مشرف ہو کر رات ہی مین لوٹ آئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بقول صحیح

بارہوین سال نبوت سے شب بست وہفتم ماہ رجب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد
حرام مین تشریف رکھتے تے کہ جبریل امین ایک طشت زرین ایمان وحکمت سے بہرا لائے
اور سینہ مقدس چاک کرکے دل مبارک نکالا اور ایمان وحکمت سے بہر کر اوسکی جگہ پہ رکہدیا
رکہتے ہی زخم بہر گیا اور کچہ درد والم محسوس نہوا نکتہ سینۂ مقدس کے چاک کرنے مین یہ
بہید تہا کہ آپکا حوصلہ بقدر اون ترقیات وکمالات کے کہ اوس رات عنایت ہون فراخ
اور کامل ہوجائے اور دل مبارک کو ایمان وحکمت سے بہرنے مین یہ حکمت تہی کہ انوار و
تجلیات وعلوم ومعارف کی استعداد وقابلیت اور عجائب وغرائب ملک وملکوت کے
دیکہنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو پہر ایک چارپایہ گدہے سے
بڑا اور خچر سے چہوٹا جسے براق کہتے ہین خدمت والا مین حاضر کیا گیا توجیہہ براق برق
سے ماخوذ ہے اسلئے کہ اوسکا رنگ بہت چمکتا تہا یا برق سے کہ بجلی کی طرح کوندتا یا برقا
سے کہ بقول بعض علما کے رنگ اوسکا ابلق تہا اور برقا وہ ایک لکڑی ہے جسمین سیاہی
اور سپیدی ہوتی ہے ابن سعد شرف المصطفے مین لکہتے ہین جب آپ اوسپر سوار ہوئے
میکائیل نے لگام اور جبریل نے رکاب پکڑی نکتہ میکائیل خدمت ارزاق پر مامور ہین
اور رزق منہ کی راہ سے پہونچتا ہے پس وہ براق کے قریب رہنا اونکا نہایت مناسب
ہوا اور جبریل علیہ السلام رکاب تہامنے پر مقرر ہوئے کہ آپ سے نزدیک رہین تا ہر چیز
کی کیفیت اور حقیقت کہ اس راہ مین نظر آئے گذارش کرین حاکم نے بسند صحیح اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی جب آپ نے سواری کا ارادہ کیا براق شوخی کرنے لگا
جبریل نے کہا اے براق تجہے کیا ہوگیا خبردار ہو تجہپر کوئی شخص انسے بہتر سوار نہوا اسبات کے
سننے سے براق کو پسینہ آگیا اور شوخی سے باز رہا آپ سوار ہوکر مسجد اقصے کی طرف
روانہ ہوئے راہ مین ایک بڑہیا ملی اور ایک شخص نے آپ کو آواز دی آپنے التفات نفرمایا
پہر تین شخص نظر آئے اونہون نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر حضرت
نے اونکے سلام کا جواب دیا اور جبریل سے حال پوچہا جبریل نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت
دنیا تہی اور وہ مرد شیطان اگر آپ جواب دیتے آپکی امت دنیا اختیار کرتی اور وہ تین

شخص جنہون نے آپکو سلام کیا ابراہیم اور موسے اور عیسے علیہم السلام تہے لطیفہ ان پیغمبرونکی
خصوصیت ملاقات کے لیئے اسوجہ سے ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے اجداد امجاد مین
ہین اس عالم مین سید عالم کو اونکے اتباع کا حکم ہے قیامت کے روز وہ آپکی امت مین
داخل ہونے کی تمنا کرینگے اور موسے علیہ السلام کی شریعت آپ کے شرع سے نہایت مناسبت
رکہتی ہے اور عیسے علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تہا اور بقول اکثر آپ کے اور
اونکے بیچ مین کوئی پیغمبر نہوا اور جب وہ آسمان سے اوترینگے حضرت کی پیروی کرینگے
اور آپکی شریعت کو رواج دینگے اور انبیا علیہم السلام نے ان تین نام کے اختیار کرنے مین
شاید اس مضمون کی طرف اشارہ کیا کہ اس عالم کی سب خوبیان اور کمالات اول سے
آخر تک تمہارے لیئے ثابت ہین اور حشر کے دن بہی سب کام آپکی مرضی کے مطابق ہوئینگے
طبرانی اور بزار کی روایت مین ہے آپ نے کچہ لوگ دیکہے کہ کہیتی کرتے ہین ایک دن مین
کہیت اونکے پک جاتے ہین جسوقت کاٹتے ہین اوسوقت پہر ہو جاتے ہین جبریل
علیہ السلام نے گذارش کیا یہ جہاد کرنے والے ہین انکی نیکیان سات سو تک مضاعف
ہوتی ہین اور جو کچہ خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اللہ تعالے اوسکا بدلہ فوراً عنایت
کرتا ہے وہو خیر الرازقین حکمت اس کیفیت کے دکہانے مین یہ فائدہ تہا کہ آپ پر اور آپکی
امت پر جہاد فرض ہونے والا تہا اور آدمی جس کام کے انجام کی خوبی اپنی آنکہہ سے دیکہہ
لیتا ہے اوسمین زیادہ کوشش کرتا ہے اور دیکہنا آپکا بعینہ امت کا دیکہنا ہے پہر ایک طرف
سے سرد ہوا بہت پاکیزہ جسمین مشک کی خوشبو آتی چلی اور ایک آواز خوش سنی گئی آپنے
جبریل سے اوس آواز کی حقیقت دریافت کی کہا یہ بہشت کی آواز ہے اوسنے عرض کیا
اے میرے رب مجہے عنایت فرما جو تونے مجہسے وعدہ کیا اب بہت ہوگئی میری خوشبو اور
استبرق اور حریر اور سندس اور پانی اور شہد اور دودہ اور شراب سواب مجہے
دے جو تونے مجہسے وعدہ کیا ہے ارشاد ہوا تیرے لیئے ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان
عورت اور ایماندار مرد اور ایمان والی عورتین اور جو شخص مجہپر اور میرے پیغمبرونپر
ایمان لائے اور اچہے کام کرے اور شرک نہ کرے جو مجہسے ڈرتا ہے وہ ایمان والا ہے

اور جو مجھسے سوال کرتاہے مین اوسے دیتا ہون اور جو مجھے قرض دیتاہے اوسے عوض
دیتا ہون اور جو مجھپر بھروسا کرتاہے مین کفایت کرتا ہون لا الٰہ الا انا لا اخلف المیعاد
وقد افلح المومنون وتبارک اللہ احسن الخالقین پھر ایک بدبو محسوس ہوئی اور ایک آواز
کروہ سنی جبرئیل نے گذارش کیا یہ دوزخ کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب
مجھے دے جو تونے مجھسے وعدہ کیا اب بہت ہوگئین میری زنجیرین اور طوق اور علین
اور گرمی اور ضریع اور غساق اور عذاب اور گہرا و سو اب مجھے دے جو تونے مجھسے وعدہ
کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافر اور کافرہ اور سرکش کہ ایمان نلائے
دوزخ نے کہا مین راضی ہوئی حکمت بہشت ودوزخ کی آواز سنانے اور اونکی کیفیت
سے مطلع کرنے مین شاید یہ فائدہ تہا کہ لوگونکا اشتیاق بہشت کیطرف زیادہ ہو اسلیے کہ جب آدمی کسیکو اپنا مشتاق
سنتا ہے اوسکی محبت دلمین زیادہ ہوتی ہے اور رغبت اوسکیطرف بڑھجاتی ہے اور دوزخ کا حال سنکر زیادہ خوف اور اوس سے
بچنے کی تدبیرمین اچھی طرح مشغول ہو کہ جب انسان دشمن کو اپنی ایذا اور ضرر کی فکر
مین مصروف سمجھتا ہے بہت ڈرتاہے اور اپنا سب وقت اوس سے بچنے کی تدبیرمین
صرف کرتاہے الغرض آپ وہان سے روانہ ہوکر مسجد اقصے مین پہونچے حضرت ابراہیم
اور موسے اور داود اور سلیمان اور عیسے علیہم وعلے نبینا الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات
ہوئی آپ امام ہوے اور پیغمبرون نے آپکے پیچھے نماز پڑہی شعر در ان مسجد امام انبیا شد * صف پیشینیان را
پیشوا شد * بعدہ انبیا علیہم السلام سے نے خدا کی حمد وثنا کی اور اوسکے ضمن مین
اپنے خصائص وکمالات بیان فرمائے سرور دوجہان سید عالمیان محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور مین اوسکی حمد وثنا کرتاہون
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیراً ونذیراً وانزل علی الفرقان
فیہ تبیان لکل شیء وجعل امتی امۃ وسطاً وجعل امتی ہم الاولون وہم الآخرون وشرح
لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحاً وخاتماً سب افراد حمد کے
اوس ذات جامع جمیع صفات کے لیے ثابت ہین جسنے مجھے بھیجا تمام جہان کے لیے رحمت
اور سب لوگون کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور مجھپر فرقان اوتارا جسمین ہر چیز کا بیان روشن

ہے اور میری امت سب امتون سے بہتر کی اور اونکو مرتبے مین سب سے اول اور پیدایش
مین سب سے آخر کیا اور کشادہ کیا میرے لیئے میرا سینہ اور اوتارلیا مجھسے میرا بوجہ اور بلند
کیا میرے لیے میرا ذکر اور کیا مجھکو فاتحہ دیوان نبوت اور خاتمہ صحیفہ رسالت نکتہ
جب بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب اپنی دار الحکومت سے دار السلطنۃ کو جاتا ہے افسران
فوج اور اراکین ریاست اوسکا استقبال کرتے ہین سو جناب رسالت اوس بارگاہ
حضرت احدیت کے پاس جاتے تہے حضرات انبیا کہ مقربان جناب الٰہی ہین آپکی پیشوائی
کے لیے تشریف لائے اور زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جسقدر مرتبہ اوس مقرب کا بادشاہ
کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے باقی رہا یہ امر کہ انبیا
علیہم السلام نے حمد الٰہی کے ضمن مین اپنے فضائل مخصوصہ کسواسطے بیان فرمائے وجہ اسکی
یہ ہے کہ آدمی جب کسیکو اپنے سے بہتر حال پر دیکہے چاہیے کہ خدا کے احسانات جو اسپر ہین
یاد کرے اور شکر اوسکا بجا لائے کہ جس پروردگار نے اوسے ایسا مرتبہ دیا ہے میرے
لائق مجہپر بہی احسان کیا ہے یا سنت الٰہی ہے کہ ہر امر اہم گو کیسا ہی ظاہر ہو حجت سے
ثابت کرتا ہے اسیواسطے دلائل اپنی وحدانیت اور الوہیت کے باآنکہ آفتاب نیمروز سے
روشن تر ہے بیان فرمائے اور قیامت کے دن انبیا علیہم السلام سے باوجود اسکے کہ حاکم
حقیقی عالم الغیب والشہادۃ ہے تبلیغ رسالت کے گواہ طلب کیے جاینگے سو یہان
بہی ایک امر اہم یعنے سید عالم کی تفضیل اور استحقاق امامت ثابت کرنا منظور تہا اسلیے
فضائل مخصوصہ انبیائے سابقین کے اونکے اور آپکے فضائل مخصوصہ آپکی زبان فیض ترجمان
سے بیان کرائے تاحجت آپکی فضیلت کی ظاہر ہو اسیواسطے جسوقت جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی فضائل وخصائص بیان کر چکے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیا
علیہم السلام سے کہا اس سبب سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے جب
فضیلت حضرت رسالت کی انبیا پر ثابت ہوگئی جبریل علیہ السلام نے دو پیالے کہ ایک مین
دودہ تہا اور دوسرے مین شراب حاضر کیے آپ نے دودہ پسند کیا جبریل نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حکمت اختیار کی اگر شراب پسند کرتے امت آپکی گمراہ ہو جاتی

لطیفہ حکمت اور دودہ مین مناسبت یہ ہے کہ جسطرح انسان ابتدائے عمر مین دودہ سے
پرورش پاتا ہے پہر غلہ اور میوہ جات کے تغذیہ سے کمال طبعی جسم کا حاصل کرتا ہے اسیطرح
ابتدائے عمر مین علم و حکمت سے کام پڑتا ہے اور اوسکے واسطے کمال روح کہ معرفت
آلہی سے عبارت ہے میسر ہوتا ہے اور جسطرح دودہ کہانے پینے دونون کام مین آتا ہے
اسیطرح علم و حکمت سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسیواسطے علم تعبیر مین مقرر ہے
جو شخص خواب مین دودہ پیئے اوسے علم حاصل ہو اور شراب مورث غفلت ہے اور غفلت
منشاء ضلالت اکثر دیکہا ہے کہ شرابی کا جدہر منہہ اوٹھتا ہے چلا جاتا ہے جب راہ ظاہر
اوسکے پینے مین نظر نہین آتی راہ باطن کب نظر آئے گی اور جو ضلالت سے محبت دنیا بطریق
اطلاق اللازم و ارادۃ الملزوم مراد لین تو اوسکی مناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے
کہ جسطرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسیطرح محبت دنیا انسان کو خدا سے غافل
اور فکر آخرت سے معطل کر دیتی ہے اور جسطرح اوسکی زیادتی سے دوران سر ہوتا ہے
اسیطرح جو شخص دنیا مین زیادہ ملوث ہوتا ہے ہمیشہ سرگردان رہتا ہے اور جسطرح شراب
کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اسیطرح محبت دنیا کیلئے آیا ہے
کہ وہ سر یعنے مبدء ہر گناہ کی ہے الغرض نیز شراب بمنزلہ سراب ہے جسطرح آدمی سراب کے
پاس پہونچکر اپنی جہالت پر متنبہ ہوتا ہے اسیطرح جسوقت شراب پیکر بہکتا ہے لوگ اوسپر
ہنستے ہین جب ہوش مین آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے اور شین کے نقطون سے
سمجہا جاتا ہے کہ ندامت شراب کی تینون عالم مین باقی ہے کہ شرابخوار دنیا مین بے اعتبار
ہے اور برزخ مین ذلیل و خوار اور قیامت کے دن عذاب مین گرفتار الغرض آپ وہانسے
روانہ ہوئے راہ مین حضرت موسے کو دیکہا اپنی قبر مین نماز پڑہتے ہین اور اوسمین یہ نکتہ تہا
کہ رغبت نماز کی آپ کے دل مین بڑہی اور خصوصیت موسے علیہ السلام کی اسوجہ سے ہے
کہ ہمارے حضرت بنی اسمعیل کے اور حضرت موسے بنی اسرائیل کے سردار ہین جب ایک سردار دوسرے کو
بادشاہ کی کسی خدمت مین مصروف دیکہتا ہے شوق اوس خدمت کا اوسکے دل مین بہی زیادہ
ہو جاتا ہے یا اسوجہ سے ہے کہ تخفیف نماز کی درخواست حضرت موسے علیہ السلام کے مشورے سے

واقع ہوگی تو تم غیب نماز بھی اونہین کے واسطے سے مناسب نہی پھر آپ سوار ہوکر
آسمان دنیا پہ پہونچے اور وہان حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسیطرح آسمانونکی
سیر اور انبیا سے ملاقات کرتے آسمان ششم پر پہونچے وہان حضرت موسے نے تشریف
رکہتے تہے جب آگے بڑہے حضرت موسے رو دئے اور فرمایا غلام بعث بعدی یدخل الجنتہ
من امتہ اکثر ممن یدخل من امتی ایک لڑکا بعد میرے مبعوث ہوا اسکی امت کے لوگ میری
امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے فایدہ یہ رونا حسد کی راہ سے نہین بلکہ اپنی امت پر
شفقت اور اونکے حال پر حسرت ہے کہ باوجود تقدم زمانی اور پیغمبر زادگی کے سبب
شامت اعمال کے مرتبہ بلند سے محروم رہے اور متاخرین سے مرتبہ مین متاخر ہوگئے
اور ایک روایت مین آیا بنی اسرائیل مجہے تمام عالم سے بزرگ سمجہتے تہے اگر یہ افضل
ہو تو مضائقہ نہ تہا اسکی امت بہی تو سب امتون سے افضل ہے بعض روایات مین ذکر موسے کا
ساتوین آسمان پر وارد ہے شاید بعد عروج حضرت کے حضرت موسے بہی ساتوین
آسمان پر چلے گئے الغرض پہر آپ ساتوین آسمان پر تشریف لے گئے وہان حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو دیکہا بیت المعمور سے پیٹہہ لگائے بیٹہے تہے اور بیت المعمور ایک مکان ہے
ساتوین آسمان مین کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے اوسکی زیارت کرتے ہین اور جو ایکبار
زیارت کر جاتے ہین پہر قیامت تک نہین آتے کہتے ہین بیت المعمور محاذی کعبہ ہے
اگر وہان سے کوئی چیز پہینکین کعبہ کی چہت پر گرے گویا وہ کعبہ آسمان ہے شاید ابراہیم
علیہ السلام اسی وجہ سے وہان تشریف رکہتے تہے کہ اونہون نے زمین پر کعبہ بنایا خدا
نے اونہین کعبہ آسمان عنایت فرمایا بیہقی روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین آسمانپر
ایک چشمہ دیکہا جسے سلسبیل کہتے ہین اوس سے دو نہرین جاری ہین ایک کوثر دوسری
نہر الرحمۃ ابو حاتم انس رض سے روایت کرتے ہین آپنے ساتوین آسمان پر ایک نہر دیکہی
اوسپر موتی اور یاقوت اور زبرجد کے خیمے تہے اور سبز پرندے خوبصورت اوسکے گرد
بیٹہے اور چاندی سونے کے برتن رکہے تہے جبریل نے عرض کیا یہ کوثر ہے کہ تمکو حق تعالی نے
عنایت کی ہے آپنے ایک آبخورہ اوسکے پانی کا پیا شہد سے شیرین اور مشک سے

زیادہ خوشبودار تہا بعض روایات مین آیا ہے اس آسمان پر آپنے اپنی امت بہی ملاحظہ فرمائی پہر سدرۃ المنتہیٰ کے متصل پہونچے اور وہان کے عجائب وغرائب ملاحظہ فرمائے اور وہ ایک درخت ہے جسکی جڑ چہٹے آسمان مین اور شاخین ساتوین آسمان پر ہین اور بقول بعض جڑ اوسکی بہشت مین ہے اور ڈالیان اوسکی ساتوین آسمان مین پہیلی ہین اور پتے اوسکے ہاتہی کے کان کے مانند ہین ہر پتے پر ایک فرشتہ بیٹہا خدا کی تسبیح کرتا ہے اور اوسکی پہل ہجر کے مشکون کے برابر ہین اور ہجر ایک شہر ہے وہان کی مشکین بہت بڑی ہوتی ہین اور اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین آتی ہین نیل اور فرات اور اوسے سدرۃ المنتہیٰ اسلیئے کہتے ہین کہ اکثر فرشتے اور علوم اولیا کے اوسی تک پہونچتے ہین آگے نہین جاسکتے جب آپ وہان سے چلے جبریل پیچہے ہو لیے آپ نے عذر کیا اونہون نے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللّٰہ منی اے محمد آپ آگے چلیے کہ آپکا رتبہ خدا کے نزدیک مجہسے بہت زیادہ ہے پہر حجاب زربفت کے متصل پہونچے جبریل نے اوس پردے کو ہلایا اوسکے فرشتے نے کہا کون ہے جبریل نے کہا مین ہون جبریل اور ساتہہ میرے محمد صلے اللّٰہ علیہ وسلم ہین فرشتے نے کہا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر غیب سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر میرے بندے نے سچ کہا مین بہت بڑا ہون مین بہت بڑا ہون پہر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ارشاد ہوا میرے بندے نے سچ کہا مین اللّٰہ ہون کہ میرے سوا کوئی معبود نہین فرشتے نے کہا اشہد ان محمد رسول اللّٰہ ارشاد ہوا صدق عبدی انا ارسلت محمدا میرے بندے نے سچ کہا مین نے ہی محمد کو بہیجا ہے فرشتہ نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح ندا ہوئی صدق عبدی ودعا الی عبادتی میرے بندے نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا **تنبیہ** بیان سے نہایت فضیلت اذان کی ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے ہر کلمہ موذن کی تصدیق کی اور اوسی عبدیت کے ساتہہ یاد فرمایا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہین رکہتا **نکتہ** اوس رات نماز فرض ہونے والی تہی اسلیئے اذان کہ اعلام نماز ہے فرضیت سے پہلے سنائی گئی تا آپ یاد کرلین اور اختلاف صحابہ کے وقت عبداللّٰہ بن زید کے خواب پسند کرکے

اعلام نماز کے لیے مقرر فرمائیں آپ فرماتے ہیں پھر اوس فرشتے نے پردے سے ہاتھ
نکالکر مجھے اوٹھالیا جبریل نے توقف کیا میں نے کہا تم ایسی جگہہ مجھسے جدا ہوتے ہو عرض کیا
یا محمد وما منا الا لہ مقام معلوم لو دنوت انملۃ لاحترقت یعنے اے محمد ہم سب کی جگہہ معین
ہے اگر پوری برابر آگے بڑھوں جل جاؤں ابو الربیع بن سبع شفاء الصدور میں ابن عباس
سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں جب میں آگے بڑہا جبریل نے رخصت چاہی میں نے کہا
ایسی جگہہ کوئی دوست دوست کو چھوڑتا ہے عرض کیا اگر آگے جاؤں جل جاؤں بعض روایت
میں آیا میں یہانتک آپ کے سبب سے پہونچا ورنہ میرا مقام سدرہ تک تھا میں نے کہا
تمہیں خدا سے کچھ حاجت ہے عرض کیا یہ کہ اپنے بازو صراط پر بچھاؤں تا آپکی امت کو سلامت
اوتاروں الغرض آپ جبریل میں سے رخصت ہوکر مقام مستوی میں پہونچے فائدہ مستوی
موضع بلند کو کہتے ہیں اور یہ مقام سب مقامات سے بلند ہے اوسوقت براق برق رفتار
چلنے سے عاری اور رفرف عرش تک سواری ہوا فائدہ رفرف بچھونے کو کہتے ہیں
اور وہ ایک سبز بچھونا تھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن اور تخت رواں کی طرح اوڑتا تھا
آپ فرماتے ہیں پھر میں نے ستر ہزار پردے طے کیے ایک پردے سے دوسرے تک پانسو برس کی راہ
ہے جس پردے کے قریب پہونچتا آواز آتی کون ہے فرشتہ کہتا میں فلاں پردے کا
حاجب ہوں اور میرے ساتھہ رسول رب العزت ہیں پھر اوس پردے کا فرشتہ اللہ اکبر
کہکر میرے ساتھہ ہو لیتا جب سب حجاب طے کر چکا اکیلا رہ گیا اوسوقت خوف غالب ہوا
ابوبکر کی آواز کان میں آئی کہتا ہے قف یا محمد ان ربک یصلی حیران تھا خدایا
ابوبکر یہاں کیونکر آیا ناگاہ حضرت عزت سے خطاب ہوا ادن یا خیر البریۃ ادن یا احمد ادن
یا محمد نزدیک ہو اے بہتر خلق کے نزدیک ہو اے احمد نزدیک ہو اے محمد ہزار بار ارشاد ہوا
یا محمد ادن منی اے محمد مجھسے قریب ہو لطیفہ اسیات کی لذت اور اس مقام کی
کیفیت وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں جو رہ و رسم محبت سے آگاہ ہیں کہ محبوب جسقدر زیادہ
قریب ہوتا ہے شوق محب کا زیادہ ہو جاتا ہے ؎ وعدۂ وصل چوں شود نزدیک ٭
آتش شوق تیز تر گردد ٭ غرضکہ جسقدر آپ نزدیک ہوتے اودہر سے تقاضا ہوتا کہ

اور یہین انتہا تک کہ مقام دنیٰ فتدلیٰ تک پہونچے اور خلوتکدہ قاب قوسین او ادنیٰ مین
باریاب ہوئے ~~ سیمرغ روح ہیچکس از انبیا نرفت ✦ آنجا کہ تو بہ بال کرامت پریدۂ ✦
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است ✦ آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدہ ✦ نہ وہان
پردہ تہا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار کو آنکہ سے دیکہا اور
کلام اوسکا بیواسطہ سنا ~~ چو در کتب بے نشانے رسید ✦ چہ گویم کہ آنجا چہ دیدہ
شنیدہ ✦ ورق در نوشتند وگم شد سبق ✦ شنیدن بحق بود و دیدن بحق ✦ قال اللہ
عزوجل ثم دنی فتدلیٰ کی وبا دریسی ابن عباس سے اور نقاش حسن بصری سے اور بعضے
مفسرین محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہین کہ یہ ضمیرین خدا کی طرف راجع ہین یعنی خدا محمدؐ سے
نزدیک ہوا پہر اونکو نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین حضرت کی طرف راجع کہتے ہین
یعنے پہر محمد اپنے خدا سے نزدیک ہوئے اور عجز و فروتنی کہ مناسب مقام بندگی ہے بجالائے
یعنے پروردگار کو سجدہ کیا اور کہا التحیات للہ تحیات جمع تحیت کے ہے یعنی ملک حقیقی
تام یا عظمت کاملہ یا دوام وبقا یا سلامت از عیوب ونقائص اور یہ سب معانی اس جگہہ
صحیح ہین بعضون کے نزدیک تحیت اون الفاظ کو کہتے ہین جو بادشاہون کی تعظیم کے لیے
بوقت تسلیم معین ہوتے ہین اور جمع اوسکی اس اعتبار سے ہے کہ ہر ملک کے بادشاہ کیواسطے
الفاظ تحیت جدا ہین پس معنی یہ ہین کہ جو الفاظ بادشاہان عالم کی تعظیم کے لیے مقرر ہین وہ
سب بادشاہ حقیقی کے واسطے کہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے لائق ہین والصلوات
یعنے سب عبادتین اور نماز پنجگانہ یا سب نمازین اوسکے لیے خاص اور واجب ہین یا رحمت
کاملہ بلکہ مطلق رحمت خاص اوسکے واسطے ثابت ہے دو وجہ سے اول یہ کہ جو کسی پر رحم
کرتا ہے درحقیقت وہ خدا ہی کا رحم ہے کہ اوسکے دل مین پیدا کیا ہے پس رحم کرنے والا
خدا ہے اور یہ واسطہ ایصال رحم کا ہے دوسری حقیقت رحم کی یہ ہے کہ اپنی غرض اور
غایت کو اوسمین دخل نہو اور یہ بات رحم الٰہی کے لیے مخصوص ہے کہ اوسمین بندہ کو فائدہ
پہونچانے کے سوا کوئی غرض وغایت نہین بخلاف اورون کی رحمت کہ کریا اوسین رحم الٰہی
یا ثواب آخرت یا دفع الم مقصود ہوتا ہے والطیبات یعنے کلمات طیبات کہ ذکر خدا اور اوس

بات ہے جو خدا کی طرف مشتاق کرے عبارت ہین قال اللہ تعالیٰ الیہ یصعد الکلم الطیب یا اعمال
صالحات کہ اول سے اعم اور اقوال اور افعال اور اوصاف کو شامل ہین بعض تحیات سے
عبادات قولی جیسے تسبیح اور قرأت اور صلوات سے عبادات فعلی جیسے نماز اور روزہ
اور حج اور طیبات سے عبادات مالی جیسے صدقہ اور زکوٰۃ مراد لیتے ہین یعنے سب عبادات
قولی و فعلی اور مالی خدا ہی کے واسطے ہین نکتہ تقدیم تحیات کی صلوات پر اور صلوات کی طیبات پر اسوجہ سے
ہے کہ جب آدمی دربار شاہی مین جاتا ہے بادشاہ کو سلام اور اوسکی ستائش و ثنا
کرتا ہے پھر باادب تمام خدمت مین کھڑا ہوتا ہے پھر نذر و تحائف پیش کرتا ہے جب حضرت
رسالت یہ آداب بجالائے حضرت عزت سے تین خلعت عنایت ہوئے خلعت سلام بمقابلہ
تحیات کے اور خلعت رحمت بمقابلہ صلوات کے اور خلعت برکت بمقابلہ طیبات کے یعنے
ارشاد ہوا السلام علیک ایہا النبی سلام تیرا اے نبی یا اللہ تمکو سب آفتون سے سلامت
رکھے یا سلام اللہ عزوجل کا نام ہے یعنے اللہ تمہارا نگہبان ہے یا خیر اور سلامتی ہو تمہارے
لیے تمکو وہی کہتے ہین محتمل ہے کہ سلام اس جگہہ بمعنی فرمان برداری کے ہو یعنے تمام عالم
تمہارا مطیع اور فرمان بردار ہو اے نبی تذئیل بعض کے نزدیک سلام مصلی اس
سلام سے حکایت ہے مگر معتبر یہ ہے کہ مصلی الفاظ تشہد سے انشائے معنی قصد کرے
اور حضرت رسالت کو وقت تسلیم کے کالمشاہد سمجھے یہ تاویل کہ حضرت نے صحابہ کو
صیغہ خطاب اس نظر سے کہ آپ اونکے سامنے حاضر تھے تعلیم فرمایا پھر وہی لفظ باقی رہا مقبول نہین
کہ وہ جمال باکمال ہر زمان اور ہر حال مین نصب العین اہل ایمان ہے علاوہ برین ہم آپکے
غیب کو اپنے غیب بلکہ حضور پر بھی قیاس نہین کرسکتے بروایات معتبرہ ثابت ہے کہ ہمارا
سلام آپکو پہونچتا ہے اور آپ جواب سے مشرف فرماتے ہین فقیر کو حیرت ہے کہ ندا
کے لیے حضور شرط نہین پھر اوس تاویل کی کیا حاجت حصن حصین مین وارد ہے اذا اراد

عونا فلیقل اعینونی یا عباد اللہ والیضا فیہ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ
لتقضی لی اللہم شفعہ فی معتمد اصحابہ تشہد جہر انہین پڑہتے تھے اور رسالت سر غائب
و حاضر برابر ہے کہ بطور معہود دونون نہ سنین گے اور غیر معہود طور پر باعلام الٰہی دونون سنیگے

اور بعد وفات کے بھی سُنا جائز بلکہ واقع ہے ورحمۃ اللہ رحمت ارادہ احسان ہے لیکن یہان نفس احسان مراد ہے کہ دعا ممکن سے متعلق ہوتی ہے اور ارادہ خدا قدیم ہے وبرکاتہ یعنے افزونیان اور زیادتیان خدا کی بھلائی کی برکت زیادت خیر سے عبارت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ بندہ نوازی اپنے مالک کی دیکھی پیغمبرون اور فرشتون اور نیک بندون کو اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور خرمن دولت سے ایک خوشہ عنایت فرمایا السلام علینا سلام ہم پیغمبرون اور فرشتون پر وعلی عباد اللہ الصالحین اور اللہ کے نیک بندون پر حکیم ترمذی فرماتے ہین جسے اس سلام سے حصہ لینا منظور ہو نیکون کی باتین اختیار کرے اور زاہدی لکھتے ہین فاسقون کو یہ نقصان اور غم کفایت کرتا ہے کہ دنیا مین نمازیون کے سلام سے حصہ نہین ملتا اور آخرت مین کوئی یار اور رشتہ دار اون کے کام نہ آئے گا مگر بعض متاخرین کہتے ہین نیکون کو خاص کرنا اور گنہگارون کو محروم رکھنا رحمۃ للعالمین کی شان سے بس بعید ہے بلکہ آپ نے بسبب کمال رحمت وعنایت کے اونہین اپنی ذات پاک کے ساتھ ذکر کیا السلام علینا سلام ہم پر پہر نیکون کو یاد فرمایا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اللہ کے نیک بندون پر فرشتون نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کے گنہگاران امت پر دیکھی ہر ایک نے خدا کی الوہیت اور آپکی بندگی اور رسالت کی گواہی دی اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ کہ بندگی کو اس مقام پر پہونچانا اور ایسی کرامتون سے نوازنا معبود بحق اور اسطرح کی خدمت جسکی بدولت یہ مرتبہ حاصل ہوا اور ایسی رحمت وشفقت گنہگاران امت پر کہ اونہین اس دولت بے نہایت مین اپنا شریک کرلیا بندۂ کامل اور سچے رسول کے سوا دوسرے سے ممکن نہین لطیفہ نماز معراج مومنین ہے اسلیئے یہ کلمات نماز مین مقرر ہوئے تا واقعہ معراج یاد دلائین اور تخصیص اونکی قعود کے ساتھ اس نظر سے ہے کہ یہ کلمات حضرت رسالت کے کمال قرب ومنزلت کے وقت صادر ہوئی اور حالت قعود بھی مصلی کے وقر وعزت پر دلالت کرتی ہے الحاصل بسبب اس فروتنی اور عاجزی اور شکر گذاری کے حضرت رسالت نے اوس مقام

عالی مت سے بہی تجاوز فرمایا تہا تک آپ مین اور جناب احدیت مین فاصلہ دو کمان کا یا اس
سے کم رہ گیا تہا ذلک قولہ تعالے فکان قاب قوسین او ادنیٰ اشتباہ یہ بیان وصل
محب و محبوب ہے تیر و کمان کے ذکر سے آیا کرتا ہے انتباہ عرب کی عادت تہی جب دو شخص
معاہدہ کیا کرتے تہے اپنی کمانین جوڑ کر باتفاق ایک تیر اون سے چہوڑتے اوسوقت ٹہیرجاتا
جو ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا
دوست پس ذکر قوسین اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جسطرح تم آپس مین معاہدہ کرتے ہو
اوسیطرح ہم مین اور محمد مین بہی ٹہیر گیا کہ جو اوسکا دوست ہے وہ ہمارا دوست اور جو اوسکا
دشمن ہے وہ ہمارا دشمن اور جو کہ یہ معاملہ اس امر کو مشتقضی ہے کہ بہید ایک دوست کا دوسرے
سے مخفی نہ رہے پروردگار تقدس و تعالے شانہ نے اوسوقت اپنے حبیب کو علم ملک و ملکوت
اور اسرار جبروت و لاہوت سے مطلع فرمایا فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ لکہا ہے جب آپ
عرش سے بڑہے ہیبت سے وحشت طاری ہوئی اوسوقت پروردگار نے دست قدرت
اپنا آپ کے شانون کے بیچ مین رکہا اور اسکے رکہنے سے علم اولین و آخرین حاصل ہوا کہتے ہین
جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مقام جلال و ہیبت مین پہونچے خوف آپ کے
دلپر غالب ہوتا تہا ناگاہ ایک قطرہ عرش سے ٹپکا آپنے نوش کیا کوئی چیز اوس سے زیادہ شیرین
نہ چکہی تہی بمجرد نوش فرمانے کے اگلون اور پچہلون کا علم حاصل ہوا امام ثعلبی کہتے ہین مضمون
وحی یہ تہا ان الجنۃ حرام علی الانبیاء حتیٰ تدخلہا وعلی الامم حتیٰ تدخلہا امتک بیشک بہشت
سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تم اوسمین نجاؤ اور سب امتون پر حرام ہے جبتک تمہاری
امت اوسمین نہ داخل ہو اور بقول امام قشیری مضمون وحی یہ ہے خصصتک بحوض الکوثر
فکل اہل الجنۃ اضیافک بالماء ولہم الخمر واللبن والعسل مین نے تمہین حوض کوثر کے ساتہہ
خاص کیا پس سب بہشتی تمہارے مہمان ہین ساتہہ پانی کے اور اون کے لیے شراب اور دودہ
اور شہد ہے بعض کہتے ہین یہ خطاب ہوا مجہے تمہاری امت کا رکہنا منظور ہے ورنہ
قیامت کے دن اون سے حساب نہ لیتا اور بہشت مین بے حساب داخل کرتا حسینی مین لکہا ہے
اوس طرف سے ارشاد ہوا یا محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتہ لاجلک اے محمد مین ہون

اور تو ہوا ور جو اسکے سواے ہین سب تیرے لیے پیدا کیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے عرض کیا یا رب انت ولی یا سولی ذلک ترکت لاجلک آپ پروردگار تو ہے اور
مین ہون اور جو کچھ سوا اسکے ہے مین نے تیرے لیے چھوڑ دیا بیہقی ابو سعید خدری سے
روایت کرتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا الٰہی تونے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا
اور ملک عظیم دیا اور موسے سے کلام فرمایا اور داود کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو
انکے ہاتھ مین نرم اور پہاڑون کو انکے لیے مسخر کیا اور سلیمان کو بڑی سلطنت عنایت
کی کہ جن اور انس اور شیاطین انکی فرمانبردار تھے اور ہوائین انکی محکوم کسی کو ایسی
بادشاہت حاصل ہوئی اور عیسے کو توریت اور انجیل سکھائی اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے کی
اور مردے کے زندہ کرنے کی قدرت بخشی اور اونہین اور اونکی مان کو شیطان رجیم
سے پناہ دی کہ اونپر اوسکا کچھ قابو نتھا جواب ہوا اے محمد مینے تجھے محبوب کیا اور توریت
مین تیرا لقب حبیب الرحمن ہے اور تجھے تمام جہان کو خوشخبری سنانی اور ڈرانے کے لیے
بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجھ تجھ سے اوتار لیا اور تیرا ذکر بلند کیا کہ جس جگہہ مین یاد
کیا جاتا ہون تو بھی یاد کیا جاتا ہے اور تیری امت کو سب امتون سے بہتر کیا کہ وہ اولین
اور آخرین ہین ہر خطبہ مین تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہین اونکے دل
کتابین ہین یعنے آیتین قرآن کی اور مضمون اگلی کتابون کے اونمین منضبط ہین اور تجھے
سب پیغمبرون سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور قیامت کو تیرے لیے سب سے
پہلے حکم کیا جائیگا اور تجھے سبع مثانی عنایت کین کہ کسی پیغمبر کو نہ دین اور تجھے خواتیم
سورہ بقر خزانہ زیر عرش سے بخشین کہ تجھسے پہلے کسی کو نہ ملین اور تجھے کوثر اور اسلام کے
آٹھ سہم یعنے ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزہ رمضان اور حج اور امر
معروف اور نہی منکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا سعید بن جبیر کہتے ہین

مضمون وحی یہ تھا الم اجدک یتیما فآوی وینک الم اجدک ضالاً فہدیتک الم اجدک عائلا فاغنیتک

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک
خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تم یتیم تھے تو عبد المطلب اور ابو طالب سے تمہین پرورش

کرایا اور جب تم دریائے محبت مین مستغرق اور خود فراموش ہو گئے تو عقل کا مل خلعت ملائکہ
رسالت ونبوت سے مشرف فرمایا تنگدستی سے ایسا غنی کیا کہ بادشاہان عالم نے ماشیہ
طاعت تمہارا اپنے دوش پر اوٹھایا سینہ مبارک تمہارا کشادہ کرکے نور معرفت سے بھر دیا
اوٹھانا بار گران نبوت کا تپر آسان کیا تحت الثریٰ سے عرش معلّیٰ تک تمہاری شہرت
ہے اور بقول بعض علما مراد ما اوحی سے نماز پنجگانہ کی فرضیت ہے اکثر محققین فرماتے ہین
مضمون اس وحی کا کسیکو معلوم نہیین کہ اسرار محب ومحبوب کے اور ون پر ظاہر مین ہوسکتے
اگر خدا کو اوسکا اظہار منظور ہوتا تو خود بیان فرماتا جبکہ اوسنے پوشیدہ رکھا اور فرمایا
کہ وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی تو کسکی مجال کہ دریافت کرے القصہ بعد حصول
اس دولت کے حضرت رسالت نے بامر الٰہی عالم بالا سے اسطرف رجوع فرمائی راہ مین
حضرت موسےٰ سے ملاقات ہوئی اونہون نے پوچھا تمپر کیا فرض ہوا فرمایا پچاس وقت کی
نماز موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپکی امت ہرگز ادا نہ کر سکیگی مین نے بنی اسرائیل کو خوب
آزمایا ہے آپ پھر جائیے اور تخفیف چاہیے آپ بمشورۂ موسیٰ علیہ السلام پھر گئے دس
نمازین معاف ہوئین چالیس[۴۰] باقی رہین موسیٰ علیہ السلام نے کہا چالیس بھی بہت ہین
آپ پھر جائین اور خدا سے تخفیف کی درخواست کرین اسطرح کئی بار کی آمد و رفت
مین پینتالیس[۴۵] نمازین معاف ہوئین پانچ[۵] وقت کی رہی اور حکم ہوا کہ یہ شمار مین پانچ ہین
مگر جو اونکو ادا کریگا پچاس کا ثواب پائیگا اور تیری امت سے جو نیکی کا ارادہ
کریگا ایک نیکی کا اور جو ایک نیکی کریگا اوسے دس کا ثواب ملیگا اور جو بدی کا
ارادہ کریگا ماخوذ نہوگا اور جو برائی کریگا ایک ہی برائی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھی
جائیگی جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئے اونہون نے کہا پانچ[۵] نمازین بھی بہت ہین
آپ اور تخفیف چاہین فرمایا مین نے اپنے رب سے اسقدر مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے
پھر آسمانون کی سیر کرتے اور وہان کی عجائب وغرائب ملاحظہ فرماتے زمین پر تشریف
لائے نزہۃ القصص مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ آمد و رفت تین ساعت
مین اور بقول وہب بن منبہ چار ساعت مین ہوئی کہتے ہین جب آپ ائے زنجیر حجرہ

مقدسہ کی ہلتی پائی اور گرمی بستر مبارک کی زائل نہوئی تھی تنبیہ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ
اوس عالم سے علاقہ رکھتا ہے اور وہان کا ہر کام تھوڑے عرصے مین ہو سکتا ہے جبرئیل
علیہ السلام ایک آن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین عزرائیل ایک وقت مین صدہا ارواح
مشرق اور صدہا مغرب مین قبض کرتے ہین الغرض انسان کی نظر ایک آن مین آسمان تک
پہونچتی ہے اوس جسم مبارک نے کہ ہزار درجے نظر سے لطیف تر ہے اگر تین یا چار ساعت
مین آسمانون سے تجاوز کیا کیا تعجب ہے آفتاب بہ این جسامت کہ ایکسو چھیاسٹھ مثل زمین
اور چوتھائی اور آٹھوان حصہ اوسکا اور بعض کے نزدیک ایکسو پینسٹھ اور بقول افضل المہندسین
غیاث الدین جمشید کاشی تین سو چھبیس مثل اوسکا ہے ایکساعت مین کسقدر مسافت طے
کرتا ہے اگر ذرہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا لا نعم
یعنے نہین ہان فرمایا یہ کیا عرض کیا جسوقت لا کہا تھا نہین لوٹا تھا اس کلمے کے تمام ہونے تک
پانسو برس کی راہ قطع کی اور رہا ماہتاب آفتاب سے بھی زیادہ سریع السیر ہے لا الشمس
ینبغی لہا ان تدرک القمر پس اگر ماہ آسمان نبوت خورشید فلک رسالت چند ساعت مین قاب قوسین
تک پہنچے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے باقی رہا یہ امر کہ فلاسفہ کے نزدیک آسمان خرق والتیام
قبول نہین کرتا تو تجاوز اوس سے کسطرح ممکن ہے جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ یہ مسئلہ عدم
قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہے مسلما کہ فلک یہ حرکت قبول نہین کرتا مگر اس سے امتناع اوسکا اجزائے
فلک کے لیے لازم نہین آتا اگر ہم فرض کرین کہ جزو فلک ایسے دائرہ پر کہ مرکز جسکا مرکز عالم
ہے حرکت کرے تو حرکت اوسکی تحت و فوق کیطرف کہ فلک سے محدد ہین واقع نہوگی اور
تقدیم اونکے تحدد کی فلک پر لازم نہ آئے گی اور یہ جواب کہ کلام حرکت طبعی مین ہے محض ناتمام
اسلیئے کہ بطلان قاسر پر کوئی دلیل قائم نہین علاوہ برین آمد و رفت ملائکہ آسمان سے زمین پر
باتفاق عقلاً ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی چوتھے آسمان سے بلکہ مشتری کی چھٹے آسمان سے
زمین تک پہونچتی ہے پس اگر وہ جسم نورانی کہ کرورون درجہ ملائکہ اور آفتاب و مشتری سے
لطیف تھے بے خرق آسمان تجاوز کرے کیا استحالہ لازم آئے نکتہ پروردگار عالم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج لوح و قلم بہشت دوزخ اور تمام عجائب ملک و ملکوت اور

اور غرائب جبروت و لاہوت ملاحظہ کرائے آور آپنے حضور بلا کلام ارقدرت اور دقائق
حکمت ظاہر فرمائی کہ آپ خدا کے محبوب تہے اور محبوب کو محب کے اسرار پر مطلع اور اوسکے
ملک و خزانہ اور فوج و لشکر سے واقف ہونا ضرور ہے نکتہ اس واقعہ سے نفوس قدسیہ
اور اجرام فلکیہ کی تکمیل منظور تہی کہ جسطرح سفلیات استکمال مین آپ کے محتاج ہین
علویات بہی اوس جناب سے استفادہ اور استفاضہ کرتے ہین نکتہ شوق رہبر کامل اور
محبت مواصلت کو مقتضی ہی جب اشتیاق آپکا کامل ہوا اور عشق حقیقی انتہا کو پہونچا دولت
وصل ہاتھہ آئی اور تواضع مستلزم رفعت اور موجب مزید عنایت ہے جب بندگی حد کو
پہونچی انتہا کی بلندی کہ مافوق اوس سے بندے کے لیے متصور نہین حاصل ہوئی خاتمہ
اسمین آٹہہ بحث ہین بحث اول سدی کہتے ہین معراج ماہ شوال مین ہجرت سے
ایک برس پانچ مہینے پہلے اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد آور بقول
سید جمال الدین محدث اکثر علما کے نزدیک ماہ ربیع الاول سال دوازدہم مین واقع
ہوئی حافظ عبد الغنی مقدسی اور نووی نے بارہوین برس کی شب بست ہفتم ماہ رجب
اختیار کی اور یہ بہی صحیح ہے اسیطرح ایک روایت مین شب جمعہ وارد ہے اور بعض شب
شنبہ کہتے ہین آور ابن دحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہین اور یہی معتبر ہے بحث دوم
ترمذی نے انس سے اونہون نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا میرے گہر کی چہت پہٹی
اور واقدی کی روایت مین ہے معراج شعب ابی طالب سے آور بخاری کی روایت
مین حطیم یا حجر سے اور اونکی دوسرے روایت مین بیت اللہ کے قریب سے واقع
ہوئی شفا مین ام ہانی بنت ابی طالب سے منقول ہے حضرت اوس رات میرے گہر
تہے حافظ ابن حجر ان روایات مین اسطرح تطبیق کرتے ہین کہ آپ اوس رات ام ہانی کے
گہر تہے اور اونکا گہر شعب ابی طالب مین ہے اوسکی چہت پہٹی اور فرشتے اترے اور
اضافت اوسکی اپنی طرف بجہت سکونت کی ہے پہر فرشتے آپ کو مسجد حرام مین لے گئے
پہر آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر سوار ہوئے روایت ابن اسحاق کی حسن بصری سے
مرسلاً مؤید اس تطبیق کی ہے کہ جبریل آپکی خدمت مین آئے پہر اونکو مسجد مین لائے اور

براق پر سوار کیا بحث سوم شرف المصطفے اور روضۃ الاحباب اور بیہقی اور ابن اسحق
کی روایات مین آیا آپ نے سیڑہی پر عروج فرمایا اور ایک روایت مین ہے جبریل
میرا ہاتہ پکڑکے لے گئے اور بعض روایات مین وارد ہے اونہون نے آپکو اپنے پرون پر
بٹھایا اور اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے براق پر سوار ہوکر تشریف لے گئے تطبیق
مسجد حرام یا بیت المقدس سے چلتے وقت جبریل نے آپکا ہاتہ پکڑکر براق پر سوار کیا
اور براق نے سیڑہی پر عروج کیا اور شاید کسی جگہہ جبریل نے آپکو اپنے پرونپر بٹھایا ہوگا
بحث چہارم حذیفہ براق کے باندہنے سے انکار کرتے ہین مگر ابن کثیر اور بیہقی نے
ثابت کیا اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا جبریل نے اوس پتہر مین کہ باب محمد کے
قریب پڑا تہا سوراخ کیا اور براق کو اوس سے باندہا فایدہ باب محمد بیت المقدس
کے اوس دروازہ جس سے آپ تشریف لے گئے تہے کہتے ہین اور سوراخ کرنے سے
سوراخ کا کہولنا مراد ہے صحیح حدیثون مین وارد ہے کہ اور پیغمبر بہی اپنے براق
اوسی حلقے سے باندہتے تہے بحث پنجم اسیطرح حذیفہ نماز بیت المقدس سے
انکار کرتے ہین اور جمہور کے نزدیک ثابت ہوا اسباتمین کہ وہ نماز جماعت کے ساتہ
تہی یا بلا جماعت اور فرض تہی یا نفل اور برتقدیر فرضیت عشا تہی یا صبح اور جو نفل تہی
تو دو رکعت تہی یا چار رکعت اختلاف ہے قسطلانی کہتے ہین جو پہلے از عروج کہتا ہے
عشا اور جو بعد از مراجعت کہتا ہے صبح اختیار کرتا ہے بیہقی روایت کرتے ہین آپنے
اور جبریل نے دو دو رکعت بے جماعت کے پڑہی اور بزار کی روایت مین ہے اذان
و جماعت کے ساتہ آسمان پر پڑہی اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیون مین
تہے اور آغاز قصہ مین مذکور ہے بیت المقدس مین ابراہیم اور موسے اور عیسے
اور سلیمان اور داود علیہم السلام کی امامت کے تطبیق ظاہرا اول آپنے اور جبریل
نے بیت المقدس مین تحیۃ المسجد ادا کی پہر نماز تہجد کہ آپ پر فرض تہی جماعت انبیا کے
ساتہہ پڑہی پہر ملاء اعلے مین پیغمبرون اور فرشتون کی امامت کے جب بیت المقدس
مین آکے شکر کی نفل پڑہی ابن کثیر تصریح کرتے ہین کہ بیت المقدس مین قبل از عروج

اور بعد از رجوع نماز پڑہنا ثابت ہے اور یہ بہی وارد ہوا کہ شب معراج آپ نے
بیت المعمور اور مدین اور مولد عیسے مین نماز پڑہی * مبحث ششم امام احمد روایت
کرتے ہین جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دو برتن کہ ایک مین دودہ تہا دوسرے
مین شہد پیش ہوئے بزار کی روایت مین ہے تین برتن ایک مین دودہ دوسرے مین
شراب تیسرے مین پانی اور روضۃ الاحباب مین ہے دو پیالے کہ ایک مین دودہ تہا
اور دوسرے مین شراب اور بخاری کی حدیث مین ہے جب سدرۃ المنتہے تک ہونچے
تین برتن کہ ایک مین دودہ تہا دوسرے مین شہد تیسرے مین شراب حاضر کئے گئے
تطبیق روضۃ الاحباب مین لکہا اور قسطلانی نے حافظ عماد الدین بن کثیر سے نقل
کیا برتن دو بار پیش ہوئے ایکبار مسجد اقصے مین اور دوسرے بار متصل سدرہ کے
باقی رہا اختلاف روایات اونکی تعداد مین سو صاحب روضۃ الاحباب نے یہ توجیہ
کی ہے کہ بعض رواۃ نے اختصار کیا ورنہ بنظر مد ا ہمارے سب چار برتن مناسب ہین
مین کہتا ہون یہ توجیہ محض رکیک ہے اور طریق تقصی بعض روایات کی ترجیح مین منحصر
مبحث ہفتم مسلم کی روایت مین آیا چار نہرین دیکہین نیل اور فرات اور سیحان
اور جیحان اور بعض روایات مین وارد ہوا آسمان دنیا پر دو نہرین دیکہین جبریل
نے کہا یہ نیل اور فرات یا کہا اونکی اصل مین تطبیق بعض کہتے ہین ممکن ہے کہ دو نہرین
اپنے منبع سے تجاوز کرکے چار ہوگئین فائدہ اصل اونکی آسمان پر ہونا اور وہان سے
پانی کا آنا ممکن ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ نہرین زمین کی نیل و فرات سے مغائر ہین کہ آسمان
دنیا سے نکلکر بہشت کو گئے ہین مبحث ہشتم سہیلی اور اونکے اوستاد شیخ ابو بکر بن
عربی اور امام ثوری فرماتے ہین اسرا دو بار ایک بار خواب مین اور ایکبار بیداری مین
ہوئی اور جو خواب مین دیکہا تہا نبوت کے بعد بیداری مین دیکہا جسطرح واقعہ
حدیبیہ پہلے خواب مین دیکہا پہر اوسیطرح بیداری مین واقع ہوا محقق دہلوی کہتے ہین
تحقیق یہ ہے کہ معراج بیداری مین جسم کے ساتہ ایکبار اور خواب مین روح کے
ساتہ بارہا حاصل ہوئی لیکن اوسکی تعداد کسی دلیل قطعی سے متعین نہین واللہ اعلم

آٹھواں باب معجزات کے بیان میں مسلم بن حجاج اپنی صحیح میں حضرت سلمہ
بن اکوع سے روایت کرتے ہیں حنین کے روز جب کفار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر ہجوم کیا آپ نے خچر سے اوتر کر فرمایا شاہت الوجوہ اور مٹھی بہر خاک اونپر پھینکی
وہ خاک سب کافروں کی آنکھوں میں پہونچی اور اونکو شکست ہوئی اسیطرح جنگ
بدر میں مٹھی بہر کنکریاں پھینکیں کہ سب کفار کی آنکھوں میں پہونچیں ایکدرخت چھوارے کا
اپنے ہاتہ سے لگایا خدا نے اوسکے پھل میں تریاق سے زیادہ تاثیر رکھی کہ جو صبح کیوقت
اوسے کہاوے دن بہر زہر اور جادو اوسپر اثر نہ کرے اور یہ تاثیر اون درختوں میں کہ اوسکی
گٹھلی سے پیدا ہوئی ابتک موجود ہے المدینہ اونکو عجوۂ عالیہ کہتے ہیں آپ فرماتے ہیں عجوۂ
عالیہ ہر بیماری سے شفا ہے اور اوسکا ناشتا تریاق ہے خیبر میں ایک یہودیہ نے بکری کا
گوشت بہونکر اور اوسمیں زہر ملاکر حضرت کی خدمت میں بہیجا آپ نے صحابہ کے ساتھ تھوڑا
نوش کیا پہر فرمایا اپنے ہاتہ اوٹھاؤ اور یہودیہ کو بلاکر کہا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے
اوسنے عرض کیا آپ سے کسنے کہا فرمایا اس گوشت نے جو میرے ہاتہ میں ہے عرض کیا ہاں
خدا کے رسول میں نے یہ خطا اسلیئے کی اگر آپ پیغمبر ہیں تو زہر اثر نہ کرے گا اور جو
پیغمبر نہیں تو آپ کے ہلاک ہونے سے ہمیں چین ملے گا آپ نے اوسکا قصور معاف کر دیا
کسی نے آپ کے پاس ایک ہتیار بطریق ہدیہ بہیجا اوسپر کرگس کی صورت بنی تہی آپ نے
ہاتہ لگایا فوراً محو ہوگئی جابر کا اونٹ تہک گیا آپ نے اوسے ہکالا اوسوقت سے وہ سب
اونٹوں سے آگے چلنے لگا پہر آپ نے اوسے خرید کیا اور قیمت دے کر جابر کو بخشدیا قتادہ
بن ملحان کے چہرے کو ہاتہ لگایا آپکے ہاتہکی برکت سے یہ روشنی اور صفائی اونکے چہرہ
میں پیدا ہوئی کہ ہر چیز کا عکس اوسمیں نظر آتا عقبہ بن ابی معیط کے منہ پر تہوکا اوسکے گال
جل گئے اور وہ داغ عمر بہر باقی رہا حدیبیہ کے دن لشکر کو پانی کی حاجت ہوئی آپکی انگلیوں سے
پانی نہر کیطرح جاری ہوا کہ تین سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آدمی نے پیا
اور وضو کیا راوی کہتا ہے ہزار دن ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا جب غار ثور میں
تشریف لے گئے مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تانا اور کبوتر نے انڈے دیئے کفار

تلاش کرتے ہوئے غار پر پہونچے خدا تعالیٰ نے اونہین اندھا کر دیا ہر چند ڈہونڈا کیے
آپ نظر نہ آئے اسیطرح شب ہجرت کفار بہ ارادۂ قتل حضرت رسالت در دولت پر جمع
ہوئے آپ آیہ کریمہ واذا قرءت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ
حجابا مستورا پڑہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گہر تشریف لے گئے اور کسی کو نظر نہ آئے
معراج کی صبح جب قوم نے قصۂ اسرا سے انکار کیا پروردگار نے بیت المقدس آپکے
سامنے کر دی کہ اوس کے سب نشان منکرون کو بتائے اور اونکے سوالات کے
جواب دیے ایکروز آپ دو کتابین ہاتھون مین لیے باہر تشریف لائے اور فرمایا
ایک مین بہشتیون کے اور دوسرے مین دوزخیون کے نام ہین نہ ان سے گھٹین نہ بڑہین
لکھا ہے مشارق ومغارب زمین کے آپکو دکہائے گئے اور خبر دی گئی اسقدر
زمین جو آپنے دیکھی آپکی امت کے قبضے مین آئے گی بموجب اس وعدے کے اس
امت کی سلطنت اول مشرق یعنے بلاد ترک سے آخر مغرب یعنے بحر اندلس اور بلاد بربر تک
پہونچی شرح منیہ ابن امیر الحاج مین روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابن مسعود کو بکریان چراتے دیکھا کہا اے لڑکے کچھ دودھ ہے عرض کیا ہے مگر مین
امین ہون یعنے یہ بکریان میرے پاس امانت ہین انکا دودھ نہین دے سکتا فرمایا
انمین کوئی بکری ایسی ہے جسپر نر نہین پہاندا ابن مسعود نے ایسی بکری حاضر کی آپنے
اوسکے تہن چہوئے فوراً دودھ اوتر آیا دوہکر آپ پیا اور ابوبکر کو پلایا پہر تہن سے
ارشاد کیا اقلص خشک ہوگئے ابن مسعود یہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے آپنے اونکو سینے سے
چپٹا لیا ابو طلحہ کے گہوڑے پر کہ نہایت سست تہا سوار ہوئے مدینہ کے سب
گہوڑون سے چالاک ہوگیا ؎ تو مرا دل دہ و دلیری بین * روبہ خویش خوان و
شیری بین * فہد بن عطیہ کہتے ہین آپ نے ایک گونگے لڑکے سے جسنے کبہی کلام نکیا تہا
پوچہا مین کون ہون اوسنے بزبان فصیح عرض کیا آپ خدا کے رسول ہین معیقب یمانی
نقل کرتے ہین حجۃ الوداع مین ایک بچہ کہ اوسی روز پیدا ہوا تہا آپکے پاس لایا گیا
اوس سے فرمایا مین کون ہون اوسنے کہا انت رسول اللہ آپ رسول اللہ ہین

نسبت فرمایا قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں اور زبان دینگے کہ انکو مسلم کی
گواہی دیگا اور یہ پتھر پانی مین نہین ڈوبتا اور آگ مین نہین جلتا تذئیل ایکروز
ابن علیم محدث نے مسجد حرام مین یہ حدیث بیان کی ابوطاہر ملحد کہ غلاۃ فرقہ معدودیہ سے تھا
سنکر ہنسنے لگا یہ آگ منگا کر حجر اسود کو آگ مین ڈالا نہ جلا پانی مین ڈالا پھول کی طرح
قائم رہا متعجب ہوکر بولا اب مجھے یقین ہوا کہ یہ دین ہمیشہ رہیگا ابوہریرہ کہتے ہین مین
تھوڑے چھوہارے حضرت کی خدمت مین لایا اور عرض کیا یارسول اللہ میرے لیے انمین
برکت کی دعا کیجئے آپ نے دعا کرکے فرمایا انہین اپنے توشہ دان مین رکھو اور جسقدر
درکار ہون ہاتھ ڈالکے نکال لیا کر مگر توشہ دان کو نہ جھاڑنا مین نے اون چھوارون سے کئی
اونٹ خدا کی راہ مین بھر دیے اور ہمیشہ ہم کھایا کیے مگر وہ کم نہوئے کسی لڑائی مین لشکر کا
توشہ تمام ہوگیا فرمایا بقیہ توشہ جمع کرو پھر برکت کی دعا کرکے تقسیم کرادیا تمام لشکر کے لیے
کافی ہوا ام مالک ایک برتن مین آپکو روغن بھیجا کرتین اوس برتن مین ایسی برکت ہوگئی
کہ جب اون کے لڑکے سالن مانگتے اوسمین سے روغن نکال دیتین اور روغن کم نہوتا
ایکبار نچوڑ لیا پھر روغن نہ پایا آپ سے حال عرض کیا فرمایا شاید تمنے نچوڑ لیا عرض کیا ہان
فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ اوس سے روغن نکلا کرتا ایک شخص نے آپ سے سوال کیا
تھوڑا غلہ اوسے عنایت ہوا وہ اور اوسکی عورت اور مہمان اوسی غلے سے کھاتے مگر
کم نہوتا ایکدن اوسنے ناپا پھر تھی تمام ہوگیا آپکو خبر ہوئی فرمایا اگر تو نہ ناپتا تو وہ غلہ ہمیشہ
رہتا اور تم اوسے کھایا کرتے ابوہریرہ رض کہتے ہین ایکروز مین بھوک کی شدت سے مرنیکے
قریب پہونچا اور کسی نے کچھہ نہ دیا یہانتک کہ ابوبکر رض سے اپنا حال کہا اونہونے بھی
التفات نہ کیا ناگاہ ایک شخص دودھ کا پیالہ حضرت پاس لایا اور ایک روایت
مین ہے مجھے حضرت اپنے ساتھ لے گئے اور دودھ سے بھرا پیالہ کہ آپکو کسی نے بھیجا تھا پایا
مین دیکھکر نہایت خوش ہوا کہ یہ پیالہ حضرت مجھے عنایت کرینگے آپنے فرمایا اصحاب صفہ کو بلالا
مین نے کہا بہت آدمیون کو یہ پیالہ بھر دودھ کیا کفایت کرے گا کاش حضرت مجھے عنایت
کرتے تو میرا پیٹ بھر جاتا مگر تعمیل حکم ضرور تھی ناچار اونہین بلا لایا آپ نے مجھسے فرمایا

اے ابوہریرہ پیالہ ہاتھہ مین لے کر سب سے یاران کو پلانا شروع کر مین نے سب ہی
سب کو پلایا اور کاسہ دودہ کا ویسا ہی بہرا رہا پہر ارشاد ہوا اب تو پی مین نے پیا
پہر فرمایا اور پی پہر پیا پہر فرمایا اور پی پہر پیا یہان تک کہ مین نے عرض کیا اوسکی قسم جسنے آپکو
سچا پیغمبر کیا اب میرے پیٹ مین سمانا نہ رہا جابر رضہ کے والد بہت قرض اور تہوڑے
خرمے چہوڑ مرے قرضخواہون نے اونہین گہیرا آپ اونکے گہر تشریف لے گئے اور
خرمے کے تین انبار کیے اور بڑے ڈہیر کے گرد تین بار پہر کر اوسپر بیٹہ گئے اور قرضخواہونکو
دینا شروع کیا سب قرض ادا ہو گیا اور انبار ویسا ہی رہا ابو ایوب انصاری رضہ نے
آپکی اور ابوبکر صدیق کی دعوت کی اور دو آدمی کے لائق کہانا پکوایا آپ نے
اوس کہانے سے ایکسو اسّی آدمی کو پیٹ بہر کہلایا اور جسنے کہایا فورًا ایمان لایا
سلمان فارسی کے مالک نے اونہین چالیس اوقیہ سونے پر کہ ایکسو پانچ تولہ ہوتا ہے
مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت چہوارے کے لگا دین جبتک وہ سب مین پہل نہ آئے آزاد ہون آپنے تین سو درخت
چہوارے کے اپنے ہاتہ سے لگا دیے وہ سب مین پہل آئے مگر ایک درخت حضرت عمر رضہ نے لگایا تہا اوسمین پہل نہ آیا آپ نے
اوسے اوکہیڑ کر اپنے ہاتہ سے لگایا وہ بہی بارور ہوا پہر انڈے برابر سونا مال غنیمت سے
سلمان کو دیا کہ اسے دے کر آزادی حاصل کر سلمان نے گذارش کیا چالیس
اوقیہ سونا چاہیے اس سے کیا ہوگا آپ نے زبان مبارک اوسپر پہیر دی اور برکت
کی دعا کی تولا تو پورا چالیس اوقیہ نکلا سلمان آزاد ہو لیے اور عمر بہر حضرت کی خدمت مین
رہے ایکبار آپ نے جو کی تہوڑی روٹیون سے اسّی آدمی کا پیٹ بہر دیا
اور ایکبار اسّی آدمی سے زیادہ کو تہوڑے جوؤن سے جنکو انس رضہ اپنے ہاتہ مین
اوٹہا لائے تہے پیٹ بہر کے کہلا دیا غزوہ خندق مین جابر رضی اللہ عنہ نے آپکو
بہوکا پایا جو کا آٹا ایک صاع نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کیا پہر حضرت سے کہا کہ
تہوڑا کہانا آپ کے لیے پکوایا ہے آپ نے بآواز بلند فرمایا اے اہل خندق جابر
تمہاری ضیافت کرتا ہے اور جابر سے کہا جبتک مین نہ پہونچون ہانڈی چولہے سے
نہ اوتارین اور آٹا نہ پکائین پہر آپ اونکے گہر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین

لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پہر ارشاد کیا ایک روٹی پکانے والی
بلاوے اور ہانڈی چولہے پر رہنے دے اور اوسمین سے گوشت نکال کر برتنون مین
بہر دیا اور لوگون کو کہانا شروع کیا ہزار آدمی کو اوس مین سیر آٹے اور تہوڑے
سالن سے پیٹ بہر کہلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہوا ایکدن
تہوڑے چہوارون سے جنہین ایک عورت اوٹہا لائی تہی سارے لشکر کا پیٹ بہر دیا
اور اوسیقدر چہوارے بچ رہے ایکبار ایک لشکر پاس توشہ کم ہوا آپ نے بقیہ جمع
برکت کی دعا کی پہر لشکر نے اوسے اپنے برتنون مین بہرنا شروع کیا تمام لشکر کے برتن
بہر گئے غزوہ تبوک مین ایک خشک چشمی مین غسالہ منہہ اور ہاتہون کا ڈالا اسقدر پانی
ہوگیا کہ تمام فوج نے سیراب ہو کر پیا اور جبتک لشکر وہان ٹہیرا رہا پانی کم نہوا ایک بستی کے
اہل نے آپکی ضیافت کی اور بکرے کا گوشت پکایا آپ نے منہہ مین چباکر فرمایا مجہے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری بے اذن مالک کے لی گئی ہے تحقیق کے بعد یہی بات نکلی ایکبار
آپ نے یہ آیت پڑہی ماقدر و اللہ حق قدرہ پہر فرمایا جبار اپنی بڑائی کرتا ہے کہ مین ہون
جبار مین ہون کبیر المتعال یہ وعظ سنکر منبر کانپنے لگا عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے روز
دریاے شور کیطرف بہاگ گئے ناگاہ کنارہ دریا سے ایک ہوا اوٹہی عکرمہ نے کہا
اگر اس بلا سے نجات پاؤن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤن اوسیوقت ہوا تہم گئی
اور عکرمہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مسلمان ہوئے ابو ہریرہ رض بیرکت دعائے حضرت
کبہی کوئی بات نہ بہولے تین پانچ ہزار حدیث احکام مین وارد ہین اون مین ڈیڑہ ہزار
ابو ہریرہ رض سے مروی ہین گویا نصف شریعت ہمکو اونکے وسطے سے پہونچی امام بخاری
فرماتے ہین آٹہہ سو سے زیادہ صحابہ تابعین کہ اونمین ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور
انس رض ہین ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین عمر بن اخطب انصاری کہتے ہین حضرت نے
نماز فجر کے بعد خطبہ پڑہا پہر ظہر پڑہ کے عصر تک پہر عصر پڑہ کر غروب آفتاب تک خطبہ
پڑہتے رہے اوس روز قیامت تک کا سب حال بیان کر دیا زیادہ علم ہم مین اوسی کو
ہے جسے زیادہ یاد رہا جنگ بدر مین فرمایا یہ فلان کا مقتل ہے اور یہ فلان کا جس جگہ آپنے

ہاتھہ رکھا تھا کسی نے وہان سے تجاوز نہ کیا یعنے ہر شخص اوسی جگہہ مارا گیا جس جگہہ آپنے
ہاتھہ رکھکر بتایا تھا غزوۂ موتہ مین زید بن حارثہ کو لشکر اسلام کا سردار کیا اور حکم دیا
جب زید شہید ہو جعفر بن ابی طالب سرداری کرے بعد اوسکی شہادت کے ابن رواحہ
سردار ہو اوسکے بعد مسلمان جسے چاہین اپنا سردار کرین عجائب قدرت الہی سے ہے
کہ جسطرح زبان مقدس سے نکلا تھا اسیطرح ایک بعد دوسرے کے شہید ہوا ابھی اونکی
شہادت کی خبر مدینہ مین نہ پہونچی تھی کہ آپ نے فرمایا زید نے نشان پکڑا اور شہید ہوا
پھر جعفر نے لیا وہ بھی شہید ہوا پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید ہوا یہان تک
کہ خدا کی تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے نشان پکڑا اور فتحیاب ہوا فائدہ
یہ پہلی سرداری خالد کی لشکر اسلام پر ہے حنین کے مویشی کی نسبت فرمایا یہ سب غنیمت
ہو جاویگی چنانچہ وہ سب مال مسلمانون نے لوٹ لیا نجاشی بادشاہ حبشہ جسوقت
مرے آپ نے مدینہ شریفہ مین یارون سے فرمایا اوٹھو تمہارا بھائی نجاشی مرگیا اور مصلی
مین جاکر اونکے جنازے کی نماز پڑہی **فائدہ** اسی جگہہ سے شافعیہ جنازہ غائب کی نماز
جائز جانتے ہین اور حنفیہ جواب دیتے ہین اللہ تعالے نے اوسوقت آپکو جنازہ
نجاشی دکھا دیا کسی سفر مین آپکی اونٹنی گم گئی زید منافق نے لوگون سے کہا محمد آسمان
کی خبرین بیان کرتے ہین اور یہ نہین جانتے اونٹنی کہان ہے اوسیوقت آپ نے فرمایا
فلان جگہہ مہار اوسکی درخت مین اٹک گئی ہے تلاش کیا تو وہین پائی اور صحابی سے
جسکے ڈیرے مین منافق نے یہ کلمہ کہا تھا فرمایا ابھی ایک منافق نے یہ بات کہی ہے مین دعوی
نہین کرتا کہ بے خدا کے بتائے مجھے کچھہ معلوم ہوتا ہے اور ایکدن فرمایا مکہ نے اپنے
جگر گوشے مدینے کی طرف پھینک دیے اونہین دنون عمرو بن العاص کہ اشراف اور سرداران
قریش سے تھے اور خالد بن ولید کہ بڑے بہادر اور سپہ سالار اور رئیس اونکے
تھے بلکہ اسلام مین بھی سرداری فوج پر اکثر مامور رہتے اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ
کہ صاحب مفتاح کعبہ تھے مشرف بہ ایمان ہوئے ایکبار انہین عثمان بن طلحہ سے آپ نے
زیارت کعبہ کی درخواست کی اونہون نے انکار کیا فرمایا ایکدن کعبے کی کنجی میرے ہاتھہ مین

ہو گی جیسے چاہون گا دون گا سو فتح مکہ کے دن ہوئے علی بدرشتی عثمان سے کنجی لائے
آپ نے وہ واقعہ عثمان کو یاد دلایا آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا اتری کنجی اونہین
ہو الہ کی اور فرمایا یہ کنجی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی نہ لے گا اوسکو مگر ظالم اگرچہ یہ عثمان
لاولد مرے مگر آج تک وہ کنجی اونکے بھائی شیبہ کی اولاد پاس ہے جب نامہ نامی پرویز
کے پاس پہونچا اوسنے باذان صوبہ یمن کو لکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان بھیجدے
باذان نے دو آدمی آپ کے پاس بھیجے کہ آپ پرویز کے پاس جائین ورنہ وہ سخت بدمزاج
ہے ملک عرب تباہ کردے گا فرمایا صبح آنا جب صبح کو حاضر ہوئے فرمایا لوٹ جاؤ شیرویہ نے
پرویز کو قتل کیا اونہون نے باذان سے حال کہا باذان نے کہا اگر خبر سچ ہوگی مین مسلمان
ہو جاؤن گا اونہین دنون شیرویہ کا نامہ بنام باذان پہونچا مین نے پرویز کو بسبب
اوسکے ظلم کے قتل کیا تم اپنے عہدے پر قائم رہو اور پیغمبر عربی سے کچھ تعرض نہ کرو سمجھ دیکھے
اہی کے باذان اور اوسکے دونون بیٹے اور جو اہل یمن و فارس کا اس کیفیت سے واقف
تھے مسلمان ہوگئے اور باذان نے ایک عرضی اس حال کی آپکی خدمت مین روانہ کی جب
عباس بن عبد المطلب بدر کے قیدیون مین گرفتار ہوئے فرمایا نوفل بن حارث اور عقیل
بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو عرض کیا مجھے مقدور نہین فرمایا وہ مال کیا ہوا جو ام الفضل
کو سونپا تھا اور کہا اگر مین مارا جاؤن تو یہ مال تیرے اور فضل اور قثم اور عبد اللہ کے
لیے ہے عباس نے متعجب ہو کر گذارش کیا مین گواہی دیتا ہون بیشک تم سچے ہو خدا کے
سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور تم اوسکے بندے اور سچے پیغمبر ہو میرے مال کا حال
خدا کے سوا کسیکو معلوم نہ تھا اور ایک گروہ سے فرمایا تم مین سے ایک شخص دوزخ مین جائیگا اوسکا دانت احد کے برابر ہوگا چنانچہ اونمین سے
ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا اور ایک جماعت سے فرمایا تم سب مین پیچھے مرنیوالا آگ مین ہوگا چنانچہ
جو سب کے بعد باقی رہا آگ مین گر کر جل گیا فتح مکہ کے دن ایک مسلمان عکرمہ بن ابی جہل
کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے تبسم کیا کسی نے تبسم کا سبب پوچھا فرمایا قاتل و مقتول کو
دیکھتا ہون کہ ساتھ ساتھ بہشت مین جاتے ہین تھوڑے عرصے مین عکرمہ ایمان لائے اور
مقبول الاسلام ہوئے دو شخص غیبت کر کے حضرت پاس آئے فرمایا تمنے گوشت کھایا ہے

عرض کیا نہین فرمایا کسی کی غیبت کی ہے ایکروز حجرہ مین تشریف رکھتے تھے فرمایا اسوقت
وہ آتا ہے جسکا دل متکبر ہے اور شیطان کی آنکھہ سے دیکھتا ہے ناگاہ عبد اللہ بن اشہل
کہ منافق تھا آیا غزوۂ تبوک مین ابوذر رض کے حق مین فرمایا مرحبا ابوذر اکیلا چلا آتا ہے
اور اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو ابوذر رض حضرت عثمان رض کی خلافت مین
موضع زبدہ مین جارہے اور انتقال کے وقت بھی کوئی اونکے پاس نتھا اتفاقاً کچھہ لوگ
کوفے اودہر سے نکلے اونہون نے دفن کیا زید بن خالد کہتے ہین ایکشخص خیبر
کے روز مرگیا فرمایا نماز اسکی جنازہ کی پڑہو مگر خود نہ پڑہی صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا اسنے
غنیمت مین خیانت کی ہے اوسکا اسباب دیکھا تو مال غنیمت کا پایا ایک منافق مرگیا فرمایا
زمین اوسے قبول نہین کرتی لوگ بار بار دفن کرتے اور نعش اوسکی قبر سے باہر
نکل آتی ایکشخص مرتد ہوکر مشرکون سے جاملا فرمایا وہ مرگیا اور زمین اوسے قبول نہ
کرے گی دریافت کیا توفی الواقع وہ مرگیا تھا اور زمین نے اوسے قبول نہ کیا غزوۂ
خندق مین جب قریش بھاگ گئے فرمایا الآن نغزوہم ولا یغزوننا اب ہم اونپر چڑہین گے
اور وہ ہمپر چڑہ کر نہ آئین گے چنانچہ کفار کو پھر کبھی حوصلہ چڑہ کر آنے کا نہوا یہانتک کہ
مسلمانون نے مکہ فتح کیا جب لشکر اسلام خیبر کے متصل پہونچا فرمایا خیبر خراب ہوا انا اذا
نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین چنانچہ خیبر باوجود کمال استحکام کے فتح ہوگیا
عثمان غنی رض سے فرمایا تو مظلوم مارا جائے گا چنانچہ ظالمون نے قرآن پڑہتے مین اونہین
شہید کیا اور خون اونکا کتاب اللہ پر جاری ہوا کہتے ہین جسوقت آپ شہید ہوے
اس آیت پر پہونچے تھے فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ثابت بن قیس سے فرمایا
کیا تو راضی نہین کہ سعید جئے اور شہید مرے اور بہشت مین داخل ہو سو ایسا ہی ہوا چنانچہ
وہ حرب یمامہ مین کہ خلافت صدیق رض مین واقع ہوئی شہید ہوے اور عمار بن یاسر رض سے
فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کرے گا کہ حرب صفین مین لشکریان معاویہ کے ہاتھہ سے مارے گئے
فاطمہ زہرا رض سے فرمایا تو گھروالون سے پہلے مجھسے ملے گی چھہ مہینے بعد آپکی رحلت کے رحلت
اون کی ہوئی امام حسن کو فرمایا یہ بیٹا میرا سردار ہے امید ہے خدا اسکے سبب سے مسلمانون کے

دو بڑے گروہ مین صلح کرا دے سو اونکے سبب حجاز اور شام کے لشکر مین صلح ہوئی
اور امام حسین کو فرمایا میری امت اسے قتل کرے گی وہ شامیون کے ہاتہ سے کربلا مین
شہید ہوے اور فرمایا ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ جسکی گردن اور ابرو پر دو تل
ہونگے اپنا اونٹ تلاش کرتا شداد کے شہر مین جائے گا اور وہان کے عجائب دیکھیگا
عبد اللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ اس خبر کے مصداق ہوئے کہ اونٹ ڈہونڈتے شداد
کے شہر مین پہونچے اور اوسکی دیوارین اور منارے دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین
آئے دیکھا سنگریزون کی جگہہ جواہر اور یاقوت پڑے ہین مگر آدمی کا نشان نہین اور فرمایا
ملک حجاز مین ایک آگ پیدا ہوگی جسکی روشنی سے اعناق الابل بصرے مین یعنے بصرے کی
پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہوئین گے سو ماہ جمادی الآخر سنہ ۶۵۴ ہجری مین
مدینہ طیبہ کے متصل ایک آگ پیدا ہوئی اور چندروز رہکر غائب ہوگئی اوس زمانے مین
قطب الدین قسطلانی نے ایک رسالہ مسمے بہ جمل الایجاز خاص اس حال مین تحریر کیا اور
سید سمہودی تاریخ خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفے اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین حال اس آگ کا مفصل لکھا ہے کہتے ہین مدینہ اوس
آگ سے محفوظ رہا تہا تک ایک پتہر نصف حرم مین اور نصف خارج تہا خارج جل گیا
اور جب داخل پر پہونچے بجہہ گئی اور فرمایا ترک ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا
اور دجلہ اوسکے بیچ مین ہوگا گھیرین گے مسلمان وہان کے تین قسم ہو جائین گے بعض
بادشاہ ترک کی پناہ پکڑین گے اور بعض اپنا مال واسباب اور عیال لیکر بہاگین گے
یہ دونو گروہ ہلاک ہوئین گے اور بعض ہتیار پکڑین گے اور لڑکر شہید ہونگے سو ترکان
تاتار نے بغداد کو کہ دجلہ اوسکے بیچ مین ہے گھیرا اور مستعصم باللہ خلیفہ اور قاضی شہر
وغیرہ بادشاہ اتراک سے مل گئے اوس ظالم نے بغداد سے چلکر دوسری منزل مین سبکو
قتل کیا اور جو لوگ مال واسباب وعیال لیکر بہاگے تہے وہ بہی قتل ہوے اور ایک
جماعت نے لڑکر شہادت حاصل کی اور حضرت علی کے حق مین خبر دی اون کا قاتل سر مین
تلوار مارے گا کہ داڑہی پر خون بہے گا سو ابن ملجم کے ہاتہ سے واقع ہوا اور فرمایا کسرے

کے خزانے مسلمان آپس مین تقسیم کرینگے سعد بن ابی وقاص نے مداین دار السلطنۃ کسرے فتح کیا اور خزانے اوسکے مسلمانون مین تقسیم ہوئے اور فرمایا بادشاہ فارس کے کنگن سراقہ کے ہاتھون مین پہنائے جاوینگے سو عمر رضہ کے عہد مین پہنائے گئے اور بیت المقدس کے فتح کی خبر دی کہ اونہین کی خلافت مین فتح ہوئی خارجیون کے ظہور اور اونکی مغلوبی کی اور یہ کہ اون مین ذو الثدیہ ہوگا خبر دی سو ہوئے علی رضہ کے وقت مین اہل حق نے اونہین مغلوب کیا اور ذو الثدیہ کہ اوسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان سے مشابہ تھا خوارج مین پایا گیا اور شیعون کے ظہور سے خبر دی کہ وہ لوگ سلف کو برا کہینگے اور حضرت عمر کی نسبت فرمایا فتنہ و فساد اون کے سبب سے بند رہیگا اور ابوذر رضہ سے کہا جب تم مصر مین دو شخصون کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو وہان سے چلے جاؤ اور عدی بن حاتم رضہ سے کہا تو ایک عورت کو دیکھیگا کہ اونٹ پر سوار ہوکر تنہا حیرہ سے حج کو آئیگی اور خدا کے سوا اوسے کسیکا ڈر نہوگا اور فرمایا احجار الزیت پر خون بہیگا اور میری امت کے لوگ دریائے شور مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد کرینگے ام حرام بنت ملحان اون مین ہوگی اور ازواج مین پہلے وہ مریگی جسکے ہاتھ لمبے ہین سو شیعہ آخر خلافت علی رضہ مین ظاہر ہوئی اور عمر رضہ کے وقت مین انتظام خوب رہا اور مصر فتح ہوا ابوذر نے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اوسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا اور واقعہ حرہ مین احجار الزیت پر خون بہا اور حضرت عثمان کی خلافت مین مسلمانون نے بامارت معاویہ دریا مین جہاد کیا ام حرام اوس لشکر مین موجود تہین سواری سے گرکر مر گئین اور ازواج مطہرات مین سب سے پہلے حضرت زینب سے کہ نہایت سخی تہین انتقال کیا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے خبر دی سو ابو لؤلؤ مجوسی نے نماز صبح مین اونہین زخمی کیا اوسی زخم سے شہید ہوئے حذیفہ کہتے ہین ہر سردار فتنہ تباہ کہ جسکے ساتھ تین سو آدمی ہوبینگے اوسکے اور اوسکے باپ کے نام اور قوم سے ہمکو حضرت نے خبر دی انصار کے حق مین فرمایا میرے بعد یہ امر تمکو پیش آئیگا کہ اورون کو تمپر ترجیح دینگے سو یہ صورت زمان معاویہ مین واقع ہوئی اور فرمایا میری امت کے جوانان

قریش کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی سو یہ امر یزید اور سلیمان بن عبد الملک اور حجاج کے
ہاتھ سے کہ عبد الملک بن مروان کا امیر الامرا تھا واقع ہوا اور فرمایا لوگون پر ایسا وقت
آنے والا ہے کہ سب سود کھاوینگے جو نہ کھائے گا اوسے بھی بخار اوسکا پہونچے گا یعنے
سود کے کاغذ پر گواہی کرے گا یا اوسکا کاغذ لکھے گا یا اوسکے معاملے مین دخل دے گا یہ حال
اس زمانے مین موجود ہے اور فرمایا آخر زمانے مین ایک قوم ایسی ہوگی جو ظاہر مین دوست
اور باطن مین دشمن اس زمانے مین ہزارون آدمی اس قسم کے ہین اور قلت علم اور کثرت
بخل سے خبر دی سو اس زمانے مین ظاہر ہے کہ بخل زیادہ اور علم کم ہوگیا اور فرمایا میری
امت کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا اونہین نقصان نہ پہونچا سکے گا
جو اونکو چھوڑے گا اور اونکا خلاف کرے گا یہانتک کہ خدا کا حکم آئے گا اور وہ
اوسی حال پر قائم رہینگے اور فرمایا اس امت کے آخر مین ایک قوم ہوگی کہ اونکے لیے
اگلون کا سا ثواب ہے نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اور اہل فتن سے جہاد کرینگے اور غلبۂ عبابہ
اور حکومت عمر بن عبد العزیز اور اختلاف امت اور خروج مسیلمہ اور اسود اور مختار
اور حجاج اور وائل بن حجر کے آنے سے خبر دی یہ سب امور مطابق ارشاد کے ہوے
اور فرمایا یہ دین ابتدا مین نبوت و رحمت کے ساتھ ہوا پھر خلافت و رحمت کے ساتھ
ہوگا پھر بادشاہت گزندہ ہوگی پھر فساد اور ظلم اور سرکشی پھیلے گی زنا کو حلال سمجھینگے
اور شراب پینگے اور ریشمی کپڑے پہنینگے اور فرمایا یہ دین اچھی طرح جم جایگا
یہانتک کہ سوار صنعا سے حضر موت تک سفر کرے گا اور خدا کے سوا اوسے کسیکا خوف
نہوگا اور فرمایا دو گروہ آپس مین لڑینگے اور دعوے اونکا ایک ہوگا اور خبر دی
آخر زمانے مین لوگ سیاہ خضاب کرینگے وہ بہشت کی بو نہ سونگھینگے اور تم عجم فتح کروگے
قیصر و کسرے ہلاک ہوینگے تم اون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹوگے اور فرمایا جب
میری امت اترا کر چلے گی اور رومی اور فارسی بادشاہون کی اولاد اون کی نوکری
کرے گی اوسوقت خدا اونکے اچھون کو برون کو مسلط کرے گا اور فرمایا میری امت مین
جب تلوار رکھی جاے گی قیامت تک نہ اوٹھائی جایگی اور فرمایا وہ وقت آنے والا ہے

کہ اپنے دین پر صبر کرنے والا انہہ مین چنگاری رکہنے والے کے مانند ہوگا یعنے جسطرح ہاتہہ پر آگ رکہنا دشوار ہے اسیطرح اوسوقت اپنے دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا اور یہ وہی وقت ہے اور فرمایا قریب ہے تمہارے مقابلے کے لیے ایک فرقہ کا فرون کا اور فرقون کو جمع کرے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بسبب ہماری قلت کے فرمایا نہین تم اوسوقت بہت ہوگے لیکن مانند جہاگ کے اور تمہاری ہیبت دشمنون کے دل سے جاتی رہے گی اور تمہارے دلون مین سستی آجاگیگی اور فرمایا مین فتنون کو دیکہتا ہون تمہارے گہرون مین باران کی طرح داخل ہوئی اور علامات قیامت مین فرمایا غنیمت دولت ہوجاگیگی اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان اور علم دنیا کے لیے سیکہین گے اور عورتون کی فرمان برداری اور ماں کی نافرمانی کرین گے اور یارون سے نزدیکی اور باپ سے دوری چاہین گے اور مسجد مین بیہودہ باتین کرین گے اور فاسق سردار اور سفہا اور ارازل رئیس ہوجاوینگے اور شریر بسبب شرارت کے تعظیم کیے جاوینگے اور شراب پیا وینگے اور پچہلے اگلون پر لعنت کرین گے اور عورتین آپس مین شہوت رانی کرین گی اور غیر قوم کے لوگ تم پر غالب ہوجاوینگے سو یہ سب امور موجود ہین زمانہ مبارک مین ایکسال قحط پڑا جمعہ کے دن آپ خطبہ پڑہتے تہے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہلک المال وجاع العیال مال ہلاک ہوا اور عیال بہوکے ہین ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے ہاتہہ دعا کے لیے اوٹہائے اوسوقت بادل کا ٹکڑا آسمان مین نتہا دعا سے فارغ نہوئے تہے کہ گہٹا پہار کیطرح اوٹہی اور آٹہہ دن خوب مینہہ برسا دوسرے جمعہ کو پہر اوسی اعرابی یا دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ مکان گرے جاتے ہین اور مال ڈوب گیا ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے دونون ہاتہہ اوٹہا کر کہا الٰہی ہمارے گرد برسا نہ ہمپر اور جسطرف اشارہ کیا بادل اوسیطرف ہٹ گیا یہانتک کہ مدینے پر سے منہہ کہل گیا اور وادی قناۃ مین مہینے بہر تک پانی جاری رہا بدر کی لڑائی مین کافرون نے پہلے سے کوئین پر قبضہ کر لیا تہا ناچار لشکر اسلام نے ریت پر خیمہ کیا پانی کی نہایت تکلیف تہی اور بعض لوگون کو نہانے کی حاجت ہوئی مسلمان نہایت پریشان تہے آپ نے دعا کی اسقدر مینہہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہوگئی اور

اور لوگون نے وضو اور غسل کیا اور اپنے برتن پانی سے بھر لیئے اور حضرت علی کے لیئے
دعا کی کہ سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہین اوس روز سے گرمیون مین جاڑون کے
اور جاڑون مین گرمیون کے کپڑے بے تکلف پہنتے اور سعد بن ابی وقاص کے لیئے دعا
کی خدا اونہین مستجاب الدعوات کرے اوس دن سے اونھون نے جو دعا کی قبول ہوئی
اور فاطمہ زہرا اور حضرت علی کے حق مین دعا کی اخرج منکما کثیرا طیبا اون کی اولاد و امجاد کی
کثرت اور جیسے پاکیزہ لوگ مانند حضرات ائمہ طاہرین اور غوث اعظم رضی اللہ عنہم کی اونکی
اولاد مین پیدا ہوئے اظہر من الشمس ہے عتبہ کی بکریون کے لیئے دعا کی بہت برکتین
ہمیشہ کیا کرتے یہ برکت حضرت کی دعا کی تاثیر سے ہے ابن عباس رضہ کے حق مین دعا کی
الٰہی اسی دین مین دانشمند کر اور تاویل سکھا دے فقاہت و تفسیر دانی اونکی اس حد تک
پہونچی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شیوخ صحابہ سے اونکی تعظیم و تکریم زیادہ کرتے
اور سلطان المفسرین اونکا لقب ہے ابن حمید سے کہا خدا تیرا منہ بے دندان نکرے
اکیسو چھبیس برس کی عمر ہوئی اور سب دانت ثابت تھے ایکدن ام سلیم نے عرض کیا انس کے
حق مین دعا کیجیئے فرمایا یا اللہ اسکا مال اور اولاد زیادہ کر اور عمر اسکی دراز ہو اور اسے
بخشدے اس دعا کی برکت سے اونکے باغ مین ہر سال دو بار میوہ آتا اور عمر اونکی بہت
ہوئی اور سو بیٹے پوتے اونکی زندگی مین جمع ہوگئے جب غزوۂ تبوک مین صدقہ کا حکم ہوا
عبد الرحمن بن عوف نے آدھا مال حاضر کیا فرمایا تیرے صدقے اور بقیہ مین خدا برکت کرے
لکھا ہے اون کے مال مین اسقدر برکت ہوئی کہ تیس غلام اپنی زندگی مین آزاد کیے
اور ساٹھ سو اونٹ للہ دیے اور انتقال کے وقت بیت المال کی اہل مدینہ کے واسطے
وصیت کی بعد اخراج وصیت چار دن عورتون کو آٹھوین حصہ مین سے اسی اسی ہزار ملا اور دعا کے وقت صرف
چار ہزار تھی مالک بن ربیعہ کیلیے کثرت اولاد کی دعا کی اونکے اسی لڑکے پیدا ہوئے اور عروہ بن جعد
کے حق مین دعا کی کہ تجارت مین ہر روز بر چالیس ہزار درہم نفع کا حاصل کرتے عمر رضی اللہ عنہ کیلیے دعا کی خدا انکے
سبب سے اسلام کو قوت دے جو قوت دین اسلام کو اونکی وساطت سے حاصل ہوئی ظاہر ہے تاریخ پر مخفی نہین ظاہر ہے
جنگ خندق مین حذیفہ کو کفار کی خبر لانے پر متعین کیا اوس رات نہایت سردی اور ہوا

چلتی تھی اونکے لیے دعا کی حذیفہ کہتے ہین مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمام مین چلتا ہون ایک اونٹ
سب سے پیچھے چلتا آپ نے دعا کی سب سے آگے چلنے لگا ایکروز آپ نے لشکر اسلام کی
بے سروسامانی پر نظر فرما کر دعا کی الٰہی یہ ننگے ہین انہین کپڑا دے الٰہی یہ بھوکے ہین انہین
کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہین انہین سواری دے راوی کہتا ہے ہم مین سے فتح کے بعد
کوئی شخص ایسا نتہا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد اور جنس نہو گیا بروز احد جب لشکر
اسلام مغلوب ہوا آپ ہمراہیون کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے کافرون نے چاہا کہ پہاڑ پر جائین
دعا کی الٰہی یہ قدرت نپائین ہرچند تدبیر کی پہاڑ پر چڑھنے کی قدرت نپائی لاچار لوٹ گئے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر مین نہایت شدت رکھتین ایکدن اونہون نے آپ سے
اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی فرمایا اللّٰھم اھد ام ابی ھریرۃ خدایا ابوہریرہ کی مان کو ہدایت
کر جب ابوہریرہ اپنے گھر گئے کواڑ بند پائے اور نہانے کی آواز سنی اور مان نے نہانے کے
بعد اونہین گھر مین بلایا اور کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ ابوہریرہ
بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے اونکے آنسو نکل پڑے اور حضرت سے اونکا سلام اور اسلام
کا حال عرض کیا اسیطرح ثقیف کے لیئے دعا کی خدایا ثقیف کو ہدایت فرما مسلمان ہو گئے
اور دوس کے حق مین دعا کی اللّٰھم اھد دوسا وائت بھم خدایا دوس کو ہدایت کر اور انہین
لے آ مسلمان ہو کر آپ پاس حاضر ہوئے ہوئے علی کی نماز عصر قضا ہوئی آپ نے دعا کی سورج
لوٹ آیا اور درختون اور پہاڑون پر دہوپ چمکی ہوئے علی نے نماز ادا کی مضر پر قحط کی
دعا کی یہ نوبت ہوئی کہ بھوک مین کتے اور سور اور ہڈیان اور مردار کھا گئے آخر ایکبار
قریش پر قحط کی دعا کی نہایت گرانی ہوئی ابوسفیان نے آپکو لکھا تم رحمۃ للعالمین ہو باپ
دادون کو تلوار سے قتل کیا اور اولاد کو قحط سے ہلاک کرتے ہو دعا کرو خدا قحط دور
کرے آپ نے دعا کی تو وہ بلا دور ہوئی کہتے ہین عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپکے
قتل کا ارادہ کیا آپ نے دعا کی الٰہی توجسطرح چاہے مجھے اونکے شر سے بچا اربد کڑک سے
ہلاک ہوا اور عامر طاعون لابل مین کہ اونٹون کی وبا ہے واصل جہنم ہوا ایکروز عتبہ بن
ابی لہب نے کہا مین محمد کے بعد عائشہ سے نکاح کرونگا آپ نے دعا کی الٰہی اسپر ایک کتا

اپنے کتوں سے مسلط فرما عتبہ قافلے کے ساتھ کسی جنگل میں ٹھیرا تھا شیر آیا اہل قافلہ سوتے تھے
ہر ایک کو سونگھ کر چھوڑ گیا اور عتبہ کو کھا لیا آپ نے فارس کے حق میں دعا کی اللہم مزقہم
کل ممزق تھوڑے عرصے میں سلطنت انکی زیر و بالا ہو گئی ایک شخص بائیں ہاتھ سے
کھاتا تھا فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھا اوسنے بہانہ کیا کہ سیدھے سے نہیں کھا سکتا فرمایا اب
تجھے قدرت نرہی اوسوقت سے اپنا سیدھا ہاتھ منہ تک نہ لیجا سکتا منقول ہے ایک شخص
کو حضرت نے اوسکے بیٹے کے نکاح کا پیام دیا اوسنے بہانہ کیا کہ وہ برص میں مبتلا ہے فرمایا
فلتکن اوسیوقت کوڑھن ہو گئی شبیب بن برصا شاعر اوسی کا بیٹا ہے حکم بن ابی العاص
نے آپ کے چلنے کی نقل کی فرمایا کذلک فلتکن ایسا ہی ہو جا مرتعش ہو گیا اور مرتے دم تک
اوسی حال پر رہا تنبیہ ہر چند مفہوم اذا اراد شیئا فانما یقول له کن فیکون مخصوص بحضرت
احدیت ہے مگر قادر مطلق نے اپنے حبیب کو بھی قدرت عنایت کی تھی کہ جو فرما دیتے
ہو جاتا منقول ہے ایکبار عمار بن یاسر رض کو کفار نے آگ میں ڈالا اتفاقاً آپ اودھر سے
گذرے تو پایا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم اے آگ تو عمار پر ٹھنڈی
اور سلامتی ہو جا جیسے ابراہیم پر تھی آگ فوراً بجھ گئی سراقہ بن مالک کے گھوڑے کے
پاؤں آپکی دعا سے زمین میں دھس گئے تھے جب آپ سے التجا کی اوس بلا سے نجات پائی تنبیہ
یہ معجزہ خسف قارون کے مماثل ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ وہاں عذر اور عجز
پر نظر نہوئی اور یہاں عذر قبول فرما کر نجات کی دعا کی متوے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
میں ایکبار بعض نواحی مکہ میں حضرت کے ساتھ تھا راہ میں جو پہاڑ اور درخت ملتا کہتا السلام
علیک یا رسول اللہ ایک کھجور کے قریب ہو کر نکلے اوسنے بزبان فصیح کہا یہ محمد ہیں سردار
انبیا کے اور یہ علی ہیں سردار اولیا کے باپ ائمہ طاہرین کے ایکروز آپ کسی صحرا میں سوتے تھے ناگاہ ایکدرخت
زمین چیرتا آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہوا جب بیدار ہوئے اصحاب نے حال بیان کیا فرمایا یہ وہ درخت ہے
جسنے اپنے مالک سے مجھے سلام کرنیکی اجازت چاہی اور حاصل کی ایکدن آپ سے خباب نے عرض کیا قوم
میری مجھے ڈراتی ہے کوئی نشانی دکھا دیجئے حکم ہوا فلانے جنگل میں جاؤ اور فلاں درخت کی ٹہنی بلاؤ
بمجرد آپکے بلانے کے وہ شاخ درخت سے جدا ہو کر آگئی پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی پھر حضرت کے حکم سے لوٹکر درخت میں

اپنی جگہہ جا لگی ایکدن جبرئیل نے آپکو غمگین دیکہا عرض کیا ارشاد ہو تو کوئی امر عجیب دکہاؤن فرمایا
تم لینے دکہاؤ کہا اس درخت کو بلاؤ آپنے بلایا فوراً اپنی جگہہ سے اوکہڑا اور آپکی خدمت مین
حاضر ہوا فرمایا چلا جا چلا گیا ولنعم ما قیل سے جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه
علی ساق بلا قدم ٭ ایکدن کسی اعرابی نے عرض کیا مین کس دلیل سے آپکو سچا پیغمبر جانون
فرمایا اس سے کہ مین اس خوشہ کو بلاؤن اور وہ میری پیغمبری کی گواہی دے پہر آپ نے
اوسے بلایا وہ درخت سے جدا ہو کر آپ کے پاس آیا پہر فرمایا لوٹ جا اعرابی یہہ
معجزہ دیکہکر ایمان لایا ایک اور اعرابی نے آپکی پیغمبری پر گواہ مانگا آپنے
ایکدرخت بلایا اوسنے حاضر ہو کر تین بار گواہی دی اسیطرح رکانہ پہلوان نے آپ سے
معجزہ طلب کیا آپ نے درخت سمرہ کو کہ وہان تہا بلایا بیچ مین سے چرا اور ایک ٹکڑا
اوسکا آکر آپ کے اور رکانہ کے بیچ مین کہڑا ہو گیا رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب دکہایا اب ا
بہیجدو آپ نے فرمایا چلا جا بحکم کے اپنی جگہہ پر چلا گیا اور دوسرے ٹکڑے سے ملکر
پہر درخت ہو گیا مگر رکانہ مسلمان نہوا اور کہا اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو لڑکی عورتین
کہین گی رکانہ ڈر کے مسلمان ہو گیا ایکروز جنگل مین قضائے حاجت کے لیے تشریف لیگئے
آڑ نہ تہی دو درختون کی شاخ پکڑکر اونکی جگہہ سے اسطرح لائے جیسے اونٹ مہار
پکڑنے والے کے ساتہہ ہو لیتا ہے اور اونہین ایک جگہہ ٹہیرا کر فرمایا آپس مین ملجاؤ
فوراً مل گئے جب آپ فارغ ہوئے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے اور ایکبار اسامہ کو حکم کیا
ان درختون سے کہہ اکہٹے ہو جائین اکہٹے ہو گئے جب آپ قضائے حاجت سے فارغ
ہوئے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے ابو جہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتہہ کی چیز بتادو
فرمایا تیرے ہاتہہ مین چہہ کنکریان ہین سن کیا کہتی ہین غور سے سُنا تو ہر سنگریزے سے
کلمے کی آواز آتی تہی ملعون نے طیش کہا کر ہاتہہ سے پہینکدین اور حضرت سے کہا تم بڑے
جادوگر ہو ایکدن آپ جبل حرا پر تشریف رکہتے تہے اور ابوبکر اور عثمان رض اور عمر
بہی ہمراہ تہے ناگاہ پہاڑ کانپنے لگا فرمایا اے احد ٹہیر کہ نہین ہے تجہپر مگر پیغمبر اور صدیق
اور دو شہید فوراً وہ زلزلہ موقوف ہو گیا کہسی باغ مین تشریف لے گئے وہان ایک

اونٹ آپکو دیکھکر رونے لگا فرمایا یہ اونٹ کسکا ہے ایک انصاری جوان نے کہا میرا ہے
فرمایا تو اس چارپائے کے معاملے مین خدا سے نہین ڈرتا. اوسنے مجھسے شکایت کی کہ تو
اوسسے بوجھ کا رکھتا ہے اور محنت بہت لیتا ہے ایکروز حضرت سفینہ لشکر سے جدا رہ گئے
ناگاہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور اونپر جھپٹا اونہون نے کہا اے ابو الحارث مین رسول اللہ
کا غلام ہون اپنے لشکر سے جدا رہ گیا شیر حضرت کا نام سنکر سفینہ کے سامنے کتے کیطرح
دم ہلانے لگا اور اونکے ساتھ ہو لیا یہانتک کہ لشکر مین پہونچا کر لوٹ گیا فائدہ ابو الحارث
کنیت شیر کی ہے اور سفینہ کا نام مہران یا رومان اور اونکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے
اونہین سفینہ اسلیے کہتے کہ لشکر کے پیچھے چلتے اور گرا پڑا اسباب لشکر کا اوٹھا لاتے
گویا خشکی کی کشتی تھی کہتے ہین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے اونہون نے اس شرط سے
آزاد کیا کہ حضرت کی خدمت سے جدا نہو نا کہا اگر تم شرط نہ کرتین تو بھی مین حضرت کی خدمت
سے جدا نہوتا ایکروز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ کو گئے ابو بکر اور عمر رض بھی ہمراہ تھے
وہان ایک بکری کھڑی تھی دیکھتے ہی آپکو سجدے مین گری اور ایکروز اونٹ نے سجدہ
کیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہین ہم تو انسان ہین فرمایا اپنے رب
کی پرستش کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو اگر مین کسی کے لیے سجدے کا حکم کرتا تو حکم دیتا
کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے حلیمہ کہتی ہین حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان
اودہر سے نکلین ایک بکری نے سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا امام بخاری سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین جنگ خیبر مین میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی
کہ لوگون نے جانا سلمہ مرگیا مین حضرت کے پاس آیا آپ نے اوس جگہہ تین بار پھونک دیا جبسے
اب تک درد نہوا. عبد اللہ بن عتیک کہتے ہین میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضرت سے حال
عرض کیا آپ نے اپنا ہاتھ لگا دیا ایسا آرام ہوگیا گویا کبھی درد نہ تھا صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کو غار مین سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً اچھے ہوگئے ایک
صحابی کے ہاتھ مین ایسا غدود تھا کہ تلوار نہ پکڑی جاتی آپ نے اوسپر ہتھیلی رکھکر دبایا
اور ہتھہ کو جکڑ دیا اوسیوقت جاتا رہا. جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کے منہ پر ایسا زخم

کہ انکے رخسار پر آپڑی آپنے اوسی جگہ پر رکہکر اپنا لعاب دہن لگادیا اسیطرح ہوگئے حارث بن اوس کی تلوار کا زخم اپنے ساتہہ والونکے ہاتہہ سے کعب بن اشرف یہودیکا سر کاٹتے وقت لگ گیا کسی تدبیر سے خون نہ تہمتا تہا آپنے دست مبارک لگادیا فوراً آرام ہوگیا ابو رافع کا پاؤن ٹوٹ گیا اپنا دست حق پرست چہو دیا اچہا ہوگیا ایک عورت اپنی بیٹی کو آپکی خدمت مین لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اسی سودا صبح و شام اوسکا اثر ہوتا ہے آپنے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی ایک چیز سیاہ پلّے کے مانند دوڑتی اوسکے پیٹ سے نکل پڑی حنظلہ کے سر پر آپنے ہاتہہ رکہا اور برکت کی دعا کی اوس روز سے حنظلہ جسکے موضع ورم پر دست مقدس رکہنے کے جگہ چہو دیتے فوراً اچہا ہوجاتا عثمان بن حنیف کہتے ہین ایک اندہے نے حضرت سے اپنی نابینائی کی شکایت کی فرمایا مسجد مین وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہ پہر کہہ اللھم انی اسئلک و نتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی نتوجہ بک الی ربی فیجلی لی عن بصری اللھم شفعہ فی و شفعنی فی نفسی قسم خدا کی ہم بیٹہے رہے بلکہ بہت گفتگو کرنے پائے کہ وہ ایسا بینا ہوگیا گویا کبہی اندہا نہ تہا روز خیبر حضرت مولی علی کی آنکہین دکہتی تہین آپنے اپنا تہوک ڈالدیا فوراً اچہی ہوگئین اور پہر کبہی نہ دکہین اور معجزہ احیاء موتی اور اسکے سوا اور معجزات باب خصائص اور اس کتاب کی دوسرے مواضع مین مذکور ہین بعض محدثین اور اہل سیر نے خاص اس باب مین کتابین تالیف کین اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ مین ہزار معجزہ جمع کئے بعض علما کہتے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کے سوا تین ہزار معجزے صادر ہوئے مگر تحقیق یہ ہے کہ تفحص اور استقرا و لکہا بہت دشوار ہے اس جگہ بعض منکر متعصب براہ مکابرہ دو اعتراض کرتے ہین

اعتراض اول احاد معجزات حد تواتر کو نہ پہونچے پس اثبات نبوت کی دلیل نہین ہوسکتی جواب اسکا یہ ہے کہ احاد حالات سخاوت حاتم و عدالت نوشیروان بہی متواتر نہین مگر مجموع وقائع اونکے مورث یقین ہین فکذا ہذا علاوہ برین بعض معجزات مانند قصۂ ستون کے بطریق متواتر مروی ہین

اعتراض دوم ہر پیغمبر کے معجزے اوسکی کتاب سے ثابت ہین پس معجزات محمدیہ کا اثبات قرآن سے چاہیے نہ دوسرے طریق

سو اوسپر ثبوت نبوت فقط معجزاتین منحصر ہے جواب یہ اعتراض کئی وجہ سے مردود ہے
پہلی وجہ نبی کے لیئے صاحب کتاب ہونا ضرور نہین بنی اسرائیل مین بہت پیغمبر ایسے
گذرے جنپر کوئی کتاب نازل نہوئی اور اونکے معجزات اہل کتاب کے نزدیک ثابت ہین
دوسری وجہ معجزہ مستلزم نبوت ہے نہ نبوت مستلزم معجزہ دیکھو مسیحائیون کے نزدیک
یحیٰی علیہ السلام سے جو بقول اونکے حضرت عیسے علیہ السلام کی اصطباغ دینے والے ہین
کوئی معجزہ صادر نہو العجب تماشا ہے حضرت یحیٰے کی نبوت بے معجزہ تسلیم کیجائے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری معجزے کے ساتھہ مشروط اور ثبوت معجزہ کا صرف قرآن سے
ضرور ہو تیسری وجہ یہ کلیہ محض باطل ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو معجزہ نبی کا اوسکی کتاب
مین مذکور نہو اگرچہ سند صحیح متصل کے ساتھہ بطرق متعددہ ثابت ہو تسلیم نہ کیا جاے۔
غایت مافی الباب یہ ہے کہ بعض معجزات بعض انبیا کی اونکی کتابون سے ثابت ہین سو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خود ایسا معجزہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اوسے نہین پہونچتا
اوس جناب نے باینہمہ کہ بچپن مین بے مادر و پدر ہوگئے اور باتفاق کافۂ انام روز ولادت
سے دعوے نبوت تک جاہلون اور نادانون مین رہے کبھی کسی دانا اور حکیم کی صحبت
نپائی یکایک ایسی کتاب عجیب اسلوب بدیع وتالیف غریب اخبار ماضیہ واحوال آیندہ
وقصص انبیا وحکایات امم سابقہ وحقائق ومعارف یقینیہ ودلائل وبراہین عقلیہ واحکام
وشرائع ومواعظ ونصائح ومصالح وترغیب ذکر الہی ورجوع الی اللہ ونصیحت بہ تہذیب
اخلاق وتحسین فضائل ونکوہش رذائل وسیاست مدنیہ ومسائل تدبیر منزل وذکر بے ثباتی ارکان
عالم وطریق تحصیل بہشت دائم واحوال معاد واہوال محشر وذم دار فانی ومدح عالم باقی وبیان
اسمائے حسنی وصفات واجب تعالی وتحقیق حقائق سفلیہ وعلویہ وتفصیل مقاصد دینیہ ودنیویہ کو متضمن ومشتمل
باین فصاحت وبلاغت وقلت مبانی ونزاکت وکثرت معانی بارگاہ الہی سے حاصل کرکے یہ اعلان فرمایا اور
اذن عام دیا اگر تمہین اس کلام کی وحی آسمانی ہونے مین شک ہے تو سب جن اور آدمی متفق ہوکر
ایک صورت مانند اسکی کہہ لائین اور تمام فصحای عرب باوجود دعوے فصاحت وبلاغت بلکہ سب جن وانسان اوس وقت سے
سو آجتک اوسکی معارضہ سے عاجز ہوئے اور ایک چھوٹی سورت انا اعطیناک برابر نہ کہسکے اور یہود کا احوال انبیا۔

سے ماہر اور وقائع ماضیہ سے واقف تھے تاہم عداوت اوسکے کسی شخص کو غلط اور باوجود
اسکے کہ صاحب قرآن نے کمال طعن و تشنیع اونپر کی اور اونکے مکر و فریب پر جا بجا تنبیہ
فرمائی اوسکی تکذیب نہ کرسکے سیکڑون مخالف وہ کلام پاک سنکر مسلمان ہو گئے اور
جنہنے تعصب اور حسد سے انکار کیا دل مین سمجھہ گیا بیشک یہ خدا کا کلام ہے بشر کی
کیا تاب جو ایسی کتاب کہہ سکے صحیح روایت مین جبیر بن مطعم رضہ سے وارد ہے مینے حضرت کو
نماز مغرب مین سورہ طور پڑہتے سُنا جب اس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شیٔ
ام ہم الخالقون میرا دل اوڑنے لگا اور نور ایمان نے اوسی دن سے میرے دل مین
گھر کیا مگر گروہ اشقیا ابوجہل بن ہشام جب قرآن سنتا کہتا بالیقین یہ کلام بشر نہین طرز
و طرح اسکی دوسرے عالم سے ہے مگر کیا کرون نفس میرا محمد کی فرمانبرداری گوارا نہین
کرتا کہتے ہین فصحاے قریش اسی فکر مین رہتے کہ قرآن پر کوئی اعتراض کیجے اگرچہ ایک شخص
کہ فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل اور عدیم المثل مشہور تھا خدمت والا مین آیا اور
کہا اے محمد قرآن مین تین لفظ غیر فصیح ہین عجاب کبار استہزا فرمایا بیٹھہ جا بیٹھہ گیا
فرمایا کھڑا ہو کھڑا ہو گیا پھر ارشاد ہوا بیٹھہ جا اوسنے کہا یا محمد استہزی بی وانا من
الکبار ان ہذا لشیٔ عجاب سبحان اللہ جن تین باتون پر اعتراض کیا تھا بے روک گا رسے
اوسکی زبان سے نکلا اوین ایکدن قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو کہ فصاحت و بلاغت
مین یکتاے روزگار تھا آپ کے پاس بھیجا تا قرآن سے اور اوسکی حقیقت دریافت
کرے کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر عتبہ نے آپ سے عرض کیا اے محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو
یا عبد المطلب تم بہتر ہو یا عبد اللہ ہمارے خداؤن کو کیون برا کہتے ہو اور ہمارے
بزرگون کو کس لیے گمراہ بتاتے ہو اگر سرداری چاہیے تمہین اپنا سردار بنا مین اور جبتک
تم زندہ ہو تمام قریش تمہاری اطاعت کرین اور جو تمہارے دماغ مین خلل ہو گیا ہے
تو طبیبون سے علاج کرائین اور جو عورتون کی خواہش تمہین کو اس کام پر باعث ہے تو
جس قبیلے سے تمہارا جی چاہے دس عورتین تمہارے نکاح مین دین اور جو مال مطلوب
ہے تو اسقدر جمع کر دین کہ تم اور تمہاری اولاد ہمیشہ کہایا کرین آپ چپکے بیٹھے سب اوسکا

اوسکا کلام ختم ہوا فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت
آیاتہ جب اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود
عتبہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنا ہاتہہ آپکے منہ پر رکھکر کہا ای محمد صلعم تمہین رحم کی قسم اب موقوف کرو
مجہے سننے کی طاقت نہین اور کئی دن گہر سے باہر نہ نکلا ابوجہل نے کہا ای معشر قریش عتبہ
محمد کی روٹیون پر مائل ہوا اور عتبہ کے پاس جاکر کہا اگر تجہے مال کی حاجت ہے تو اسقدر جمع کردون
کہ محمد کی روٹیون کی احتیاج نرہے عتبہ نے کہا قریش مین مجہسے زیادہ مالدار کوئی نہین لیکن
مین نے کلام محمد صلعم کا سنا ہے نہ وہ شعر ہے نہ کہانت نہ جادو جسوقت اونہون نے یہہ آیت
پڑہی انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود مجہے خوف ہوا کہین آسمان سے عذاب آجائے
میری رائے یہ ہے کہ تم اونسے تعرض نکرو اگر عرب اوپر غالب آئے تمہارا مطلب حاصل ہوا
اور جو وہ غالب ہوئے تو سلطنت اونکی تمہاری سلطنت اور اونکی عزت تمہاری عزت ہی قوم نے
کہا محمد نے تجہپر جادو کیا جب اونکا اصرار حد سے گذرا آپ ہی کہنے لگا واللہ مین نے محمد صلعم کے
برابر کوئی جادوگر ندیکہا اور ظاہر ہی کہ یہہ تاثیر بے اسکے کہ صدق اور خوبی اوس کلام کی سامع کے
دلمین جم جاوے ممکن نہین اور ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطا اور نسیان بشر کو لازم ہے کوئی
شخص کسی علم مین کیسی ہی مہارت رکہتا ہو اور اتنی بڑی کتاب اوسی علم مین لکہی اور یہہ دعوے
کرے کہ سارا عالم جمع ہو کر ایک صفحہ میری کتاب کا کہلای ممکن نہین کہ ہزارون لاکہون
آدمی قرناً فقرناً کوشش کرین اور اوسمین ایک غلطی بہی نہ نکال سکین اور دانایان عالم
بر تقدیر اجتماع و اتفاق ایک صفحہ بہی اوسکی کتاب سا لکہہ سکین اور جو وہ ایسا ہی ہے کہ برملا
کہتا ہے لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ
ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اگر جن وانس اسبات پر جمع ہو جائین کہ ایسا قران
لاوین نلا سکینگے مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکا بعض کا مددگار رہو اور باوجود اوس دعوےکے
کوئی اوس سے مقابلہ نہین کرسکتا اور تمام عالم بر تقدیر اجتماع اور اتفاق کے
اوسکے معارضہ کی قدرت نہین کرسکتا تو یہی دلیل اوسکی نبوت کے
واسطے کافی ہے اور اسکو معجزہ کہتے ہین کہ معجزہ وہ خارق عادت ہے

جو مدعی نبوت منکرونکے مقابلہ مین پیش کرے اور وہ اوسکے معارضہ سے عاجز ہو جاوین بالجملہ
قرآن ایک عمدہ معجزہ ہی کہ باوجود اوسکے اثبات نبوت کے لیے دوسرے معجزہ کے
اصلا ضرورت نہین بلکہ چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹ معجزات کو متضمن ہی کہ منکرین نبوت ہر آیت کے
معارضہ سے عاجز ہین بعض علما کہتے ہین قرآن مین ساٹھہ ہزار اور بقول بعض کے چونسٹھہ ہزار
معجزہ ہین جسکو خدائی کریم عقل سلیم عطا فرماتا ہے ادراک کرتا ہی وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ
مِن نُورٍ باقی رہی یہ بات کہ قرآن مین بعض معجزات اور خوارق عادات حضرت سید کائنات علیہ
السلام والصلوۃ کی اجمالا و تفصیلا دونون طرح سے مذکور ہین اللہ تعالی فرماتا ہی وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ گواہی دی اونہون نے کہ پیغمبر سچا ہے اور آئے اون پاس معجزے
اور ارشاد ہوتا ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ پہر جب آیا
اون پاس معجزہ کہا یہ کھلا جادو ہے اور سورۂ قمر مین فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ قریب آئی قیامت
اور شق ہوا چاند اور جب دیکھتے ہین کوئی نشانی منہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین مستمر جادو ہے
اور وہ جو بعض گمراہ کہتے ہین اگر یہہ امر واقع ہوتا تمام عالم کو معلوم ہو جاتا اہل تاریخ
اور ارباب تنجیم کہ نقل امور غریبہ اور واقعات عجیبہ مین اہتمام رکھتے ہین بالضرورۃ
نقل کرتے محض بے عقل اور بانگ بے ہنگام ہی اگر تصدیق معجزات کے لیے مورخان
منکرین کا لکھنا شرط کیا جاوے تو معجزات حضرت مسیح یعنے احیاء موتی وغیرہ سے
اعتماد اوٹھہ جاوے زمانہ حضرت آدم سے عیسی ع م تک ثبوت معجزات کا نبی کی
کتاب یا اونکے اصحاب کی گواہی سے ہوتا رہا معجزات ختم المرسلین کے لیے
اس ثبوت کو کافی نسمجھنا دیانت سے بعید ہے اہل تواریخ وہ باتین جو مذہب سے
علاقہ نہین رکھتین یا اپنے مذہب کے موافق ہوتے ہین لکھتے ہین اسلیے ہند اور نصاری کے
مورخون نے معجزات حضرات انبیا اپنی کتابون مین نہ لکھے علاوہ برین اگر مورخین نے
یہہ معجزہ لکھا ہو اور بعد دریافت حقیقت براہ عداوت کتابون سے نکال ڈالا ہو تو کیا بعید ہے
بلکہ جس صورت مین اہل ملت نے صفت و ثنا حضرت ختم الانبیا کی خدا کی کتابون سے نکال ڈالے تو مشرکین بت پرستون نے

اس امر کی کچھ شکایت بھی نہیں اور حالات کواکب تمام کرۂ زمین سے یکسان نسبت
نہیں رکھتے کسی ملک مین چاند پہلے طلوع کرتا ہے اور کہین پیچھے اور کہین ایک صفت پر
ہوتا ہے اور دوسری جگہہ خلاف اوسکے کبھی چاند مین اور کسی قوم مین ابر یا پہاڑ حائل
ہوتا ہے اسی لیے خسوف بعض شہرون مین پایا جاتا ہے اور بعض مین نہین اور بعض
جگہہ منفصل اور بعض جگہہ کامل نظر آتا ہی اور یہ معجزہ رات کو ہوا کہ لوگ گہرون مین سوتے ہین اور جو بیدار ہین
ہوتا ہے وہ کسی کام مین مشغول ہوتا ہے اور وہ ایک امر آنی تھا پل مارنے مین ختم ہو گیا
اوسوقت نگاہ آسمان پر ہونا کیا ضرور ہے اور بعض نے دیکھا اور اوسپر اعتماد نہ کیا ہو
کیا بعید ہے جو شخص اس قسم کی عجیب بات کہ آتی ہو دیکھتا ہے قصور اپنی نگاہ کا سمجھتا ہے
اور جو اوسے اپنے دیکھنے پر فی الجملہ اعتماد بھی ہوتا ہے تو خیال اس امر کے کہ لوگ نادان
کہین گے دوسرے سے نہین کہتا علاوہ دبرین خارق عادت قدر ضرورت سے تجاوز
نہین کرتا صرف اون منکرون پر جو خواستگار معجزہ ہوتے ہین ظاہر ہوتا ہے دیکھو معجزہ
عیسوی کہ احیاء موتے اور ابراء ابرص و اعمی تہا ضرورت سے متجاوز نہوا ورنہ سب مردے
اوس زمانے کے زندہ ہو جاتے اور تمام اندہے اور کوڑہی شفا پاتے اور اس جگہہ
ایک نکتہ عجیب ہے کہ عادت الٰہی اسطور پر جاری ہے جب نبی کسی قوم کو معجزہ دکہاتا ہے
اور قوم انکار کرتی ہے غضب الٰہی اونپر نازل ہوتا ہے رحمت الٰہی مقتضی اس امر کے
ہوئی کہ اگلی قومون کی طرح ان لوگون کو ہلاک کرے صرف وہی متمرد سرکش جو حضرت سے
اوسوقت انکار و مقابلہ کرتے تہے جنگ بدر وغیرہ مین ہلاک ہوے اسی لیئے اور معجزات
محسوسہ آپکی قدر ضرورت سے زیادہ ظاہر نہوے اور معجزۂ عقلیہ یعنے کتاب الٰہی واسطے
اثبات نبوت کے کافی ہے اور سورۂ بنی اسرائیل مین ارشاد ہوتا ہے سبحان الذی اسرٰی
بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر
یعنے پاکی ہے اوسے جو رات مین لے گیا اپنے بندے کو حرام والی مسجد سے پرلی مسجد کیطرف
جسکی نواح کو ہمنے برکت دی تا دکہائین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی ہے
سننے والا ہے دیکھنے والا اور فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہ اوس معجزہ کی

کا بیان ہے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر سنگریزی بیین حالت محاربہ
مین کافرون پر پھینکے کہ سب کی آنکھون مین پہونچے اور پہونچتی ہی اونکے منھہ پھر گئے
تذئیل بعض نادان قرآن پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اوسمین کوئی خبر آیندہ کی جسے پیشین گوئی
کہتے ہین نہیں حالانکہ یہ اعتراض محض لاطائل اور سراسر باطل ہے کتاب آسمانی مین عقلاً
ونقلاً پیشین گوئی کا ہونا ضرور نہین مگر قرآن مجید مین بہت خبرین آیندہ کی موجود ہین اونمین
سے علامات قیامت کو کہ ابھی واقع نہوئین مانند خروج یاجوج ماجوج ظہور دابۃ الارض
کے مخالفین تسلیم نکرینگے لہذا بقدر اقتضاء مقام چند خبرین اس قسم کی جو واقع
ہوئین اور کسی ذی شعور باانصاف کو اون مین مجال دم زدن نہین لکھی جاتی ہین اللہ
فرماتا ہے لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین محلقین روسکم ومقصرین لاتخافون دیکھو یہ پیشین گوئی
یعنی فتح ہونا مکہ کا اور بیخوف وخطر داخل ہونا مسلمانون کا اوسمین آفتاب نیمروز سے ظاہر
تر ہے بلکہ آج تک مسلمانون کے قبضے مین ہے اور دوسری جگہہ فرمایا اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا سو مکہ کے فتح ہوتے ہی قبائل عرب
جوق جوق اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوے سبحان اللہ وبحمدہ اور فرمایا
انا فتحنا لک فتحاً مبینا مبین کی لفظ مین کیسی کھلی پیشین گوئی ہے کہ کوئی ماہر فن تاریخ اوسکا انکار
نہین کرسکتا کہ مکہ کے فتح ہوتے ہی تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آگیا اور فرماتا ہے وعد اللہ
الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی
جب مسلمان مدینہ کی حکومت پر بھی مستقل نہ تھے آخر اس وعدے کے سبب اکناف عالم اور
ربع مسکون مین پھیل گئے اور بڑے بڑے ملک اونکے قبضے مین آئے اور اب بھی جسقدر ملک اونکے قبضے مین ہین دوسری قوم کی
حکومت نہین اور ارشاد ہوتا ہے سیہزم الجمع ویولون الدبر اس وعدے کے مطابق
بدر اور خندق اور حنین کی لڑائی مین کفار باوجود کثرت اور غلبے کے مغلوب ہوکر بھاگ گئے
اور مسلمان فتحیاب ہوے اور فرماتا ہے وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ جسوقت
یہ آیت اوتری مسلمان نہایت محتاج اور نادار اور مفلس اور لاچار تھے کسی کی عقل
ہرگز تجویز نہ کرتی کہ یہ قوم تھوڑے عرصے مین ایسی متمول اور آسودہ ہو جائیگی مگر خدا نے

اسپنے وعدہ کے موافق اونہین وہ ثروت اور دولت عنایت فرمائی کہ بادشاہون کی
اولاد نے اون کی نوکری اور خدمت کی اور تمام عالم کے ملوک اور سلاطین اون کے
فرمانبردار ہوگئے اور فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم
نورہ ولو کرہ الکافرون ظاہر ہے ابتدا سے جسطرح اس دین کے مخالف اوسکی
خرابی اور مٹا دینے کی درپے رہے کسی دین کے مخالف اوسکی خرابی کے پیچہے نہ پڑے
ہونگے تہوڑے سے مفلسان ناآزمودہ کار پر تمام جہان کا ہجوم تہا مگر عنایت الٰہی سے کسیکا قابو
اون پر نہ چلا یہان تک کہ نور الٰہی تمام ہوا اور روشنی اوسکی تمام عالم مین پہیل گئی اور ارشاد ہوا
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین
سو اسی عرصہ مین اہل روم فارسیون پر غالب ہوئے پر ظاہر ہے کوئی عقلمند مدعی نبوت ایسی خبر
جسکی غلطی تہوڑے سے عرصہ مین ظاہر ہوجاوے تو سب کارخانہ نبوت درہم و برہم کردے نہین
کہہ سکتا اگر اس خبر کا ظہور نہوتا مشرکین اور یہود بیشک طعن کرتے اور اپنی کتابون مین لکہتے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ اہل روم کی بمیاد بضع سنین خبر دی تہی سو غلط ہوئی اور
اس خبر کے ساتہہ یہہ بہی فرمادیا یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ چنانچہ جسدن روم فارسیون پر
غالب ہوئے اوسیدن مسلمانون نے چاہ بدر پر کفار کو شکست دی اور مدد الٰہی فتح نمایان
اونہین نصیب ہوئی اور یہود کے حق مین ارشاد ہوتا ہی اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس
دیکہو باوجود اسکے کہ زمانہ گذشتہ مین یہود کو ہمیشہ سلطنت اور ثروت رہے اب اونکی حکومت کہین
نہین پائی جاتی ہر جگہ ذلیل اور مقہور ہین اور اون سے فرمایا فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظلمین سو باوجود اسکے کہ وہ سب
منکر و تکذیب قرآن و صاحب قرآن مین زیادہ مبالغہ رکہتے موت کی تمنا کرسکے
اور ارشاد ہوا قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا سو دیکہہ لو سب جن وانس جمع ہوکر قرآن جیسی کتاب
آجتک نکہہ سکے نہ اور لو انما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ
من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم

عزیز حکیم نوان باب درود کے بیان مین اور اسباب مین چار فصلین ہین

پہلی فصل کریمہ ان اللہ وملائکتہ الاٰیۃ کی تفسیر مین قال اللہ تعالےٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک خدا اور فرشتے اوسکے درود بہیجتے ہین پیغمبر پر اے ایمان والو درود بہیجو اوسپر اور سلام بہیجو سلام کہنکر انّ واسطے تحقیق اور تقریر معنی جملہ کے آتا ہے لیکن اس جگہہ تاکید وتقریر کی حاجت نہین اسلیے کہ وہ انکار مخاطب کے مقابلے مین ہوتی ہے اور یہان خطاب اہل ایمان سے ہے پس دخول ان کا اور جملہ ہونا مسند کا محض واسطے اہتمام شان اس حکم کے ہے اور فعلیت جملہ کی واسطے افادۂ تجدد کی ہے کہ روز بروز رحمت وعنایت پروردگار تقدس وتعالےٰ کی اونکے حال پر طرح طرح سے زیادہ ہوتی ہے اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے وللاٰخرۃ خیر لک من الاولےٰ اور صیغہ ماضی کا باوجود اسکے کہ تحقق اور توقع پر دلالت کرتا ہے واسطے توہم انقطاع کے ترک ہوا علاوہ برین صیغہ مضارع اس آیت مین زیادتی ترغیب وتشویق کا فائدہ بخشتا ہے کہ صیغہ ماضی سے حاصل نہین حدیث مین آیا ہے جسکی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگی گناہ اوسکے بخشے جاوینگے پس اسقدر فائدہ حاصل ہوگا اوس شخص کو کہ درود اوسکے درود ملائکہ یا صلوٰۃ خدا سے موافق ہوجاے اور ذکر فرشتون کا پہر اضافت اونکی خدا کی طرف بلکہ اس تمام کلام کی تقدیم امر پر اسی فائدے کے واسطے ہے کہ اگر بادشاہ اپنی رعایا اور لشکر کو کسی کام کا حکم کرتا ہے اور لوگ یہ بہی جانتے ہین کہ فقط ایکبار تعمیل اس حکم کی واجب ہے اور پہر ہم مختار ہین تو اکثر لوگ اوسمین دوسری بار کاہلی کرتے ہین اور جب جانتے ہین کہ تمام مقربان بادشاہی اکثر اس کام مین مشغول رہتے ہین اور اوسی بادشاہ کی خوشنودی کا سبب سمجہتے ہین بلکہ خود بادشاہ بنفس نفیس اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق ورغبت اور بڑائی اور عظمت اوسکی سبکے دلمین زیادہ ہوجاتی ہے اور اوسے عزت اور سعادت جانتے ہین فقیہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہین تقدیم اس جملہ کی امر پر درود کی فضیلت پر صاف صریح دلالت کرتی ہے کہ

ہر عبادت مین ابتدا آدم ہوا مگر اس امر مین پہلے اپنے اور فرشتون کے عمل سے خبر
دی پہر مسلمانون کو حکم کیا اور اللہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم اور بعض کے نزدیک
اسم اعظم ہے علما کہتے ہین لفظ اللہ اصل مین آلہ تہا ہمزہ حذف کرکے اوسکے عوض
لام تعریف کا لائے اور آلہ در اصل ولاہ تہا کہ مشتق ہے ولہ بمعنی حیرت سے پس نصیب
بندیکا اس نام پاک سے یہ ہے کہ آپکو بحر حیرت مین غرق کرے آلعزیز راہ موے سراسر
حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے جسنے اوسمین قدم رکہا آپکو اور تمام عالم کو گم کیا بلکہ اس
راہ مین راہ کو بہی دیکہنا گمراہی ہے جو نہین جانتا وہ سب کچہ کہتا ہے اور جو جانتا ہے
وہ کچہ نہین جانتا اور جو کسیوقت کچہ جانتا ہے تو زبان پر نہین لاتا من عرف اللہ کل لسانہ
اور جسطرح راہ معرفت اوسکی عبارت و اشارت سے ورا ہے اسیطرح عجائب
وغرائب نکات ولطائف اوسکے نام نامی کے بہی احاطہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہین باقی رہا
لفظ اللہم کہ ثنا و دعا خصوصًا درود کے شروع مین اکثر وارد ہوتا ہے اصل اوسکی
نزدیک خلیل اور سیبویہ اور بصریین کے یا اللہ ہے حرف ندا محذوف ہوا اور عوض اوسکے
میم مشدد آیا شیخ الشیوخ حسن بصری فرماتے ہین اللہم سب ناموں کا مجموعہ ہے اور نضر
بن شمیل کہتے ہین جسنے اللہم کہا گویا تمام اسمائے الہی کے ساتہہ خدا کو یاد کیا اور بعض اسکو
اسم اعظم جانتے ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم قولہ عز وجل وملائکتہ ملائکہ کہانے
پینے سونے سے منزہ ہین نہ مرد ہین نہ عورت جسکام پر خداے تعالے اونے اونہین مقرر
کردیا اوسپر قائم ہین اور طرح طرح کی شکل بنا سکتے ہین خدا کی تسبیح اور یاد سے جنیں ہیں
شمار اون کا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مگر مستدرک مین ابن عمر رض سے اسقدر
وارد ہوا کہ تمام مخلوق دس حصے ہے ایک حصہ باقی خلق اور نو حصے فرشتے اور طبرانی
نے جابر سے اور طبری نے ام المومنین عائشہؓ سے روایت کیا سالتون آسمان مین
ایک ہتیلی برابر جگہ بہی فرشتے سے خالی نہین قولہ عز وجل یصلون لفظ صلوٰۃ لغت
مین بمعنی دعا اور عرف شرع مین بمعنی نماز اور درود کے آتا ہے اور مناسبت دعا
اور درود مین ظاہر ہے کہ دعا تحصیل مقصد کے لیئے داعی سے واقع ہوتی ہے اور مصلی

بہی صلوٰۃ سے جمیع مقاصد جمیلہ اور مطالب جلیلہ ظاہراً اور باطناً جمع کرنا چاہتا ہے
اور کبھی یہ لفظ بمعنی رحمت اور استغفار اور مغفرت اور ثناکے بہی آیا ہے اور آیت
مین ان سب معنی کے ساتہ تفسیر کیا گیا ہے **قولہ علی النبی** لفظ علی دعا کے صلے مین
واسطے ضرر کے آتا ہے اور رحمت اور صلوٰۃ کے ساتہ فائدہ لام کا بخشتا ہے اور
لام عہد کا ہے کہ آپ وصف نبوت مین مشہور و معہود ہین یا واسطے جنس کے ہے
اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہے اور اس جگہہ اس لفظ کے اختیار مین
باوجود اسکے کہ مرتبہ خاص یعنے رسالت بہی قطعاً و یقیناً آپ کے لیئے ثابت ہے ایک فائدہ
جلیلہ ہے کہ جب ایسی نعمت عظمے اور دولت کبرے آپکی نبوت کے مقابل ہے
تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہے کسقدر بدرجہ اشرف و اعلا
ہوہین گے زنہار کہن زگلستان من بہار مرا) **قولہ جل شانہ یا ایہا الذین
آمنوا** یہ لفظ اس امت مرحومہ کے خصائص سے ہے اور اونکے کمال فضل و بزرگی اور
درود کی عظمت اور بڑائی پر دلالت کرتا ہے کہ خود مالک حقیقی درود پڑہنے والونکے
ایمان کی گواہی دیتا ہے اور اونکو ایمان والے کہتا ہے اور یہ بہی سمجہا جاتا ہے
کہ درود پڑہنا ایمان کا مقتضی ہے اسلیئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کرتے ہین تو اوسیسے
مناسب و مقتضی مطلوب کے ساتہ متصف کرکے خطاب کرتے ہین جیسے معرکہ جنگ و جدل
مین سپاہیون سے کہتے ہین اے بہادرو وقت جانبازی اور جرئت کا ہے اور سخی
سے تحریص سخاوت کے وقت کہتے ہین اے کریم یہ موقع دینے کا ہے **قولہ تعالے
صلوا علیہ** اس جگہہ کئی بحثین ہین **بحث اول** درود واجب ہے یا مستحب
اور بر تقدیر وجوب کسقدر واجب ہے حافظ ابو عمرو بن عبد البر کہتے ہین امر اس
آیت مین بالاجماع وجوب پر محمول ہے اور طبری نے استحباب پر اجماع کا دعوے کیا
قاضی عیاض اور حافظ ابن حجر کہتے ہین مراد طبری کی یہ ہے کہ اکثر سے زیادہ مستحب
ہے ورنہ قول اوسکا خلاف ہے کہ اجماع وجوب پر منعقد ہے **بحث ثانی** شیخ عز الدین
ابن عبد السلام فرماتے ہین ہماری صلوٰۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی شفاعت

نہین بلکہ یہی حکم ہے کہ حق ہر شخص کا ادا کرین اور حقوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہمپر اسقدر نہین کہ تمام عمر مین ایک شمہ ادا کر سکین پس خدا کی تعلیم سے اوسکیطرف
رجوع کرتے ہین کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلا ہمسے کچھ نہین
ہو سکتا تو ہی اپنے فضل وکرم سے انکو جزاء خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اوس جناب
پر نازل فرما ❁ اے سید انام درود جناب تو ورد زبان ماست مہ وسال وصبح وشام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم باز دور درود دست ماہمین صلوات ست والسلام ❁ تنبیہ
حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریق اونہین سکھا دیا
تا وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھکر جناب احدیت کیطرف
رجوع کرین اور یہود ونصاری کیطرح عقل کو دخل دے کر ورطۂ افراط وضلالت
مین نہ پڑین اور یہ تقریر ایک قوی شبہہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہر امر دلالت کرتا ہے
ہم درود بھیجین اور صلیتا یا نصلی علی محمد کہین تقریر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے
عاجز ہین اسلیے حوالہ بخدا کرتے ہین کہ تو اپنے بندون کی طرف سے اوسپر درود نازل
فرما پس ہر چند بندہ بنفسہ اس حکم کے ساتھ قیام نہین کرتا لیکن قیام بدعا وطلب کہ
انتہائے امکان وقدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اسقدر تعلق امر کے لیئے
کفایت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ مصلی درحقیقت خدا ہے اور نسبت صلوۃ کی بندہ کیطرف
مجاز ہے بمعنی سوال وطلب صلوۃ کے خدا سے اور یہی معنے اوس سے مطلوب ہین کہ اس سے
زیادہ قدرت نہین رکھتا اور تکلیف قدر وسعت سے زیادہ نہین ہو سکتی واللہ اعلم
بحث ثالث درود پڑہنا ہر وقت اور ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر قدم
اور ہر سانس کے ساتھ بیانتک کہ راہ اور نہانے کی حاجت مین بھی جائز بلکہ مستحب ہے
مگر اوقات مخصوصہ ہین کہ جنکی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھ کتابون سے ثابت ہوئی
ساتھ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہین کہ بدن اور کپڑے نجاست
حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو لگا کر یا پاس رکھکے باوضو روبقبلہ دوزانو
بیٹھے اور بہ کمال خشوع وخضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت

کیطرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر
لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے جب کلمۂ غیبت پر پہونچے بسبب گناہون
اور آلودگی کے اپکو درگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمۂ
خطاب پر آئے خس وخاشاک کے مانند وہان حاضر سمجھے اور تصور اوس صورت پاک کا
کہ آخر بین ستی ذہن مین جمائے اور امتثال امر الٰہی اور اداے حق نبوی کا قصد کرے معاذ اللہ
اپنا احسان نہ سمجھے ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان همی کنم * منت شناس ازو کہ بخدمت
بداشتت * بلکہ اپنے اس درود پڑہنے اور اوس جناب کیطرف متوجہ ہونے کو حضرت کی
عنایت تصور کرے ؎ بلبل ز ادب پانهند در صفت گلزار * تا گل بطلبگاری اونکشاید
اور اوسے اپنی صلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑہنے کے لئے بوقت معین
ایک عدد متعین کرے اور حتی الوسع اوسے فوت نہونے دے اگر احیاناً فوت ہو جائے
دوسرے وقت پڑہ لے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد ومطالب خصوصاً اس وظیفہ
کی قبولیت کی بکمال الحاح وانکسار مانگے کہ امید اجابت ہے اللهم وفقنا لذلک ولما
تحب وترضی واجعل آخرتنا وعاقبة امرنا خیرا من الاولی **بحث رابع** ہر چند یہ کرامت
اور پیغمبرون کو بھی استقلالاً اور غیر انبیا کو تبعاً حاصل ہے لیکن باعتبار کمیت وکیفیت کے
اوس جناب سے ایکطرح کی خصوصیت رکھتی ہے کہ نہ اسقدر کثرت اوسکی اورون کو
حاصل اور نہ ایسی کامل رحمت کسی پر نازل اور نہ کسی کی درود پر مصلی کے واسطے اسقدر
فوائد مرتب اور نہ جناب احدیت کو کسی کی درود کا ایسا اہتمام منظور ازل سے پروردگار
تقدس وتعالے نے اوس جناب پر بڑے درجے کی کامل رحمت اپنی نازل فرمائی اور حضرت
موسے جیسے پیغمبر اولوالعزم کو حکم کیا اگر تجھے میری نزدیکی مطلوب ہے تو محمد پر درود بہت
بھیجا کر اور اوسے ام البشر حوّا کا مہر مقرر کرکے ابو البشر آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا
مہر حوا کا یہی ہے کہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیجے اور بڑے بڑے مقرب
فرشتے اونپر درود بھیجتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار
شام سے صبح تک اسی کام پر مقرر ہین کہ آپکی قبر مبارک پر حاضر ہوکر درود پڑہتے رہین اور

مسلمانون کو اپنے اور فرشتون کے درود بھیجنے سے خبر دے کر ارشاد ہوتا ہے
اے ایمان والو تم اوپر درود بھیجو تمام مسلمان بامتثال امر الٰہی اپنی مجلسون اور منبرون
اور معابد و نگاہون اور خلوت خانون بلکہ بعض چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے رات دن درود
پڑہتے ہین یہانتک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات یعنے نماز مین پانچون وقت پڑہی
جاتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک قعدہ اخیرہ مین واجب ہے اور اللہم صل علی محمد کما صلیت
علے ابراہیم مین نفس صلوٰۃ تشبیہ مطلوب ہے نہ کیفیت و کمیت اوسکی مانند کیفیت و کمیت
صلوٰۃ ابراہیم کے کہ بقاعدہ علم بیان دونون صلوٰۃ مین مساوات یا ترجیح صلوٰۃ ابراہیمی
کے صلوٰۃ محمدی پر لازم آئی جیسے کریمہ انا ارسلنا الیک کما ارسلنا الی نوح مین تشبیہ
نفس رسالت محمدی کی ساتھہ نفس رسالت نوح علیہ السلام کی ہے نہ اوسکی کیفیت
کی کیفیت رسالت نوح علیہ السلام کے ساتھہ بلکہ کہہ سکتے ہین جسطرح سجدہ فرشتون کا
ظاہر مین حضرت آدم علیہ السلام کیطرف ہوا اگرچہ درحقیقت قبلہ اونکا نور محمدی تہا کہ آدم
علیہ السلام کی پیشانی مین جلوہ گر تہا اسیطرح اگرچہ ظاہر مین ابراہیم علیہ السلام مورد اس
کرامت کے ہوئے لیکن حقیقت مین نور محمدی ہے کہ اونکی بہی پشت مین موجود تہا اور
استقلال حضرات انبیا کا اس کرامت مین کہ درود بہیجنا اونکے نام کے ساتھہ اور اونپر بے ذکر
نام کسی دوسرے کے جائز ہے منافی اس تقریر کا نہین اس لیے کہ آپکی ذات مجمع کمالات
اس استقلال کا واسطہ ہو سکتی ہے جیسے مرتبہ نبوت کا اونکو استقلالاً حاصل ہے مگر آپ اسمین بہی
مین اصل ہین کما صرح بہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد الغزالی نور اللہ مرقدہ بہرحال
یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ کمال اس کرامت کا اور کثرت اوسکی آپ کے لئے مخصوص ہے کوئی
نبی ولی اوسمین شریک نہین قولہ عز اسمہ وسلموا تسلیما سلام بہی وجوب و استحباب
مین مانند صلوٰۃ کے ہے جو درود کو واجب کہتا ہے سلام کو بہی واجب سمجھتا ہے اسلیے
کہ ایک آیت مین ایکطرح سے دونون کے ساتھ امر وارد ہے اگر درود مین جملہ مقدمہ کے تہا
تاکید ہے سلام بلفظ تسلیما موکد ہے درباب تحقیق فرماتے ہین سلام تحیت جسکا جواب واجب
سبب اوسکا ہر شخص سے کے لیے ہے مگر سلام دعا کہ قریب یعنے صلوٰۃ کے ہے انبیا علیہم السلام پر حالت

حیات ظاہری مین اور بعد اوسکے اگرچہ مسلم اون کی قبر متبرک سے قریب ہو جائز ہے بخلاف اورون کے کہ اونبر بعد از موت سوا وقت زیارت قبر کی استقلالاً جائز نہین کما افادہ بالبسط الشیخ تقی الدین السبکی کذا فی الدر المنضود لابن الحجر المکی **فصل دوسری فضائل وفوائد درود کے بیان مین** علمائے راسخین اور ائمہ دین فرماتے ہین ایک درود دنیا ومافیہا سے بہتر اور درود گویان جہان کے لیے کافی ہے ثواب اوسکا طاعات ہزار سالہ کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اوسکا اکثر عبادات بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلےٰ ہے اور یہ فضل وعنایت اس امت بابرکت پر اوس صاحب دولت کے بدولت ہے صلے اللہ علیہ وسلم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور طبرانی احمد ابو نعیم وغیرہم اکابر محدثین روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہے خدا تعالے اوسپر دس بار اور حاکم اور احمد کی روایت مین ہے ستر بار درود بھیجتا ہے اور نسائی اور دارمی اور احمد اور حاکم اور ابن حبان نے بالفاظ متقاربہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کیا جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے خدا تعالے اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور جو ایک سلام بھیجتا ہے اوسپر دس سلام بھیجتا ہے ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابو قاسم نے ترغیب مین ذکر کیا عمر بن نیار کی حدیث مین آیا جو شخص میری امت سے باخلاص مجھپر درود بھیجتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور اوسکے دس درجے بلند کرتا ہے اور اوسکے لیے دس نیکیان لکھتا ہے اور اوسکی دس برائیان محو فرماتا ہے نسائی اور طبرانی اور بیہقی اور ابن ابی عاصم نے مانند اسکے ابو بردہ بن نیار رضہ سے روایت کیا ورجالہ ثقات انتہی تو یہ تو ایک بڑی نعمت ہے کہ پروردگار تقدس وتعالے اس بندۂ ناچیز آلودۂ معصیت پر دس بار رحمت اپنی نازل فرمائے اور اوسے اپنے سلام سے مشرف کرے اور دس درجے اوسکے بلند کرے اور دس نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکھے اور دس گناہ اوسکے بخشے ایک نگاہ لطف اوسکے مہمات دین ودنیا کو کفایت کرتی ہے اور ادنے عنایت اوسکی سب مطالب ومقاصد کے لیے کافی ہے اگر تمام عمر کی عبادت کے صلے مین ایکبار بھی بندے کو یہ دولت نصیب

ہاتھ آئے دین و دنیا کے لیے کافی دوا ہی سمجھے ؎ مرا از زلف تو موے پسند ست *
فضولی می کنم بوئے پسند ست * شیخ عبد الحق دہلوی کہتے ہین جب مین مکے سے مدینہ شریفہ
کو چلا شیخ عبد الوہاب متقی نے فرمایا اس راہ مین کوئی عبادت بعد فرائض کے درود کے
برابر نہین سب اوقات اپنی اسی مین صرف کیجیو مین نے کہا کوئی عدد معین ہے فرمایا یہان
عدد معین نہین اتنا پڑھو کہ درود کے رنگ مین رنگ جاؤ اور اوسمین مستغرق ہو جاؤ
اور آپ فرماتے ہین درود مجھپر صراط پر نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مجھپر اسّی بار درود
بھیجے اسّی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ درود کسطرح بھیجین
فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی اور فرماتے ہین جو شخص
جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اوٹھنے سے پہلے کہے اللھم صل علی محمد النبی الامی و علے آلہ وسلم تسلیما
اسّی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوین اور اسّی برس کی عبادت کا ثواب اوسکے واسطے
لکھا جاوے **فائدہ** گناہون سے صغائر مراد ہین نہ کبائر اور بخشش صغائر کی بھی اخلاص
قلب اور مقبولیت درود سے مشروط ہے گویا یہ عمل شریف اور تمام حسنات ازالہ سیئات
مین حکم دوا کا رکھتی ہین کہ جسطرح تاثیر دوا کی شرائط استعمال اور توجہ طبیب اور عدم موانع
پر موقوف ہے اسیطرح انکی تاثیر بھی بے عنایت الٰہی اور رعایت شرائط
اور انعدام موانع ظاہر نہین ہوتی بلکہ جسطرح بدپرہیزی سے بیماری بڑھ جاتی ہے کہ علاج
کچھ پر نہین رہتی اسیطرح گناہون کی کثرت دل سیاہ کرتی ہے اور جب سیاہی اوسکو گھیر لیتی
ہے اوسوقت کوئی چیز یہانتک کہ قرآن بھی نفع نہین بخشتا ولا یزید الظلمین الا خسارا العزیز
گناہ حقیقت مین ایک آگ ہے جب وہ آگ دل مین بھڑکتی ہے دوزخ کی طرف کہ بمنزلہ
اسکے حیّز کے ہے بالطبع میل کرتی ہے اور آدمی کو کھینچکر لیجاتی ہے اور یہ حرکت نہایت تیزی
کے ساتھہ ہوتی ہے اوسوقت کوئی قاسر اوسے نہین روک سکتا اسلیے آدمی کو چاہیے
کہ حسنات کی تاثیر پر بھروسا کرکے گناہ مین مبتلا نہو یہ کیا ضرور ہے تریاق جسکے پاس ہو
سانپ کے منہ مین اونگلی دیا کرے کہ ضرر گناہ کا یقینی اور زوال اوسکا ظنی ہے تاامکان
جسقدر ہوسکے بامید بخشش نہ اون گناہون کے کہ احیاناً واقع ہوجائین اور بلند ہونے درجہ

اور مرتبون اور حاصل ہونے دین و دنیا کی مرادون اور مقصدون کے اون صیغون کے
ساتھہ کہ صحیح حدیثون اور معتبر روایتون مین وارد ہوئی برعایت اون کی ترکیب بشرائط
کے درود کی کثرت کرے اللھم وفقنا الذ لک بجاہ نبیک المصطفے وحبیبک المجتبے اور فرماتے
تم مین جو شخص درود زیادہ پڑہے گا قیامت کے دن ہر مکان مین مجھسے زیادہ نزدیک
ہوگا جو جمعہ کے دن یا رات مجھپر درود بہیجتا ہے خدا تعالے ننو حاجت اوسکی روا کرتا ہے
ستر آخرت اور تیس دنیا مین اور درود پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ میری قبر مین پہونچاتا ہے
جیسے تمہارے پاس ہدیہ لایا جاتا ہے اور اوسکا نام اور نسب اور قوم مجھے بتاتا ہے
مین اوسی صحیفہ سپید مین نگاہ رکہتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات
مجھپر درود بہت بہیجو کہ بیشک تمہارے درود مجھے پہونچتی ہی مین تمہارے حق مین دعا اور
استغفار کرتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بہیجو کہ وہ دن مشہود ہے
فرشتے اوس روز حاضر ہوتے ہین جو بندہ مجھپر درود بہیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی
ہی جہان کہین کہ ہو ن لوگون نے پوچھا اور وفات کے بعد فرمایا وفات کے بعد بھی
کہ زمین پر پیغمبرون کا جسم کہانا حرام ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بہیجو
کہ جو امتی میرا مجھپر درود بہیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی ہے پس جسکی درود زیادہ ہوگا
مجھسے نزدیک زیادہ ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہیجو کہ جبرئیل نے مجھسے
کہا پروردگار فرماتا ہے اہل زمین سے جو مسلمان تمپر ایک بار درود بہیجتا ہے مین اور میرے
فرشتے اوسپر دسبار درود بہیجتے ہین اور فرماتے ہین جمعہ تمہارے دنون مین زیادہ بزرگ
ہے کہ آدم اوسدن پیدا ہوئے اور اوسی دن روح اون کی قبض ہوئی اور اوسمین
نفخہ اور صعقہ ہے پس اوسدن مجھپر درود بہت بہیجو کہ تمہاری درود میرے حضور مین
عرض کیجاتی ہے صحابہ نے کہا اور بعد آپکی رحلت کے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے زمین پر
پیغمبرون کا بدن کہانا حرام کیا ہے فائدہ منذری نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم
اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور نووی نے تصحیح کی ابن دحیہ اوسے صحیح محفوظ اور
حافظ عبد الغنی حسن صحیح کہتے ہین اور سخاوی قول بدیع مین اوسکے اسناد مین ایک علت

ابو حاتم سے نقل کر کے کلام دارقطنی خطیب سے رفع کرتے ہین تنبیہ ان حدیثون سے
دو امر ثابت ہوے ایک یہ کہ اوقات متبرکہ مین اہتمام حسنات کا زیادہ چاہیے دوسرے یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک مین زندہ ہین درود ہماری اونکے حضور عرض کیجاتی
ہے آپ خوش ہوتے ہین اور ہمارے حق مین دعا اور استغفار کرتے ہین آور آپکی دعا
اور استغفار ایک نعمت عظمی اور دولت کبرے ہے جسے یہ دولت بے نہایت کہ سلطنت
ہفت کشور سے بہتر ہی تمام عمر مین ایکبار بھی میسر ہو دو جہان کی خوبیان اوسے حاصل ہون
اور دنیا اور آخرت کی سب آفتون سے نجات پائے س؎ اگر جملہ جہانم خصم گیرند باز ترسم
گر نگہدارم تو باشی ؞ ز شادی در ہمہ عالم نگنجم ؞ اگر یک لحظہ غمخوارم تو باشی ؞ آور فرماتے ہین
جو شخص مجھپر سلام بھیجتا ہے فرشتہ سلام اوسکا مجھے پہونچاتا ہے کہ اے محمد فلان بیٹا فلان کا
آپ پر سلام بھیجتا ہے اور اکثر روایات مین بجائے سلام لفظ صلوٰۃ وارد ہے آور
فرماتے ہین خدا کے سیاح فرشتے سلام اوسکا مجھے پہونچاتے ہین فائدہ ہرچند جواب فقط
سلام تحیت کا واجب ہے اور آپ اوسکے جواب مین اہتمام رکھتے مگر آپکی رحمت و عنایت
سے امید واثق ہے کہ غریبان امت کو بعد انتقال کے بھی جواب سلام سے مشرف فرمائین
ملکہ سخاوی نے قول بدیع مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اور ضیا نے مختارہ مین
اور ابو الشیخ نے اپنی کتاب مین بعض صحابہ سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص اپنے بستر
پر آکر یعنی سوتے وقت سورۂ ملک پڑھے پھر چار بار یہ کلمات کہے اللھم رب الحل و الحرام و
رب الرکن و المقام و رب المشعر الحرام بحق کل آیۃ انزلتھا فی شھر رمضان بلغ روح محمد
تحیۃ و سلاما اللہ تعالے اور فرشتے متعین کرے کہ میرے پاس آکر عرض کرین اے محمد فلان
بن فلان آپکو سلام و رحمۃ اللہ کہتا ہے مین اوسکے جواب مین کہون فلان بن فلان پر
میری طرف سے سلام اور خدا کی رحمت اور اوسکی برکتین آئین بشکوال اور ابن ابی الدنیا
سلیمان بن سحیم سے نقل کرتے ہین مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ جو آتے ہین اور سلام بھیجتے ہین آیا آپ اونکے سلام سے
واقف ہوتے ہین فرمایا ہان اور مین امنکے سلام کا جواب دیتا ہون س؎ یا نبی اللہ

السلام علیک * انما الفوز والفلاح لدیک * بسلام آمدم جوابم دہ * مرہمے بر دل خرابم نہ
مہر بکشا ز حقہ یاقوت * روح را کام بخش و دل را قوت * زاری من شنو تکلم کن * گریہ
من نگر تبسم کن * رحم کن بر من و فقیرے من * دست دہ بہر دستگیری من * گر نہ زشتم
براہ سنت تو * ہستم از عاصیان امت تو * سلام علی خیر الانام محمد * حبیب الٰہ العالمین
و سید * بشیر نذیر ہاشمی مکرم * عطوف رؤف من یسمی باحمد * الغرض اس سے زیادہ
دولت و نعمت کیا ہوگی کہ تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا کے پیارے اس مشت خاک
بے بضاعت کو جواب سلام کا دیں اور اسکے حق میں دعائے رحمت و برکت کریں اگر تمام
عمر کی محنت و مشقت کے صلے میں ایکبار بھی یہ دولت ہاتھ آئے اجر عظیم اور نفع کثیر ہے ؎
صد سلامت میفرستم بر لقائے فخر کرام * تاکہ آید یک علیکم در جواب صد سلام * ؎
ہر سلام بکن رنجہ در جواب آن لب را * کہ صد سلام مرا یک جواب از تو بس است * الغرض
یہ دولت بے نہایت تو ایکطرف ہے محب صادق اگر اپنے محبوب کی ادنے توجہ و التفات
پر جان قربان کرے بجا ہے اور خوشی میں اوسکے گھر اور باہر ملک و مال لٹا دے تو روا
؎ جان بسپارم و آرزو اے قاصد آخر باز گو * در مجلس آن نازنین حرفے کز ان ما میرود
ایک شخص نے کسی عالم سے پوچھا ایک وقت میں کروڑوں آدمی اکناف عالم اور اطراف
زمین کے حضرت کی خدمت میں تحفہ سلام بھیجتے ہیں آپ اونکے سلام کا کسطرح جواب دیتے ہیں
جواب دیا ؎ کالشمس فی وسط السماء و نورہا * یغشی البلاد مشارقا و مغاربا * یعنے
جیسے آفتاب بیچ آسمان میں ہوتا ہے اور اوسکا نور مشرق اور مغرب کے سب شہروں کو
ڈھانپ لیتا ہے اسیطرح ہزاروں لاکھوں آدمی ایکوقت میں اوس آفتاب سپہر نبوت
سے مستفیض اور اونکے سلام سے مشرف ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں سب سے نزدیک مجھسے
وہ لوگ ہیں جو بکثرت مجھپر درود بھیجتے ہیں فائدہ اہل ذوق کے نزدیک یہ حدیث فضیلت
مصلی میں کفایت کرتی ہے کہ قرب نبوی سارے کمالات کو شامل ہے اور قرب الٰہی کو مستلزم
کہ امتی کو جسقدر قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوگا اوتنا ہی خدا سے زیادہ نزدیک
ہوگا اور فرماتے ہیں جو شخص کہے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح و صل علی جسد محمد

فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور اللہم ابلغ روح محمد منی تحیۃ وسلاماً تا مجھے خواب مین
دیکھے یہ صیغہ حرمین شریفین مین اس غرض کے واسطے بہت مروج ہے اور شیخ عبد الحق
دہلوی مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہین جو شخص جمعہ کے دن یہ درود پڑہے اللہم صل
علی محمد ن النبی الامی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا اپنا مکان دیکھے جو بہشت
مین اوسکے واسطے تیار ہے اور جو ایکبار مین میسر نہو پانچ جمعہ تکرار کرے بفضل الٰہی وہ چیز
نظر آئے کہ اوسے خوشی بخشے اور یہ ترکیب بھی لکھتے ہین شب جمعہ دو رکعت ادا کرے ہر رکعت مین
فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑہے صلے اللہ
علی النبی الامی اور تیسری ترکیب جسے بہت مجرب کہتے ہین یہ ہے جمعہ کی رات دو رکعت ہر رکعت
مین سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر سو بار یہ درود
پڑہے اللہم صل علے محمد ن النبی الامی و آلہ وسلم اگر ایکبار مین زیارت سے مشرف نہو تین
جمعہ کرے انشاء اللہ چوتھے بار کی حاجت نہوگی اللہم ارزقنا **فائدہ** رویت دو قسم ہے
ظاہری اور باطنی اور ظاہری بھی دو قسم ہے خوابی اور بیداری ہین اور بیداری مین بھی دو قسم ہے
عالم حیوۃ مرئی مین اور بعد اوسکے وفات کے زیارت اوس جناب کی عالم بیداری مین
ہم خفتہ بختون کو کہان نصیب ہے پہلی قسم اوسکی تو صحابہ کرام پر تمام ہو چکی اور دوسری قسم
اولیائے عظام کے لیے مخصوص ہے خوشا طالع وہ ہے قسمت اوسکی جسے خواب مین بھی وہ
جمال جہان آرا نظر آجائے ؎ نشان بخت بیدار یست آنخواب ۔ کہ در روے بینم آن ماہ
جہانتاب ۔ **فائدہ اخری اجل من الاولی** جسطرح درود شریف کی برکت سے
زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین حاصل ہوتی ہے اسیطرح اوسکی کثرت
سے رویت باطنی بھی میسر ہو سکتی ہے یہانتک کہ باطن مصلی جمال مبارک کا آئینہ ہو جاتا ہے
اور جب کمال اس دولت بیزوال کا حاصل ہوتا ہے اوسوقت کسی حال مین صورت مبارک
دیدۂ بصیرت سے غائب نہین ہوتی ظاہر اوسکا اگر اور طرف مصروف بھی ہو جاتا ہے مگر باطن
ہر وقت اور ہر حال مین آپکی زیارت سے مشرف رہتا ہے اور اوس سے یہ افضل ہے
کہ رویت خیال مخالطت وہم سے پاک نہین ہو سکتی بلکہ وہ رویت مروئیت بصیرت کے تابع

ولواحق سے ہے کہ جب صورت کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طالب کی چشم بصیرت مین
ہر وقت مستقر اور منطبع رہتی ہے آئینہ خیال بھی کدورات سے صاف ہو جاتا ہے اور اکثر
وہ جمال دلربا خواب مین نظر آتا ہے وما ہو الا نور علی نور اور اس جگہہ طالبان رویت کو ادب
کی رعایت ضرور ہے کہ اس نعمت عظمی اور دولت کبری یعنے انطباع و انتقاش صورت کریمہ
اور حصول زیارت مقدسہ کو نتیجہ اپنے جذب محبت کا نجانین بلکہ عنایت محبوب کی سمجھین
کہ ذرہ آفتاب کو اپنی طرف متوجہ نہین کر سکتا اور قطرۂ ناچیز دریا کو نہین کھینچ سکتا بلکہ
اپنے اختیار سے اوس تک پہونچ نہین سکتا ہان اگر آفتاب عالمتاب اپنی عنایت سے ذرۂ
ناچیز پر نظر کرے بعید نہین اور جو سلیمان مور ناتوان کے حال زار پر متوجہ ہو گنجائش
رکھتا ہے بلکہ بنظر انصاف ہماری آنکھہ قابلیت اس نعمت کی اصلا نہین رکھتی یہ صرف رحمت
وعنایت اوس جناب کی ہے کہ اپنی زیارت کریمہ سے مشرف فرماتے ہین اور جمال جہان آرا
اپنا ہم روسیاہون کو دکھاتے ہین ؎ برای دیدن روے تو چشم دیگرم باید ٭ کہ این چشمے
کہ من دارم جمالت را نشاید ٭ شیخ ابو عبد اللہ ساحلی کہتے ہین بزرگترین ثمرات اور
گرامی ترین فوائد صلوٰۃ یہ ہے کہ جب آدمی برعایت آداب ومحافظت شروط وخلوص نیت
وتدبر معانی درود کی کثرت کرتا ہے محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسکے دل کو
گھیر لیتی ہے اور شجرۂ طیبہ محبت بحکم المرء لمن یحب بیطبع ثمرۂ اتباع وطاعت بخشتا ہے اور
بواسطہ اس محبت وطاعت کے بحکم المرء مع من احب اور بمفہوم من یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا ان مقبولان بارگاہ الٰہی کی معیت خاصہ سے کہ سردار اون کے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین مشرف وممتاز بلکہ بسبب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوبیت الٰہی سے کہ عمدہ کمالات اور بہترین مقاصد ومرادات ہے سرفراز ہوتا ہے
پس طالب مشتاق کو لازم ہے کہ درود کی کثرت کرے تا باطن اوسکا آئینہ صورت نبویہ
اور مرات جمال مصطفویہ ہو جاوے اور جب اوس صورت مقدسہ کو آئینہ دل مین جلوہ گر
دیکھے اوسکے استقرار مین اہتمام تمام اور سعی بلیغ بجا لائے اور اوس صورت کریمہ کو تمام

معاملات و مراقبات قلبی و قالبی مین پیش نظر رکھے اور کسیوقت چشم بصیرت سے غائب نہونے دے کہ نسبت تامہ اور محبت کاملہ اوس جناب سے حاصل اور وصل دائم میسر ہو ــــہ ہمنشینم بخیال تو و آسودہ دلم ✤ کاین وصالیست کہ در پے غم ہجرانش نیست ✤ اور فرماتے ہین جو شخص میری قبر کے پاس مجھپر درود پڑہتا ہے مین سنتا ہون اور جو دور سے بہیجتا ہے تو خدا ایک فرشتہ متعین کرتا ہے کہ اونکے درود مجھے پہونچاتا ہے اور اوسکے دین و دنیا کے کام درست کرتا ہے اور مین قیامت کے روز اوسکا گواہ یا شفیع ہونگا اور فرماتے ہین جو شخص مجھپر درود بہیجے اوسکی قیامت کے دن شفاعت کرونگا فائدہ یہ دولت گنہگاران امت کے حق مین کفایت کرتی ہے جسکے شفیع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اوسے کس بات کا غم ہے ــــہ غم نخورد آن کہ شفیعش تو ئی ✤ یا بہ دہ قدر رفیعش تو ئی ✤ حاصل مین ست ز طاعت مرا ✤ ہست چو امید شفاعت مرا ✤ اور فرماتے ہین جو شخص نماز صبح کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود مجھپر بہیجے خدا تعالے سو حاجتین اوسکی روا فرمائے تیس دنیا مین اور ستر جمع رکھے یعنے آخرت کے لیے عرض کیا یا رسول اللہ درود کسطرح چاہیے فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللھم صل علی محمد و آل محمد فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اور فرماتے ہین جو شخص ایکدن مین پچاس بار درود پڑہیگا قیامت کے دن مین اوس سے مصافحہ کرونگا اور فرماتے ہین جو شخص چاہتا ہے خدا کو اپنے سے راضی پائے درود کی کثرت کرے اور منقول ہے پروردگار تقدس و تعالے دو شخصون کے حال سے ہنستا ہے یعنے اونکے کام سے خوش اور اون سے راضی ہوتا ہے ایک وہ کہ یارون کے گہوڑے سے بڑے گہوڑے پر دشمن کا سامنا کرے سب شکست کہائین اور وہ قائم رہے اگر مارا جائے شہید ہو اور جو بچ جائے تو خدا تعالے اوس سے ہنستا ہے یعنے راضی اور خوش ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ رات کو خلق سے چھپ کر اوٹھے اور اچھی طرح وضو کرکے خدا کی تحمید اور تمجید اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہے اور قرآن مجید کہولے خدا تعالے اوس سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے اس بندے کو دیکہو کہ میرے سوا کوئی اوسے نہین دیکہتا اور فرماتے ہین جبرئیل نے مجھے خدا کا پیام دیا جو مجھپر

ایک درود بہیجتا ہے فرشتے میرے اوسپر دس درود بہیجتے ہین اور وہ درود عرش
تک پہونچتی ہے جس فرشتے کیطرف سے گذرتی ہے وہ کہتا ہے صلوا علی قائلہا کما صلے
علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے کہنے والے پر درود بہیجو جیسے اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر درود بہیجی اور فرماتے ہین جو بندہ بروزعرفہ موقف مین وقوف کرے پہر سو بار فاتحہ اور
سوبار اخلاص پڑہ کر سوبار اللہم صل علی محمد وعلے آل محمد کما صلیت وبارکت علی ابراہیم
وعلے آل ابراہیم انک حمید مجید اور سوبار اشہد ان لا آلہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علے کل شیٔ قدیر پڑہے اللہ تعالے فرشتون سے فرماے
اے میرے فرشتو کیا بدلا ہے میرے اس بندے کا کہ اوسنے میری تسبیح اور تہلیل اور
ثنا کہی اور میرے پیغمبر پر درود بہیجی اے فرشتو گواہ رہو مین نے اسے بخشدیا اور شفاعت
اوسکی اوسکی حقمین قبول کی اگر سب اہل موقف کے حق مین شفاعت کی قبولیت چاہیگا ہر آئینہ قبول کرونگا اور فرمایا ہے
جو شخص ہر روز تین ۳ بار اور ہر شب مین ۳ بار میری محبت اور شوق کے ساتہ مجہپر درود
بہیجے خدا پر حق ہے کہ اوسدن رات کے گناہ اوسکے بخشدے اور فرماتے ہین سیاح
فرشتے خدا کے جب ذکر کے حلقون یعنے ذاکرین کی مجلسونپر گذرتے ہین ایکدوسرے سے
کہتا ہے بیٹہو جب وہ دعا کرتے ہین یہ آمین کہتے ہین اور جب وہ درود بہیجتے ہین یہ بہی اونکے
ساتہ درود پڑہتے ہین اور جب فارغ ہوتے ہین آپس مین کہتے ہین انکو خوبی اور خوشی
ہو کہ بخشی گئی اور ایکروز فرمایا قیامت کے دن تین ۳ شخص عرش کے سایہ مین ہونگے
جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ نہوگا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تین ۳ شخص کون ہین
فرمایا جو میری غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت زندہ کرے اور جو مجہپر
درود بہت بہیجے اور فرماتے ہین جو دو شخص آپس مین خدا کے واسطے محبت رکہتے ہین
اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرکے درود بہیجتے ہین جدا ہونے سے پہلے اگلے اور پچہلے
گناہ اونکے بخشے جاتے ہین اور مروی ہے جسکے پاس صدقہ نہو وہ یہ درود پڑہے اللہم صل
علے محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات کہ اوسکے
حق مین زکوٰۃ ہے اور مسلمان نیکی سے سیر نہین ہوتا جبتک بہشت مین نہ پہونچے اور

ایکدن فرمایا آج کی رات مین نے عجیب ماجرا دیکھا ایک شخص میری امت سے پل صراط
پر کبھی چوتڑون سے پھسلتا ہے اور کبھی گھٹنون سے چلتا ہے اور کبھی چپٹ جاتا ہے
ناگاہ اوسکے درود نے ہاتھہ اوسکا پکڑا اور سیدہا کھڑا کر دیا کہ صراط سے پار ہو گیا اور
فرماتے ہین خدا کا ایک فرشتہ ہے اوسکا ایک بازو مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین
جب کوئی شخص پیغمبر پر محبت کے ساتھہ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی مین غوطہ کھا کر اپنے
پر جھاڑتا ہے خدا تعالے ہر قطرے سے کہ اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے
کہ قیامت تک درود پڑہنے والے کے لیئے استغفار کرتے ہین اور ایک روایت مین آیا
جو شخص حضرت پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین
محدثین جب قیامت کے دن آئینگے اونکے ساتھہ دواتین ہونگی خدا تعالے فرمائیگا
تم اہل حدیث ہو مدتہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے تہے بہشت کو چلے جاؤ اور فرماتے ہین
جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے درود اوسکی ہمیشہ جاری رہتی ہے جبتک میرا نام اوس
کتاب مین رہتا ہے امام جعفر صادق فرماتے ہین جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے صبح و
شام فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین جبتک حضرت کا نام اوس کتاب مین باقی ہے اور صدیق اکبر
فرماتے ہین درود لونڈی غلام کے آزاد کرنے سے بہتر ہے امیر المومنین عمر رض فرماتے ہین دعا آسمان
و زمین کے درمیان روکی جاتی ہے جبتک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے بلند نہین ہونے
پاتے ابن مسعود کہتے ہین مین نماز پڑہتا تہا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رض
وہان تشریف رکھتے تہے بعد فراغ کے خدا کی تعریف و ثنا شروع کی پہر حضرت پر درود
بھیجی پہر اپنے واسطے دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سل تعطہ سل تعطہ سوال کر
تجھے دیا جائیگا سوال کر تجھے دیا جائیگا تو سے علی فرماتے ہین اگر یاد خدا مین ہرج نہو تا مین
بیشک نزدیکی خدا کی درود کے ساتھہ ڈہونڈہتا اسلیئے کہ مین نے حضرت سے سنا جبرئیل
نے خدا کیطرف سے اونہین پیام دیا جو شخص تجہپر دس درود بھیجیگا میری ناخوشی سے مامون
ہو جائیگا اور فرماتے ہین جو شخص حضرت پر ہر روز تین بار اور ہر جمعہ کو سو بار درود پڑہے صلوۃ اللہ و ملائکتہ و انبیائہ
و رسلہ و جمیع خلقہ علے محمد و آل محمد و علیہم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ قیامتکو حضرت کے گروہ مین اوٹہیگا

اور حضرت اوسکا ہاتھہ پکڑ کے اپنے ساتھہ بہشت مین لیجاوینگے اور ابو ذر رضہ فرماتے ہین
مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ نماز چاشت کی سفر و حضر مین نہ چھوڑون
اور بدون وتر ادا کرنے کے نہ سوؤون ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہین
اپنی مجلسون کو حضرت پر درود بھیجنے اور عمر رضہ کے ذکر سے زینت دو کعب احبار کہتے ہین
خدا تعالے نے موسی علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسے کیا تو چاہتا ہے کہ محشر کی پیاس
سے محفوظ رہے عرض کیا ہان یا رب حکم ہوا تو درود بہت بھیجا کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
شیخ ابو محمد جبر کتاب شرف المصطفے اسے لکھتے ہین احمد بن موسے اپنے باپ سے اور وہ
اپنے دادا سے نقل کرتے ہین جو شخص اللہم صل علی محمد و علی آل محمد واہلبیتہ سو بار کہے خدا تعالے
سو حاجتین اوسکی روا کرے اون مین سے تیس دنیا مین مروی ہے جو شخص حضرت کی
قبر کے پاس کھڑا ہو کر یہ آیت پڑھے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما پھر ستر بار کہے صلے اللہ علیک یا محمد ایک فرشتہ اوسکا نام لیکر پکارے کہ اے فلان
حاجت تیری ضایع نہ گئی اور سب قبول ہوئی عطا فرماتے ہین جو شخص یہ درود تین بار
صبح اور تین بار شام پڑھے اللہم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی
محمد فی النبیین وصل علے محمد فی المرسلین وصل علے محمد فی الملاء الاعلی الی یوم الدین اللہم
اعط محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والشرف والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا اللہم انی
آمنت بمحمد ولم اره فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ وارزقنی صحبتہ وتوفنی علی ملتہ واسقنی من
حوضہ شربا مریا سائغا ہنیا لا نظما بعدہ ابدا انک علی کل شئ قدیر اللہم بلغ روح محمد
منا تحیۃ وسلاما اللہم کما آمنت بہ ولم اره فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ تو اوسکی گناہون کی
اوکھڑ جاوے اور نقش اوسکی خطاؤن کا نامہ اعمال سے مٹ جاوے اور ہمیشہ مسرور رہے
اور امیدین اوسکی حاصل ہون اور دشمنون پر غالب رہے اور نیکیون کی توفیق دیا جاوے
اور بہشت مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف ہو اور یہ صیغہ دلائل الخیرات
مین بھی تھوڑے سے تغیر کے ساتھہ مذکور ہے واللہ الموفق والمجیب انہ سمیع قریب تیسری

فصل اون لوگون کے ذم مین جو نام نامی سنکر درود نہین پڑھتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے پاس مین ذکر کیا گیا اور وہ مجھپر درود بہیجنا
بہول گیا بے شک بہشت کی راہ سے بہٹک گیا فائدہ اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے جلیہ مین اور
طبری اور طبرانی نے نقل کیا اور حسب پاسی درود راہ بہشت ہونیوالا ہوا تو درود بہیجنیوالا سالک
راہ بہشت ٹہیرا گویا بہشت کی راہ یہ ہیکہ آدمی پیغمبر پر درود بہیجے اور فرمائی ہین جسکے پاس میرا ذکر آئے
اور مجھپر درود نہ بہیجے دوزخ مین جائے اور فرمائی ہین بخیل ہے وہ جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھپر درود
نہ بہیجے نسائی نے سنن کبریٰ اور احمد نے اپنی مسند اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے دعوات اور ابن ابی عاصم نے
کتاب الصلوٰۃ اور تیمی نے ترغیب اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک مین مانند اسکے روایت کیا اور تیہری کی
روایت مین قتادہ سے مرسلاً وارد ظلم سے ہے یہ بات کہ کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے
اور وہ مجھپر درود نہ بہیجے اور فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر آوے
اور وہ مجھپر درود نہ بہیجے ایکدن حضرت صحابہ کو اپنے منبر کے قریب کہڑا کر کے پہلے زینے پر
چڑہے اور آمین فرمایا پہر دوسرے اور تیسرے زینے پر بہی یہی لفظ کہا صحابہ نے عرض کیا
آج ہمنے آپ سے وہ سنا جو کبہی نہ سنا تہا فرمایا جبریل نے آکر مجہسے کہا دور ہو جیو یعنے خیر و برکت
سے اور ہلاک ہوجیو وہ شخص جسنے رمضان پایا اور نہ بخشا گیا مین نے کہا آمین جب مین دوسری زینے پر
گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے آپکا ذکر سنکر درود نہ پڑہی مین نے کہا آمین
جب تیسری زینے پر گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے ماں باپ یا دونین سے ایک بڑہاپے مین پایا اور انہونے
اوسے بہشت مین نہ پہونچایا مین نے کہا آمین اور فرماتے ہین آدمی کو اسقدر بخل کافی ہے
کہ میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے اور ایک روایت مین ہے جو میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے بیشک
شقی ہو جائے ابو ذر کی حدیث مین آیا ہے سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا ذکر سنکر
درود نہ پڑہے فائدہ ظاہر ہے جو شخص اپنے نفس کو ایسی سعادت اور دولت سے
محروم رکہے اوس سے زیادہ بخیل کون ہے بخیل یہ چاہتا ہے جو میرے پاس ہے کہین نجائے
اور اوس سے کسی کو فائدہ نہ پہونچے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ میرے نفس کو بہی کسیطرح کی
خوبی اور بہلائی حاصل نہو بخیل اپنا مال عزیز جسکو ہزار مشقت سے جمع کیا نفس پر صرف کرنا
نہین چاہتا اسکے پاس تو کچہ مال جاتا ہے نہ کچہ ہرج ہوتا ہے صرف زبان ہلانا ہی نفس کے

فائدے کے لیے گوارا نہین کرتا اور اوسے حسرت و آفت مین مبتلا کرتا ہے نسائی عمل الیوم واللیلہ مین اور سعید بن منصور اپنے سنن مین اور دینوری مجالس مین اور ضیا و مقدسی مختارہ مین اور بغوی جعدیات مین اور بیہقی شعب الایمان مین اور تیمی ترغیب مین اور اسمٰعیل قاضی اور ابن بشکوال اور ابن شاہین ابو سعید خدری رضہ سے روایت کرتے ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو قوم کسی مجلس مین بیٹھے اور درود نہین بھیجتی تیا اونکو جب درود پڑہنے والون کا ثواب دیکھین گے وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت مین داخل ہون **حکایت** ابو سلیمان محمد بن حسین کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے خواب مین فرمایا اے ابو سلیمان جب میرا ذکر حدیث مین آتا ہے تو صلے اللہ علیہ لکھتا ہے اور وسلم چھوڑ دیتا ہے اور اوسمین چار حرف ہین ہر حرف کے بدلے دس نیکی ہین پس تو چالیس نیکی ترک کرتا ہے **حکایت** حسن بن موسے حضرمی معروف بابن عجیبہ کہتے ہین مین بسبب تعجیل کے حدیث کے ساتھہ درود نہین لکھتا تھا ایکرات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین تجھے کیا ہوا جو ابو عمر طبری کی طرح مجھپر درود نہین بھیجتا اوسوقت سے عہد کیا کہ آپ کے ذکر کے ساتھہ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور لکھون گا **حکایت** ابن صلاح اور رشید عطار حمزہ کتانی سے نقل کرتے ہین مین حضرت کے ذکر کے ساتھہ صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا ایکروز آپ نے خواب مین مجھسے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ درود تمام نہین کرتا یعنے وسلم چھوڑ دیتا ہے اوسکے بعد پھر مین نے کبھی وسلم ترک نہ کیا

چوتھی فصل اون لوگون کی حکایات مین جنہین درود کی برکت سے عمدہ مراتب و مقامات حاصل ہوئے

حکایت جعفر بن عبد اللہ کہتے ہین مین نے حافظ ابو ذرعہ کو خواب مین دیکھا کہ فرشتون کے ساتھہ آسمان پر نماز پڑہتے ہین پوچھا تمہین یہ مرتبہ کسطرح حاصل ہوا کہا مین نے ہزارون حدیثین اپنے ہاتھہ سے لکھین اور ہر حدیث کے ساتھہ لکھا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہے رب تبارک وتعالی اوسپر دس درود بھیجتا ہے **حکایت** ابو العباس بن منذیل تحفۃ الفقراء فی اسنی القصد مین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مین نے امام شافعی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمسے خدا تعالے نے کیا فرمایا

فرمایا رحمت کی اور بخشدیا کہا کس عمل کے سبب سے فرمایا سبب اس درود کے کہ پڑہا کرتا تھا
اللھم صل علے محمد عدد من صلی علیہ وصل علے محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت
ان نصلی علیہ وصل علے محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علے محمد کما تنبغی الصلوٰۃ علیہ
اور اس حکایت کو بیہقی نے بھی روایت کیا **حکایت** عبد اللہ بن حکم کہتے ہین مین نے
امام شافعی کو خواب مین دیکھا حال ان کا پوچھا فرمایا خدا تعالے نے بخشدیا اور رحم کیا
اور بہشت مین مجھے اسطرح بٹھایا جسطرح دولھن پر کرتے ہین پھر کسی نے مجھے کہا
یہ مرتبہ تمھین اوس درود کے سبب سے ملا جو تمنے اپنے رسالے مین لکھا ہے صلے اللہ
علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون **حکایت** سخاوی قول بدیع مین
لکھتے ہین ابن بیان اصبہانی نے حضرت کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپنے اپنے
چچا کے بیٹے محمد بن ادریس شافعی کو کسی چیز سے مخصوص کیا فرمایا مین نے خدا سے اوسکے لیے
دعا کی کہ اوسے حساب مین ماخوذ نہ کرے اسلیئے کہ وہ مجھپر ایسی درود بھیجتا تھا جو کسی نے
نہین بھیجی اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون
حکایت درمنضود مین لکھا ہے بنی اسرائیل مین ایک اسراف کرنے والا تھا لوگون نے
اوسکے مرنے کے بعد جنازہ اوسکا نہ اوٹھایا اور غسل نہ دیا موسے علیہ السلام کو حکم ہوا اسے
غسل دیکر جنازہ کی نماز پڑھ کہ ہمنے بخشدیا سبب دریافت کیا جواب آیا اسنے انجیل
توریت کھول اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا دیکھکر اوسپر درود پڑھی اوس
درود کی برکت سے ہمنے بخشدیا **حکایت** سفیان ثوری کہتے ہین مین نے حج مین ایک
جوان دیکھا جب قدم اوٹھاتا یہ کہتا یہ درود پڑہتا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد مین نے کہا آیا یہ بات
دانستہ کرتا ہے کہا ہان پھر مجھسے بولا تم کون ہو مین نے کہا سفیان ثوری کہا عراقی مین نے
کہا ہان کہا خدا کو تمنے کسطرح پہچانا مین نے کہا اسوجہ سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو
رات مین پہیاتا ہے اور بچہ کو اوسکی مان کی پیٹ مین تصویر فرماتا ہے کہا اے سفیان ثوری
تمنے خدا کو جیسا چاہیے نہ پہچانا مین نے کہا تمنے کسطرح پہچانا کہا فسخ عزم کے ساتھ کہ جب مین نے
کسی کام کا عزم کیا اور اوسکے خلاف واقع ہوا سمجھا کہ میرا کوئی خدا ہے جو میرے کام کی تدبیر

کرتا ہے میں نے کہا کثرت درود کی وجہ کیا ہے کہا راہ حج میں میری ماں میرے ہمراہ
تھی مجھسے کہا مجھے خانۂ کعبہ کے اندر پہونچا دے میں نے پہونچا دیا ناگاہ اوسکا پیٹ پھول گیا
اور منھہ کالا ہو گیا میں یہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا اور دونوں ہاتھ اوٹھا کر جناب الٰہی
میں عرض کیا اے رب تو ایسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اوسے جو تیرے گھر آتا ہے
یہ بات کہتی ہی ایک ابر آسمان کی طرف سے اوٹھا اور ایک مرد سپید پوش نے آکر اپنا ہاتھ
میری ماں کی منھہ اور پیٹ سے لائی الفور وہ آفت دور ہوئی جب اوسنے جانے کا ارادہ
کیا میں نے دامن اوسکا پکڑکر عرض کیا آپ کون ہیں کہ اس مصیبت میں ہماری خبر لی فرمایا
میں محمد ہوں نبی تمہارا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا مجھے کچھ وصیت کیجیے فرمایا ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے وقت محمد پر درود بھیجا کر کذا فی القول البدیع **حکایت** ابو حفص
عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہیں میں نے ایک شخص دیکھا کہ عرفات و منا میں سوا درود کے اور
کچھ نہیں پڑہتا سبب اسکا پوچھا کہا میرا باپ بیاج کہاتا تہا مرتے ہی اوسکا منھہ گدہے کا سا
ہو گیا مجھے نہایت غم ہوا اور اوسی رنج میں روتے روتے سو گیا ناگاہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تیرا غم دور کیا اوسی حال میں باپکا
منھہ جو دیکھا تو چودہویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا پایا پھر تو میں بے اختیار حضرت کے
قدم پر گرا اور ماجرا دریافت کیا فرمایا تیرا باپ سود کہاتا تہا اور منھہ سود کہانیوالے کا
دنیا یا آخرت میں گدہے کا سا ہو جاتا ہے مگر وہ سوتے وقت سو بار درود بھی پڑھا کرتا
جب اوسپر یہ حالت گذری اوس فرشتے نے جو احوال امت کا مجھسے کہا کرتا ہے حال اوسکا
عرض کیا میں نے خدا سے اوسکی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب میں
خواب سے بیدار ہوا ہاتف نے پکارا کہ تیرے باپکو درود و سلام نے اس آفت سے بچا لیا
اوسیوقت سے میں نے عہد کیا کسی حال اور کسیوقت درود و سلام نہ چھوڑونگا **حکایت**
ایک شخص کو اوسکے مرنیکے بعد کسی نے خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا جب مجھے قبر میں رکھا منکر نکیر
سوال و جواب کو آئے اونکے سوال کا جواب مجھے نہ آیا اوسوقت اپنی نجات سے مایوس ہوا
اور یہ صدمہ دلپر گذرا کہ بیان نہیں کیا جاتا ناگاہ ایک شخص سفید کپڑے پہنے خوشبو لگائے

میری قبر مین آیا اور منکر نکیر کا جواب سکھایا جب اوس آفت سے نجات پائی اوس سے کہا تو کون ہے کہ ایسے وقت سخت اور عالم تنہائی مین مجھ بیکس کی مدد فرمائی اوسنے کہا مین تیری درود ہون مجھے حکم ہے قیامت تک تیرے پاس رہون اور ہر مصیبت مین مدد کرون حکایت نمیری اور ابن بشکوال نقل کرتے ہین اہل شیراز سے کسی نے ابوالعباس احمد بن منصور کو اون کی وفات کے بعد خواب مین دیکھا کہ جامع شیراز کی محراب مین حلہ زرنگار پہنے اور جڑاؤ تاج سر پر رکھے کھڑے ہین پوچھا تمہارا کیا حال ہوا فرمایا خداے تعالے نے مجھے بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا اسلیے کہ مین درود بہت پڑہا کرتا حکایت سخاوی اور ابن بشکوال حکایت کرتے ہین کسینے ابوحفص کاغذی کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا تعالے نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا رحمت کی اور بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا پوچھا کس سبب سے فرمایا جب خدا کے حضور گیا فرشتون کو حکم ہوا اسکے گناہون اور درود کا حساب کرو درود میرے گناہون پر غالب ہوئی فرمایا اسیقدر کفایت کرتا ہے اسے بہشت مین لے جاؤ یہ حکایت ابن حجر مکی نے بھی لکھی ہے حکایت قول بدیع مین نقل کیا ایک عورت نے خواب مین اپنے بیٹی کو سخت مصیبت اور عذاب مین مبتلا دیکھا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا فرمایا صدقہ دے اتفاقاً خواجہ حسن بصری نے اوسی روز اوسکے بیٹے کو خواب مین دیکھا کہ ایک مکلف تخت پر بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہوکر کہا تیری ماں نے اسکے خلاف بیان کیا تھا اوسنے کہا ہاں میری سچ کہتی ہے ہم ہشتر آدمی عذاب مین گرفتار تھے ایک شخص ہماری قبرون کی طرف سے گذرا اور ایک درود پڑھ کر ثواب اوسکا ہمکو بخشدیا خدا تعالے نے اوسی ایک درود کی برکت سے ہمین عذاب سے نجات دی اور اسقدر ثواب کہ تم دیکھتے ہو میرے حصے مین آیا حکایت محمد بن سعید بن مطرف کہتے ہین مین سوتے وقت چند بار درود پڑہا کرتا ایک رات سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اپنا منھ آگے لا کہ مین اوسے چوموں اسلیے کہ تو اس منھ سے درود پڑہتا ہے مینے اپنا منھ اس قابل نہ سمجھا مگر پاس حکم عالی رخسارہ حضرت کے سامنے کیا آپ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور

آٹھہ دن تک میری عورت کو اوس رخسار سے جسے حضرت نے چوما تہا مشک کی خوشبو آتی رہی **حکایت** ابن بشکوال نے نقل کیا مسطح نام ایک شخص امردین مین سستی رکہتا تہا کسی نے اوسے مرنے کے بعد خواب مین دیکہا حال پوچہا کہا مین ایک محدث کے پاس گیا تہا جب اونسے حدیث پڑہی حضرت پر درود بہیجی مین نے بہی چلا کر کہا صلے اللہ علیہ وسلم میری آواز سنکر تمام مجلس نے درود پڑہی اوسیوقت ہم سب یعنے تمام اہل مجلس بخشے گئے **حکایت** ابوبکر بن مجاہد سے ایک رات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا اے ابوبکر صبح ایک مرد بہشتی تیرے پاس آئے گا تو اوسکی تعظیم بجالانا صبح کو شبلی ابوبکر پاس آئے ابوبکر تعظیم کو اوٹہے اور گود مین لے کر پیشانی پر بوسہ دیا رات کے وقت پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے ابوبکر خدا تجہے عزت دے جیسی تو نے اوس مرد بہشتی کی تعظیم کی عرض کیا یارسول اللہ شبلی کو یہ مقام کس عمل سے حاصل ہوا فرمایا وہ پانچون وقت نماز کے بعد یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم پڑہتا ہے پہر مجہپر درود بہیجتا ہے اور محمد بن عمر کی روایت مین آیا بعد اس آیت کے تین بار کہتا ہے صلی اللہ علیک یا محمد **حکایت** در منضود مین لکہتے ہین ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ کو کسی جنگل مین درندون نے گہیرا جب کچہہ نہ بن آیا درود کی کثرت کی درندے بہاگ گئے اور اونکی شر سے نجات حاصل ہوئی **حکایت** شاہ غریب اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مجہسے دو بہائیون نے کہ سوداگر تہے عظیم آباد مین نقل کیا کہ ہمارے باپ کے اولاد نہوتی کسی فقیر صاحب سے التجا کی اونہون نے فرمایا کرور بار درود مدت غیر معین مین پڑہو اور پڑہنے والون کی کمال خاطرداری اور دلجوئی کرو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا خدا تعالے نے درود کی برکت سے ہم دونون فرزند عنایت فرمائے **حکایت** اخبار الاخیار مین نقل کرتے ہین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود پڑہتے جب نکاح کیا تین شب نہ پڑہ سکے کسی سے سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا بختیار کاکی کو میرا سلام پہونچا اور کہہ ہر رات تو مجہے جو تحفہ بہیجا کرتا تہا تین رات سے نہین پہونچا **حکایت** محمد

محمد بن مالک کہتے ہین مین اکبر وزرا ابو بکر بن مجاہد پاس بیٹھا تھا کہ ایکمرد شکستہ حال آیا شیخ نے
اوسے کمال تعظیم سے بٹھایا اوسنے کہا آج میرے لڑکا ہوا قدرے روغن وشہد درکار ہے
ابو بکر کہتے ہین اوسوقت میرے پاس کچھ نتھا اسی فکر مین سوگیا ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خواب مین مجھسے فرمایا علی بن عیسے وزیر پاس جاکر اوسے میرا سلام پہونچا اور یہ پیام
دے کہ تو ہر شب سونے وقت مجھپر ہزار بار درود پڑہتا ہے آج کی رات سات سو بار پڑہی تہا کہ خلیفہ نے
بلایا اور اوسکے پاس سے آکر عدد تمام کیا ہمارے حکم سے مولود کے باپ کو سو دینار
دے کہ اپنے صرف مین لاوے ابو بکر خواب سے بیدار ہوکر اوس شخص کے ساتھہ علی بن عیسے پاس
گئے اور اوس سے حال خواب کا بیان کیا اوسنے ایک توڑا منگا کر سو دینار اوس شخص کو دیئے
اور ہر چند زیادہ دیتے رہے انکار کیا کہ مین حضرت کی اجازت سے زیادہ نہ لونگا اور سو
دینار شیخ کو دیے شیخ نے لینے مین عذر کیا وزیر نے کہا یہ حق تمہارا ہے پیام پہونچانیکا ہے
پہر سو اور دیے کہ یہ صلہ تمہارے یہانتک آنے کا ہے اسیطرح ہزار دینار عنایت کیے حکایت
جذب القلوب مین جمع الجوامع سے نقل کیا کسی مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تہے قاضی نے
ایک مہینے کی مہلت دی جب اوسنے کہین ٹھکانا نہ دیکہا درود پڑہنے مین مشغول ہوا آخر
مہینے حضرت نے خواب مین حکم دیا علی بن عیسے وزیر سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ تین ہزار دینار اس
مرد کو دیوے مرد کہتا ہے مین بیدار ہوکر سوچا اگر وزیر مجھسے دلیل میرے سچے ہونے کی طلب کریگا تو کیا
جواب دونگا اوس روز نہ گیا دوسرے دن بہی وہی خواب دیکہا تیسرے دن آپنے
فرمایا اگر وہ حجت چاہے تو اوس سے کہنا تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے
پانچہزار بار درود پڑہتا ہے اور اس حال سے کوئی واقف نہین مرد صالح کہتا ہے مین وزیر کے
پاس گیا اور حال خواب کا بیان کیا وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت
کیے کہ قرض مین دے اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ
تجارت کے اور دیے اور قسم دی کہ مجھسے ملاقات کیا کر اور جس بات کی حاجت ہو بے تکلف
کہدیا جب مین تین ہزار دینار قاضی پاس لے گیا اور اوس سے حال بیان کیا اوسنے کہا یہ
تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کرونگا قرضخواہ نے سنکر کہا وزیر اور قاضی سے مین مستحق

تہیون مین نے قرض اپنا چھوڑ دیا قاضی نے کہا مین نے جو مال خدا کیواسطے نکالا اب اوسے واپس نکرونگا پس وہ شخص ورود کی برکت سے قرض سے بہی پاک ہوا اور اسقدر مال کثیر اپنے گہر لے گیا **حکایت** سخاوی ابو عبد الرحمن تغری سے نقل کرتے ہین کسی نے خلاد بن کثیر کے نزع کے وقت ایک رقعہ اونکے سرہانے پایا اوسمین لکہا تہا ہذہ براۃ من النار لخلاد بن کثیر یہ برات نامہ دوزخ سے ہے خلاد بن کثیر کے واسطے لوگون سے پوچہا کیا عمل کرتے تہے کہا ہر جمعہ کو ہزار بار یہ درود اللهم صل علی محمدن النبی الامی پڑہتے **حکایت** فاکہانی نے فجر منیر مین شیخ صالح موسے ضریر سے نقل کیا مین کشتی پر سوار تہا ناگاہ ایک ہوا جسے قلابیہ کہتے ہین اوٹھی چاہتا تہا کہ ڈوبے ناگاہ نیند آئی اور دیکہا رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے مجہسے خواب مین فرمایا اہل جہاز کہو ہزار بار یہ پڑہین اللهم صل علی محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات جب مین بیدار ہوا اہل کشتی سے حال کہا تین سو بار کے قریب یہ درود ہمنے پڑہی ہوگی کہ ہوا ساکن ہوئی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی شیخ مجد الدین فیروزابادی نے بہی یہ حکایت نقل کی **حکایت** شیرویہ عبد الله بن مکی سے نقل کرتے ہین ابو الفضل قومسانی مجہسے کہتے تہے میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور اوسنے کہا مینے مدینہ شریفہ کی مسجد مین رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین جب تو ہمدان کو جائے ابو الفضل بن زیرک سے میرا سلام کہنا مین نے سبب اس عنایت اور مہربانی کا دریافت کیا فرمایا وہ ہر روز سو بار یا زیادہ مجہپر یہ درود بہیجتا ہے اللهم صل علی محمدن النبی الامی وعلی آل محمد جزی الله محمدا صلی الله علیہ وسلم عنا ما ہو اہلہ پہر اوسنے مجہسے اس صیغے کی اجازت لی اور قسم کہائی کہ مین حضرت کے بتانے سے پہلے تمہین اصلا نہ جانتا تہا ہر چند مین اوسے کچہ دینار دیتا قبول نکیا اور کہا مین حضرت کی رسالت پر اجرت نہین لیتا اور ایسی عمدہ خبر کو حطام دنیا کے بدلے نہین بیچتا **حکایت** محمد بن یحیی کرمانی کہتے ہین ہم ابو علی بن شاذان کے پاس بیٹہے تہے ناگاہ ایک جوان اجنبی آیا اور سلام علیک کرکے ابو علی بن شاذان کو پوچہا ہمنے اونکیطرف اشارہ کیا کہا

اے شیخ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم دیا ابوعلی بن شاذان کی
مسجد مین جا اور اوس سے ملاقات ہو تو میرا سلام اوسے پہونچا ابوعلی یہ بات سنکر بہت
روئے اور کہا مین اپنے مین کوئی عمل موجب اس عنایت کا نہین پاتا سوا اسکے کہ حدیث
شہیر ٹہیر کر پڑہتا ہون اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے درود کی کثرت کرتا ہون
راوی کہتا ہے ابوعلی نے اس واقعہ کے ذوق مین دو تین مہینے بعد انتقال کیا منقول ہے
قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال تولے جاوینگے اور پلہ بداعمال کا گران ہوگا فرشتے
عذاب کے اوسے پکڑینگے اوسوقت وہ گنہگار خوف سے کانپنے گا اور چار طرف دیکھیگا
کوئی مددگار اور غمخوار نظر نہ آئیگا ناگاہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائینگے
اور فرشتون سے فرماینگے اسے کہان لیئے جاتے ہو اعمال اسکے میرے سامنے تولو فرشتے
حسب الحکم اعمال اوسکے پہر تولینگے آپ ایک پرچہ کاغذ کا نیکیون کے پلے مین رکھدینگے
پلہ نیکیون کا جھک جائیگا اور وہ گنہگار اوس عذاب سے نجات پاویگا کہیگا میری جان
آپ پر قربان آپ کون ہین کہ اس مصیبت کے وقت مین میری خبر لی اور حیات ابدی مجھے
بخشی فرشتے کہینگے یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ وہ پرچہ ہے جسمین تونے
درود لکھا ہے اللہم صل علی محمد وآلہ وبارک وسلم تسلیما فقط

خاتمہ الطبع

امابعد حمد ونعت کے شائقین اخبار احمدی اور طالبین آثار محمدی کو مژدہ ہو کہ بتائید ایزدی
کتاب لاجواب مسمی بہ لب لباب المعروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف انیف عالم اکمل
فاضل لوذعی مولوی محمد نقی علیخان صاحب بریلوی ادام افضیہ الخفی والجلی مطبع فیض مرجع قدردان علم و ہنر
نامور منشی نولکشور صاحب واقع دار السرور کانپور پندرہوین شعبان ۱۲۸۸ ہجری النبوی صلعم
مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۸۷۱ عیسوی کو منطبع ہوکر مطبوع طبایع
خاص وعام ہوئی